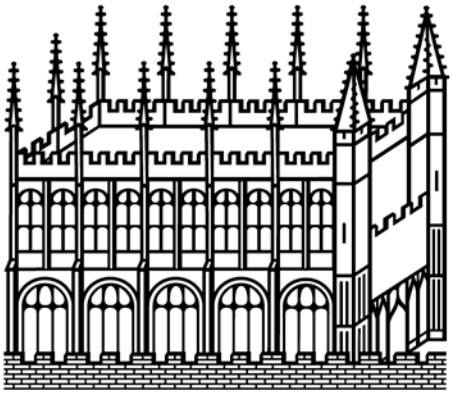

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

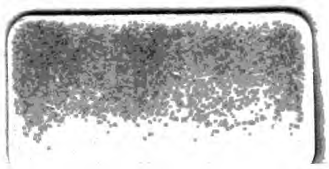

16 E 90

INDIAN INSTITUTE

اس مرتبہ کی تصحیح سے یقین واثق ہی کہ کوئی غلطی نظر نہ آوے
اس کتاب مین اصول دین اور زیارات ائمہ معصومین اور
نجاسات اور مطہرات کا صاف صاف بیان ہے اور اعمال
امام ہفتہ اور اکثر شہور کے لکھی ہین۔

مجموعہ مرثیہ ہاے میر انیس - یہ مجموعہ تازہ کنندہ
غم و الم افزایندہ رنج و ماتم ذخیرہ شیون و شین مصائب
ابی عبد اللہ الحسین ہے - تمام کوائف و حالات شہداے کربلا
مبتلاے رنج و بلا کی نہایت سوز و گداز سے ہین اور
سلام و رباعیات جس کے سننے سے اہل مجلس کو سینہ کوبی
سے غش آتا ہے ایک دریا اشک کا آنکھون سے بہ جاتا ہی
مصنف اسکی نامی گرامی مشہور کافہ انام ممدوح خاص و عام
بلاغت انکی ہمدم فصاحت انکی جلیس میر علی مرحوم متخلص بہ انیس ہین
انکے کلام بلاغت نظام مین وہ تاثیر ہی کہ اگر سنگ خارا کے
گوش مین صدا پہونچے تو اوسکا بھی جگر پارہ پارہ ہو جاوے
نرالا انداز نیا عنوان ہی جسکا مداح سارا جہان ہی آجتلک
فن مرثیہ گوئی مین ایسا نازک خیال شیرین مقال عدیم المثال
باکمال پیدا نہین ہوا - اس مجموعہ کی چار جلدین ہین
جلد اول مین ۲۷ مرثیہ ہین جلد ثانی مین ۲۶ مرثیہ
جلد ثالث مین ۱۸ مرثیہ ہین جلد رابع مین ۳۲ مرثیہ ہین

مجموعہ مرثیہ میر مونس - یہ مجموعہ نادر و گوہر بے بہا رونق
ممبر عزا وسیلہ نوحہ و بکا ذخیرہ شیون و شین جامع مصائب
ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام ہی مضمون جگر خراش جس سے
دل انس و جان پاش پاش سوختگان آتش غم کشتگان خنجر
الم ذکر حالات اصحاب و اولاد امام ہمام ہی سلطان الذاکرین
ملاذ الشاعرین میر نواب صاحب مرحوم المتخلص بہ مونس
برادر میر انیس کا یہ کلام بلاغت نظام ہی جنکا شہرہ نازک
خیالی و خوشگوئی و مضمون نگاری از ہند تا روم و شام ہے
اس جلد اول مین ۱۹ مرثیہ اور سلام اور رباعیات ہین -
جلد دوم بھی چھپ گئی - جلد سوم زیر طبع ہے -

مجموعہ مرثیہ ہاے میرزا دبیر - یہ مجموعہ بے نظیر دلپذیر
مرغوب دلہاے ہر صغیر و کبیر رونق ممبر عزا وسیلہ نوحہ و بکا
جامع مصائب شہداے کربلا حضرت امام حسین ہی تصنیف سلطان
الذاکرین قدوۃ الشاعرین سپہر نظیر مہر تنویر خوش تقریر
مرزا سلامت علی متخلص بہ دبیر ہے یہ نادر مجموعہ دو جلد مین
ہی جلد اول مین ۳۵ مرثیہ اور جلد دوم مین ۳۰ مرثیہ ہین

مسدس اوج - تالیف مرزا محمد جعفر صاحب متخلص باوج
خلف الصدق جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم - اس مسدس مین
جناب امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی نہایت عمدگی
سے مدح کی ہی قابل ملاحظہ مومنین ہے -

مجموعہ جوشن صغیر و کبیر - مع درود طوسی علیہ الرحمۃ
و دعاے کمیل وغیرہ یہ مجموعہ نہایت نادر ہے ہر مسلمان
کو اسکا وظیفہ کرنا فرض عین ہے -

عین البکا - معروف بہ دہ مجلس و چہل مجلس در حالات کربلاے
معلا و شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام - اس مقبول کتاب
مین ایسی جگر خراش مضامین مصائب امام ہمام جناب
امام حسین علیہ السلام کے مندرج ہین کہ جسکی سننے کی تاب
سامعین کو مجلس مین نہین رہتی ایک سیلاب آنسوؤنکا
آنکھونسے جاری ہوتا ہی فی الحقیقت یہ کتاب نہایت عمدہ ہی -

رسالہ وجیز و تفویض - تصنیف اعلم العلماء افقہ الفقہا عالم ربانی مولانا اخوند محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ سے ہے قابل دید ارباب علم و ہنر ہے کہ اسدرجہ اختصار پر کسقدر اسمین فوائد ہین -

حلیۃ العرائس - یہ کتاب بزبان اردو فقہ مین اسم بامسمی ہے اسمین عورات کے مسائل فقہیہ جو روزمرہ کے کارآمد ہین صاف صاف اور شرح لکھی ہین - اگرچہ رسالہ مختصر ہے مگر فوائد عظیم مترتب ہین جامع عباسی تذکرۃ الصلوٰۃ وغیرہ کتابین اکثر عورات کو پڑھائی جاتی ہین لیکن بعض بعض باتین اسمین اوس سے زیادہ ہین اور عبارت عام فہم بعبارت سلیس ہے اور مسائل بہت عمدہ باسانید صحیحہ اسمین موجود ہین - اگر ایکبار یہ کتاب بنظر غور اور خیال مطالعہ کیجائیگی مضمون خوب ذہن نشین ہوجاوے تو ضروری مسائل روزمرہ جسکی ضرورت اکثر رہا کرتی ہے اونسے بخوبی واقفیت ہوجاے - بلکہ عورات کو اسکا پڑھانا اونکے حق مین اکسیر اعظم ہے مصنف اسکے مولوی امداد علی صاحب لکھنوی ہین -

بعد حمد ہندی - یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال سابق روش کی نظم ہے اکثر اطفال خردسال اور عورات کے درس مین رہتی ہے انسان کا مرنا اور قبر مین منکر و نکیر کا سوال و جواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے نظم ہے چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیان اکثر ازبر یاد کرتی ہین جس سے مسائل مین بھی واقفیت ہوجاتی ہے اور روزہ و نماز جو کہ اصول مذہب ہے اوسمین صلاحیت کامل پیدا ہوتی ہے اور عقاید بھی درست ہوجاتے ہین حرام و حلال نجس و پاک سے بھی اطلاع ہوجاتی ہے ہرچند کہ چھوٹا سا رسالہ ہے مگر فائدہ بڑے ہین اسی سبب سے ہر مقام پر مروج ہے اور ہر شخص اسکو تربیت اطفال کے لیے خرید کرتا ہے -

خلاصۃ المصائب - یہ کتاب مصائب اہل بیت علیہم السلام مین مشہور و معروف ہے تالیفات سے محدث مقبول ذاکر آل عبا مولوی میرزا ہادی صاحب صلحا مرحوم کی ہے - دو مرتبہ پہلے بھی اس مطبع مین طبع ہوئی تھی اور کئی مطابع مین بھی چھپ چکی ہے اس مرتبہ نہایت احتیاط سے بکمال صحت طبع ہوئی - مصائب سید الشہدا امام حسین علیہ التحیۃ والثنا کو جناب مولف مرحوم نے اس عمدگی اور ربط معقول سے ترتیب دیا ہے اور ایسا نادر خلاصہ فرمایا ہے - اور ایسے ایسے مضامین جگر خراش مصائب امام ہمام اور اہل بیت علیہم السلام کے لکھے ہین کہ جنکے سننے سے سامعین کو غش آتا ہے ایک دریا آنسوؤن کا آنکھون سے بہ جاتا ہے - کیونکر مرغوب اور مقبول نہ ہو کہ اس کتاب کے مولف جناب مولوی میرزا ہادی صاحب صلحا مرحوم لکھنوی بھی کیسی پاک اور محدث مقبول تھے کہ جنکو ہر لحظہ علم حدیث و کلام سے کام تھا ویسی ہی یہ کتاب بھی اونکی مقبول ہے ایک ایک فقرہ سے غم و الم ٹپکتا ہے جسوقت اس کتاب کو ذاکر مجلس مین پڑھتا ہے سیلاب اشک سامعین کی آنکھون سے جاری ہوتا ہے صبر جاتا رہتا ہے سینہ کوبی سے غش پر غش آتا ہے ذاکر سے بوفور رقت کب رہا جاتا ہے الغرض یہ کتاب فیض انتساب اس مرتبہ کاغذ عمدہ پر صاف و شفاف چھپائی گئی ہے اعلے درجہ کی خوشنویسی سے لکھوائی گئی ہے اور قیمت بھی بغرض رفاہ عام نہایت ارزان ہے -

تحفۃ العوام - یہ کتاب بھی مسائل اور اعمال مین مستند ہے کئی بار اس مطبع مین چھپی اور وفور خواہش خریداران سے دست بدست فروخت ہوئی اس کتاب کو مصباح کفعمی اور زاد المعاد و سفینۃ النجات وغیرہ سے جہان جہان ضرور تھا درست کیا ہے اور کمال احتیاط سے چھپایا ہے -

من الائمۃ المعصومین و اعلی اللہ درجاتہ فی اعلی علیین از انجاکہ انکے کلام کا اک زمانہ مشتاق تھا اور مدت سے تمامی اہل الرای کا اسپر اتفاق تھا کہ اگر یہ کلام معرض طبع مین آئے تو باعث تسہیل حصول ثواب اور باقیات الصالحات مین ممدوح کا ہوجائے اور حقیقت مین اگر کلام قدما کا زیر طبع نہ آتا تو باعث انقراض مدتہای مدید نسیا منسیا ہوجاتا فمن اجل ذلک کارپردازان مطبع نے بکمال تجسس و تلاش اون عمدہ عمدہ مرثیونکو جمع کیا جنکو علی العموم کسی نے دیکھا بھی نہ تھا بحمداللہ کہ چار جلد و نمین یہ کلام فصاحت نظام طبع ہوا۔ اور واسطے صحت ان مرثیونکے اس ہیچمدان قلیل البضاعت پیرو نبی و علی سید تصدق حسین رضوی کو مخصوص کیا پس حتی الوسع اس کمترین نے انکی صحت مین نہایت اہتمام کیا ہے اگرچہ اختلاف نقول سے ناچاری ہے اور سہو و خطا سے ہر فرد بشر سر بسر مملو ہے مگر تاہم انشاءاللہ تعالے کیا عجب ہے کہ کوئی مصرعہ تک بے معنی اور ناموزون نہ رہا ہو اور ایک یہ بھی التزام کیا ہے کہ ہر مرثیہ کو ہندسہ طاق سے شروع اور ہندسہ جفت پر تمام کیا ہے تا ذاکر جس مرثیہ کو چاہے جلد سے علیحدہ کرلے اور ممبر پر تمام جلد لیجانے کی ضرورت نہ پڑے از انجاکہ تمامی جلدین بفور طبع بسبب افراط شائقان ہدیہ ناظرین ہوگئین اور پھر بھی اشتیاق خریدارونکا کم نہوا لہذا یہ جلد دوم بار دوم مطبع فیض مجمع سرچشمہ اشاعت علوم و منہل ترویج فنون شمع شبستان اقبال مسند نشین بزم اجلال مشہور نزدیک و دور جناب منشی نولکشور صاحب لازال بالفرح والسرور واقع لکھنؤ محلہ حضرتگنج مین بماہ جولائی ۱۸۷۶ عیسوی مطابق ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۳ ہجری طبع ہوکر حمائل گلوی مشتاقان ہوئی بمنہ و کرمہ فالحمدللہ رب العالمین فقط

تمت

سراپا عصیان سید محمد جان ابن مولوی سید واجد علی مرحوم ملازم مطبع اودھ اخبار تحریر نمود

تقریر دلپذیر نوکر نیز خامۂ معدنِ علوم و گنجینۂ فنون ثناطراز خامس آل عبا مداح جگر گوشۂ رسول الثقلین مولوی سید تصدق حسین صاحب مصحح ملازم مطبع

گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہے ✤ بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہے ✤ ہر رنگ مین جلوہ ہے تری قدرت کا ✤ جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہے ✤ حمد اوس خالق یکتا کی جسنے اس مشت خاک کو بعطای خلعت انسانی اشرف المخلوقات گردانا۔ اور نعت اوس محبوب دوسرا خاتم الانبیا کی جسکے نور ہدایت سے رہ گم کردگان بادیۂ ضلالت نے راہ نجات کو پہچانا۔ اور تحیات زاکیات اور تسلیمات طیبات اون خاصان خدا یعنے ائمۂ ہدیٰ کو جنکی ولا ہم لوگون پر فرض عین ہے۔ اگر بنظر غور دیکھو تو نجات کا وسیلۂ قوی فقط غم حسین ہے۔ مَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْنِ اَوْ اَبْکٰی اَوْ تَبَاکٰی وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ اسپر دلیل ہے۔ اس وسعت رحمت کا منکر لاریب خاسر و ذلیل ہے اگرچہ مصائب اہلبیت علیہم السلام مین صدہا کتابین تصنیف ہین لیکن جو طریقے مرثیہ گوئی کے جناب رحمت انتساب قدوۃ الشعرا افصح الفصحا ابلغ البلغا اکمل الکملا جناب میر ببر علی صاحب المتخلص بہ انیس اَسْکَنَہُ اللّٰہُ بُحْبُوحَۃَ الْفَرَادِیْس نے نکالے وہ خارج از تعریف ہین حقیقت مین کلام بلاغت نظام اوس ممدوح کا ایسا سہل ممتنع ہے جسکی فہم معنی سے مدرکۂ عقول عشرہ معترف قصور ہے۔ حسن قبول تو دیکھیے کہ مشہور نزدیک و دور ہے بیان رزم نمونۂ سحر بابل ہے۔ تذکرۂ مصائب نشتر رگ دل ہے کلمۂ بکے کو انکے کلام پر ایسا کمال ہوا۔ کہ مصداق تباکی ہر شخص کی نظر سے خواب و خیال ہوا ثانی امرء القیس اور سحبان وائل کہیے تو بجا ہے بلکہ بلحاظ شاعری اگر خدائے سخن کہیے تو روا ہے۔ نہین نہین اون شاعران گذشتہ کی انکے روبرو کیا حقیقت کہ وہ معرف اہل دنیا تھے۔ اور یہ عنایت خدا سے مداح خامس آل عبا سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا تھے فن شاعری کو انکی ذات سے کمال ہے۔ کلام انکا گویا سحر حلال ہے۔ افسوس کہ ایسے ذی کمال کا سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین انتقال ہوا۔ ہُدِّمَتْ وَاللّٰہِ اَرْکَانُ الْبُکَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَاحْشُرْہُ مَعَ مَنْ تَوَلَّاہُ

بند

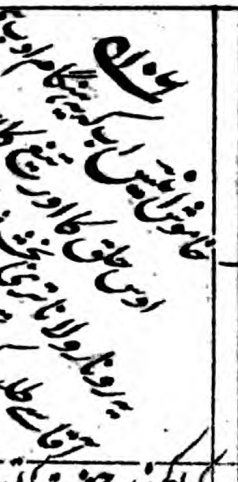

بند

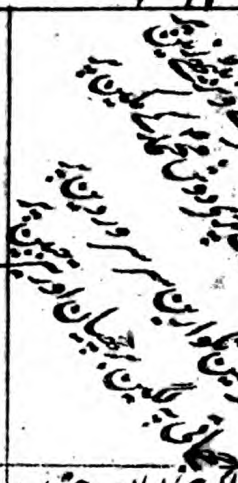

بند



امت کا سفینہ تو ڈبویا نہیں جاتا
فرزندوں کو کھویا انھیں کھویا نہیں جاتا

سجدے کو سر پاک جھکایا طاعت حق میں
خورشید زمیں تو دبگیا خونکی شفق میں

کیا کچھ نہیں حضرت کی تصدق سے ملا ہے
تصنیف کا تیری گہر اشک صلا ہے

بند

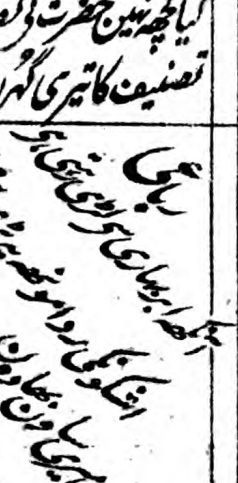

بند

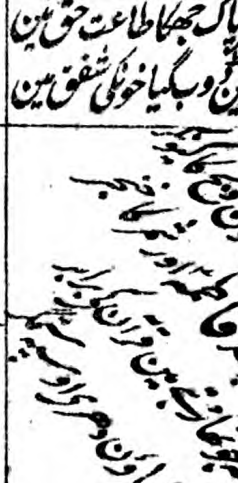

بند



وعدے کو لڑکپن کے وفا کرتا ہے شبیر
سجدہ تہ شمشیر ادا کرتا ہے شبیر

جس حلق کے بوسے لیے زہرا و علی نے
فریاد ہے کاتا اوسے خنجر سے شقی نے

بند

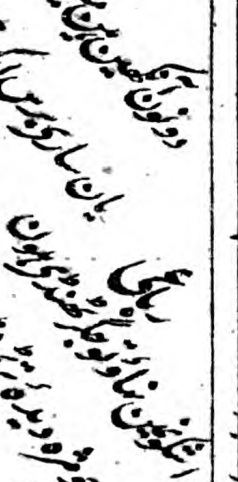

بند

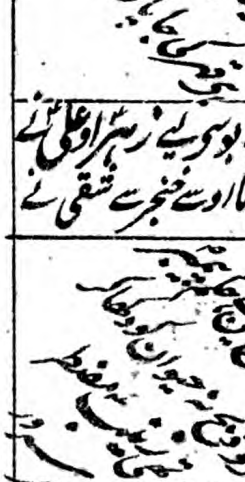

رباعی

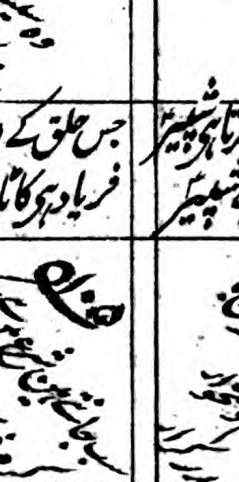

جنت کو چلا تشنہ دہن بہتو جہاں سے
اب مہدئ ہادی تجھے کھینچینگے میاں سے

شہ فوج ہوئی زینب دلگیر کے آگے
بھائی کا گلا کٹ گیا شمشیر کے آگے

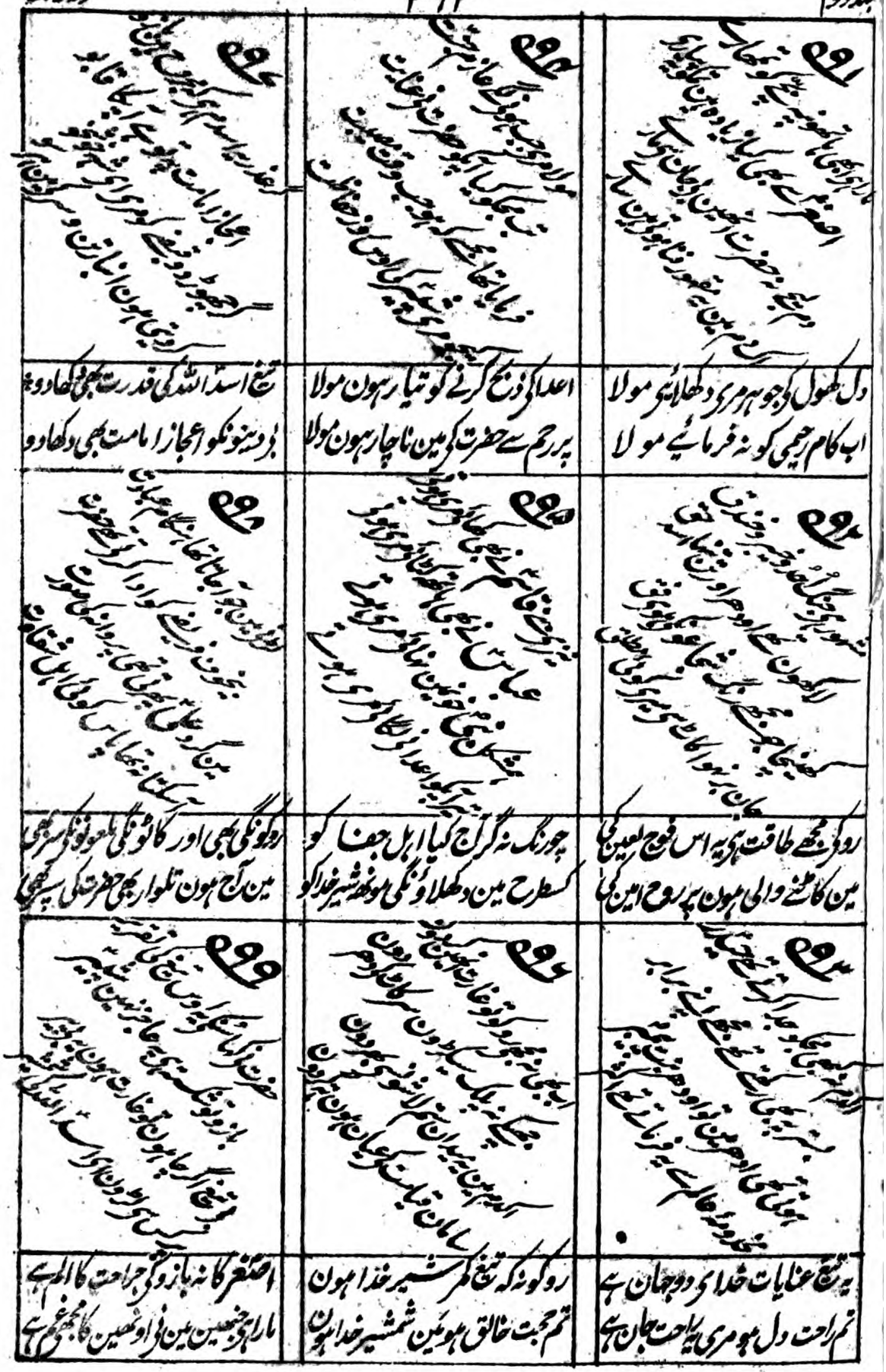

دل کھول کے جوہر مری دکھلائیے مولا
اب کام رحیمی کو نہ فرمائیے مولا

اعدا کی ذبح کرنے کو تیار رہوں مولا
پر رحم سے حضرت کے میں ناچار رہوں مولا

تیغ اسد اللہ کی قدرت بھی دکھا دو
بڑھنیوں کو اعجاز امامت بھی دکھا دو

روکی مجھے طاقت ہے یہ اس فوج لعین کی
مین کاٹنے والی ہوں پر روح امین کی

چورنگ نہ گر آج کیا اہل جفا کو
کسطرح مین دکھلاؤنگی مونھ شیر خدا کو

روکونگی بھی اور کاٹونگی ملعونوں کے سر بھی
مین آج ہون تلوار بھی حضرت کی سپر بھی

یہ تیغ عنایات خدای دوجہان ہے
تم راحت دل ہو مری یہ راحت جان ہے

تم محبت خالق ہو مین شمشیر خدا ہون
اصغر کا نہ بازو ہے جراحت کا الم ہے

۸۲

[illegible]

پڑتی تھی نظر فوج پہ شمشیر کی صورت
روباہ ہو نیزہ غصے مین جھکے شیر کی صورت

۸۳

[illegible]

ہر زور علی ہاتھ مین اس سرور دین کے
ہان روح امین تھام لی طبقون کو زمین کے

۸۴

[illegible]

سب زور نبوت بھی ولایت بھی ہے اسمین
اور فاطمہ کے دودھ کی طاقت بھی ہے اسمین

۸۵

[illegible]

نیزے کے ہلانے مین جو رستم سے نہ کم تھا
اک ہاتھ مین بس ہاتھ بھی نیزہ بھی قلم تھا

۸۶

[illegible]

ضرب اوسکی کسی سے نہ رکی فوج کے دل مین
اوتری جو زرہ کٹکے پھنسا دام اجل مین

۸۷

[illegible]

خون مین تو بدن غرق تھے بیداد گرون کے
بہتے تھے حبابون کی طرح خود سرون کے

۸۸

[illegible]

جسپر گئی بے دو کیے پھرتے نہین دیکھا
بجلی کو بھی اسطرح سے گرتے نہین دیکھا

۸۹

[illegible]

غل تھا نہین لڑتا کوئی تشنہ دہن ایسا
تیغ ایسی نہ دیکھی نہ کبھی تیغ زن ایسا

۹۰

[illegible]

میدان ستم لاشون سے بھر دینے دو مجکو
خون علی اصغر کا عوض لینے دو مجکو

مارو اسے آغوش دل و جان نبی میں
بچہ بھی نہ باقی رہا اولاد علی میں

فرزند ہے یہ شیر الٰہی کے پسر کا
لیویگا جوان ہوکے عوض خون پدر کا

چلاتے تھے ہیہم کہ یہ کیا کرتے ہو یارو
بچے کو جو ناکا تو خطا کرتے ہو یارو

نرغہ تھا پدر شکل پسر خون میں بھری تھی
بازو میں تو پیکان تھا گردن میں سری تھی

شہ رو کے لگے چہرے سے چہرہ کو ملا کر
وہ سرد ہوا نرگسی آنکھوں کو پھرا کر

تاحشر نہ چونکین گے شتاب روینگے اصغر
آرام سے پہلو میں مرے سوئینگے اصغر

صابر تھے پہ اشک شہ والا نکل آئے
نزدیک یہ تھا موند سے کلیجا نکل آئے

ہاتھوں سے مری خاک گرائی نہیں جاتی
صورت تری مٹی میں چھپائی نہیں جاتی

محسن کو اور اصغر کو تو ہاتھوں پہ دھروگی
یوں حشر میں اللہ سے فریاد کروگی

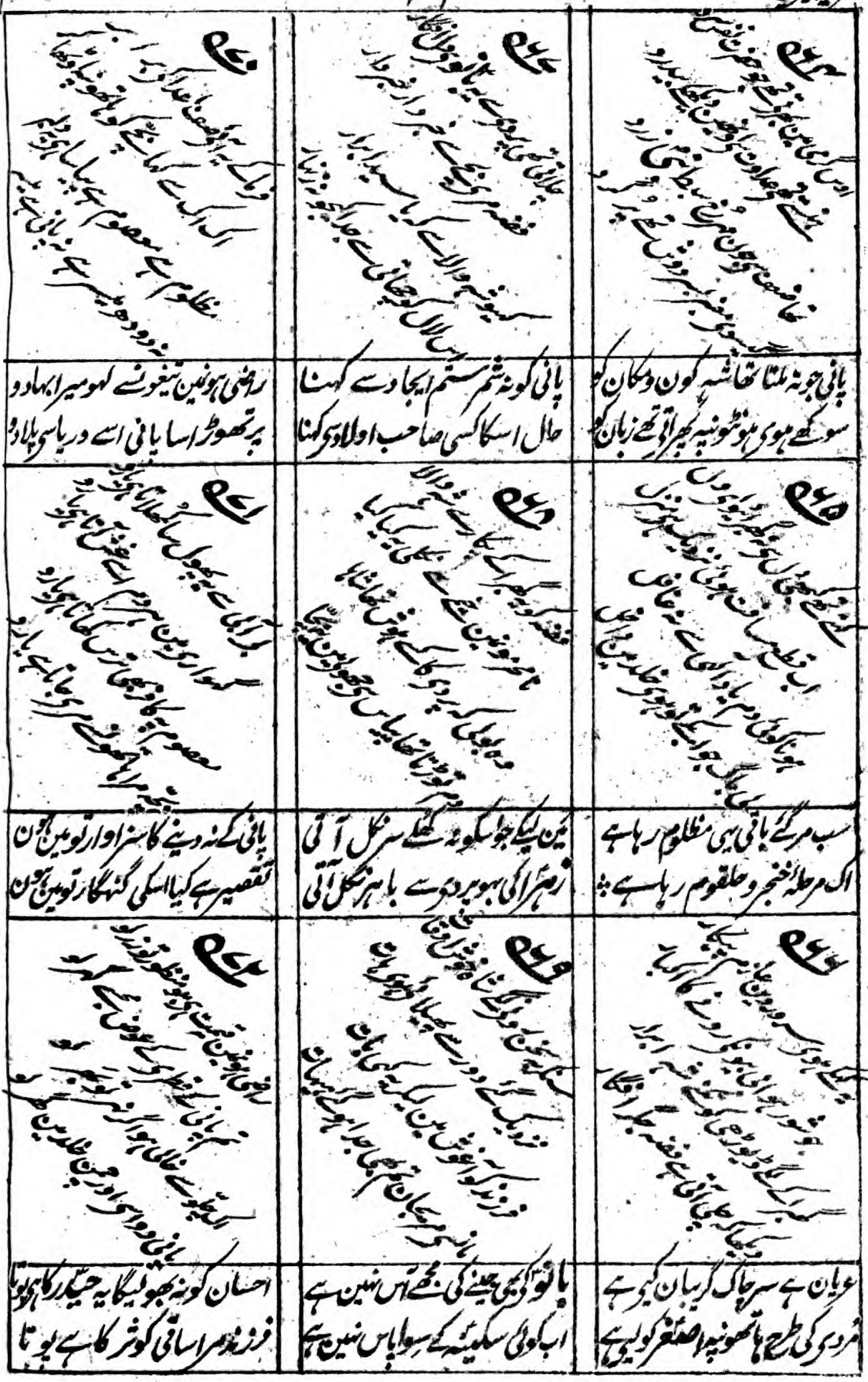

پانی جو نہ ملتا تھا شہ کون و مکان کو
سوکھے ہوئے ہونٹونپہ پھیرا تھے زبان کو

پانی کو نہ شمر ستم ایجاد سے کہنا
حال اسکا کسی صاحب اولاد سے کہنا

راضی ہو نہین تیغونسے لہو میرا بہادو
پر تھوڑا سا پانی اسے دریا سے پلادو

سب مر گئے پانی یہی مظلوم رہا ہے
اک مرحلۂ اضجر و حلقوم رہا ہے

پانی کے نہ دینے کا سزاوار تو مین ہون
تقصیر ہے کیا اسکی گنہگار تو مین ہون

عریان ہے سر چاک گریبان کیے ہے
مردی کی طرح ہاتھونپہ اصغر کو لیے ہے

پانو تو کبھی چینے کی مجھے آس نہین ہے
اب کوئی سکینہ کے سوا پاس نہین ہے

احسان کو نہ بھولیگا یہ حیدر کا ہے پوتا
فرزند سراسا قی کوثر کا ہے پوتا

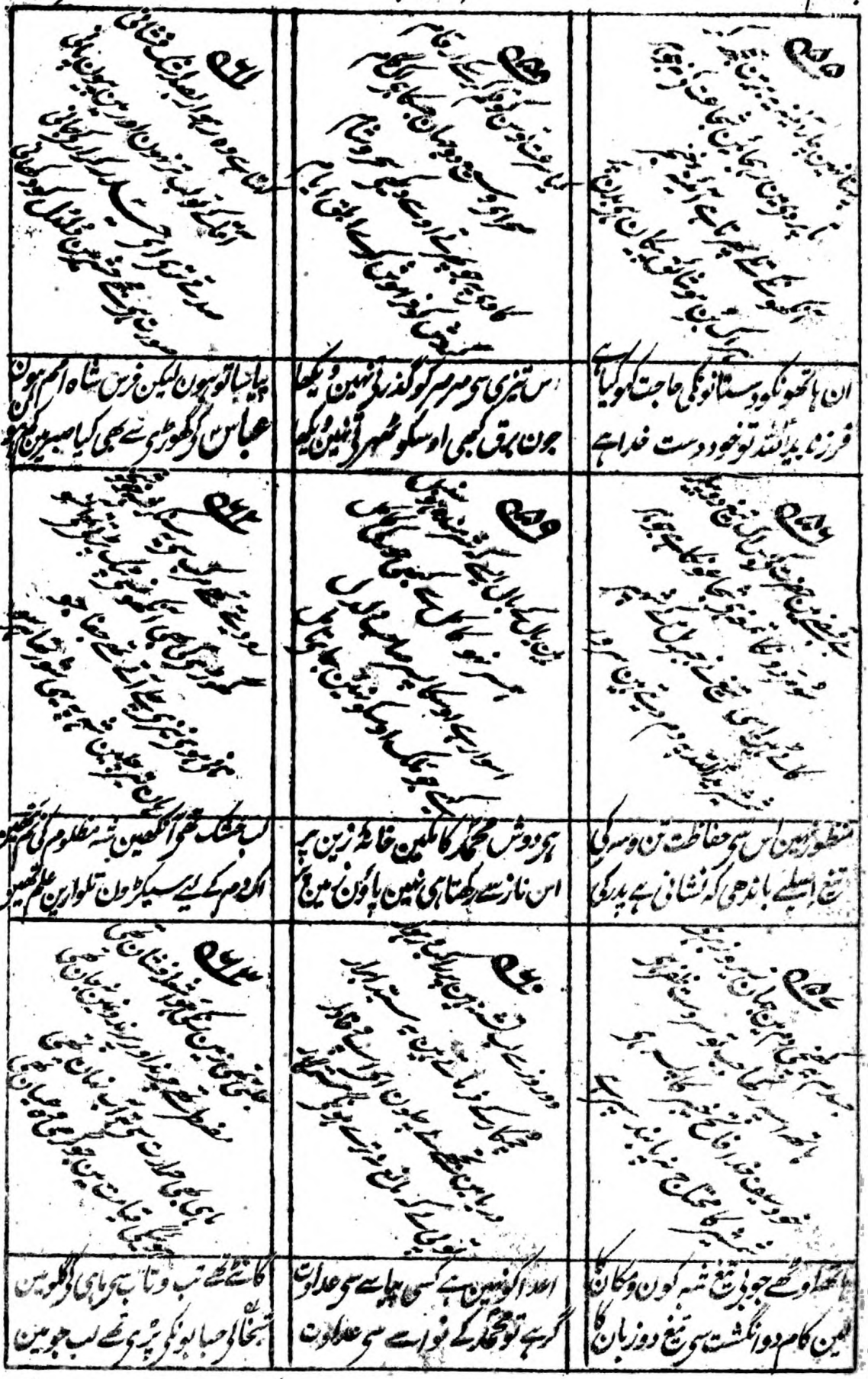

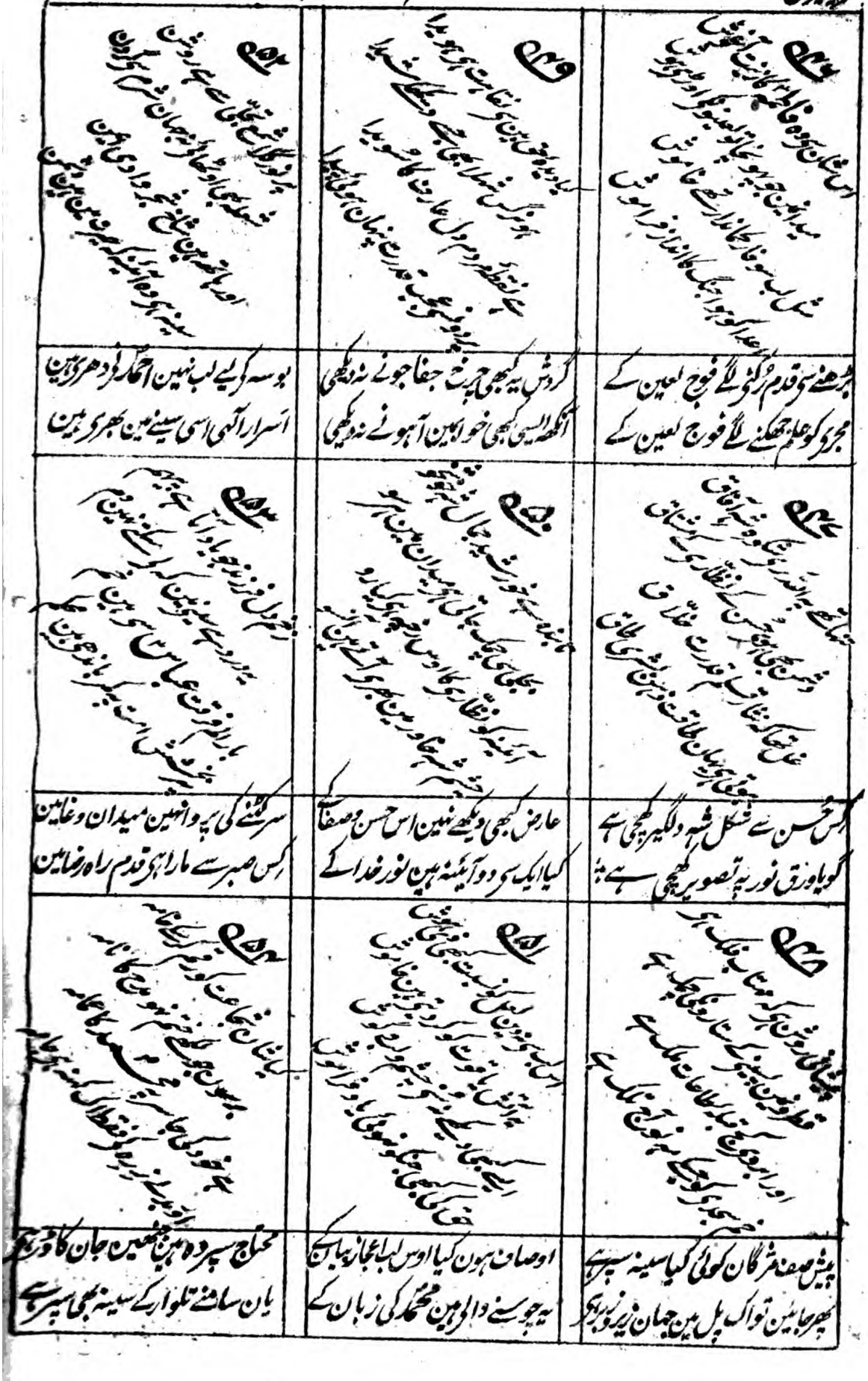

جسدم نظر آیا مرا سر نوک سنان پر
کرتا نہ کوئی حرف شکایت کا زبان پر

فرزند نہین بھائی بھتیجا نہین کوئی
تھا مجھ جو رکاب آن کی اتنا نہین کوئی

ہر گام پہ آتی تھی صدا روح امین کی
بس آخری ہی آج سواری شہ دین کی

بابا کو قسم دیکے بلاتی تھی سکینہ
سر پیٹتی پیچھے چلی جاتی تھی سکینہ

نقش سم رہوار سے آنکھو نکو ملونگی
سر کھول جلو مین تری گھوڑی کی چلونگی

ڈھونڈوگی تو شبیر سا آقا نہ ملیگا
پھر تمکو محمد کا نواسا نہ ملیگا

شہ کہتے تھے ماں پاس ہو نکلو نہ گھر سے
اب حشر مین ہوئیگی ملاقات پدر سے

تھا شور کہ مرنے کو حسین آج چلے ہین
معراج کو یا صاحب معراج چلے ہین

دشمن کا ملا تا نہین گھر خاک مین کوئی
باقی نہ رکھا پنجتن پاک مین کوئی

۲۸

[illegible]

بیٹے کو جو تو رو رو کے چلاتی ہی بانو
آگے تری آتے مجھے شرم آتی ہی بانو

۲۹

[illegible]

کس مونھ سے کہونگا کہ سفر کر گئے اکبر
جیتا ہی حسین ابن علی مر گئے اکبر

۳۰

[illegible]

دکھ درد سے رنج اوٹھایا مری گھر مین
تمنے کبھی آرام نہ پایا مری گھر مین

۳۱

[illegible]

اک دولت اولاد جو خالق نے عطا کی
سو وہ بھی بری وقت مین شوہر پہ فدا کی

۳۲

[illegible]

کسرا کی جو پوتی ہون تو کچھ فخر نہین ہے
سرتاج مرا دوش محمد کا مکین ہے

۳۳

[illegible]

ہاتھ آئی یہ دولت مجھے قدرت سی خدا کی
مین اور بہو بنت رسول دوسرا کی

۳۴

[illegible]

کیونکر نہ شرف ہو مجھے اس کہنہ ردا سی
اللہ نے پیوند کیا آل عبا سے

۳۵

[illegible]

اب رانڈ بہو ہوتی ہے زہرا و علی کی
لٹتا ہی مرا راج دوہائی ہی نبی کی

۳۶

[illegible]

زندان مین جو ہو ظلم گوارا مجھے سب ہے
دربار مین حاکم نے بلایا تو غضب ہے

۱۹

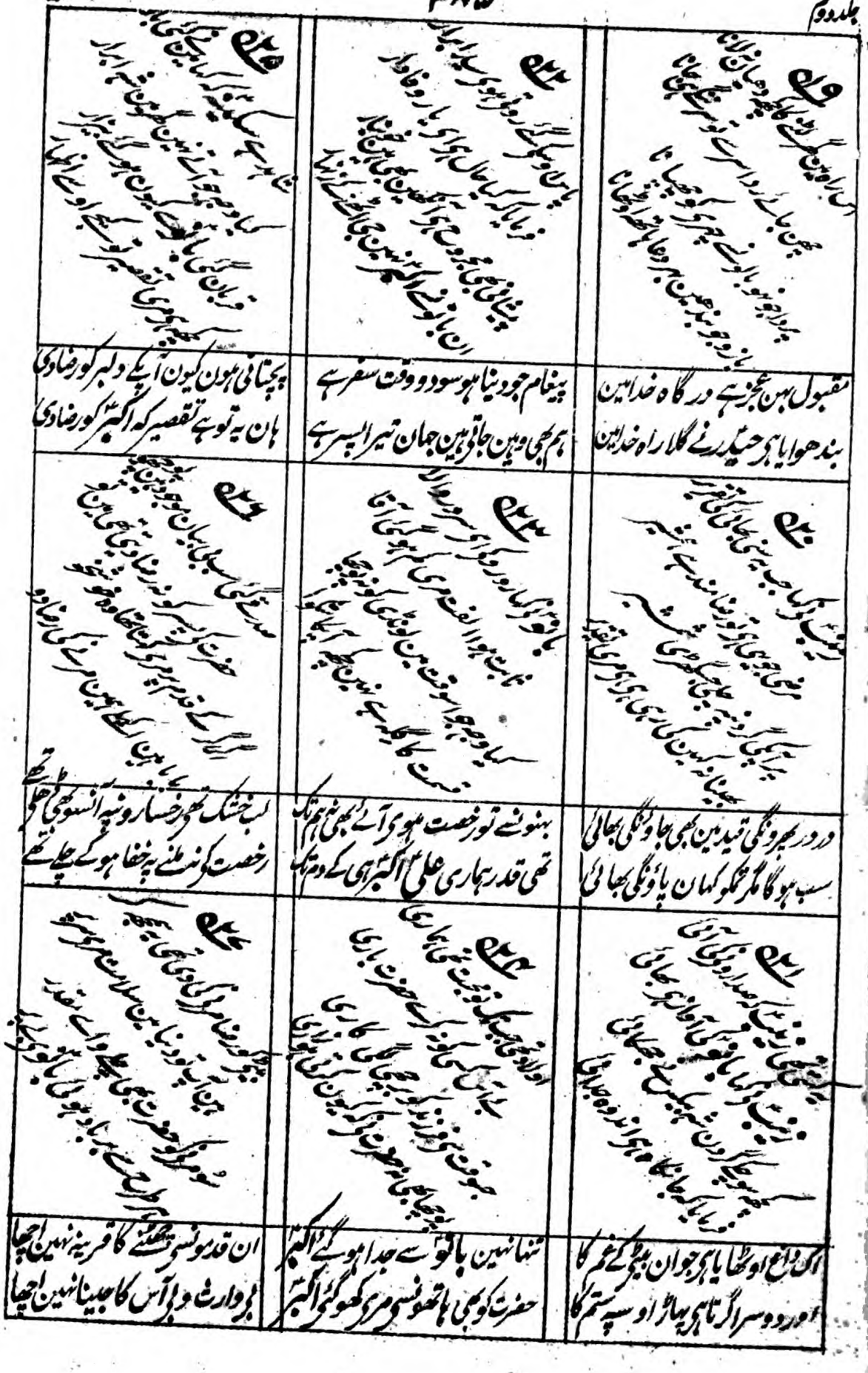

اس راہ مین گھر لٹنے کا کچھ دھیان نہ لانا
چھن جائے ردا سر سے تو سر ننگے ہی جانا
پردا جو نہو بالون سے چہرے کو چھپانا
بازو جو بندھین بہر دعا ہاتھ اوٹھانا

مقبول بہن عجز ہے درگاہ خدا مین
بندھوایا ہی حیدر نے گلا راہ خدا مین

۲۰

زینب نے کہا جب یہ سنی بھائی کی تقریر
مرضی جو یہی ہی تو رضامند ہے ہمشیر
پر آپکی گردن پہ چلی جس گھڑی شمشیر
بھینا نہ کہین کی رہی ہی ہی مری تقدیر

در در پھرونگی قید مین بھی جاؤنگی بھائی
سب ہوگا مگر تمکو کہان پاؤنگی بھائی

۲۱

یہ کہتی تھی زینب کہ صدا رونے کی آئی
زینب نے کہا بانو کی آواز ہی بھائی
کچھ سوچکے گردن شہ بیکس نے جھکائی
فرمایا کہ جا نگاہ ہی اندوہ جدائی

اک داغ اوٹھایا ہی جوان بیٹے کے غم کا
اور دوسرا گرتا ہی پہاڑ اوسپہ ستم کا

۲۲

پاس اوسکے گئے روتے ہوئے سید ابرار
فرمایا کہ کیا حال ہی اے یار وفادار
پیشانی بھی مجروح ہی آنکھین بھی ہین خونبار
ان باتون سے اکبر نہین جی اٹھنے کے زنہار

پیغام جو دینا ہو سو دو وقت سفر ہے
ہم بھی وہین جاتی ہین جہان تیرا پسر ہے

۲۳

بانو نے کہا رو رو کے اے سرور والا
ثابت ہوا الفت مری کم ہو گئی آقا
کیا وجہ جو اسوقت مین لونڈی کو نہ پوچھا
قسمت کا گلہ ہے نہین کچھ آپکا شکوا

بہنون سے تو رخصت ہوئی آئے بھی نہ ہم تک
تھی قدر ہماری علی اکبر ہی کے دم تک

۲۴

اولاد تھی جب تک تو محبت تھی ہماری
بے آس کسی کو نہ کرے حضرت باری
جسوقت سی فرزند کو برچھی لگی کاری
پوچھا بھی نہ حضرت نے کہ کیون کرتی ہو زاری

تنہا نہین بانو سے جدا ہو گئے اکبر
حضرت کو بھی ہاتھون سی مری کھو گئی اکبر

۲۵

شاہد ہے سکینہ کہ کہا مین نے کئی بار
کیا وجہ جو آتے نہین گھر مین شہ ابرار
قربان گئی بانو سے کیون ہو گئے بیزار
کچھ ہی مری تقصیر تو کہے اوسے اظہار

پچھتاتی ہون کیون آپکے دلبر کو رضا دی
ہان یہ تو ہے تقصیر کہ اکبر کو رضا دی

۲۶

صدقے گئی سب بی بیان موجود ہین پوچھو
حضرت کے پسر کو نہ رضا دیتی تھی مین تو
گر گر کے قدم پر مری کہتا تھا وہ خوشخو
بابا ہین اکیلے ہمین مرنے کی رضا دو

لب خشک تھے رخسارون پہ آنسو بھی ڈھلے تھے
رخصت کو نہ ملنے پہ خفا ہو کے چلے تھے

۲۷

بیٹے کو رضا مرنے کی دی تھی یہ سمجھ کر
ہین آپ تو دنیا مین سلامت مری سر پر
سو مرنے کو حضرت بھی چلے واے مقدر
ہر طرح سے برباد ہوئی بانو بے پر

ان قدمون سے چھٹنے کا قرینہ نہین اچھا
بے وارث و بے آس کا جینا نہین اچھا

۱۱۰

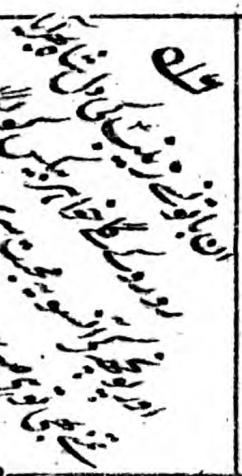

ہون لاکھ ستم رکھیو نظر اپنی خدا پر
اس ظلم کا انصاف ہوا بروز جزا پر

۱۱۱

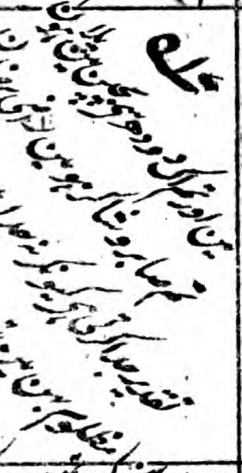

تب جائیو جب جی سے گذر جائیگی زینب
حضرت نہ کمر باندھی تو مر جائیگی زینب

۱۱۲

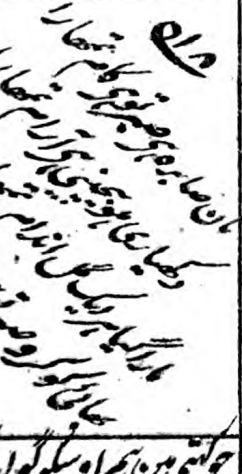

رخصت ہوئی زینب تو یہ کہتی تھی بہن سے
رہنا نہ جدا بھائی سے ہرگز تم بہن سے

۱۱۳



رخصت ہوئی زینب تو یہ کہتی تھی بہن سے
رہنا نہ جدا بھائی سے ہرگز تم بہن سے

۱۱۴

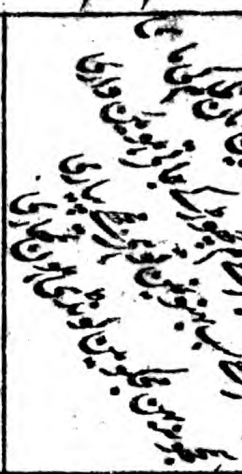

دنیا مین رہین لاکھ برس آپ سلامت
بس جانتی ہون ہین مری ماں باپ سلامت

۱۱۵



بچپن سے کبھی شہر مین بچھڑی نہ سفر مین
سو مرتی کو تم جاؤ مین بیٹھی رہون گھر مین

۱۱۶

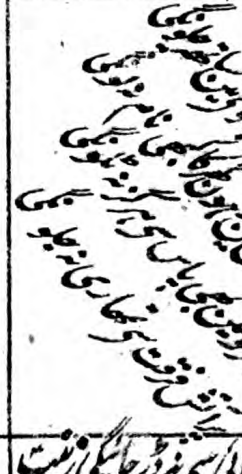

اعدا کی لڑائی سے نہ ڈر جائیگی زینب
کٹوا کے گلا تیغ سے مر جائیگی زینب

۱۱۷



اعدا کی لڑائی سے نہ ڈر جائیگی زینب
کٹوا کے گلا تیغ سے مر جائیگی زینب

۱۱۸

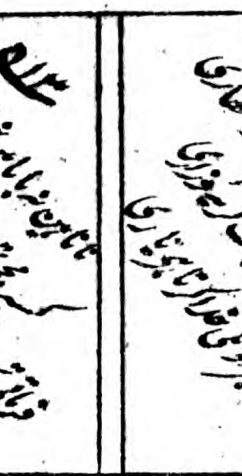

ہم خلق پہ لیں تیغ ستم دشت بلا مین
تم رنج اسیری کا سہو راہ خدا مین

۱۱۹



ماں باپ سے بچی کیسے تھی رخصت کرو تم بھی
امت کی شفاعت مین شراکت کرو تم بھی

۱۲۰



جو کہتی ہین ہم اوسکو گوارا کرو زینب
شبیر کو امت سے نہ پیارا کرو زینب

۱۲۱

جو کہتی ہین ہم اوسکو گوارا کرو زینب
شبیر کو امت سے نہ پیارا کرو زینب

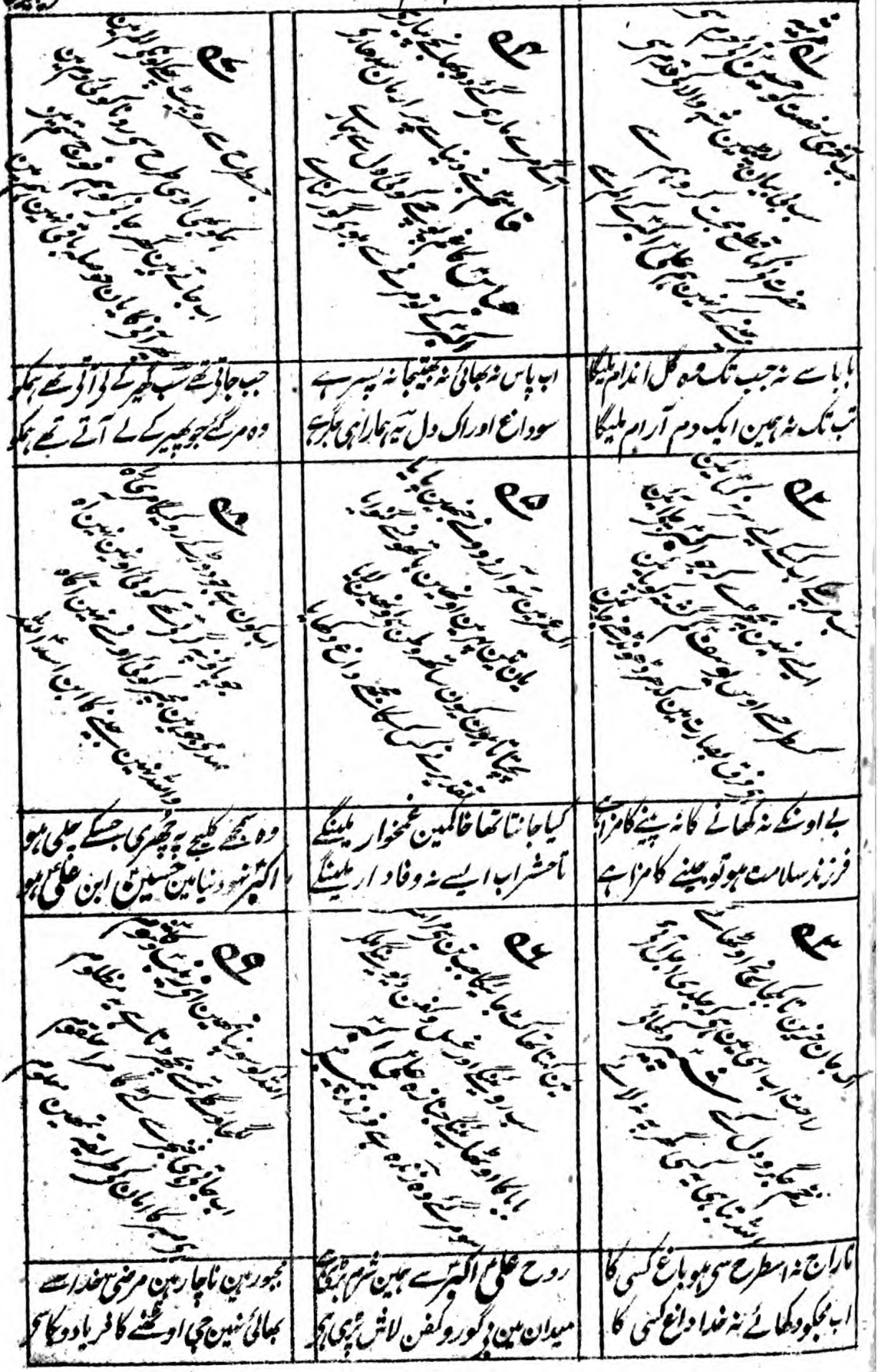

بابا سے نہ جب تک وہ گل اندام ملیگا
تب تک نہ ہمین ایک دم آرام ملیگا

اب پاس نہ بھائی نہ بھتیجا نہ پسر ہے
سو داغ اور اک دل یہ ہمارا ہی جگر ہے

جب جاتے تھے سب گھیر کے لے آتے تھے ہمکو
وہ مر گئے جو پھیر کے لے آتے تھے ہمکو

بے اونکے نہ کھانے کا نہ پینے کا مزا ہے
فرزند سلامت ہو تو جینے کا مزا ہے

کیا جانتا تھا خالمین غمخوار ملینگے
تا حشر اب ایسے نہ وفادار ملینگے

وہ بیچے کلیجے پہ چھری جسکے چلی ہو
اکبر نہو دنیا مین حسینؑ ابن علیؑ ہو

ناراج نہ اسطرح سے ہو باغ کسی کا
اب مجکو دکھائے نہ خدا داغ کسی کا

روح علی اکبرؑ سے ہین شرما کے یہ بولے
میدان مین ہے گور و کفن لاش پڑی ہے

مجبور ہین ناچار ہین مرضی خدا سے
بھائی نہین چچا اونکے کا فریاد و دعا سے

مرثیہ ۱۵ بیان کرنا حضرت عباس کا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں سے رخصت ہونے کا وقت

لاش پر آنا حضرت عباس کا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۵۴

حوریں ان کے لیے حضرت کو بھیجنا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۵۵

مرثیہ ۱۵ بیان کرنا حضرت عباس کا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں سے رخصت ہونے کا وقت

اوس کا رونا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۵۶

وہ بیکسی کی مان کا بیٹوں کو یاد کرنا ۱۵۷

مرثیہ ۱۵ بیان کرنا حضرت عباس کا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں سے رخصت ہونے کا وقت

لاش پر آنا حضرت عباس کا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۵۸

حوریں ان کے لیے حضرت کو بھیجنا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۵۹

مرثیہ ۱۵ بیان کرنا حضرت عباس کا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں سے رخصت ہونے کا وقت

اوس کا رونا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۶۰

وہ بیکسی کی مان کا بیٹوں کو یاد کرنا ۱۶۱

مرثیہ ۱۵ بیان کرنا حضرت عباس کا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں سے رخصت ہونے کا وقت

لاش پر آنا حضرت عباس کا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۶۲

حوریں ان کے لیے حضرت کو بھیجنا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۶۳

مرثیہ ۱۵ بیان کرنا حضرت عباس کا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں سے رخصت ہونے کا وقت

اوس کا رونا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۶۴

وہ بیکسی کی مان کا بیٹوں کو یاد کرنا ۱۶۵

مرثیہ ۱۵ بیان کرنا حضرت عباس کا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں سے رخصت ہونے کا وقت

لاش پر آنا حضرت عباس کا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۶۶

حوریں ان کے لیے حضرت کو بھیجنا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۶۷

مرثیہ ۱۵ بیان کرنا حضرت عباس کا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں سے رخصت ہونے کا وقت

اوس کا رونا اور بیان کرنا بھائی کی مظلومی کا ۱۶۸

وہ بیکسی کی مان کا بیٹوں کو یاد کرنا ۱۶۹

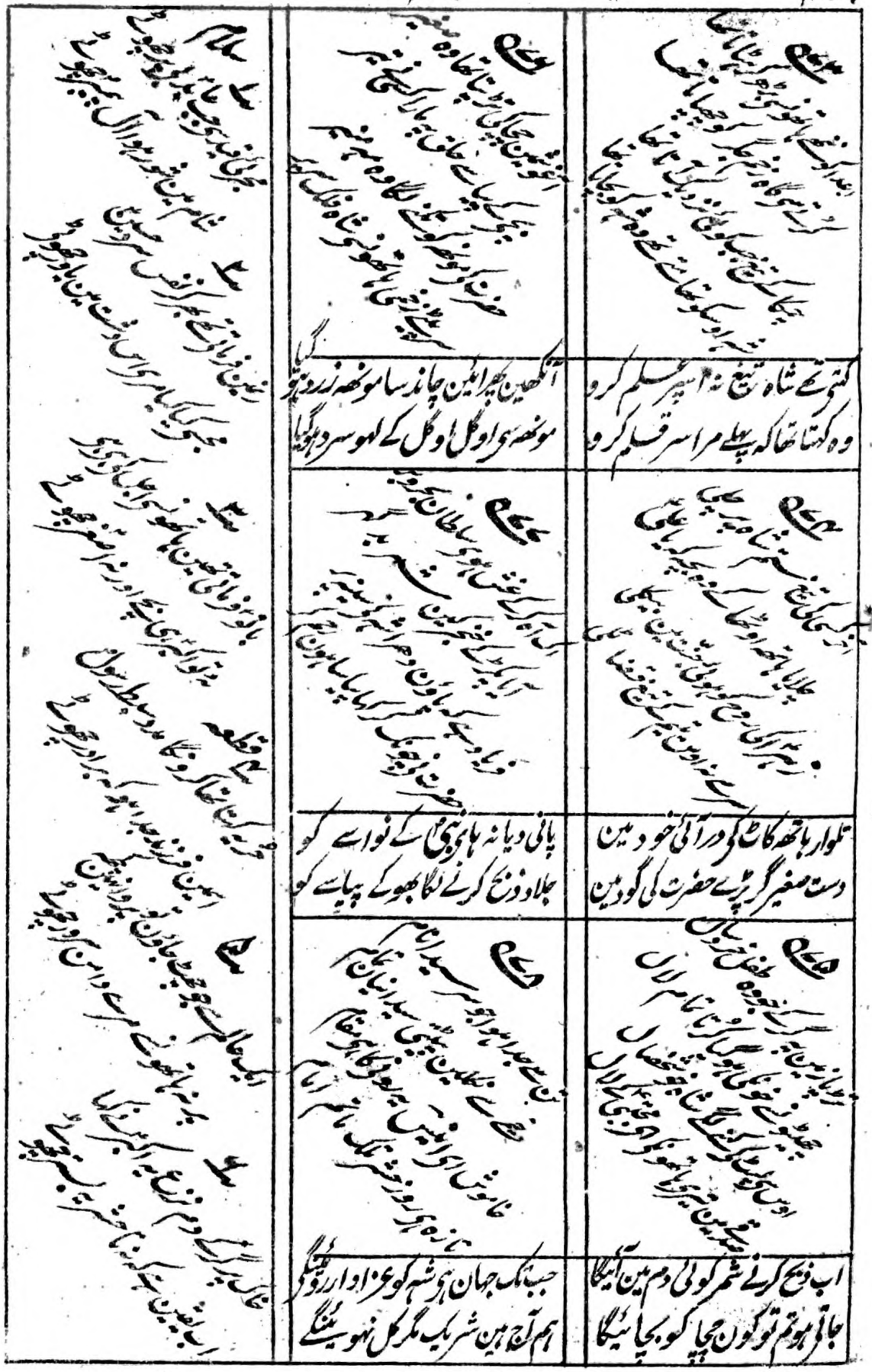

[illegible]

کہتے تھے شاہ تیغ نہ اسپر علم کرو
وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر قلم کرو

[illegible]

آنکھین پھرائین چاند سا مونھ زرد ہو گیا
مونھ سے اوگل اوگل کے لہو سرد ہو گیا

[illegible]

تلوار ہاتھ کاٹ کے در آئی خود مین
دست صغیر گر پڑے حضرت کی گود مین

[illegible]

پانی دیا نہ ہائے نبی کے نواسے کو
جلاد ذبح کرنے لگا بھوکے پیاسے کو

[illegible]

اب ذبح کرنے شمر کوئی دم مین آئیگا
جاتی ہو تم تو کون چچا کو بچائیگا

[illegible]

جب تک جہان ہے شہ کو عزادار روئینگے
ہم آج ہین شریک مگر کل نہوئینگے

[illegible]

۶۴

یہ سنکے بھی پھرا جو نہ وہ غیرت قمر
دوڑی نکل کے خیمے سے مادر برہنہ سر
بولی پکڑ کے دامن پیراہن پسر
بیوہ ہوں اے یتیم حسن مجھ پہ رحم کر

مرجاؤنگی رنڈاپے مین مجھکو نباہ لے
صدقہ حسن کی روح کا چل گھر کی راہ لے

۶۵

واری مین تیری پاؤن پہ رکھتی ہون اپنا سر
غصے سے کانپتے ہو نہین جان کا خطر
کیونکر لڑو گے پاس نہ تلوار نہ سپر
کرتی کی آستین چڑھائے چلے کدھر

وہ کہتا تھا چچا کی بچانی کو جاتی ہین
دامن کو چھوڑ دو ہمین بابا بلاتی ہین

۶۶

تیغین چلین حسین پہ اور واہ ہم نجائین
عمو نے ہمکو پالا ہے کسطرح جی بچائین
اصغر تو اپنی ننھی سی گردن پہ تیر کھائین
تیغین چمکتی دیکھکے مقتل سے ہم پھرائین

کیا دین علی کے پسر کے پسر ہین ہم
تلوار گر نہ تو چچا کی سپر ہین ہم

۶۷

جانے دو ہمکو مرنے کو اب تم تو گھر مین جاؤ
دشمن نہ دیکھ لے کوئی چادر سے منھ چھپاؤ
رانڈون کا بھی خدا ہے غم اولاد کا نہ کھاؤ
قاسم کا داغ دیکھا ہمارا بھی داغ اوٹھاؤ

پھوپھیان فراق سید والا مین روتی ہین
ساتھ اونکا جا کے دو کہ چچی رانڈ ہوتی ہین

۶۸

یہ کہکے مانکے ہاتھ سے دامن چھوڑا لیا
جلدی قدم اوٹھا کے چچا کی طرف چلا
ہاتھون کو ملتی رہ گئی مان غم کی مبتلا
جا پہونچا قتل گہ مین وہ مشتاق موت کا

زخمی چچا کو دیکھکے دل غم سے پھٹ گیا
پھیلا کے ننھے ہاتھ گلے سے لپٹ گیا

۶۹

گردن مین ہاتھ ڈال کے وہ طفل ماہرو
کرتا اوٹھا کے مونھ سے لگا پوچھنے لہو
گھبرا کے دیکھتا کبھی اعدا کو چار سو
کہتا کبھی چچا سے کہ اے شاہ نیکخو

خیمے سے سر برہنہ پھوپھی نکلی آتی ہین
گھر مین چلو کہ تمکو سکینہ بلاتی ہین

۷۰

زانو پہ ہاتھ مار کے شہ نے کہا کہ ہائے
یہ کیا غضب کیا کہ اس آفت مین گھر سے آئے
مارے کوئی تمھین تو چچا کسطرح بچائے
قسمت مین تھا حسین تمھارا بھی داغ اوٹھائے

بیکس چچا پہ فوج ستم کی چڑھائی ہے
مان سے تمھین چھڑا کے اجل رن مین لائی ہے

۷۱

ناگہ ہجوم فوج ستم شاہ پر ہوا
تیغین اوٹھا کے لشکر کین حملہ ور ہوا
اوسوقت بیقرار حسن کا پسر ہوا
جب تیغ آئی شہ پہ وہ بچہ سپر ہوا

گہ لڑکھڑا کے شاہ کی گودی مین گرتا تھا
پروانے کی طرح سے کبھی گرد پھرتا تھا

۷۲

کہتا تھا ظالمون سے کبھی یہ بچشم نم
بیکس پہ یہ ہجوم مسافر پہ یہ ستم
بندے یہ اپنے کانون کے دیتے ہین تمکو ہم
بہر خدا چچا پہ نہ تیغین کرو علم

دونگا دعا کریم ہون ابن کریم ہون
بچپن پہ میری رحم کرو مین یتیم ہون

۵۵

چلاتی تھی یہ ہاتھون سے تھامے ہوئے جگر
کیون بیچراغ کرتے ہو خیر النسا کا گھر
اسکے عوض پھرا دو چھری میری حلق پر
اے ظالمو یہ حیدر صفدر کا ہے پسر

کٹتا ہی ایک حلق کئی گھر اوجڑتی ہین
ہی ہی یہ تیر کسکے کلیجے پہ پڑتے ہین

۵۸

مانگی صدا یہ سنکے پکاری وہ دل فگار
امان یہ بیٹی آپکی آواز کے نثار
بھائی سے چھٹتی ہون مجھے کیونکر پڑے قرار
ہی ہی یہ تن حسین کا اور برچھیون کے وار

اس بیکسی مین کام نہ بھائی کے آؤنمین
نکلی ہو تم تو قبر سے اور گھر مین جاؤنمین

۶۱

چشم سیاہ نرگس شہلا پہ طعنہ زن
نازک وہ لب کہ جس سے خجل برگ یاسمن
وہ گورے گورے گال وہ چہرے پہ بھولا پن
گویا کہ درج لعل تھا غنچہ سا وہ دہن

زلفین اوڑین ہوا سے تو کوسون مہک گئی
گوہر ہلا جو کان کا بجلی چمک گئی

۵۶

غش مین امام نے جو بہن کی سنی صدا
گردن اوٹھا کے بولے کہ بھینا یہ کیا یہ کیا
سر تن پہ ہی مری ابھی کیون پھینک دی ردا
آئی صدا ای فاطمہ بیٹی یہ مان فدا

شبیر ذبح ہوتا ہی مین بیحواس ہون
تو گھر مین جا کہ مین تری بھائی کے پاس ہون

۵۹

روکر بیان یہ کرتی تھی وہ سوختہ جگر
اور پیٹتی تھین بی بیان ڈیوڑھی پہ تنگ سر
چلاتی تھی سکینہ کہ ہی ہی مرے پدر
تھین چھوٹے چھوٹے لڑکون کی اشکون سے آنکھین تر

پردے سے مونھ نکال کے میدان کو تکتے تھے
مائین جو پیٹتی تھین تو بچے بلکتے تھے

۶۲

وہ چاند سا گلا وہ مہ نو سی ہنسلیان
کرتا بدن مین پھولون پہ شبنم ہو جون عیان
وہ پیارے پیارے ہاتھ کہ صدقے تھی جن پہ جان
ہین کل گلے مین پہنے ہوئے بہر حفظ جان

تعویذ بازوون پہ کڑے ہاتھ پاؤنمین
دوڑا چچا کو دیکھکے تیغون کی چھاؤنمین

۵۷

مقتل مین بے عمامہ ہین محبوب کبریا
آتے ہین غش پہ غش اونھین تھامے ہین انبیا
اور سر برہنہ گرد علی آئے ہین اولیا
اک شور ہی کہ ہای یہ امت نے کیا کیا

اوٹھ اوٹھ کے جب زمین پہ شبیر گرتے ہین
پروانے کی طرح سے حسن گرد پھرتے ہین

۶۰

راوی رقم یہ کرتا ہی اوس معرکہ کا حال
نکلا اوٹھا کے پردے کو اک طفل خرد سال
مونھ بھولا بھولا گوندھے ہوئے گیسوؤن کے بال
ماتھا تو رشک بدر بھوین غیرت ہلال

رخسار روشنی مین فزون آفتاب سے
کانون مین بندے ہل رہے تھے اضطراب سے

۶۳

چلائی مان یہ پردے کو سرکا کے ایک بار
بیٹا کدھر نکل گئے مادر ہے بیقرار
پھر آ خدا کے واسطے پھر آ تری نثار
سر سا رہے ہین تیر ہزارون ستم شعار

لو مڑ کے دیکھو خیمے سے باہر نکلی ہون
اچھا نہ آؤ مین بھی اکے سر نکلتی ہون

۱۴۱
علی مدد کہ ترے در کے ہین گدا ارکان
اے سید و مولیٰ ترے در کے ہین گدا ارکان
اے سید و مولیٰ ترے در کے ہین گدا ارکان
اے نور دیدۂ احمد مختار الامان
اے نور دیدۂ احمد مختار الامان
اے نور دیدۂ احمد مختار الامان
ہو بے خبر نہ کوئی ترے لشکر سے یا شہ ابرار الامان
ہو بے خبر نہ کوئی ترے لشکر سے یا شہ ابرار الامان
ہو بے خبر نہ کوئی ترے لشکر سے یا شہ ابرار الامان

۱۴۲
آواز دی حسین نے کہان ہو علی اکبر
مارون نعرہ جا کے لگون گا کہان علی اکبر
پھر جا کے لاش پر یہ کہا نوجوان علی اکبر
کیا دل سے ہو بھلا دیا تم نے جوان علی اکبر

۱۴۳
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے
سر زانو پر جھکا کے جو رویا امام نے
تنہا مین جا کے حال یہ دیکھا غلام نے

کر رحم اپنی تشنہ دہانی کا واسطہ
ہمشکل مصطفےٰ کی جوانی کا واسطہ
تھا غیظ تم پہ مجھکو سو وہ وقت ٹل گیا
اکبرؑ کا نام سنکے کلیجہ نکل گیا
ہے آرزو کہ اوس مہ انور سے جا ملون
جلدی کرو شہید کہ اکبرؑ سے جا ملون

۱۴۴
اکبرؑ کا غم جو بانو کے دل پر تھا جاگزین
فرمایا کیوں نہ ہو مجھے اکبرؑ سے بڑھکے کین
اکبرؑ کا غم جو بانو کے دل پر تھا جاگزین
فرمایا کیوں نہ ہو مجھے اکبرؑ سے بڑھکے کین
اکبرؑ کا غم جو بانو کے دل پر تھا جاگزین
فرمایا کیوں نہ ہو مجھے اکبرؑ سے بڑھکے کین
اکبرؑ کا غم جو بانو کے دل پر تھا جاگزین
فرمایا کیوں نہ ہو مجھے اکبرؑ سے بڑھکے کین
اکبرؑ کا غم جو بانو کے دل پر تھا جاگزین
فرمایا کیوں نہ ہو مجھے اکبرؑ سے بڑھکے کین
اکبرؑ کا غم جو بانو کے دل پر تھا جاگزین
فرمایا کیوں نہ ہو مجھے اکبرؑ سے بڑھکے کین
اکبرؑ کا غم جو بانو کے دل پر تھا جاگزین
فرمایا کیوں نہ ہو مجھے اکبرؑ سے بڑھکے کین
اکبرؑ کا غم جو بانو کے دل پر تھا جاگزین
فرمایا کیوں نہ ہو مجھے اکبرؑ سے بڑھکے کین

۱۴۵
بھولا ہو جو خدا کو غم اوسکا ہو جان کا
بیٹا کہان سے لاؤن میں اکبرؑ سے نوجوان کا
بھولا ہو جو خدا کو غم اوسکا ہو جان کا
بیٹا کہان سے لاؤن میں اکبرؑ سے نوجوان کا
بھولا ہو جو خدا کو غم اوسکا ہو جان کا
بیٹا کہان سے لاؤن میں اکبرؑ سے نوجوان کا
بھولا ہو جو خدا کو غم اوسکا ہو جان کا
بیٹا کہان سے لاؤن میں اکبرؑ سے نوجوان کا
بھولا ہو جو خدا کو غم اوسکا ہو جان کا
بیٹا کہان سے لاؤن میں اکبرؑ سے نوجوان کا
بھولا ہو جو خدا کو غم اوسکا ہو جان کا
بیٹا کہان سے لاؤن میں اکبرؑ سے نوجوان کا
بھولا ہو جو خدا کو غم اوسکا ہو جان کا
بیٹا کہان سے لاؤن میں اکبرؑ سے نوجوان کا
بھولا ہو جو خدا کو غم اوسکا ہو جان کا
بیٹا کہان سے لاؤن میں اکبرؑ سے نوجوان کا

سینہ مین غم سے اونکے جگر چاک چاک ہے
وہ بھی ہین خاک اونکی جوانی بھی خاک ہے
دکھلا دو پھر مجھے مری دلبر کی لاش کو
رولون گلے لگا کے مین اکبرؑ کی لاش کو
بھاگی ہوی سوار بھی رستے سے پھر پڑی
یان تک اوٹھائی زخم کہ گھوڑی سے گر پڑی

۱۴۶
اکبرؑ کا مین جنازہ جو دیکھون زمین پر
ٹھہرا کہان سے حوصلہ اوسکے حزین پر
اکبرؑ کا مین جنازہ جو دیکھون زمین پر
ٹھہرا کہان سے حوصلہ اوسکے حزین پر
اکبرؑ کا مین جنازہ جو دیکھون زمین پر
ٹھہرا کہان سے حوصلہ اوسکے حزین پر
اکبرؑ کا مین جنازہ جو دیکھون زمین پر
ٹھہرا کہان سے حوصلہ اوسکے حزین پر
اکبرؑ کا مین جنازہ جو دیکھون زمین پر
ٹھہرا کہان سے حوصلہ اوسکے حزین پر
اکبرؑ کا مین جنازہ جو دیکھون زمین پر
ٹھہرا کہان سے حوصلہ اوسکے حزین پر
اکبرؑ کا مین جنازہ جو دیکھون زمین پر
ٹھہرا کہان سے حوصلہ اوسکے حزین پر
اکبرؑ کا مین جنازہ جو دیکھون زمین پر
ٹھہرا کہان سے حوصلہ اوسکے حزین پر

۱۴۷
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال
بیٹا ہو جس کا ایسا وہ کیون کر نہ ہو نہال
اوسکو نہ ہو ملال تو کیون کر نہ ہو ملال

جیتا رہا کہان یہ علی کا نہال ہے
اوسکو نہ ہو ملال تو کیا ہو ملال ہے
طاقت یہ چل سبط پیمبرؐ بھی دیکھ لو
دیکھا غضب تو صبر کی جوہر بھی دیکھ لو
آلودہ تھے غبار مبارک غبار سے
غل تھا کہ فاطمہؑ نکل آئی مزار سے

۳۷

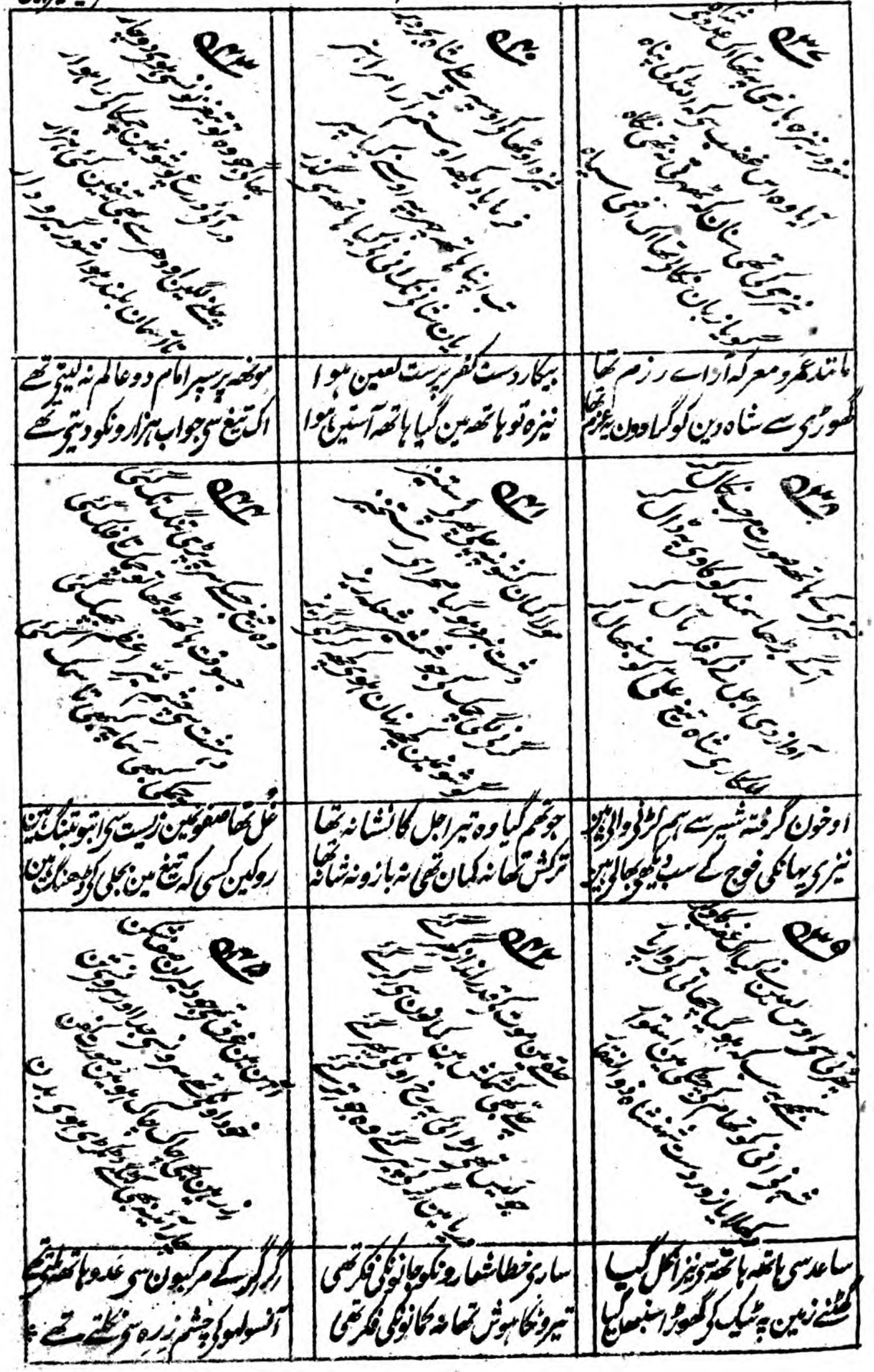

مغرور نیزہ بازی پہ تھا اک عدو شاہ
آیا وہ اس غضب سے کہ اللہ کی پناہ
نیزے کی تھی سنان کہ ٹھہرتی نہ تھی نگاہ
گویا زبان نکالے تھا اک افعی سیاہ

مانند عمرو معرکہ آرائے رزم تھا
گھوڑے سے شاہ دین کو گرا دون یہ عزم تھا

۳۸

نیزہ اوٹھا کے اوس پہ چلے شاہ بحر و بر
فرمایا دیکھ اوستم آرا مرا ہنر
تب اپنا ہاتھ چہرے پہ اوسنے کیا سپر
یان شانے نکالی نہ کیا ہاتھ سے گذر

بیکار دست کفر پرست لعین ہوا
نیزہ تو ہاتھ مین گیا ہاتھ آستین ہوا

۳۹

بھاگے جو وہ تو تیغ زنون سے ہوئے دوچار
در آئے درع پوشون مین چمکا کے راہوار
چلنے لگین اودھر سے بھی تیغین کئی ہزار
تا آسمان بلند ہوا شور گیر و دار

مونھ پر سپر امام دو عالم نہ لیتے تھے
اک تیغ سے جواب ہزارونکو دیتے تھے

۴۰

نیزے کے ہاتھ صورت مرحب نکال کر
آگے بڑھا سمند کو کاوے پہ ڈال کر
آواز دی اجل نے کہ فکر مآل کر
للکارے شاہ تیغ علی کو سنبھال کر

او خون گرفتہ شیر سے ہم لڑنے والے ہین
نیزے یہانکی فوج کے سب دیکھے بھالے ہین

۴۱

مولا کمان کشون پہ چلے پھر پئے ستیز
دشت نبرد ہو گیا صحرائے رستخیز
گرنے لگی چمک کے جو شمشیر شعلہ ریز
گوشون مین کچھ نہان ہوئے کچھ گر گئے گریز

جو تھم گیا وہ تیر اجل کا نشانہ تھا
ترکش تھا نہ کمان تھی نہ بازو نہ شانہ تھا

۴۲

وہ تیغ جسکے سر پہ پڑی تنگ تک گئی
جسوقت ہاتھ اوٹھا تو چمک تا فلک گئی
دہشت سے چشم نیر اعظم جھپک گئی
چمکی کبھی سما پہ کبھی تا سمک گئی

غل تھا صفون مین زیست سے اب تو بتنگ ہین
روکین کسی کہ تیغ مین بجلی کے ڈھنگ ہین

۴۳

پھرتی سے اوس لعین نے کیا اک غضب کا وار
سمجھے یہ سب کہ ہو گیا چھاتی کے وار پار
شہ نے انی کو تھام کے چٹکی مین استوار
دکھلایا زور دست شہنشاہ ذوالفقار

ساعد سے ہاتھ ہاتھ سے نیزا نکل گیا
گھٹنے زمین پہ ٹیک کے گھوڑا سنبھل گیا

۴۴

حلقے مین موت کے قدر انداز گھر گئے
چلے بھی کشمکش مین کمانون سے گر گئے
جو لیس تھے لڑائی پہ رخ اونکے پھر گئے
دریا مین گر کے پیر گئے وہ جو تر گئے

ساری خطا شعارونکو جانونکی فکر تھی
تیرونکا ہوش تھا نہ کمانونکی فکر تھی

۴۵

آہن مین غرق تھے جو دلیران صف شکن
خود اونکے تھے سرون سے جدا اور سرون سے تن
زرہین بھی چاک چاک ہوئین صورت کفن
چار آئینہ بھی کٹ گئے ٹکڑے ہوئے بدن

گر گر کے مرکبون سے عدو ہاتھ ملتے تھے
آنسو لہو کے چشم زرہ سے نکلتے تھے

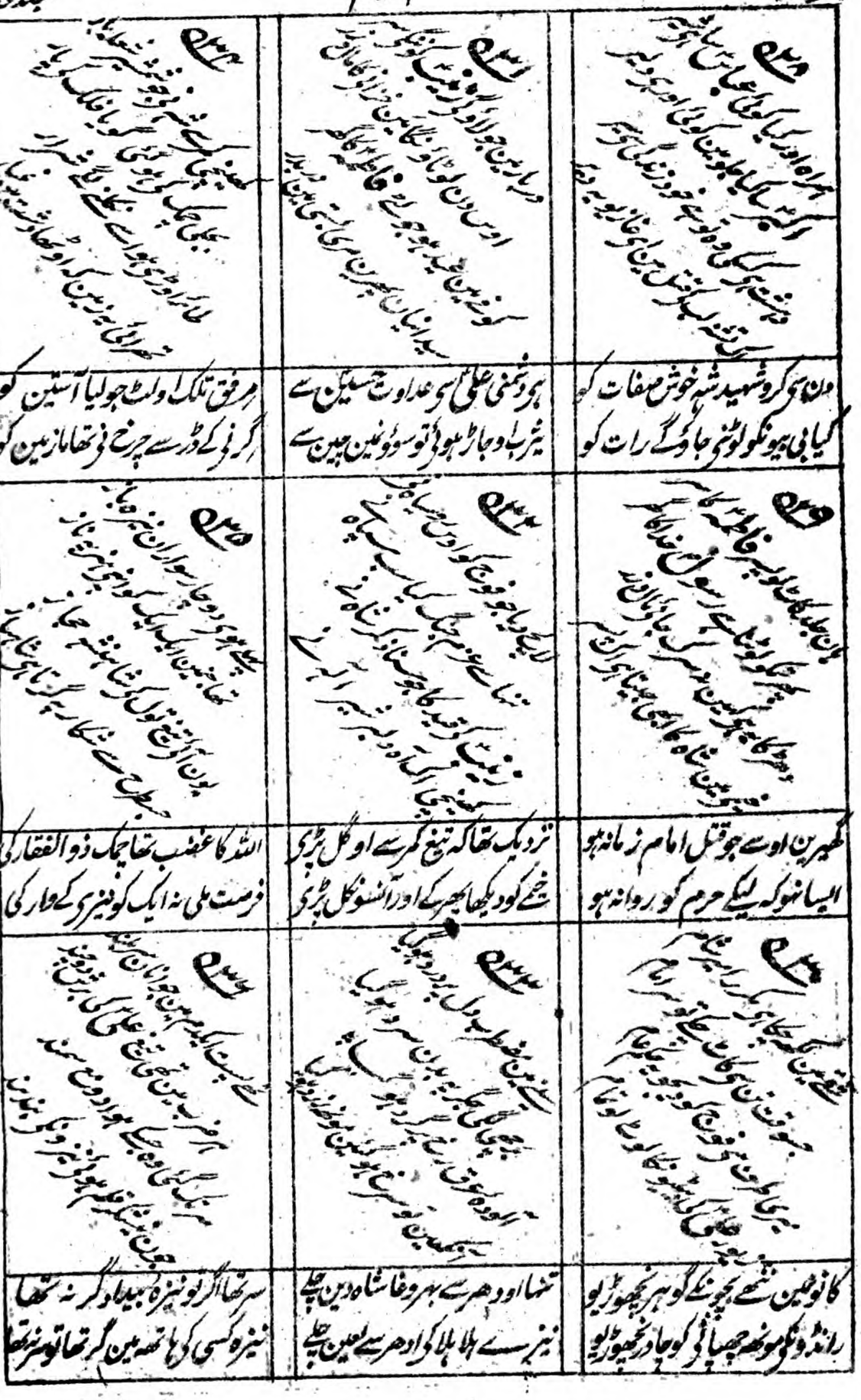

۱۹

[illegible]

شیعونکا ہی یہ پاس جو ہم بولتے نہین
بیداد کو بخشوائی کمر کھولتے نہین

۲۰

[illegible]

کس کوہ مین تھی جو تھے صفات انکے واسطے
بہر ثبات یہ ہین ثبات انکے واسطے

۲۱

[illegible]

ہی فرق پر رسول ص کے لکہ سحاب کا
دیکھو قران ہوا زحل و آفتاب کا

۲۲

[illegible]

ہی بے مثال موج زرہ اپنے کام مین
لائی نہنگ بحر شجاعت کو دام مین

۲۳

[illegible]

پر تو فگن ہے چہرۂ شاہ زمن کا نور
ہے چار آئینہ سی عیان پنجتن کا نور

۲۴

[illegible]

اکجا دھوان ہی فاطمہ زہرا کی آہ کا
ٹکڑا ہی آفتاب پہ ابر سیاہ کا

۲۵

[illegible]

دل دوز اہل کفر دم صفدری تھی یہ
حکم خدا کی طرح خطا سے بری تھی یہ

۲۶

[illegible]

اوسکو سبک روی مین پرندونپہ اوج ہی
بجلی ہے گر ہوا پہ تو دریا پہ موج ہے

۲۷

[illegible]

اسپر مقابلہ کو نکلتا نہین کوئی
حربے تو سیکڑون ہین پہ چلتا نہین کوئی

۱۰

[illegible]

وہ بی لڑے شکست کئی بار دیگیا
کشتونکو اپنی شیر سا آکے لے گیا

۱۱

[illegible]

نزدیک ہی کہ گھوڑونسے اسوار گر پڑین
حملہ کری تو ہاتھ سی ہتیار گر پڑین

۱۲

[illegible]

مصروف مو بمو ہین خضوع و خشوع مین
محراب کی طرح سی جھکی ہین رکوع مین

۱۳

[illegible]

بچھڑی ہین عین رنج مین چشم و چراغ سی
مردم سیاہ پوش ہین اکبر کے داغ سی

۱۴

[illegible]

وقت نظر یہ ہوتا ہی ثابت نگاہ کو
آغوش مین لیی ہے شب قدر ماہ کو

۱۵

[illegible]

موتی بھری ہین مونھہ مین شہ بی نظیر کے
قطری ہین سب یہ فاطمہ زہرا کے شیر کے

۱۶

[illegible]

شیرازۂ بیاض گلو جبکہ کٹ گیا
حیرت ہی کیون نہ دفتر عالم اولٹ گیا

۱۷

[illegible]

حاجت روا ہین ساری خدائی کی واسطے
یہ اونگلیان ہین عقدہ کشائی کی واسطے

۱۸

[illegible]

کیون فاطمہ کے دل پہ نہ کوہ الم گری
جب ایسی آئینہ پہ یہ سنگ ستم گرے

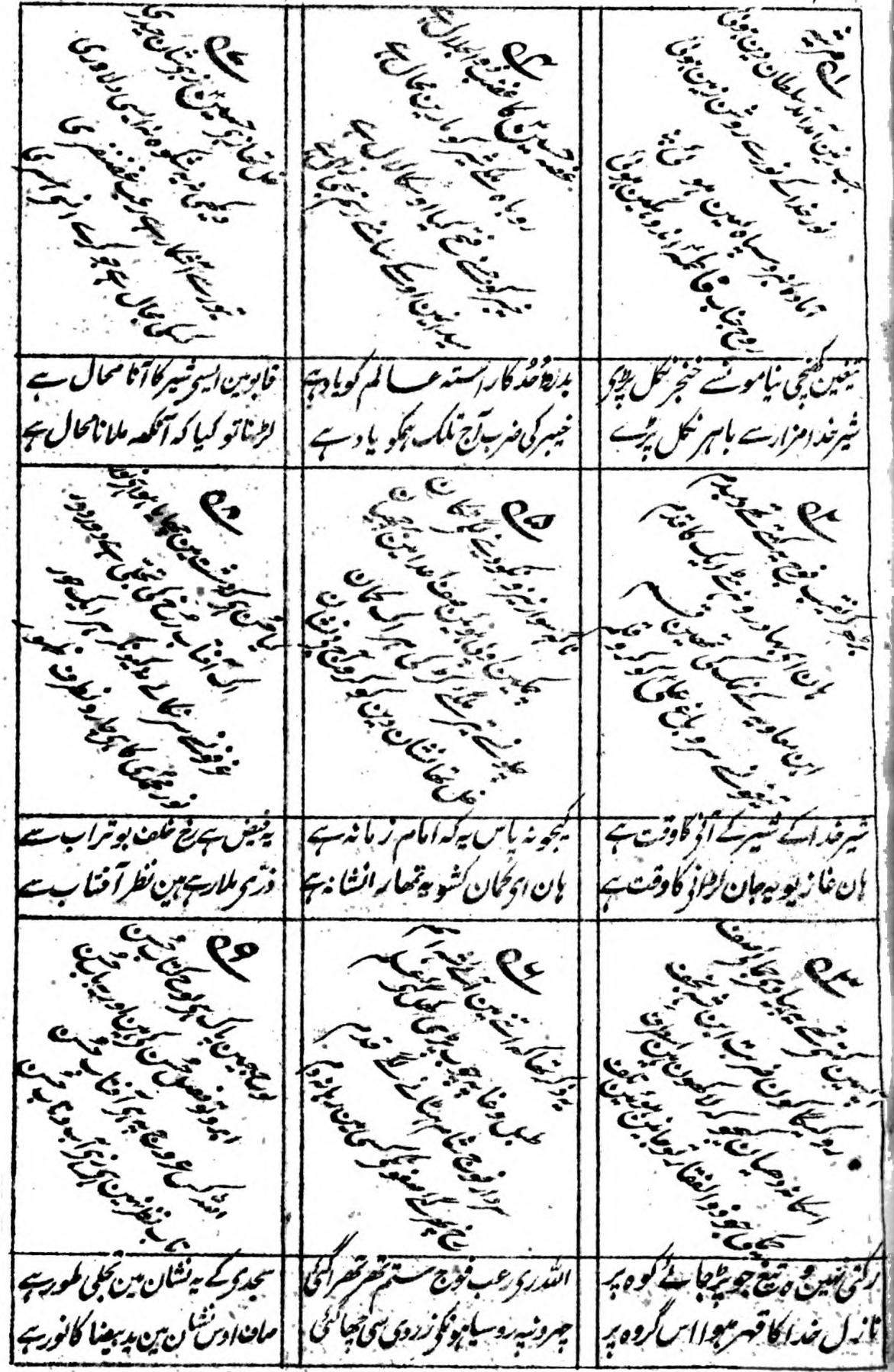

۱۱۸

اے بابا صدقے تیری گئی کس کے واسطے
نزدیک تھا خیمہ تیرا جو لگا کس کے واسطے
اکبر سے سنا کہ گرا گھوڑے پہ سے تو
سر کھولے ہوئے گرا خاک پہ تو

تھا دھیان کہ مل لیویں اگر آئی سکینہؑ
پھر کر نفس سرد کہا ہائے سکینہؑ

۱۱۹

اے وہم مری بچی سکینہ کو نہ بھولا
چلائی کہ ارمان مجھے بابا سے نہ پیارا
دیکھو تو کہ اس وقت بھی ہے دھیان ہمارا
سر گود میں رکھ لیں مرے بابا تو گوارا

کرتی ہوئی ہاتھوں سے جگر تھام لیا ہے
کس درد سے بابا نے مرا نام لیا ہے

۱۲۰

چلائی سکینہؑ کہ جگر پھٹتا ہے اماں
ہائے مرے بابا کا گلا کٹتا ہے اماں

۱۲۱

یاں بچی کی سسکی وہاں بیٹی کی صدا تھی
ناشر نے لکھا شیر کے سر پر جو ردا تھی
ہاں کھل گئی مشیر کے سر پر جو ردا تھی
خاموش ہیں اب کچھ بھی نہ فریاد و بکا تھی

جب تک کہ زمین پر فلک پیر رہیگا
ہر گھر میں یوں ہی ماتم شبیر رہیگا

۱۲۲

رباعی

کیا مرتبہ سلطان حجازی کا ہے
کیا عرش پہ فرش امام غازی کا ہے
جبریل کمان کھینچے ہیں سب کہتے ہیں
نیزہ یہ علی اکبر نمازی کا ہے

رباعی

جب بابا نے سر کاٹ کے لاش کو دیکھا
تھا سینہ پہ سر اور نہ سر پہ تھا عمامہ
بے ساختہ اک نعرہ کیا آہ و بکا سے
زینب کی طرف دیکھ کے روکر یہ کہا ہے

رباعی

دل تھام کے شبیر نے یہ بین سنا ہے
غش کھا کے گرے ہوش گیا ہوش رہا ہے
بانو نے جو شوہر کا سر زیں پہ گرا دیکھا
بے ہوش ہوئی غش کا فوراً ہی مزا ہے

بادل نہ ہوا تھا کہ یہ اندھیر ہوا تھا
غنچہ نہ کھلا تھا کہ چمن سیر ہوا تھا

رباعی

بابا کا جو سر کٹ کے گرا خاک پہ دیکھا
بے ہوش ہوئی بی بی کا فوراً ہی مزا ہے
بانو نے جو شوہر کا سر زیں پہ گرا دیکھا
بے ہوش ہوئی غش کا فوراً ہی مزا ہے

رباعی

بابا کا جو سر کٹ کے گرا خاک پہ دیکھا
بے ہوش ہوئی بی بی کا فوراً ہی مزا ہے
بانو نے جو شوہر کا سر زیں پہ گرا دیکھا
بے ہوش ہوئی غش کا فوراً ہی مزا ہے



تھا شور کہ لشکر کی بھی کثرت مین کمی ہے
ٹوٹی ہوئی کشتی کہین پانی مین تھمی ہے

ہان ظلم رسولؐ پہ بھی ہر چند ہوا ہے
پانی تو کسی پر نہین یون بند ہوا ہے

چرچا رہے اسکا بھی کہ مظلوم نے جان دی
طالب جو امانکا ہو تو لے تجکو امان دی

پردہ کبھی فاش کیا امت بد کا
مشہور ہے عالم مین کرم آپکے جد کا

یون باغ کٹا خنجر و شمشیر سے کسکا
شش ماہہ پسر قتل ہوا تیر سے کسکا

جرات کو تو دیکھا پسر شیر خدا کی
مظلومی بھی اب دیکھہ غریب الغربا کی

حضرت مین بھی خوبی شہنشاہ عرب کے
کھلتا نہین اس غیظ کا کیا آج سبب ہے

ہوتا ابھی نازل غضب اس لشکر کین پر
ہوتی یہ زمین چرخ پہ اور چرخ زمین پر

کٹ پڑی ہو سب شرخ شہ تشنہ گلو کے
ہر زخم سے چھٹنے لگے فوارے لہو کے

۹۱



چمکی صفت برق جو شمشیر سر انداز
انداز وغا بھول گئے سب قدر انداز
گوشے میں چھپا سہم کے ہر خانہ بر انداز
رخ پھر گئے بھاگے صفت تیر زر انداز

گھبرا گئے چلے گدھر اور تیر کہان کے
خود اہل خطا پھنس گئے حلقون مین کمان کے

۹۲

تھے موت کے حلقے مین کماندار نظر بند
تیرون کا یہ عالم تھا کہ تھے طائر پر بند
نیزے کا کوئی باندھتا تھا بڑھ کے اگر بند
وا کرتا تھا ہر بند کو حیدر کا جگر بند

سب بند کھلے ناخن شمشیر قضا سے
باقی کوئی رہتی ہی گرہ عقدہ کشا سے

۹۳

جانون کا ابھی نرخ نہ زنہار کھلا تھا
سر بک رہے تھے موت کا بازار کھلا تھا
ہر زخم کا مونھ صورت سوفار کھلا تھا
دروازہ اجل کا پئے کفار کھلا تھا

زخم اونکو زبس تیغ شرر دم کے لگے تھے
ناری سبھی رستے پہ جہنم کے لگے تھے

۹۴

سب فوج کو نظرون مین زبس تول لیا تھا
گویا پئے چورنگ اونھین مول لیا تھا
تلوار نے بھاگے ہوؤن کو رول لیا تھا
صفدر نے در فتح و ظفر کھول لیا تھا

خون تن اعدا سے زمین لال ہوئی تھی
تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی

۹۵

کیا تاب جو کشتے کی کوئی لاش اوٹھائے
پرزے ہو وہ خود جو تن صد پاش اوٹھائے
کیا مونھ تھا جو کوئی سر پرخاش اوٹھائے
کس طرح نظر مہر پہ خفاش اوٹھائے

آنکھون مین چکا چوند تھی اوس برق دوسر سے
مونھ ڈھانپا تھا ہر ایک سیہ رو نے سپر سے

۹۶

پنہان تھے زرہ مین جو سیہ کارون کے اندام
صاف اوس سے عیان ہوتے تھے معنی دد و دام
یون کاٹ کے کڑیون کو نکل آتی تھی صمصام
جس طرح سے ماہی کو نہو دام مین آرام

وہ تیغ زرہ پوشون کی کیا فوج پہ ٹھیری
دریا پہ گری برق تو کیا موج پہ ٹھیرے

۹۷

جس وقت چمکتی تھی وہ پرکالہ آتش
ہو جاتے تھے چار آئینہ والے بھی مشوش
ہر غول مین گردن کو جھکا لیتے تھے سرکش
اک ہوش مین رہتا تھا تو ہو جاتے تھے دس عشر

ہشیار صدا دیتے تھے جاگو اجل آئی
ہر صف مین یہ تھا شور کہ بھاگو اجل آئی

۹۸

چار آئینہ کو اٹھ جو کر دیتی تھی تلوار
ششدر تھا کوئی اور کوئی حیران کوئی ناچار
تھا شور کہ صابون مین رکتا ہی کہین تار
سر خاک پہ برساتی ہی یہ برق شرربار

آفاق مین ثانی نہین اس برق دوسر کا
شمشیر تو یہ ہاتھ ید اللہ کے پسر کا

۹۹

گہ غرب کی جانب نوسوی شرق کبھی تھی
اور خاک مین دنبالہ تلک غرق کبھی تھی
گہ زیر فرس اور بسر فرق کبھی تھی
پانی تھی کبھی ابر کبھی برق کبھی تھی

بیدست ستمگارون کے دستے نظر آئے
ہر ضرب مین سر تن سے برستے نظر آئے

۸۴

[illegible]

سب کو لیے رحمت ہون عنایت ہون خدا کی
کھوؤ نہ مجھے تم مین امانت ہون خدا کی

۸۵

[illegible]

بخشا نہ اثر میری کسی بات نے تمکو
سنبھلو کہ لیا مرگ مفاجات نے تمکو

۸۶

[illegible]

آمد مین بہادر کی شجاعت کے چلن تھے
نہ شیر ترائی مین نہ جنگل مین ہرن تھے

۸۳

[illegible]

کیا مونھ ہے جو وار اسکا رکے فوج ستم سے
جبریل کے پر جلتے ہین اس برق دو دم سے

۸۷

[illegible]

کاٹا جسے پھر کب اوسے یارای سخن ہے
دیکھو کہ زبانین تو ہین دو ایک دہن ہے

۸۸

[illegible]

پڑنے لگی اعدا پہ جو ضربت شہ دین کی
خم ہو گئی لنگر سے کمر گاو زمین کی

۸۴

[illegible]

گردون پہ نہ ٹھہریگی زمین سے نہ رکیگی
تم کیا ہو پر روح امین سے نہ رکیگی

۸۶

[illegible]

زور اس سے کسی کا تہ گردون نہ چلیگا
جسدم یہ چلیگی کوئی افسون نہ چلیگا

۸۹

[illegible]

تیر ایک طرف تیر فگن ایک طرف تھے
سر ایکطرف جمع تھے تن ایکطرف تھے

۷۳

دل کو نہ سا گردن کی صفا پر نہیں قربان
مہتاب کو ہی جسکے گلے ملنے کا ارمان
گویا کہ ہلال شب اول ہی گریبان
شانون سی نشان اسد حق ہی نمایان

حیران ہی نظر دوش مبارک پہ کمان ہی
یا قوس مین خورشید جہانتاب نہان ہی

۷۴

مطلع دوم

جب ظہر تلک لٹ گئی سرکار حسینی
راہی سوی جنت ہوی انصار حسینی
خالی رفقا سی ہوا دربار حسینی
مارا گیا دریا پہ علمدار حسینی

نہ مونس و یاور نہ مددگار تھا کوئی
ہمراہ نہ پیدل تھا نہ اسوار تھا کوئی

۷۵

افروختہ تھا چہرۂ نورانی شبیر
روشن تھی رخ مہر سی پیشانی شبیر
زلفون سی نمایان تھی پریشانی شبیر
تھراتی تھی سب سنکے رجز خوانی شبیر

نعرہ تھا کہ مین نام و نشان اب وجد ہون
روباہ ہین سب مین اسد حق کا اسد ہون

۷۶

ہین بازوی شبیر کہ شاخ شجر حسن
پڑتی ہی سدا نور بہ جنکی نظر حسن
گھر حسن کا سینہ ہی تو شانی ہین در حسن
طالع ہی کف دست سی مہر سحر حسن

ان ہاتھون سی ہمدست کف حور نہین ہے
خورشید کی پنجے مین بھی یہ نور نہین ہے

۷۷

اوس وقت بھی مولا پہ عجب شوکت و شان تھی
تصویر غم و درد سراپا سے عیان تھی
مونھ زرد تھا نیلے تھے لب اور خشک زبان تھی
تھراتی ہوی ہاتھون مین گھوڑی کی عنان تھی

نسبت ہی مہ نو سی قد راست کی خم کو
ہاتھون سی رکابون نی سنبھالا ہی قدم کو

۷۸

دونون کی دریا جو تلاقی ہوی اکبر
پیدا کیا اللہ نی مجاور شہوار
وہ شمس و قمر عرش خدا کے ہین جو سیار
ہین جنکی ضیا سی مہ و خور مطلع انوار

روشن ہی شرف خلق پہ جن دونون کی گھر کا
مین اختر تابندہ ہون اون شمس و قمر کا

۷۹

شادی بالا قد بالای مبارک
پیش ہی اب وصف قدمہای مبارک
تعویذ شفا نقش کف پای مبارک
جسجا گذر انکا ہو وہ ہی جای مبارک

وان آتی ہین سجدی کو ملک عرش برین کے
احسان یہ انھین پاؤنکی ہین سر پہ زمین کے

۸۰

پیٹے تھے جو لاشی سی پسر کی کئی باری
خون علی اکبر سی قبا سرخ تھی ساری
تھا گھوڑ پہ اس رنگ سی وہ عاشق باری
جسطرح سی جاتی کسی دولھا کی سواری

معلوم یہ ہوتا تھا کہ چھوٹی ہین دولھن سے
آجاتی تھی پھولونکی مہک صاف بدن سے

۸۱

وہ نخل کہ جس نخل کی ہی اصل نبوت
وہ نخل کہ جس نخل کی ہی فرع ولایت
وہ نخل کہ جس نخل کی شاخین ہین امامت
وہ نخل کہ جس نخل کی سائی مین ہی جنت

میوہ بھی اوسی کا ہون اوسی کا گل تر ہون
شیعہ مری جرگ اوسکی ہین مین اوسکا ثمر ہون

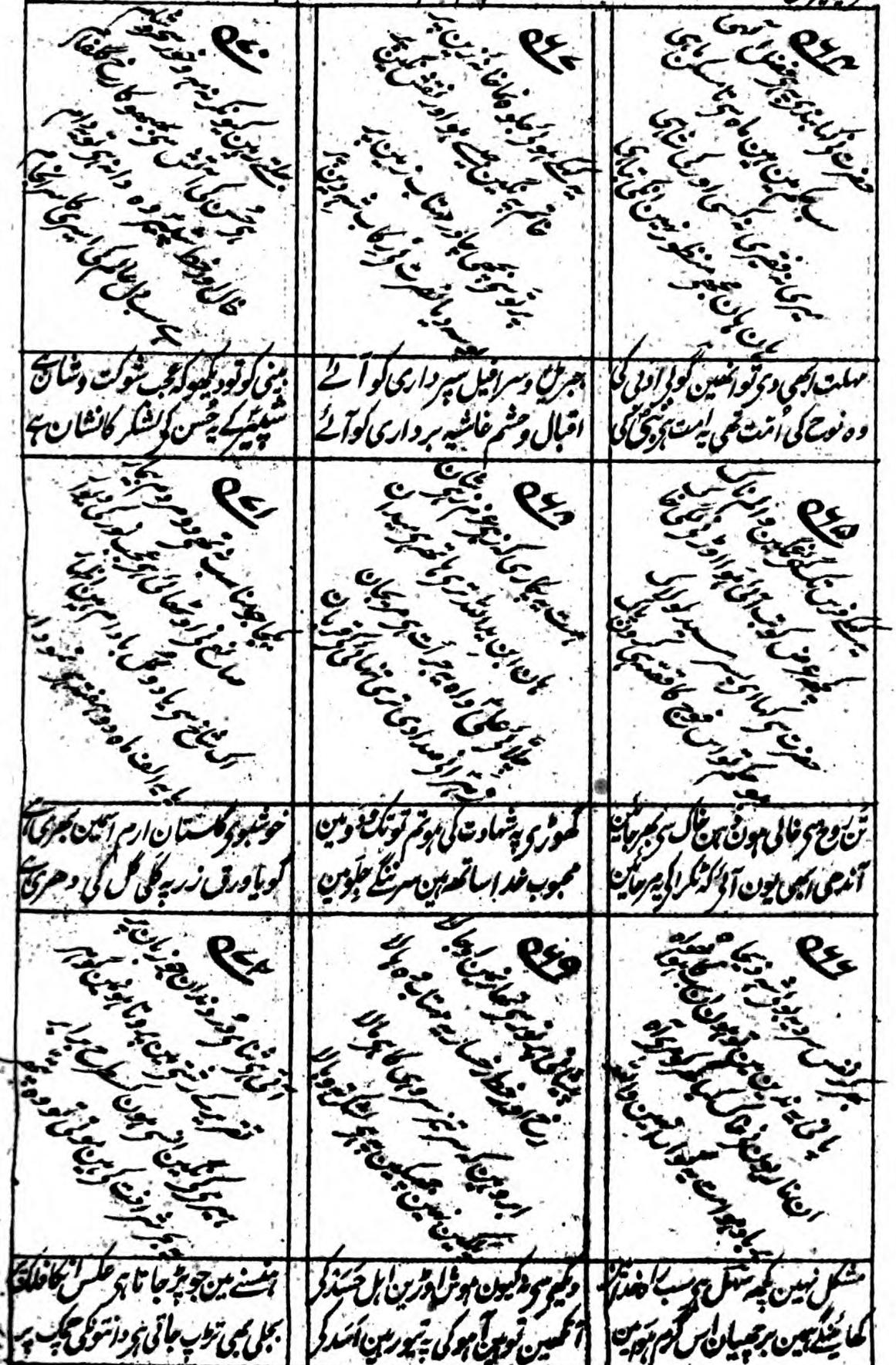

۵۵

[illegible]

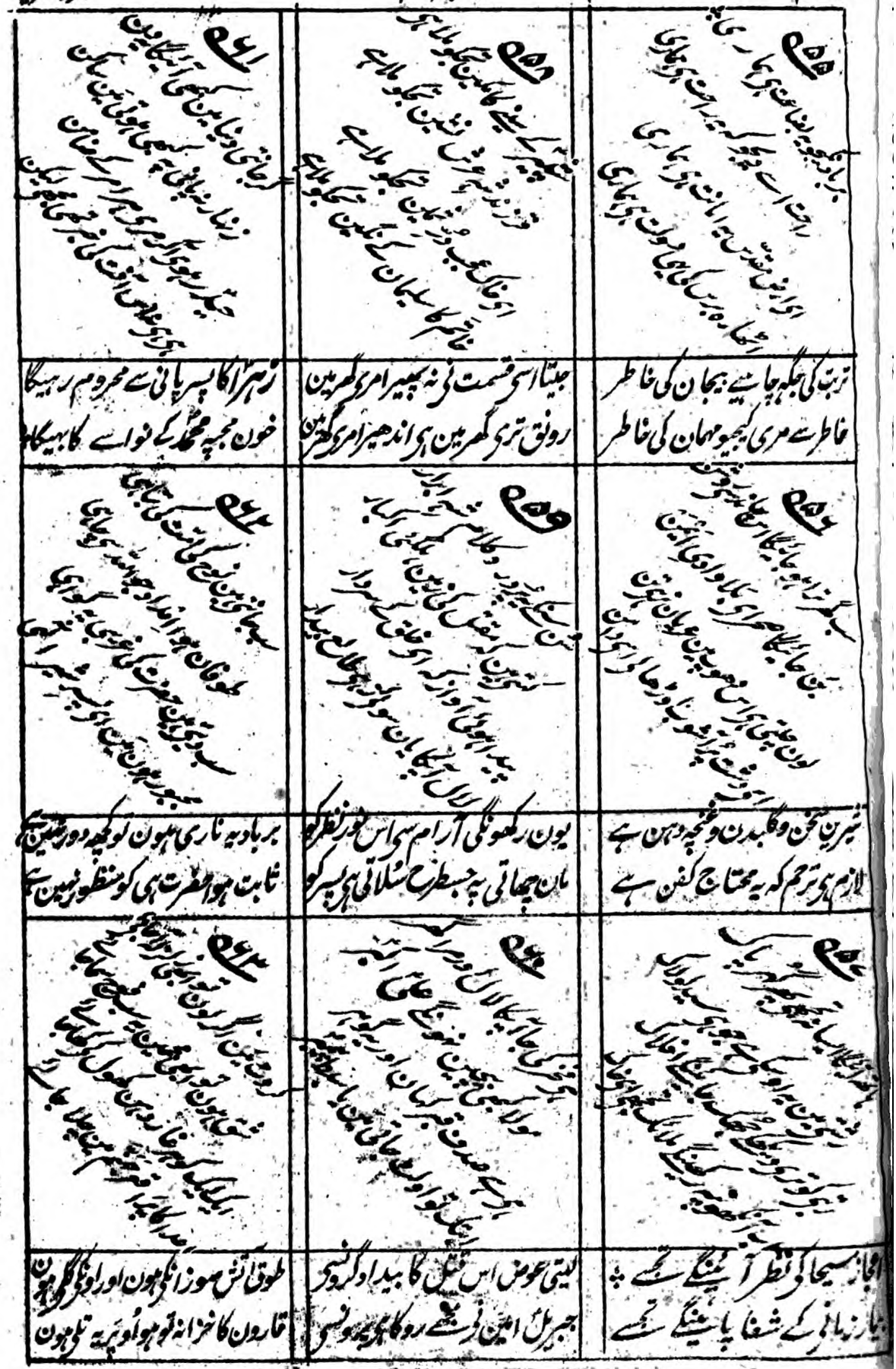

تربت کی جگہ چاہیے بیجان کی خاطر
خاطر سے مری کیجیو مہمان کی خاطر

۵۶

[illegible]

شیرین سخن و گلبدن و غنچہ دہن ہے
لازم ہی ترحم کہ یہ محتاج کفن ہے

۵۷

[illegible]

اعجاز مسیحا کی نظر آئینگے تجھے
بیمار زمانے کے شفا پائینگے تجھے

۵۸

[illegible]

جیتا اسی قسمت نے نہ پھیرا مری گھر مین
رونق تری گھر مین ہی اندھیرا مری گھر مین

۵۹

[illegible]

یون رکھونگی آرام سی اس نور نظر کو
مان چھاتی پہ جسطرح سلاتی ہی پسر کو

۶۰

[illegible]

لیتی عوض اس قتل کا بیداد گرونسی
جبریل امین نے مجھے روکا ہی پرونسی

۶۱

[illegible]

زہرا کا پسر پانی سے محروم رہیگا
خون مجھپہ محمد کے نواسے کا بہیگا

۶۲

[illegible]

برباد یہ ناری ہون تو کچھ دور نہین ہے
ثابت ہوا حضرت ہی کو منظور نہین ہے

۶۳

[illegible]

طوق آتش سوز انکی ہون اور اونکی گلی ہون
قارون کا خزانہ تو ہو اوپر یہ تلی ہون

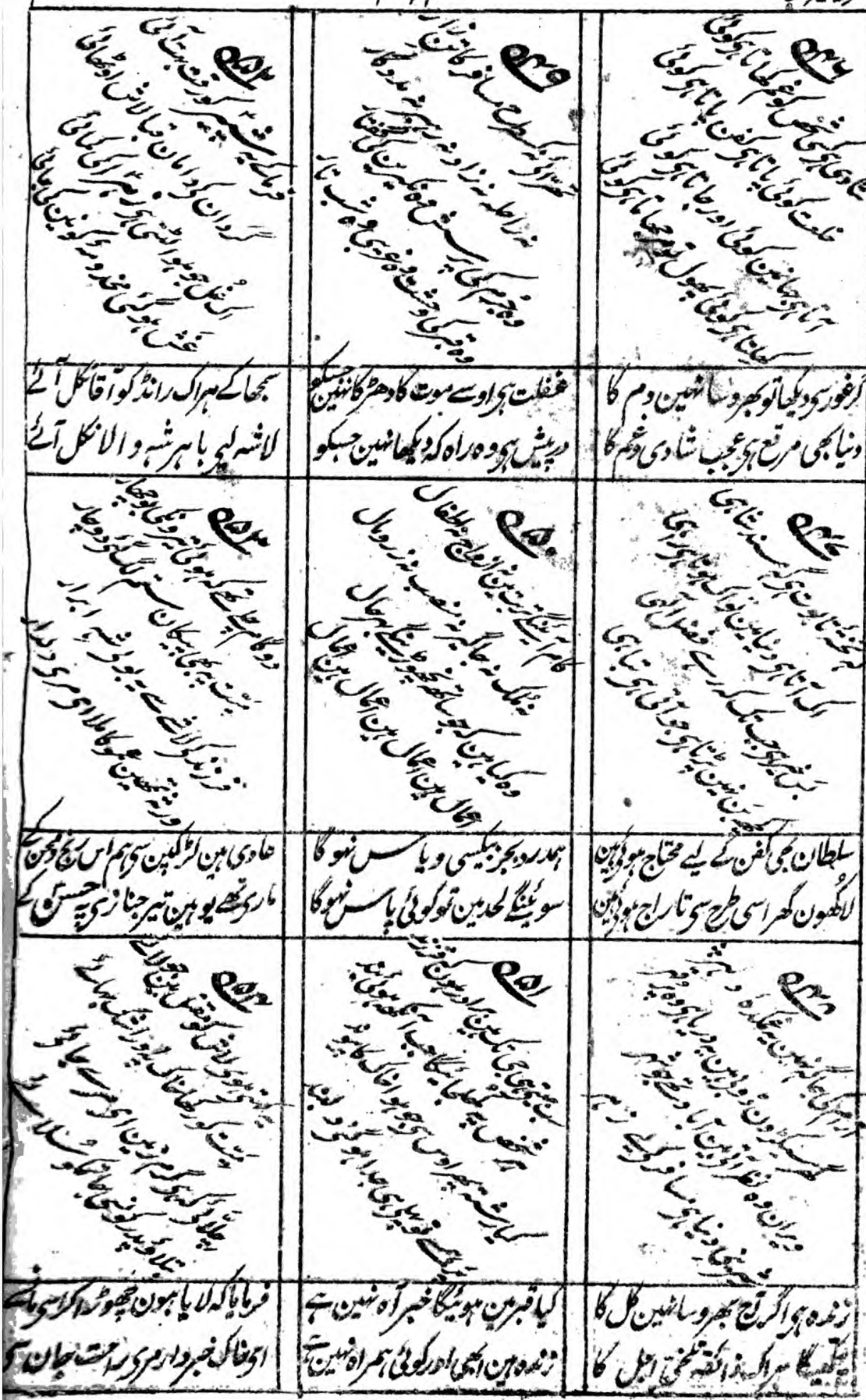

[illegible]

نادان ہی مچلی تو سنبھلنے کی نہین یہ
صدقے گئی لونڈی سی تو پلنے کی نہین یہ

[illegible]

کر دیتا ہی آسان ہر اک رنج و محن کو
کچھ دور نہین دیکھ لو اولاد حسنؑ کو

[illegible]

ہر شام کو دس بیس چراغ سحری ہین
ہر صبح کو دس آتی ہین اور دس سفری ہین

[illegible]

اولاد علیؑ عقدہ کشائی کے لیے ہے
یہ قید تو امت کی رہائی کے لیے ہے

[illegible]

شادی نہین رہتی ہی سدا غم نہین رہتا
دنیا کا کبھی ایک سا عالم نہین رہتا

[illegible]

آباد کوئی ہوتا ہی لٹ جاتا ہی کوئی
پھنستا ہی کوئی قید مین چھٹ جاتا ہی کوئی

[illegible]

عورت کا رنڈاپا بھی گذر جاتا ہی صاحب
شوہر کے لیے کیا کوئی مر جاتا ہی صاحب

[illegible]

جلدی مین وصیت کی سخن ہو نہین سکتے
فرزند جوان مر گیا ہم رو نہین سکتے

[illegible]

اشکون سی رخ گل کو سدا دھوتی ہی شبنم
غنچے تو ہنسے دیتی ہین اور روتی ہی شبنم

[illegible]

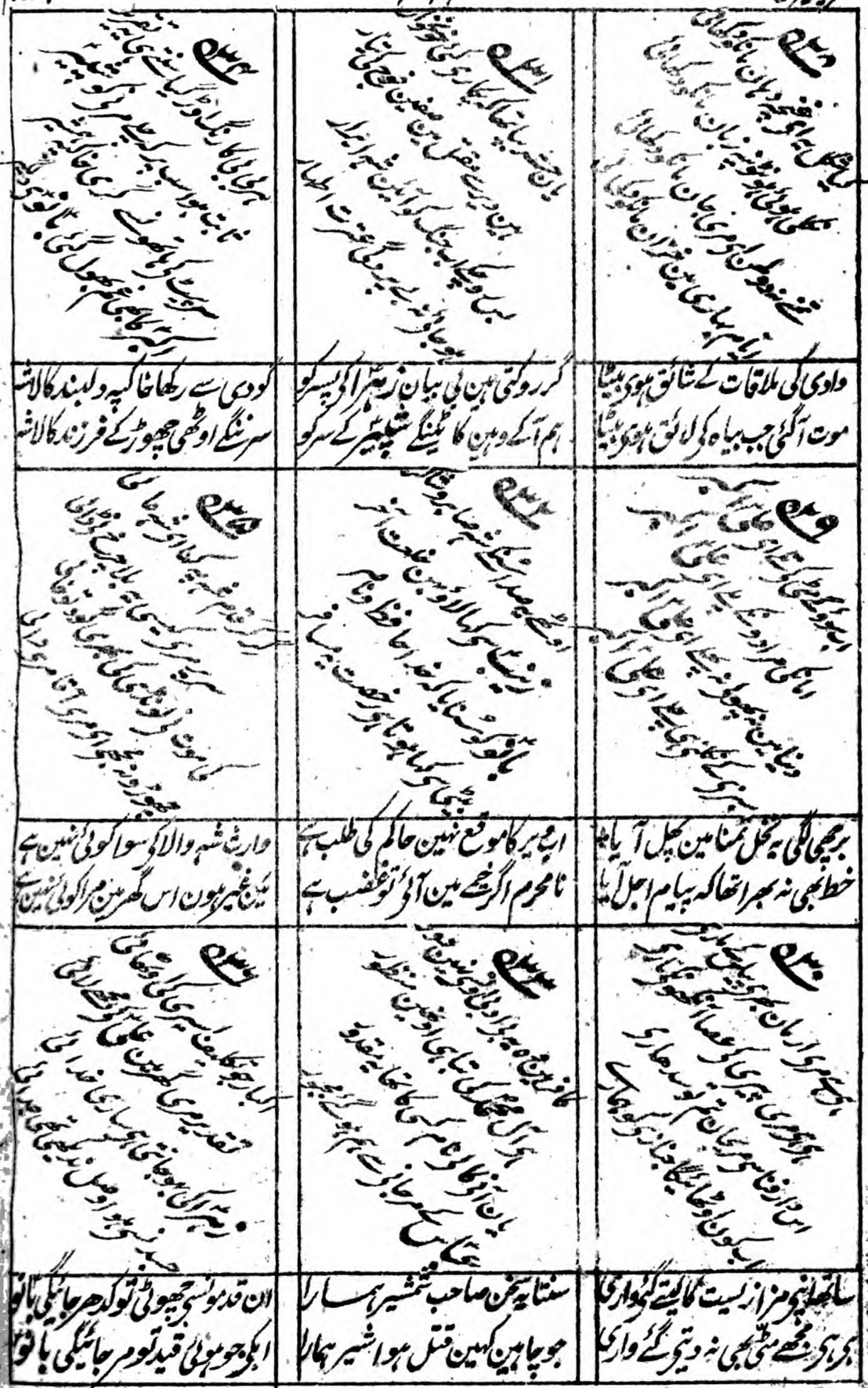

وادی کی ملاقات کے شائق ہوئی بیٹا
موت آگئی جب بیاہ کی لائق ہوئی بیٹا

[illegible]

گر روکتی ہین بی بیان زہرا کی پسر کو
ہم آکے وہین کاٹینگے شبیر کے سر کو

[illegible]

گودی سے رکھا خاک پہ دلبند کا لاشہ
سر ننگے اوٹھی چھوڑ کے فرزند کا لاشہ

[illegible]

برچھی لگی یہ نخل تمنا مین پھل آیا
خط بھی نہ بھرا تھا کہ پیام اجل آیا

[illegible]

اب دیر کا موقع نہین حاکم کی طلب ہے
نامحرم اگر خیمے مین آئی تو غضب ہے

[illegible]

وارث شہ والا کی سوا کوئی نہین ہے
مین غیر ہون اس گھر مین مرا کوئی نہین ہے

[illegible]

ساتھ اپنی مزا زیست کا لیتے گئے واری
ہی ہی مجھے مٹی بھی نہ دیتے گئے واری

[illegible]

سنتا یہ سخن صاحب شمشیر ہمارا
جو چاہین کہین قتل ہوا شیر ہمارا

[illegible]

ان قدمون سی چھوٹی تو کدھر جائیگی بانو
ابکی جو ہوئی قید تو مر جائیگی بانو

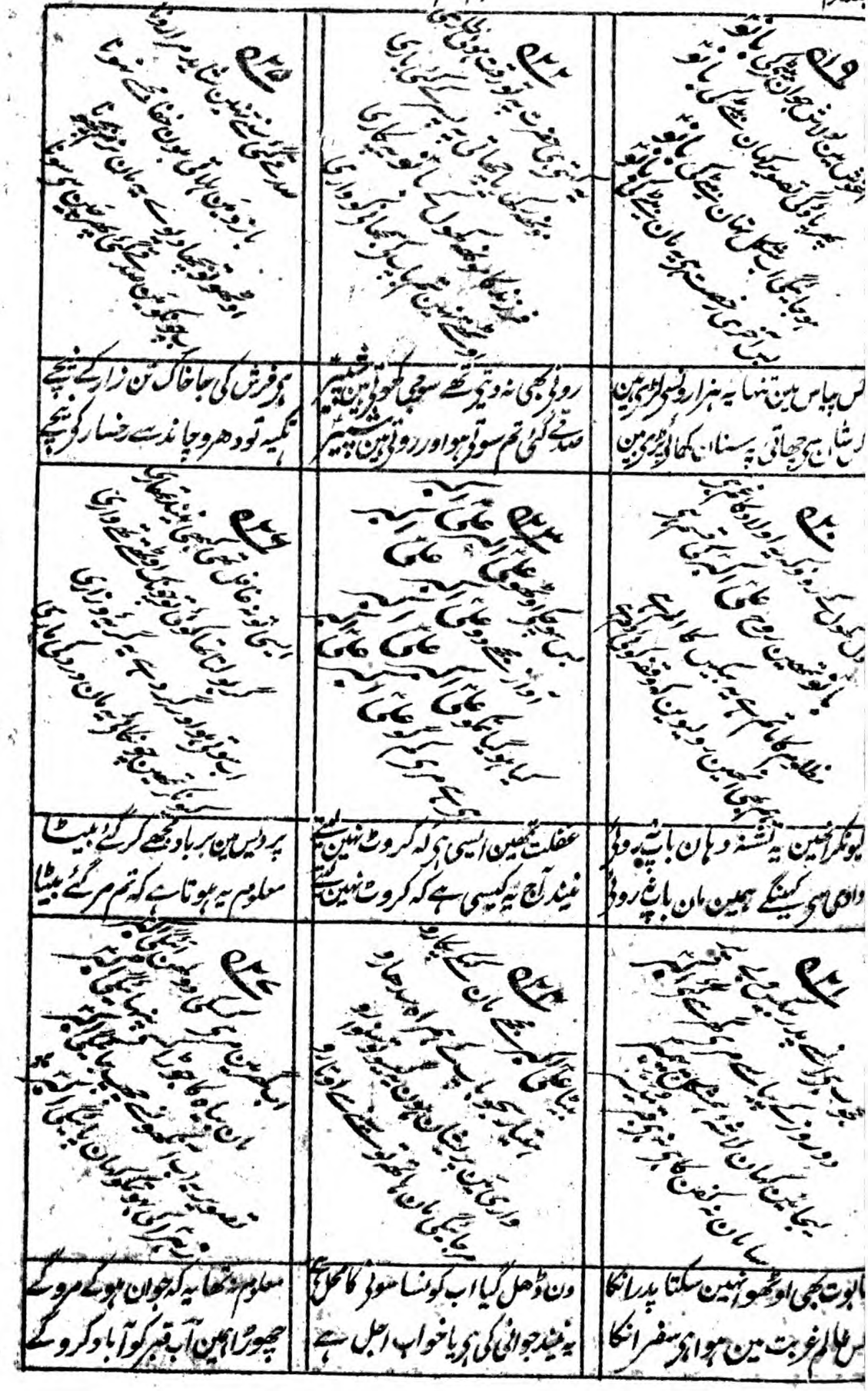

۱۰

ہین خاک نشین زیر علم حضرت شبیر
اور سامنے ہی خون مین بھری بیٹی کی تصویر
وارث کو سنبھالی ہوئی ہے بانوی دلگیر
جب پیٹتے ہین ہاتھ پکڑ لیتی ہے ہمشیر

فرماتی ہین صدمی ہین بڑی بھائی کے غم کی
للہ تڑپنے دو ہمین گرد علم کے

۱۱

تقدیر نے بھائی کو مری ہاتھ سے کھویا
رونے دو کہ جی بھر کے ابھی مین نہین رویا
وہ شیر ترائی مین مجھے چھوڑ کے سویا
سر پر سے مری آج علی اوٹھ گئی گویا

ہی داغ بڑا بھائی کے مرجانے کا مجکو
کیون روکتی ہو چین نہین آنی کا مجکو

۱۲

عاشق مری بچپن کا سدھارا مین نہ روؤن
اعدا نے مرے شیر کو مارا مین نہ روؤن
آنکھون سے نہان ہو گیا تارا مین نہ روؤن
لوٹا گیا لشکر مرا سارا مین نہ روؤن

پھٹ جائی جگر جسکا وہ بے پر نہین روتا
کیا بھائی کے ماتم مین برادر نہین روتا

۱۳

مرتا مین تو کیا مجکو نہ روتا مرا بھائی
جیتا جو مری مرنے مین ہوتا مرا بھائی
ماتم مین مری جان کو کھوتا مرا بھائی
پہلو مین مری لاش کے سوتا مرا بھائی

خون اوسکا بہا چشم بھی پر نم نکرون مین
ہی ہے یہ غم ایسا ہی کہ ماتم نکرون مین

۱۴

مونھ رونے کو ڈھانپو صف ماتم کو بچھاؤ
پرسا مجھے دو بین کرو خاک اڑاؤ
بھابھی سی کہو زیر علم رونے کو آؤ
مجھ تک کوئی عباس کو فرزند کو لاؤ

اب مونھ سی نکلتا ہی کلیجہ مرا پھٹ کر
روئیگا حسین اپنے بھتیجے سی لپٹ کر

۱۵

غش ہو گئی کہکر یہ سخن حضرت شبیر
ہوش آیا تو چپکے سے یہ کہنی لگی ہمشیر
قربان گئی دیکھکے حال آپکا تغییر
فرزند کو رو سکتی نہین بانوی دلگیر

تصویر سی پاس آپکے حیرت مین کھڑی ہے
تنہا علی اکبر کی مری لاش پڑی ہے

۱۶

دل مانگا ہی کسطرح کلیجے کو سنبھالے
مرجائی وہ اٹھارہ برس تک جسے پالے
پر اب تو اوسے آپکے جینے کے ہین لالے
کہتی ہے خدا کوکھ کو زہرا کی بچالے

جو سمجھی ہے بیجا نہین واللہ بجا ہے
وارث کا غم اولاد کے ماتم سی سوا ہے

۱۷

عباس کو روتی ہین جو آپ ای شہ ابرار
بیتاب ہی بسمل کی طرح وہ جگر افگار
فرزند کے لاشے کو بھی دیکھا نہین زنہار
ہی لب پہ یہی ہای علمدار علمدار

کہتی ہی غش آتی ہین شہ جن و بشر کو
تھامو انھین لوگو مین نہ روؤنگی پسر کو

۱۸

بانو کی طرف دیکھکے کہنے لگے سرور
لے آئے کوئی زیر علم لاشۂ اکبر
کلثوم کے ہمراہ اوٹھین زینب مضطر
نزدیک علم لاکے رکھی لاش زمین پر

حضرت نے کہا اب مری دلبند کو روؤ
عباس کو بس رو چکین فرزند کو روؤ

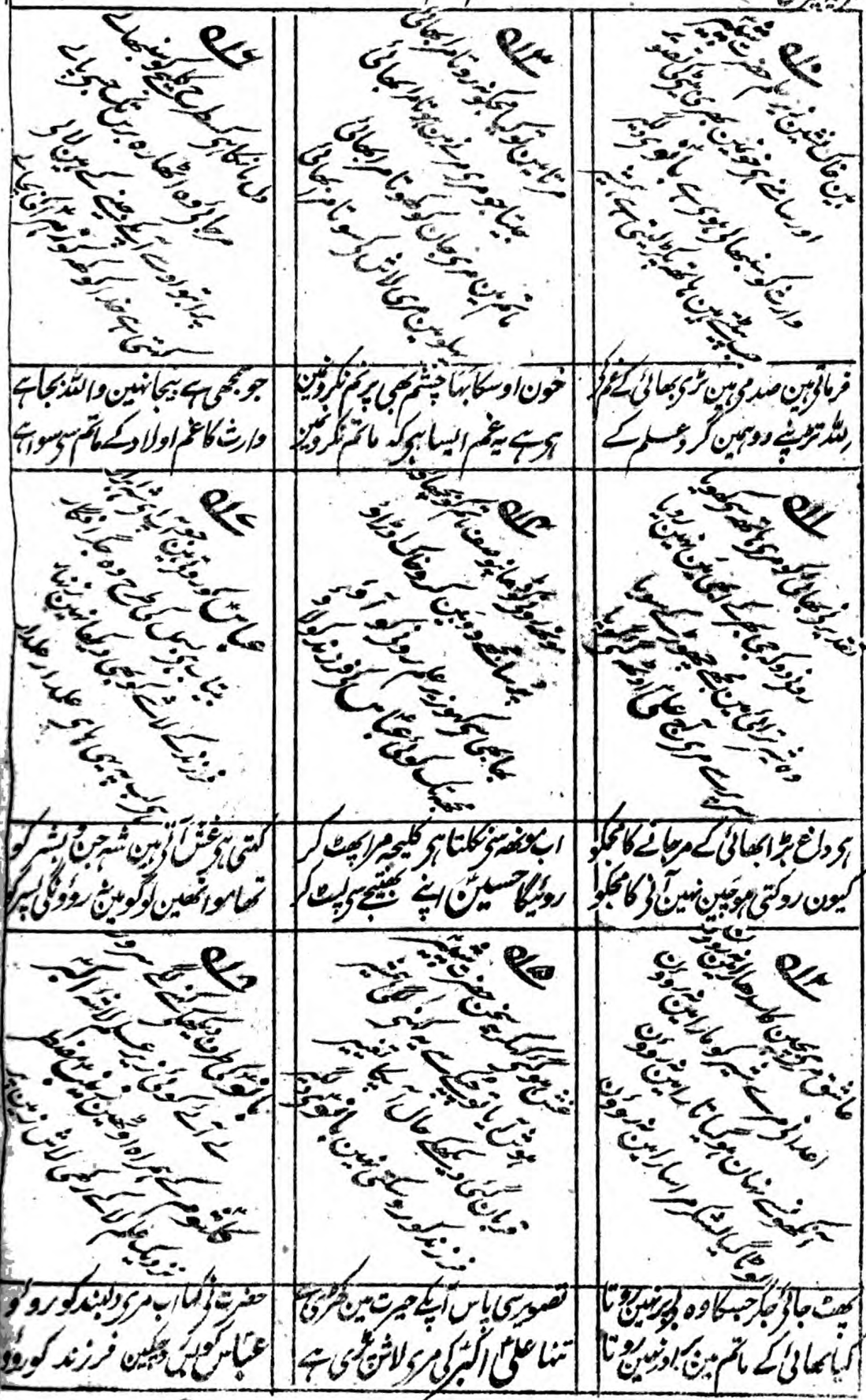

۴۱ مرثیہ

کیا بحر ہے وہ بحر کنارا نہیں جسکا
کیا رنج ہے وہ رنج کہ یارا نہیں جسکا
کیا دکھ ہے قلق دل کو گوارا نہیں جسکا
کس تیغ کا ہے زخم کہ چارا نہیں جسکا

صابر بھی تڑپتے ہیں وہ کیا رنج و الم ہے
اک داغ ہے اولاد کا اک بھائی کا غم ہے

۴۲

ہر غم سے زمانے میں فزوں تر ہیں یہ دو غم
سو داغ کے سو غم کے برابر ہیں یہ دو غم
کٹتا ہے جگر جس سے وہ خنجر ہیں یہ دو غم
موت اوسکی ہے جس شخص کے دلپر ہیں یہ دو غم

سب دکھ ہوں پہ خالق یہ جدائی نہ دکھائے
داغ اپنا کسی بھائی کو بھائی نہ دکھائے

۴۳

حضرت نے یہ دو داغ سے دل پہ برابر
اک فرقت عباس اور اک رحلت اکبر
بھائی بھی وہ بھائی کہ جو تھا ثانی حیدر
فرزند وہ فرزند کہ تصویر پیمبر

آنکھوں سے نہاں چاہنے والے ہوئے دونوں
محبوب جوان گود کے پالے ہوئے دونوں

۴۴

دشمن سے بھی دنیا میں برادر نہ جدا ہو
لشکر کی جو زینت ہو وہ صفدر نہ جدا ہو
جان تن سے نکل جائے پہ دلبر نہ جدا ہو
وابستہ ہو دم جس سے وہ دم بھر نہ جدا ہو

دولت ہے بڑی بیٹے کا اور بھائی کا جینا
انسان کے لیے موت ہے تنہائی کا جینا

۴۵

ہوتا ہے بہت نیک پسر باپ کو پیارا
پیری کا عصا گھر کا چراغ آنکھوں کا تارا
کر دیتا ہے یہ داغ کلیجے کو دو پارا
بھائی ہے مگر زیست کا بھائی کی سہارا

مر جائے پسر تو ہے پھر امید پسر کی
بھائی نہ جدا ہو کہ نشانی ہے پدر کی

۴۶

بھائی کو وہ اب نہر پہ روئیں کہ پسر کو
ٹوٹی ہوئی بازو کو سنبھالیں کہ جگر کو
توڑا ہے علمدار کے ماتم نے کمر کو
چھوڑا ہے جوان بیٹے نے پیری میں پدر کو

فوج غم و اندوہ میں شبیر گھری ہیں
اک جان پہ دو کوہ الم ساتھ گرے ہیں

۴۷

بیکار ہے وہ ہاتھ کہ بازو نہیں جسکا
کیا صبر کرے قلب پہ قابو نہیں جسکا
کون اوسکا ہے پھر زینت پہلو نہیں جسکا
ہستی کا چمن خار ہے گلرو نہیں جسکا

جب صرف خزاں گلشن اولاد کو دیکھے
برچھی اوسے لگتی ہے جو شمشاد کو دیکھے

۴۸

جس شخص پہ یہ رنج و الم ہو وہی جانے
دل جسکا ہے تیغ دو دم ہو وہی جانے
تیغوں سے چمن جسکا قلم ہو وہی جانے
جس درد رسیدہ کو یہ غم ہو وہی جانے

مظلوم سے باعث نفس سرد کا پوچھو
گر پوچھو تو بسمل سے مزا درد کا پوچھو

۴۹

دو آفتیں بالائے سر آئی ہیں غضب ہے
دو تیغیں جگر تک اوتر آئی ہیں غضب ہے
دو برچھیاں اک دل میں در آئی ہیں غضب ہے
دو پیاروں کی لاشیں نظر آئی ہیں غضب ہے

جینا غم جانکاہ میں مشکل ہے بشر کا
پتھر کا کلیجہ تو نہیں دل ہے بشر کا

۱۹ قطعہ
زمیندار سیراب ہیں کربلا کے
اذیت امام زمان کھینچتے ہیں

۲۰ اذیت ہے فاطمہ کی زراعت
ادھر خشک ہے اب روان کھینچتے ہیں

۲۱ وہ کھیتوں میں آب روان کھینچتے ہیں
ہوا لگنے دیتی تھی جنکو نہ بلبل
وہی گل جفائے خزان کھینچتے ہیں

۲۲ قطعہ
کہاں بیڑیاں اور کہاں پائے عابد
کہیں ناتوان کھینچتے ہیں

۲۳ یہ لنگر کہیں اس روش سے
پیادہ گئے شام تک ساربان کھینچتے ہیں

۲۴ شتر جسطرح سے حضرت
پسینہ نہیں پونچھتے رخ سے حضرت
گلاب گل ارغوان کھینچتے ہیں

۲۵ گلاب گل رخسار شہ کی
نہ ہو کی صفت خال رخسار شہ کی
یہ حقت عبث نکتہ دان کھینچتے ہیں

۲۶ کہا حر سے شہ نے گناہوں پہ تیرے
خط عفو اے میہمان کھینچتے ہیں

۲۷ انھیں کے لیے ہے زمانے کی تلخی
بڑے رنج شیریں زبان کھینچتے ہیں

۲۸ عجب حال ہے دختر فاطمہ کا
ردا سر سے ایذا رسان کھینچتے ہیں

۲۹ پکاری سکینہ دوہائی ہے بابا
ستمگر مری بالیاں کھینچتے ہیں

۳۰ کٹی جاتی ہیں گردنیں بی بیوں کی
رسن کو جو ایذا رسان کھینچتے ہیں

۳۱ یہ عالم ہے فرقت میں کہتی تھی صغرا
کہ رگ رگ سے جسطرح جان کھینچتے ہیں

۳۲ کہا شہ نے ہشیار اے قوم ناری
ہم اب تیغ آتش فشان کھینچتے ہیں

۳۳ بہت باغ دنیا کے کانٹوں سے الجھے
بس اب رخت سوئے جنان کھینچتے ہیں

۳۴ قدم بیڑیوں میں ہیں رسی میں بازو
یہ دکھ عابد ناتوان کھینچتے ہیں

۳۵ جسے دیکھ کر ہوئے مانی کو حیرت
وہ تصویر رنگین بیان کھینچتے ہیں

۳۶ لکھیں کسطرح ناتوانی عابد
جو بیتیں پئے امتحان کھینچتے ہیں

۳۷ قلم یوں ہے کاغذ پہ تھم تھم کے چلتا
قدم جسطرح ناتوان کھینچتے ہیں

۳۸ کہا روکے اکبر نے اے درد تھم جا
کہ بابا سنان کھینچتے ہیں

۳۹ کلیجے سے بابا ہے وسعت
انیس اس زمین میں بہت کم ہے وسعت
کمیت قلم کی عنان کھینچتے ہیں

تمام شد

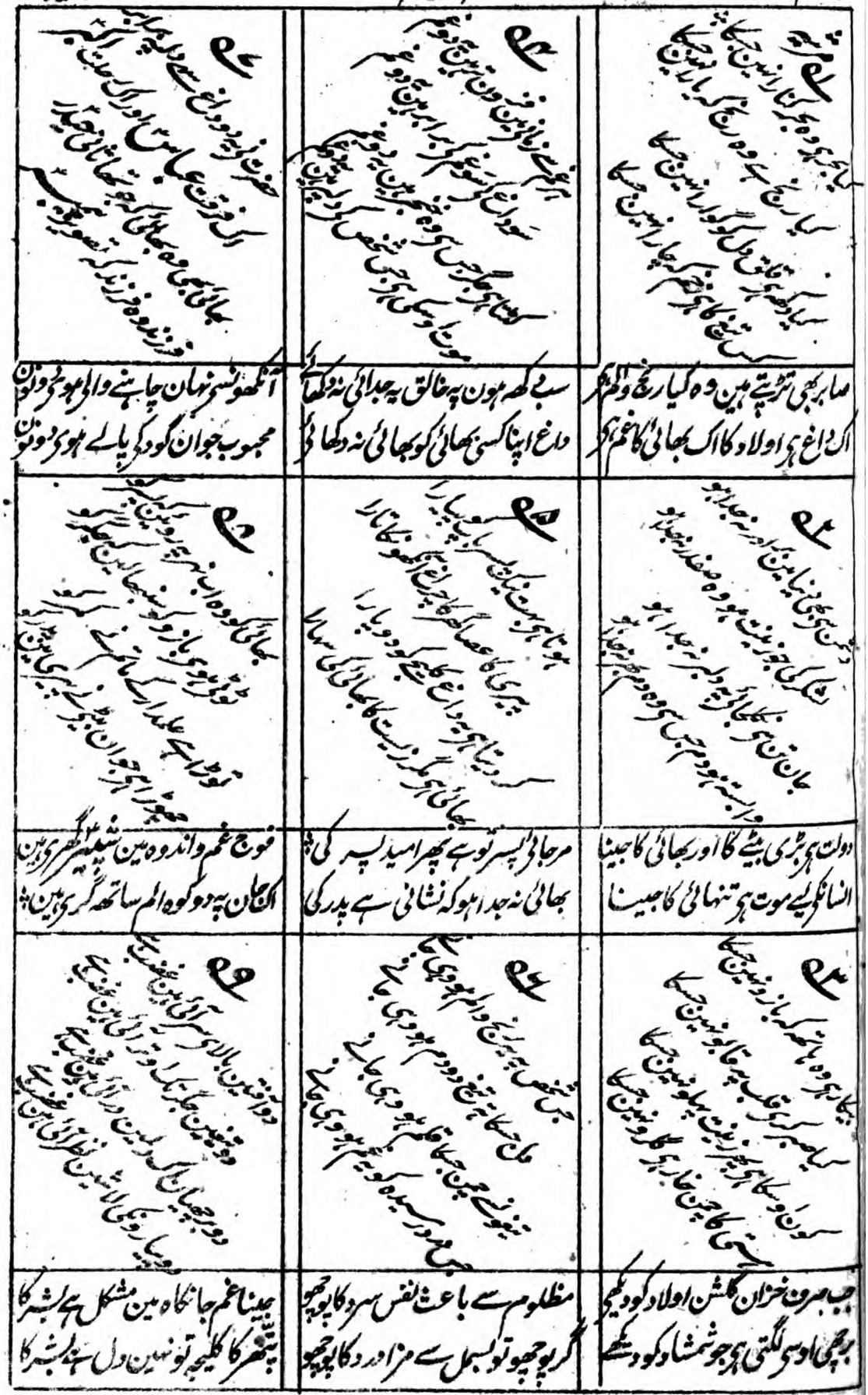

صابر بھی تڑپتے ہین وہ کیا رنج و الم ہے
اک داغ ہے اولاد کا اک بھائی کا غم ہے

سب دکھ ہون پہ خالق یہ جدائی نہ دکھائے
داغ اپنا کسی بھائی کو بھائی نہ دکھائے

آنکھون سے نہان چاہنے والی ہوئی دونون
محبوب جوان گود کے پالے ہوئی دونون

دولت ہے بڑی بیٹے کا اور بھائی کا جینا
انسان کے لیے موت ہے تنہائی کا جینا

مرجائے پسر تو ہے پھر امید پسر کی
بھائی نہ جدا ہو کہ نشانی ہے پدر کی

فوج غم واندوہ مین شبیر گھری ہین
اک جان پہ دو کوہ الم ساتھ گری ہین

جب صرف خزان گلشن اولاد کو دیکھے
برچھی سی لگتی ہے جو شمشاد کو دیکھے

مظلوم سے باعث نفس سرد کا پوچھو
گر پوچھو تو بسمل سے مزا درد کا پوچھو

جینا غم جانکاہ مین مشکل ہے بشر کا
پتھر کا کلیجہ تو نہین دل ہے بشر کا

۱۹ قطعہ

زینبؑ نے یہ سنا جو کہا ہائے بھائی سے ۱ اور بے ردا ہوئی شہِ والا کے سامنے
دیکھا کہ ہیں کھڑے ہوئے اصغرؑ لیے ہوئے ۲ ہر اک گلے سے لگ کے رخصت ہوئی تھی جب
ہر اک کو دیکھتی تھی کہ اب کون رہ گیا ۳ ناگاہ آئی یاد علی اکبرؑ جواں کی جب
بے ساختہ بکا کی بہن نے برادر سے ۴ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
کس کو بٹھاؤں پاس کسے دل کا غم کہوں ۵ کس سے کہوں کہ ہائے مرا کون رہ گیا
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۱ قطعہ

ہو ہو کے گرد دی تھی علی جب خزاں رسیدہ ۱ وہ دیکھتی ہیں اب وہ گلستاں اجڑ گیا
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۲۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۳۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۴۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۵۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۶۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۷۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۸۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۹۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۰۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۱۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۲۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۳۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۴۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۵۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۵ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۶ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۷ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۸ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۶۹ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۷۰ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۷۱ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۷۲ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۷۳ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں
ہے ہے حسینؑ کون سے گھر میں اتاروں میں

۱۷۴ قطعہ

کیا ہو گیا ہے آج مرے گھر کے گھر کو ۱ ہے ہے حسینؑ

۳۴ [illegible]

[illegible]

اسکو جوانی علی اکبر کا غم نہین
گو بند مختصر ہین پہ رونے کو کم نہین

۱ سلام [illegible]

[illegible]

۲ [illegible]

[illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

۴ [illegible]

[illegible]

۵ [illegible]

[illegible]

۶ [illegible]

[illegible]

قطعہ [illegible]

[illegible]

۸ [illegible]

[illegible]

۹ [illegible]

[illegible]

۱۰ [illegible]

[illegible]

۱۱ [illegible]

[illegible]

۱۲ [illegible]

[illegible]

۱۳ [illegible]

[illegible]

۱۴ [illegible]

[illegible]

۱۵ [illegible]

[illegible]

۱۶ [illegible]

[illegible]

۱۷ [illegible]

[illegible]

۱۸ [illegible]

[illegible]

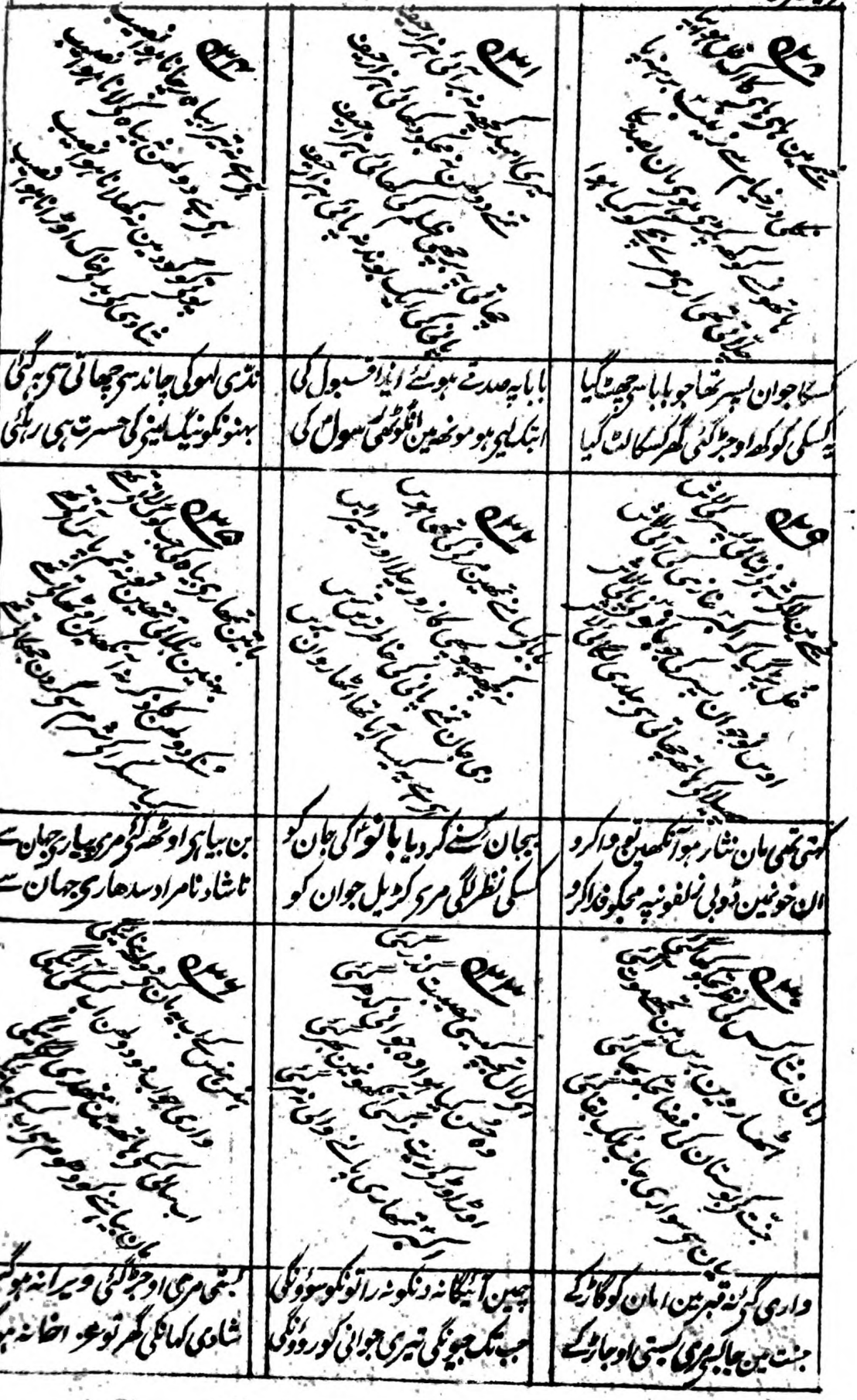

۱۹

چلائی شاہ دین کہ وہی میرا لال تھا
وہ یوسف حسین عدیم المثال تھا
آیا زوال اوسپہ جو بدر کمال تھا
باغ محمدی کا وہ تازہ نہال تھا

یہ داغ دل حسین کو پہلے پہل ملا
برچھی سے اوسکو مار کے کیا تمکو پھل ملا

۲۰

تا سور اس الم سے کلیجے مین پڑ گیا
مین لٹ گیا تباہ ہوا گھر اوجڑ گیا
کیا نوجوان ضعیفی مین مجھسے بچھڑ گیا
سبط نبی کی زیست کا نقشہ بگڑ گیا

صدقے کرو پدر کو اب اوس نور عین پر
تلوار لا کے پھیر دو حلق حسین پر

۲۱

جنگل سے آئی اتنے مین اکبر کی یہ صدا
اب جان بلب ہون آئیے یا شاہ کربلا
ہے عنقریب کوچ سوے گلشن بقا
حسرت یہ ہے کہ دیکھ لون دیدار آپکا

آلودہ خون بھرا ہوا چہرہ ہے گرد سے
بسمل سا لوٹتا ہون کلیجے کے درد سے

۲۲

سنکر صدا پکاری شہنشاہ نامدار
بمشکل مصطفی تری آواز کے نثار
دوڑے گئے جو لاش پہ نالان و بیقرار
دیکھا کہ غش پڑا ہے زمین پر وہ گلعذار

دیکھا لہو پسر کا تو دل تھرتھرا گیا
آنکھونکے نیچے شہ کی اندھیرا سا آگیا

۲۳

لاش پسر سے دوڑ کے لپٹے امام پاک
کانپی زمین تڑپ کے جو کی آہ دردناک
چلاتے تھے کہ غم سے کلیجہ ہے چاک چاک
اے لال تیرے بعد ہے اس زندگی پہ خاک

مین دیکھتا ہون پاؤن زمین پر رگڑتے ہو
اٹھارویں برس مین پدر سے بچھڑتے ہو

۲۴

تقدیر جبکہ تجھسے جو انکو جدا کرے
پھر یہ ضعیف باپ بھلا جی کے کیا کرے
دکھ مین کسی کو یون نہ فلک مبتلا کرے
اب جلد موت آئے ہماری خدا کرے

بدلے عصا کے ہاتھ مین بیٹے کا ہاتھ ہو
ہے آرزو جہان سے سفر ہو تو ساتھ ہو

۲۵

اکبر نے جبکہ غش مین سنی زاری پدر
دیکھا لہو بھری ہوئی آنکھونکو کھول کر
زخم جگر دکھا کے کہا یون بچشم تر
اب کوئی دم مین گلشن ہستی سے ہے سفر

اب والدہ سے تا بہ قیامت فراق ہے
مادر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے

۲۶

شہ نے کہا کھڑی ہے وہ ڈیوڑھی کھولے بال
آؤ مین لیچلون تمھین اے میرے نونہال
فرزند کو جو لیکے چلا فاطمہ کا لال
رستے ہی مین ہوا علی اکبر کا انتقال

چلائی شاہ دین کہ جہان سے گذر گئے
مادر کو دیکھنے بھی نہ پائے کہ مر گئے

۲۷

ڈیوڑھی پہ لاش لائے پسر کی جو شاہ دین
باہر نکل کے بی بیان سر پیٹنے لگین
زینب کو یون پکارا وہ شہرا کا نازنین
دوڑو بہن کہ قتل ہوا اکبر حزین

دولہا بنے ہین خون کی مہندی لگائے ہین
سہرا تمھین دکھانے کو مقتل سے آئے ہین

۱۰

جی چاہتا ہے پھر تمھین اکبر دیکھ لون
محبوب حق کا آخری دیدار دیکھ لون
مونھ پر لٹکتے گیسوی خمدار دیکھ لون
ڈوبے لہو مین چاند سے رخسار دیکھ لون

اکبر گلے سے لپٹو تو بابا کو کل پڑے
اب ہی یقین کہ مونھ سے کلیجہ نکل پڑے

۱۱

آئی کسی طرف سے نہ اکبر کی جب صدا
اعدا کو تب پکارے شہنشاہ کربلا
سبط نبی کے حال پہ اب رحم کی ہے جا
بتلاؤ اس طرف ہے مرا لال مہ لقا

برچھی ستم کی کھا کے وہ پیارا کدھر گیا
ای فوج شام چاند ہمارا کدھر گیا

۱۲

ای ظالمو کہان ہے مرا نوجوان پسر
اوسکی تلاش مین مین پھرا ہون کدھر کدھر
اب مضطرب بہت ہون سنبھلتا نہین جگر
یوسف مرا مجھے نہین آتا کہین نظر

کیا قتل کر کے چاہ مین لاشہ گرا دیا
کیا زیر خاک میری قمر کو چھپا دیا

۱۳

ہے تم مین کوئی صاحب اولاد یا نہین
درد دل حسین سے آگاہ کیا نہین
اسوقت ہوش سبط نبی کے بجا نہین
یہ حال ہے کہ آنکھون سے کچھ سوجھتا نہین

اکبر جو مل گئے تو ٹھہر جائیگا حسین
ورنہ تڑپ کے خاک پہ مر جائیگا حسین

۱۴

کہتے تھے اہل ظلم کہ یا سید امم
حضرت کے نور چشم سے واقف نہین ہین ہم
اک نوجوان تو آیا تھا با شوکت و حشم
چھاتی پہ اوس جری کے لگا نیزہ ستم

دو بار گرتے گرتے وہ غازی سنبھل گیا
گھوڑا کسی طرف اوسے لیکر نکل گیا

۱۵

سچ ہے عجب حسین تھا وہ غیرت چمن
سنبل سے گیسو پھول سا مونھ چاند سا بدن
شیرین زبان شگفتہ مزاج اور کم سخن
کیا کیا لڑا ہے لاکھون سے تنہا وہ صف شکن

چرچے اوسی کے حسن کے لشکر مین ہوتے ہین
یان کے بھی لوگ اوسکی جوانی پہ روتے ہین

۱۶

آغاز تھین مسین ابھی تھا عالم شباب
گویا زمین پہ چرخ سے اوترا تھا آفتاب
پیاسا تھا تین روز کا وہ آسمان جناب
غیرت یہ تھی کہ پینے کو ہمسے نہ مانگا آب

سوکھی تھی ہونٹ پیاس کی کچھ انتہا نہ تھی
لیکن طلب سے اوسکی زبان آشنا نہ تھی

۱۷

برچھی ستم کی ہو گئی سینے کے وار پار
رہوار سے جدا نہوا پر وہ شہسوار
گھیرے تھے چار سمت سے زخمی کو نیزہ دار
برسا رہے تھے تیر کماندار دس ہزار

مانند شیر جھومتا تھا قاش زین پر
بوندین ٹپک رہی تھین لہو کی زمین پر

۱۸

برچھی کے ساتھ چھد کے نکل آیا تھا جگر
مانند گل تھی تن کی قبا خون مین تر بتر
تلوار ایک ہاتھ مین اک ہاتھ مین سپر
گہ فوج پر نظر تھی کبھی زخم پر نظر

پیٹھا گلے پہ تیر تو دم اوسکا رک گیا
ہاتھون سے دل کو تھام کے گھوڑے پہ جھک گیا

تقریر دلپذیر نوکریز خامۂ معدنِ علوم و گنجینۂ فنون ثناطراز خامس آل عبا مداح جگر گوشۂ رسول الثقلین مولوی سید تصدق حسین صاحب مصحح ملازم مطبع

گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہے ✤ بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہے ✤ ہر رنگ مین جلوہ ہے تری قدرت کا ✤ جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہے ✤ حمد اوس خالق یکتا کی جسنے اس مشت خاک کو بعطای خلعت انسانی اشرف المخلوقات گردانا۔ اور نعت اوس محبوب دوسرا خاتم الانبیا کی جسکے نور ہدایت سے رہ گم کردگان بادیۂ ضلالت نے راہ نجات کو پہچانا۔ اور تحیات زاکیات اور تسلیمات طیبات اون خاصان خدا یعنے ائمۂ ہدیٰ کو جنکی ولا ہم لوگون پر فرض عین ہے۔ اگر بنظر غور دیکھو تو نجات کا وسیلۂ قوی فقط غم حسین ہے۔ مَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْنِ اَوْ اَبْکٰی اَوْ تَبَاکٰی وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ اسپر دلیل ہے۔ اس وسعت رحمت کا منکر لاریب خاسر و ذلیل ہے اگرچہ مصائب اہلبیت علیہم السلام مین صدہا کتابین تصنیف ہین لیکن جو طریقے مرثیہ گوئی کے جناب رحمت انتساب قدوۃ الشعرا افصح الفصحا ابلغ البلغا اکمل الکملا جناب میر ببر علی صاحب المتخلص بہ انیس اَسْکَنَہُ اللّٰہُ بُحْبُوحَۃَ الْفَرَادِیْس نے نکالے وہ خارج از تعریف ہین حقیقت مین کلام بلاغت نظام اوس ممدوح کا ایسا سہل ممتنع ہی جسکی فہم معنی سے مدرکۂ عقول عشرہ معترف قصور ہے۔ حسن قبول تو دیکھیے کہ مشہور نزدیک و دور ہے بیان رزم نمونۂ سحر بابل ہے۔ تذکرۂ مصائب نشتر رگ دل ہے کلمۂ بکے کو انکے کلام پر ایسا کمال ہوا۔ کہ مصداق تباکی ہر شخص کی نظر سے خواب و خیال ہوا ثانی امرء القیس اور سحبان وائل کہیے تو بجا ہے بلکہ بلحاظ شاعری اگر خداے سخن کہیے تو روا ہے۔ نہین نہین اون شاعران گذشتہ کی انکے روبرو کیا حقیقت کہ وہ معترف اہل دنیا تھے۔ اور یہ عنایت خدا سے مداح خامس آل عبا سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا تھے فن شاعری کو انکی ذات سے کمال ہے۔ کلام انکا گویا سحر حلال ہے۔ افسوس کہ ایسے ذی کمال کا سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین انتقال ہوا۔ ہُدِّمَتْ وَاللّٰہِ اَرْکَانُ الْبُکَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَاحْشُرْہُ مَعَ مَنْ تَوَلَّاہُ

بند

اللہ سے ڈر اے یزدی لشکر کے سپاہی
ہے ہے تجھے ایسا نہ ہو یہ بھی ہو تباہی
ہاتھ اپنے ترے خون سے بچوں کے ہیں رنگین
ہے ہے تجھے ایسا نہ ہو یہ بھی ہو تباہی

امت کا سفینہ تو ڈبویا نہیں جاتا
فرزندوں کو کھویا انھیں کھویا نہیں جاتا

بند

ہے ہے یہ کھڑی ہوئی ہے کیا فوج ستم گار
سب کھوٹے ہیں ہے ہے یہ ہوئے کون ستم گار
ہے ہے یہ کمانیں ہیں کہ ہیں تیر ہیں خنجر
ہے ہے یہ ہیں ظالم کہ ہیں خونخوار ستم گار

سجدے کو سر پاک جھکا طاعت حق میں
خورشید زمیں میں دبا گیا خون شفق میں

بند

ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے

وعدے کو لڑکپن کے وفا کرتا ہے شبیر
سجدہ تہ شمشیر ادا کرتا ہے شبیر

بند

ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے

جنت کو چلی تشنہ دہن بنت جہاں سے
اب مہدیٔ ہادی تجھے کھینچینگے میاں سے

بند

ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے

شہ فوج ہوئی زینب دلگیر کے آگے
بھائی کا گلا کٹ گیا شمشیر کے آگے

بند

ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے
ہے ہے یہ ستم ہے کہ ہے ہے یہ ستم ہے

کیا کچھ نہیں حضرت کی تصدق سے ملا ہے
تصنیف کا تیری گہر اشک صلا ہے

۹۱

مارا ہی ابھی ہاتھون پہ بچے کو تمھارے
اصغر سے بھی کیا زیادہ ہین تمکو یہ پیارے
دم لیجے نہ حضرت انھین بے جان سے مارے
اک دم مین یہ مقہور فنا ہوتے ہین سارے

دل کھول کے جوہر مری دکھلائیے مولا
اب کام رحیمی کو نہ فرمائیے مولا

۹۲

مولا مری جب ہونے لگے عازم جنت
تب مجکو کیا آپکو حضرت نے عنایت
فرمایا تھا مجھسے کہ ہو جب وقت مصیبت
کیجیو مری شبیر کی اوس روز حفاظت

اعدا کی ذبح کرنے کو تیار ہون مولا
پر رحم سے حضرت کی مین ناچار ہون مولا

۹۳

گر عذر یہ اسدم ہے کہ مجروح ہین بازو
اعجاز امامت پہ تو ہے آپکا قابو
گر چھوڑ دو قبضے کو مری اے شہ خوشخو
کر دیتی ہون انبار تن و سر کے مین ہر سو

تیغ اسد اللہ کی قدرت بھی دکھا دو
بے دینونکو اعجاز امامت بھی دکھا دو

۹۴

مشہور ہے جنگ احد و خیبر و خندق
لاکھون تھے اودھر اور تن تنہا اسد حق
کھینچا جو مجھے رنگ شجاعون کے ہوئے فق
جان بر نہوا کاٹ سے میرے کوئی مطلق

روکے مجھے طاقت ہے یہ اس فوج لعین کی
مین کاٹنے والی ہون پر روح امین کی

۹۵

تیزی سے قاسم نے بھی کھائے مری ہوتے
عباس نے بھی ہاتھ کٹائے مری ہوتے
ہمشکل نبی خون مین نہائے مری ہوتے
تیر آپکو اعدا نے لگائے مری ہوتے

چورنگ نہ گر آج کیا اہل جفا کو
کسطرح مین دکھلاؤنگی مونھ شیر خدا کو

۹۶

لڑنے مین جو آجاتا تھا ہنگام عبادت
بیخوف فریضے کو ادا کرتے تھے حضرت
مین گرد علی پھرتی تھی پروانہ کی صورت
آسکتا نہ تھا پاس کوئی اہل شقاوت

روکونگی بھی اور کاٹونگی ملعونونکے سر بھی
مین آج ہون تلوار بھی حضرت کی سپر بھی

۹۷

اکدم نہ کبھی مجکو جدا کرتے تھے حیدر
بستر پہ بھی رکھتے تھے مجھے اپنے برابر
ہوتی تھی ادھر مین تو اودھر بنت پیمبر
مخدومۂ عالم سے یہ فرماتے تھے اکثر

یہ تیغ عنایات خدای دو جہان ہے
تم راحت دل ہو مری یہ راحت جان ہے

۹۸

اب بھی نہ مجھے روکو تو غارت انھین کر دون
جھپکے نہ پلک سیکڑون سر کاٹ کے دھر دون
اکدم مین یہ میدان ستم لاشون سے بھر دون
سامان قیامت کے عیان ہون پہ گر دون

روکو نہ کہ تیغ کمر شیر خدا ہون
تم حجت خالق ہو مین شمشیر خدا ہون

۹۹

حضرت نے کہا سنکے یہ اوس تیغ کی تقریر
بازو تو شکستہ ہے یہ عاجز نہین شبیر
بے تیغ اگر چاہون تو غارت ہون یہ بے پیر
کس سے لڑون اے اسد اللہ کے شمشیر

اصغر کا نہ بازو کی جراحت کا الم ہے
مارا ہی جنھین مین نے اونھین کا مجھے غم ہے

[illegible]

پڑتی تھی نظر فوج پہ شمشیر کی صورت
روباہوں پہ غصے میں جھکے شیر کی صورت

[illegible]

نیزے کے ہلانے میں جو رستم سے نہ کم تھا
اک ہاتھ میں بس ہاتھ بھی نیزہ بھی قلم تھا

[illegible]

جس پر گئی بے دو کیے پھرتے نہیں دیکھا
بجلی کو بھی اس طرح سے گرتے نہیں دیکھا

[illegible]

ہے زور علی ہاتھ میں اس سرور دیں کے
ہاں روح امین تھام لے طبقوں کو زمیں کے

[illegible]

ضرب اوسکی کسی سے نہ رکی فوج کے دل میں
اوتری جو زرہ کٹ کے پھنسا دام اجل میں

[illegible]

غل تھا نہیں لڑتا کوئی تشنہ دہن ایسا
تیغ ایسی نہ دیکھی کبھی تیغ زن ایسا

[illegible]

سب زور نبوت بھی ولایت بھی ہے اس میں
اور فاطمہ کے دودھ کی طاقت بھی ہے اس میں

[illegible]

خون میں تو بدن غرق تھے بیداد گروں کے
بہتے تھے حبابوں کی طرح خود سروں کے

[illegible]

میدان ستم لاشوں سے بھر دینے دو مجھکو
خون علی اصغر کا عوض لینے دو مجھکو



۶۴

اوس گرمی میں بھرتے تھے جو حضرت نفس سرد
ہنستے تھے عداوت سے اونھیں دیکھ کے بیدرد
تھا ضعف سے جون مہر رخ سبط نبی زرد
گیسوئے معنبر بسر دوش تھے پر گرد



پانی جو نہ ملتا تھا شہ کون و مکان کو
سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ پھراتے تھے زبان کو

۶۵

کہتے تھے کبھی دل سے نہ گھبرائیو اے دل
اب قطع مسافت ہوئی نزدیک ہے منزل
ہونا کوئی دم یاد الٰہی سے نہ غافل
لی جاگ جو اب کے تو ہوئے خلد میں داخل

سب مر گئے باقی یہی مظلوم رہا ہے
اک مرحلۂ خنجر و حلقوم رہا ہے

۶۶

یہ کہتے ہوئے سرور دین عازم پیکار
جو شور ہوا بی بیوں کے رونے کا اکبار
گھبرا کے لگے ڈیوڑھی کو تکنے شہ ابرار
دیکھا کہ چلی آتی ہے فضہ جگر افگار

عریان ہے سر چاک گریبان کیے ہے
مردے کی طرح ہاتھوں پہ اصغر کو لیے ہے

۶۷

چلاتی تھی پردے سے یہ بانو دل افگار
فضہ مرے بچے سے خبردار خبردار
کہیو شہ والا سے کہ یا سید ابرار
اس لال کو چھاتی سے جدا کیجو نہ زنہار

پانی کو نہ شمر ستم ایجاد سے کہنا
حال اسکا کسی صاحب اولاد سے کہنا

۶۸

فضہ کو یہ گھبرا کے پکار سے شہ والا
نامحرموں میں خیمے سے نکلی یہ کیا کیا
وہ بولی کہ پردے کا کسے ہوش تھا شاہا
دم توڑتا تھا پیاس سے جھولے میں یہ بچا

مین لیکے جو اسکو نہ کھلے سر نکل آتی
زہرا کی بہو پردے سے باہر نکل آتی

۶۹

سنکر یہ سخن رونے لگے شاہ خوش اوقات
نزدیک گئے دور سے پھیلائے ہوئے ہات
فرزند کو آغوش میں لیکر یہ کہی بات
مانسے مرے جان تم بھی جدا ہوگئے ہیہات

بانو کو بھی جینے کی مجھے آس نہیں ہے
اب کوئی سکینہ کے سوا پاس نہیں ہے

۷۰

فرما کے یہ آئے صف اعدا کے برابر
اک اک سے کہا بچے کو ہاتھوں پہ اٹھا کر
مظلوم ہے معصوم ہے پیاسا ہے یہ دلبر
نہ دودھ میسر ہے نہ پانی ہے میسر

راضی ہوں میں تیغوں سے لہو میرا بہا دو
پر تھوڑا سا پانی اسے دریا سے پلا دو

۷۱

بے آبی سے یہ پھول سا کمھلاتا ہے یارو
گہوارے میں ہر دم اسے غش آتا ہے یارو
معصوم پہ کافر بھی ترس کھاتا ہے یارو
بچہ مرا ہاتھوں سے مرے جاتا ہے یارو

پانی کے نہ دینے کا سزاوار تو میں ہوں
تقصیر ہے کیا اسکی گنہگار تو میں ہوں

۷۲

راضی ہوں میں قیمت ہے جو منظور تو زر لو
تم پانی کے قطرے کے عوض مجھ سے گہر لو
اک چلو سے خالی ہو اگر نہر تو بھر لو
پانی دوا سے اور چمن خلد میں گھر لو

احسان کو نہ بھولیگا یہ حیدر کا ہے پوتا
فرزند مرا ساقی کوثر کا ہے پوتا

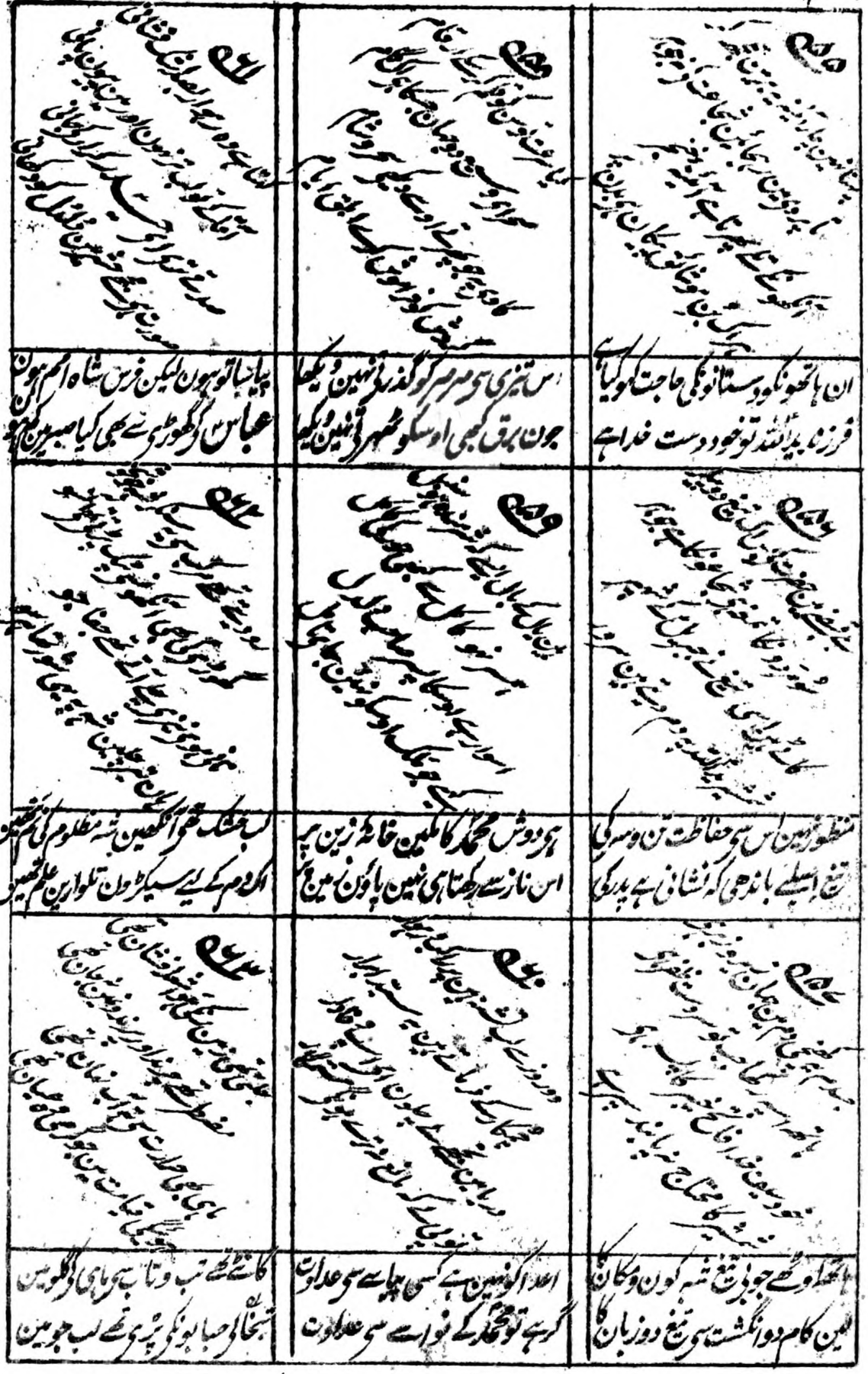

۴۴

اس شان سے وہ فاطمہ کا نازنین چلا
سیدانیوں کے بیچ سے لیتا حسین چلا
شکل نبی پہ فوج سے جب وہ جواں بڑھا
اعدا کو ہر طرف سے ہوا جنگ کا مزا

۴۵

ہر ایک وحشی بن کے نہایت ہی خشمگیں
ہاتھوں میں تیغ و تیر و سناں اور کمان و زیں
ہر سمت سے تھا حملہ کہ تھا ہر طرف سے شور
ہر ایک یہ کہتا تھا کہ ادھر آ ادھر ہے اور

۴۶

بڑھنے سے قدم رکنے لگے فوج لعین کے
مجرے کو علم جھکنے لگے فوج لعین کے
گردش یہ کبھی چرخ جفا جو نے نہ دیکھی
آنکھ ایسی کبھی خوابیں آہو نے نہ دیکھی

۴۷

بوسہ کہ لیے لب نہیں احمد کی دھری ہیں
اسرار الٰہی اسی سینے میں بھری ہیں

۴۸

عباس نے جس وقت کہا ہے کہ میں آیا
ہر ایک نے یہ جانا کہ علی آپ ہیں آیا
دشمن بھی یہ ہیبت سے تھے ہر سو نگراں سے
غل تھا کہ بنا فاتح خیبر ہے یہاں سے

۴۹

بجلی سی چمک جاتی تھی اور رعد کا رن تھا
آئینہ کو نظارہ کا اوس رخ پہ گہن تھا
جس شیر کا ہر حملہ میں بھرا آتش کیں تھا
اس شیر کا ہر حملہ میں بھرا آتش کیں تھا

۵۰

سر کٹنے کی پروا نہیں میدان وغا میں
کس صبر سے مارا ہے قدم راہ رضا میں

۵۱

ہر ایک کا ہر وقت ہے ہر سو نگراں سے
ہر ایک کا ہر وقت ہے ہر سو نگراں سے
ہر ایک کا ہر وقت ہے ہر سو نگراں سے
ہر ایک کا ہر وقت ہے ہر سو نگراں سے

۵۲

پیش صف مژگان کوئی کیا سینہ سپر ہے
پھر جائیں تو اک پل میں جہاں زیر و زبر ہے

۵۳

اوصاف ہوں کیا اوس لب اعجاز بیاں کے
یہ چوسنے والے ہیں محمد کی زباں کے

۵۴

محتاج سپر وہ ہیں جنھیں جان کا ڈر ہے
یاں سامنے تلوار کے سینہ بھی سپر ہے

جسدم نظر آئی مرا سر نوک سنان پر
لانا نہ کوئی حرف شکایت کا زبان پر

فرزند نہین بھائی بھتیجا نہین کوئی
تھا مونس جور کاب آن کا اتنا نہین کوئی

ہر گام پہ آتی تھی صدا روح امین کی
بس آخری ہے آج سواری شہ دین کی

بابا کو قسم دیکے بلاتی تھی سکینہ
سر پیٹتی پیچھے چلی جاتی تھی سکینہ

نقش سم رہوار سے آنکھونکو ملونگی
سر کھول جلو مین ترے گھوڑی کے چلونگی

ڈھونڈوگی تو شبیر سا آقا نہ ملیگا
پھر تمکو محمد کا نواسا نہ ملیگا

شہ کہتے تھے ماں پاس رہو نکلو نہ گھر سے
اب حشر مین ہوگی ملاقات پدر سے

تھا شور کہ مرنے کو حسین آج چلے ہین
معراج کو یا صاحب معراج چلے ہین

دشمن کا ملا تا نہین گھر خاک مین کوئی
باقی نہ رکھا پنجتن پاک مین کوئی

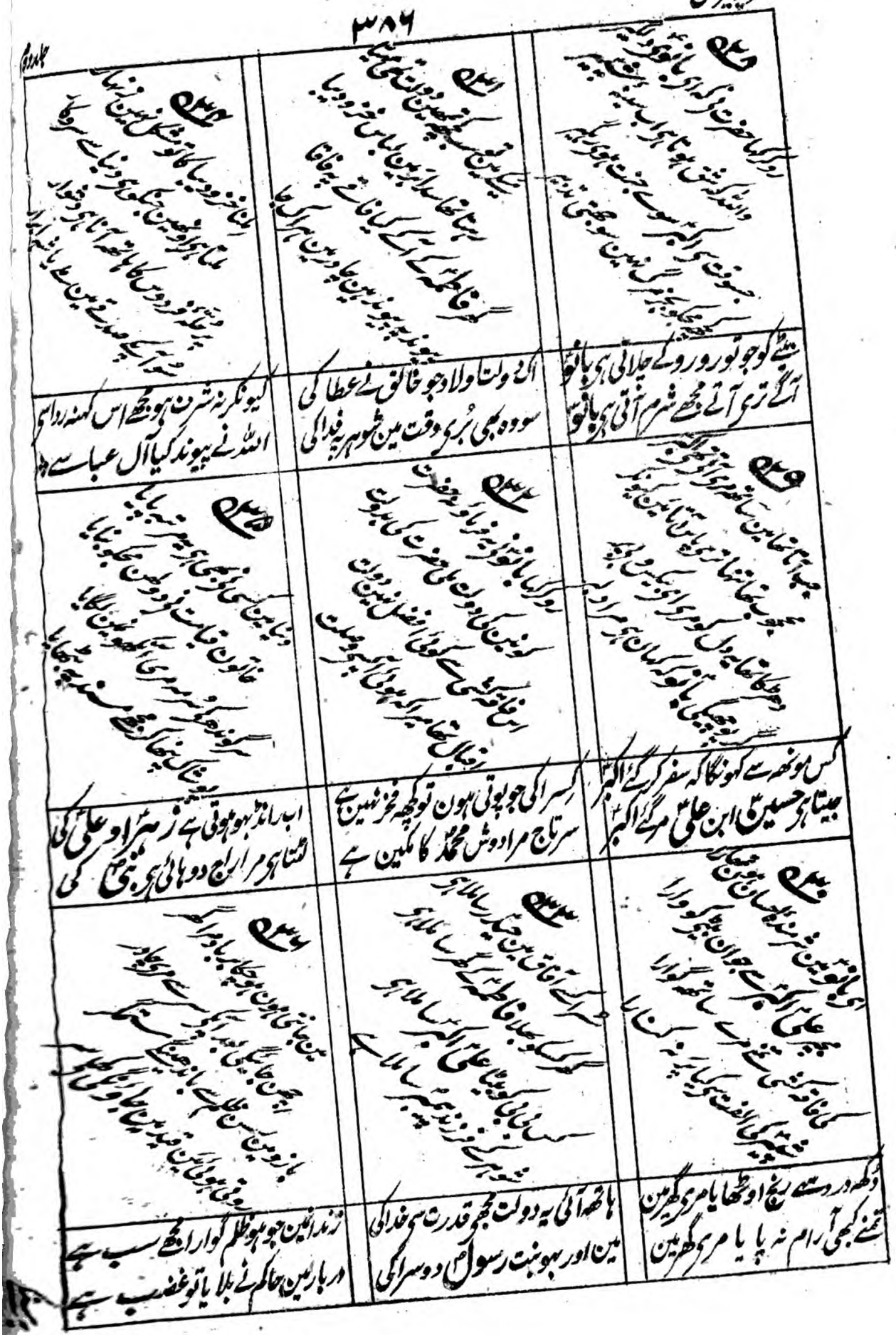

۱۹

اس راہ مین گھر لٹنے کا کچھ دھیان نہ لانا
چھن جائے ردا سر سے تو سر ننگے ہی جانا
پردا جو نہو بالون سے چہرے کو چھپانا
بازو جو بندھین بہر دعا ہاتھ اوٹھانا

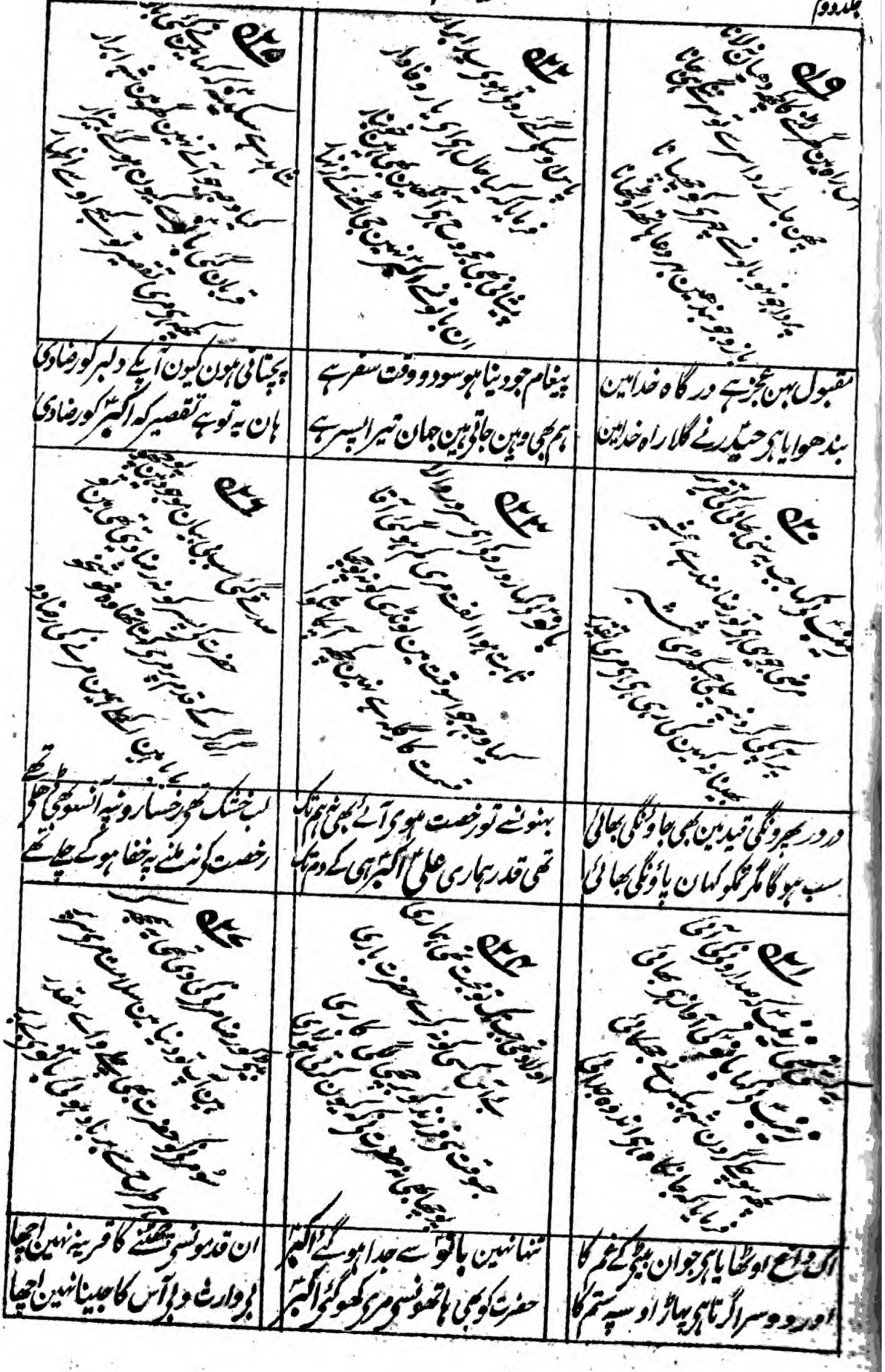

مقبول بہن عجز ہے درگاہ خدا مین
بندھوایا ہی حیدر نے گلا راہ خدا مین

۲۰

زینب نے کہا جب یہ سنی بھائی کی تقریر
مرضی جو یہی ہی تو رضامند ہے ہمشیر
پر آپکی گردن پہ چلی جس گھڑی شمشیر
بھینا نہ کہین کی رہی ہی ہی مری تقدیر

در در پھرونگی قید مین بھی جاؤنگی بھائی
سب ہوگا مگر تمکو کہان پاؤنگی بھائی

۲۱

یہ کہتی تھی زینب کہ صدا رونے کی آئی
زینب نے کہا بانو کی آواز ہی بھائی
کچھ سوچکے گردن شہ بیکس نے جھکائی
فرمایا کہ جا نگاہ ہی اندوہ جدائی

اک داغ اوٹھایا ہی جوان بیٹے کے غم کا
اور دوسرا گرتا ہی پہاڑ اوسپہ ستم کا

۲۲

پاس اوسکے گئے روتے ہوئے سید ابرار
فرمایا کہ کیا حال ہی اے یار وفادار
پیشانی بھی مجروح ہی آنکھین بھی ہین خونبار
ان بانو سے اکبر نہین جی اٹھنے کے زنہار

پیغام جو دینا ہو سو دو وقت سفر ہے
ہم بھی وہین جاتی ہین جہان تیرا پسر ہے

۲۳

بانو نے کہا رو رو کے اے سرور والا
ثابت ہوا الفت مری کم ہو گئی آقا
کیا وجہ جو اسوقت مین لونڈی کو نہ پوچھا
قسمت کا گلہ ہے نہین کچھ آپکا شکوا

بہنون سے تو رخصت ہوئی آئے بھی نہ ہم تک
تھی قدر ہماری علی اکبر ہی کے دم تک

۲۴

اولاد تھی جب تک تو محبت تھی ہماری
بے آس کسی کو نہ کرے حضرت باری
جسوقت سے فرزند کو برچھی لگی کاری
پوچھا بھی نہ حضرت نے کہ کیون کرتی ہو زاری

تنہا نہین بانو سے جدا ہو گئے اکبر
حضرت کو بھی ہاتھون سے مری کھو گئی اکبر

۲۵

شاہد ہے سکینہ کہ کہا مین نے کئی بار
کیا وجہ جو آتے نہین گھر مین شہ ابرار
قربان گئی بانو سے کیون ہو گئے بیزار
کچھ ہی مری تقصیر تو کہیے اوسے اظہار

پچھتاتی ہون کیون آپکے دلبر کو رضا دی
ہان یہ تو ہے تقصیر کہ اکبر کو رضا دی

۲۶

صدقے گئی سب بی بیان موجود ہین پوچھو
حضرت کے پسر کو نہ رضا دیتی تھی مین تو
گر گر کے قدم پر مرے کہتا تھا وہ خوشخو
بابا ہین اکیلے ہمین مرنے کی رضا دو

لب خشک تھے رخسارون پہ آنسو بھی ڈھلے تھے
رخصت کو نہ ملنے پہ خفا ہو کے چلے تھے

۲۷

بیٹے کو رضا مرنے کی دی تھی یہ سمجھ کر
ہین آپ تو دنیا مین سلامت مرے سر پر
سو مرنے کو حضرت بھی چلے واے مقدر
ہر طرح سے برباد ہوئی بانو بے پر

ان قدمون سے چھٹنے کا قرینہ نہین اچھا
بے وارث و بے آس کا جینا نہین اچھا

۱۰

جس وقت مجھے ذبح کرے فرقۂ ناری
رونا نہ سنے کوئی نہ آواز تمھاری
بے صبر ونکا شیوہ ہے بہت گریۂ و زاری
کرتے ہین صبر اونکی خدا کرتا ہے یاری

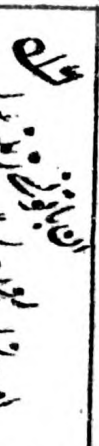

ہون لاکھ ستم رکھیو نظر اپنی خدا پر
اس ظلم کا انصاف ہے اب روز جزا پر

۱۱

کہکر یہ سخن شاہ کے آنسو ہوئے جاری
چھاتی سے لپٹ بھائی کے زینب یہ پکاری
اے سید مظلوم بہن ہو گئی داری
مین جانے نہین دینے کی حضرت کی سواری



تب جائیو جب جی سے گذر جائیگی زینب
حضرت نے کمر باندھی تو مر جائیگی زینب

۱۲

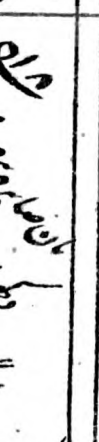

دکھیاری ہون بھیا نہ مری آس کو توڑو
صدقے گئی پردیس مین بھینا کو نہ چھوڑو
برگشتہ زمانہ ہوا مونھ تم تو نہ موڑو
مجھسے تو نہ فرماؤ کہ ہاتھونکو نہ جوڑو

منت بھی کرونگی مین قدم پر بھی گرونگی
سر ننگے مگر قید مین در در نہ پھرونگی

۱۳

نانا ہین نہ بابا ہین نہ مان ظلم کی ماری
کس پر مجھے تم چھوڑ کے جاتے ہو مین واری
فرماتے تھے سب بہنون مین تو ہے مجھے پیاری
سمجھو نہ مین مجکو مین لونڈی ہون تمھاری



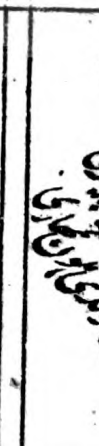

دنیا مین رہین لاکھ برس آپ سلامت
بس جانتی ہون ہین مری مان باپ سلامت

۱۴

اک باقی بزرگون مین تم اے شاہ امم ہو
پھر آپکے کیونکر نہ بچھڑنے کا الم ہو
حضرت کی قسم مجکو جو بیٹونکا بھی غم ہو
دنیا مین کوئی ہو کہ نہ ہو آپکا دم ہو



بچپن سے کبھی شہر مین بچھڑی نہ سفر مین
سو مرنے کو تم جاؤ مین بیٹھی رہون گھر مین

۱۵

اے بھائی جہان جاؤ گے مین ساتھ چلونگی
جنگل مین رہون گھر کا کبھی نام نہ لونگی
تلوارون مین بھی پاس سے ہرگز نہ ٹلونگی
آتش فرقت سے تمھاری نہ جلونگی

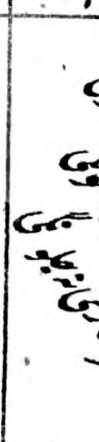

اعدا کی لڑائی سے نہ ڈر جائیگی زینب
کٹوا کے گلا تیغ سے مر جائیگی زینب

۱۶





ان باتون سے زینب کی دل شاہ بھر آیا
رو رو کے گلے خواہر بیکس کو لگایا
اور پونچھ کے آنسو یہ محبت سے سنایا
تم نے بھی تو ہے صبر بہن ورثہ مین پایا

ہم حلق پہ لین تیغ ستم دشت بلا مین
تم رنج اسیری کا سہو راہ خدا مین

۱۷



مین اور تم اک دودھ سے بچپن مین پلا ہون
تم صابر و شاکر ہو مین راضی برضا ہون
تقدیر جدا کرتی ہے کیونکر نہ جدا ہون
مظلوم بہن مین تری الفت پہ فدا ہون

مان باپ سخی کیسے تھے ہمت کرو تم بھی
امت کی شفاعت مین شراکت کرو تم بھی



۱۸

مان صابرہ ہے صبر تو ہے کام تمھارا
دکھیاری ہو بیچینی ہے آرام تمھارا
مارا گیا ہر ایک گل اندام تمھارا
بھائی کو کرو صبر تو ہے نام تمھارا

جو کہتے ہین ہم اوسکو گوارا کرو زینب
شبیر کو امت سے نہ پیارا کرو زینب



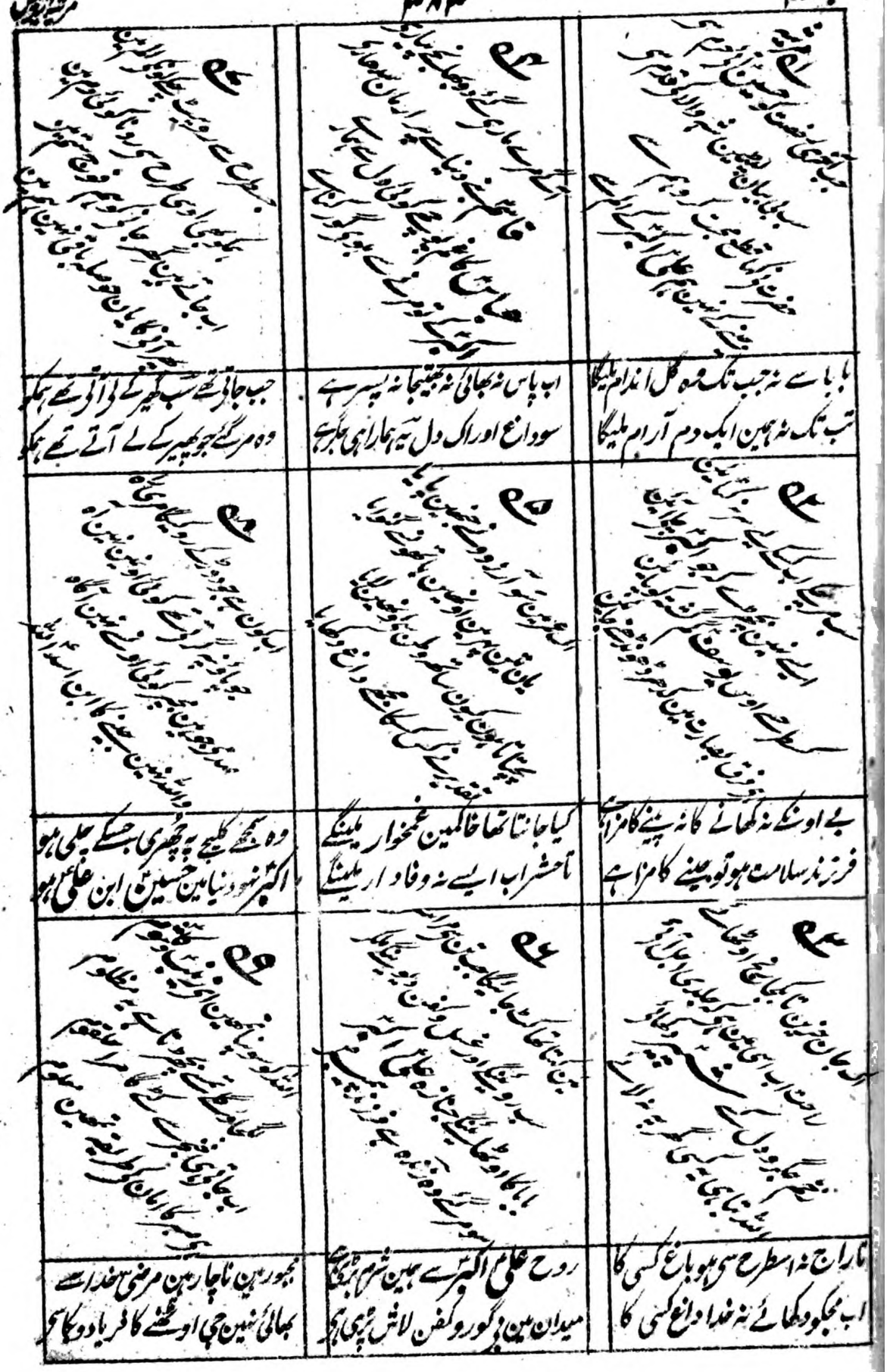

سلام

لاش اصغر پر کی ماں کا بین کرنا

ماں کو اس کے چھوٹے سے گہوارے پر دیکھ کر
بھائی کی یاد آئی بہت بے قرار ہو
بیٹے کی لاش دیکھ کے بولی کہ ہائے ہائے
اصغر کو تیر مارا ہے ظالم نے کیا کیا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا

سلام

ماں کا اصغر کی لاش پر بین کرنا

ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا

سلام

ماں کا اصغر کی لاش پر بین کرنا

ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا

سلام

ماں کا اصغر کی لاش پر بین کرنا

ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا

سلام

ماں کا اصغر کی لاش پر بین کرنا

ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا

سلام

ماں کا اصغر کی لاش پر بین کرنا

ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا
ہے ہے ترا گلا ہے کہ ہے ہے ترا گلا

[illegible]

کہتے تھے شاہ تیغ نہ اسپر علم کرو
وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر قلم کرو

[illegible]

آنکھین پھرائین چاند سا مونھہ زرد ہو گیا
مونھہ سے اوگل اوگل کے لہو سرد ہو گیا

[illegible]

تلوار ہاتھہ کاٹ کے در آئی خود مین
دست صغیر گر پڑے حضرت کی گود مین

[illegible]

پانی دیا نہ ہائے نبی کے نواسے کو
جلاد ذبح کرنے لگا بھوکے پیاسے کو

[illegible]

اب ذبح کرنے شمر کوئی دم مین آئیگا
جاتی ہو تم تو کون چچا کو بچائیگا

[illegible]

جب تک جہان ہے شہ کو عزادار روئینگے
ہم آج ہین شریک مگر کل نہوئینگے

[illegible]

۴۲

بیٹے کسی کے بھائی کسی کے بھتیجے ہیں
دو چار گھر کے گھر میں سبھی سوگ میں ہیں غم
بولی یہ بیبیوں سے وہ نیر حسن کی بہن
بھیا ہوئے ہیں آج ہمارے بھی بیسر و غم

مرجاؤنگی رنڈاپے میں مجکو نباہ لے
صدقہ حسنؑ کی روح کا چل کھری کی راہ لے

۴۳

بھیا کو دیکھ کر جو یہ روئے گی بیکسی
دشمن نہ دیکھے کوئی جہاں میں یہ بیکسی
رانڈوں کو دیکھتا ہے خدا اور اولاد کا نباہ
فاطمہؑ کا دان دیجیو بھائی کا دیجیو بیاہ

بھیا فراق سیدو الا مین روتی ہین
ساتھاؤ نکا جاکے دو کہ چچی رانڈ ہوتی ہین

۴۴

بیکس چچا پہ فوج ستم کی بڑھائی ہے
ماں کی تمھین چھڑا کے اجل زین لائی ہے
یہ غفلت آج تک نہ کسی پر ہوئی ہوگی
ماری کوئی تمھین حسنین تھا ہین ہین

۴۵

وارث ہمارے باپ کے بھائی ہین آپ کے
ہم ہین یتیم آپ ہین سایہ خدا کے
سر پر ہمارے ہاتھ نہ ہو ہین جہان کا ہاتھ
سر پر کھلے ہین آپ کے ہم بال و پر کے ساتھ

وہ کہتا تھا چچا کی بجائی کو جائی ہین
دامن کو چھوڑ دو ہمین بابا بلائی ہین

۴۶

بیکس چچا کو دیکھ کے دل غم سے پھٹ گیا
جلدی قدم اوٹھا کے چچا کی طرف چلا
ہاتھو کو ملتی رہگئی ماں غم کی بتلا
پھیلائے ننھے ہاتھ گلے سے لپٹ گیا

زخمی چچا کو دیکھ کے دل غم سے پھٹ گیا
پھیلائے ننھے ہاتھ گلے سے لپٹ گیا

۴۷

گہ لڑکھڑا کے شاہ کی گودی مین گرتا تھا
پروانہ کی طرح سے کبھی گرد پھرتا تھا

۴۸

کیا حسن علیؑ کے پسر کو پسر ہین ہم
تلوار گر نہ ہو تو چچا کی سپر ہین ہم

۴۹

خیمے سے سر برہنہ پھوپھی نکلی آتی ہین
گھر مین چلو کہ تمکو سکینہؑ بلاتی ہین

۵۰

دونگا دعا کریم ہون ابن کریم ہون
بچپن پہ میرے رحم کرو مین یتیم ہون

۵۵

چلائی بی یہ ہاتھ سے ہٹا کر نقاب کو
کیوں بیچتے ہو بھائی کو ظالم شراب کو
اک غوث سے پکار کے اک مرتضیٰ سے مانگ
اک فاطمہ سے بیٹے کو اک بوتراب سے مانگ

کٹتا ہی ایک حلق کٹی گھر او جڑتی ہین
ہی ہی یہ تیر کس کے کلیجے پہ پڑتے ہین

۵۶

ہاتھ اٹھا کے بولی یہ زینب بہ صد فغاں
ارمان یہ بھی اب ہو علی اکبر جواں
بھائی سے چھٹتی ہون میں کاسہ بدست ہو
ہو کوفہ و شام میں یہ بھی بیکس کی دھوم

اس بیکسی مین کام نہ بھائی کے آؤ نمین
نکلی ہو تم تو قبر سے اور گھر مین جاؤ نمین

۵۷

اس بات پر ہوا یہ بہن کا جواب دار
بھائی کے ساتھ جاتی ہون میں بے ردا ہزار
ہو جائے ہر قدم پہ جو بیکس کا غمگسار
ہو ایسا کون حسین کا اور بہن کا یار

زلفین اور مڑین ہوا سی تو کوسون مہک گئی
گو ہر ہلا جو کان کا بجلی چمک گئی

۵۸

روکر یہ بی نے بھائی سے فریاد کی بہت
اور پیٹی چھاتی کھینچ کے کی گیسوؤن پہ دست
چلائی بی کہ بھائی ہو تم بے کس و غریب
نہین چھوڑتی تمہین نہ کرو ضد خدا کے حبیب

پردے سے مونھ نکال کے میدان کو تکتی تھے
مائین جو پیٹتی نہین تو بچے بلکتی تھے

۵۹

بھائی نے بی سے کہا کہ ہو تم بی بی صبر کرو
ہو جائے گا ابھی یہ ستم گر تباہ و غرق
ہو جائے گا ابھی یہ ستم گر تباہ و غرق
ہو جائے گا ابھی یہ ستم گر تباہ و غرق

تعویذ بازو پہ کڑی ہاتھ باؤ نمین
دوڑ اچھا کو دیکھکے تینغون کی چھاؤ نمین

۶۰

بی بی نے کہا کہ ہو تم بی بی صبر کرو
ہو جائے گا ابھی یہ ستم گر تباہ و غرق
ہو جائے گا ابھی یہ ستم گر تباہ و غرق
ہو جائے گا ابھی یہ ستم گر تباہ و غرق

لو مڑ کے دیکھو جیسے ہی بادل نکلی ہون
اچھا نہ آؤ مین بھی رکے سر نکلتی ہون

۴۶

غل تھا کہ شیر حیدر کرار الامان
ای سیدہ بتول کے دلدار الامان
اے نور چشم احمد مختار الامان
پہونچے سزا کو ای شہ ابرار الامان

کر رحم اپنی تشنہ دہانی کا واسطہ
ہمشکل مصطفےٰ کی جوانی کا واسطہ

۴۷

اکبر کا عین جنگ مین شہ نے سنا جو نام
تھرا کے بس جگر کو لیا دست چپ سے تھام
اعدا سے تھرتھرا کے یہ کرنے لگے کلام
اکبر کہان ہین تم تو اونھین کر چکے تمام

سینہ مین غم سے اونکی جگر چاک چاک ہے
وہ بھی ہین خاک اونکی جوانی بھی خاک ہے

۴۸

جنکی دوہائی دیتی ہو وہ ہین لہو مین لال
اونکو نہ مانگی فکر ہے نہ باپ کا خیال
ہمکو اونھین کے داغ سے ہے زندگی محال
وہ ہوتے تو یہ کاہیکو ہوتا ہمارا حال

بیجان کیا اونھین تمھین لوگون نے جان سے
اٹھارہوین برس مین سدھارے جہان سے

۴۹

آؤ اونھین کی لاش کی کھاتا ہون تم قسم
مارون نہ دم جو لاکھ لگین نیزۂ ستم
چھد جائے جسم تیرون سے گر سر سے تا قدم
کیا دخل ہے جو تیغ دو دم کو کرون علم

تھا غیظ تم پہ مجکو سو وہ وقت ٹل گیا
اکبر کا نام سنکے کلیجہ نکل گیا

۵۰

بھولا ہوا تھا جنگ مین کچھ اوسکا تھا نہ دھیان
یاد آیا اب کہ مر گیا بیٹا مرا جوان
ہے ہے وہ لپٹی زلفین وہ رخ وہ شکوہ و شان
وہ برگ گل سے ہونٹ وہ سوکھی ہوئی زبان

دکھلا دو پھر مجھے مری دلبر کی لاش کو
رولون گلے لگا کے مین اکبر کی لاش کو

۵۱

یہ کہکے باگ چھوڑ دی اور روک لی حسام
اعدا کو دی صدا کہ لڑائی ہوئی تمام
عیب دغا تمھین مین ہے ای ساکنان شام
پھر جائے قول سے یہ نہین شیوۂ امام

طاقت پہ حلم سبط پیمبر بھی دیکھ لو
دیکھا غضب تو صبر کی جوہر بھی دیکھ لو

۵۲

سیراب تم ہو اور مجھے دو دن سے پیاس ہے
تنہا مین باحواس ہون تمکو ہراس ہے
ہر بر حسین سے ہو یہ دور از قیاس ہے
پر کیا کرون کہ روح کا اکبر کی پاس ہے

ہے آرزو کہ اوس مہ انور سے جا ملون
جلدی کرو شہید کہ اکبر سے جا ملون

۵۳

یہ سنکے شہ پہ ٹوٹ پڑی تیغ زن تمام
سینے کو تاکنے لگے ناوک فگن تمام
زخمون سے چور ہو گیا شہ کا بدن تمام
جون گل لہو مین ڈوب گیا پیرہن تمام

بھاگی ہوئی سوار بھی رستے سے پھر پڑی
یان تک اوٹھائی زخم کہ گھوڑے سے گر پڑی

۵۴

جب خاک پر تڑپنے لگا فاطمہ کا لال
اک بی بی نکلی خیمے سے بکھرائے سر کے بال
چہرے سے تھا عیان اسد اللہ کا جلال
ہلتی تھی اوسکی چال سے خیر النسا کی چال

آلودہ تھے عذار مبارک غبار سے
غل تھا کہ فاطمہ نکل آئی مزار سے

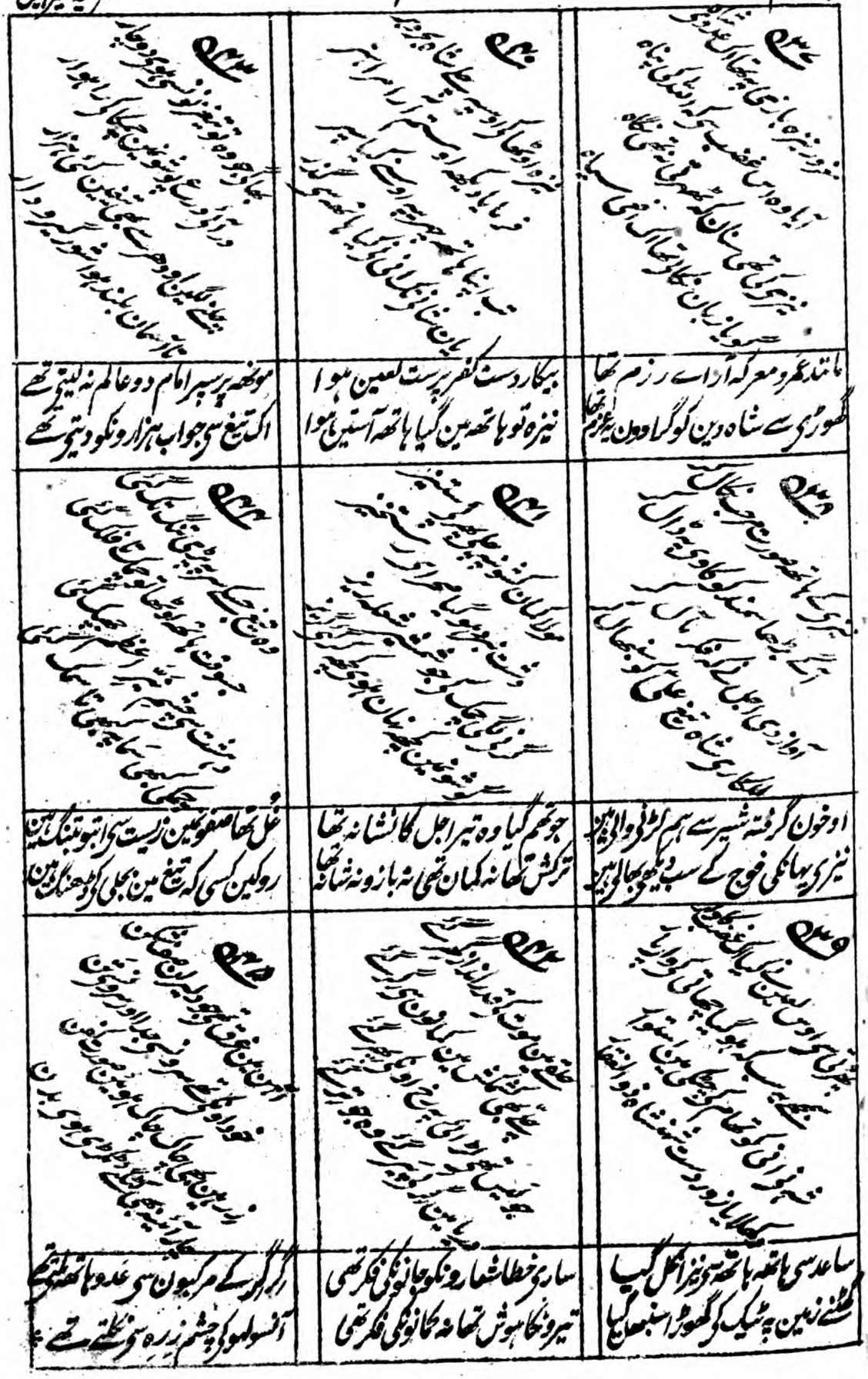

مانند عمرو معرکہ آراے رزم تھا
گھوڑے سے شاہ دین کو گرانے کا عزم تھا

بیکار دست کفر پرست لعین ہوا
نیزہ تو ہاتھ مین گیا ہاتھ آستین ہوا

موقعہ پر سپر امام دو عالم نہ لیتے تھے
اک تیغ سے جواب ہزارون کو دیتے تھے

او خون گرفتہ شیر سے ہم لڑنے والے ہیں
نیزے یہ بھالی فوج کے سب دیکھ بھالے ہیں

جو تھم گیا وہ تیر اجل کا نشانہ تھا
ترکش تھا نہ کمان تھی نہ بازو نہ شانہ تھا

غل تھا صفون مین زیست سے ابتو تنگ ہین
روکین کسی کہ تیغ مین بجلی کی جھنک ہین

ساعد سے ہاتھ ہاتھ سے نیزا الگ گیا
گھٹنے زمین پہ ٹیک کے گھوڑا سنبھل گیا

سارے خطا شعار ونکو جانونکی فکر تھی
تیرونکا ہوش تھا نہ کمانونکی فکر تھی

اگر گر کے مرکبون سے عدو ہاتھ تھے تیغ
آنسو لہو کی چشم زرہ سے نکلتے تھے

۳۰

ہمراہ اور کیا کوئی عباس سا ہے شیر
اکبر سا کیا جلو مین کوئی اور ہے دلیر
دہشت ہے کسکی وہ تو ہے خود زندگی سے سیر
اک تشنہ لب کے قتل مین ای غازیو یہ دیر

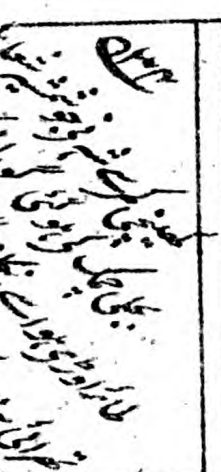

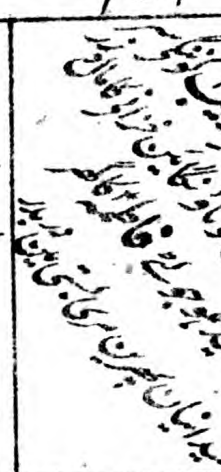

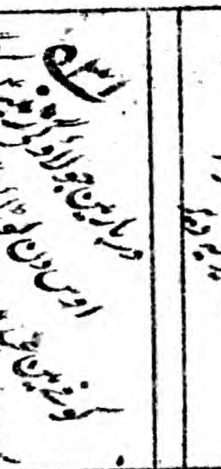

دن سے کرو شہید شہ خوش صفات کو
کیا بی بیونکو لوٹنے جاؤگے رات کو

۳۱

دربار مین جو لاؤ گے زینب کو ننگے سر
اوس دن لوٹاؤ نگا مین خزانے کا مال و زر
کوفے مین غید ہو جو لٹے فاطمہ کا گھر
سیدانیان پھرین مری بستی مین دربدر

ہے دشمنی علی سے عداوت حسین سے
یثرب اوجاڑ ہوئی تو سوؤنمین چین سے

۳۲

کھینچی کمر سے شہ نے جو شمشیر شعلہ بار
بجلی چمک کے ہو گئی گویا فلک کے پار
طائر اوڑے ہوا سے نکلنے لگے شرار
تھرائی یہ زمین کہ اوٹھا دشت مین غبار

مرفق تلک اولٹ جو لیا آستین کو
گرنے کے ڈر سے چرخ نے تھاما زمین کو

۳۳

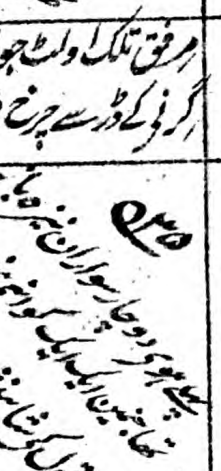

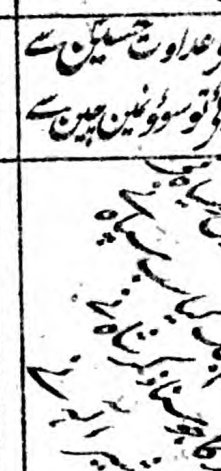

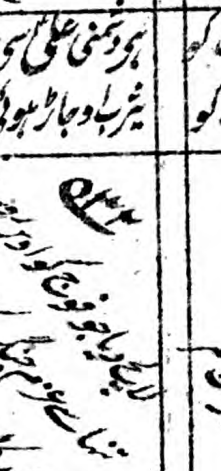

ہان جلد کاٹ لو پسر فاطمہ کا سر
پھر تمکو لوٹنا ہے رسول خدا کا گھر
دھڑکا یہ ہے کہین نہ سرک جائے مال و زر
خیمے مین شاہ کا ابھی جیتا ہے اک پسر

گھیرین اوسے جو قتل امام زمانہ ہو
ایسا نہو کہ لیکے حرم کو روانہ ہو

۳۴

لاکے دیا جو فوج کو اوس روسیاہ نے
تنہا سے عزم جنگ کیا سب سپاہ نے
زینب کے قید کا جو سنا ذکر شاہ نے
کھینچی اک آہ دلبر شیر الٰہ نے

نزدیک تھا کہ تیغ کمر سے اوگل پڑی
خیمے کو دیکھا پھر کے اور آنسو نکل پڑی

۳۵

پہلے ہوئے دو چار سواران نیزہ باز
تھا جنمین ایک ایک کو اپنی ہنر پہ ناز
یون آئے تیغ تول کے شاہنشہ حجاز
جس طرح سے شکار پہ گرتا ہے شاہباز

اللہ کا غضب تھا چمک ذوالفقار کی
فرصت ملی نہ ایک کو نیزے کے وار کی

۳۶

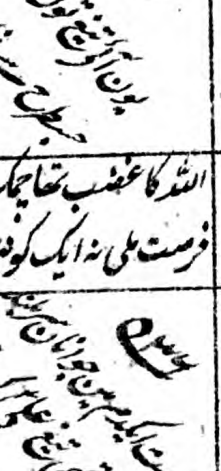

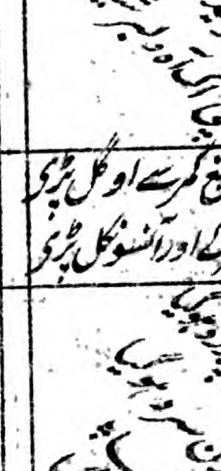

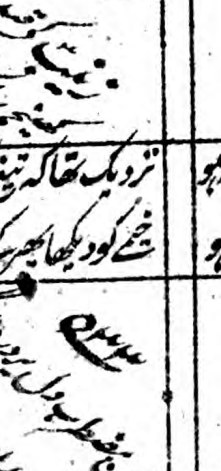

شقے مین لکھ چکا ہے مکرر امیر شام
جس وقت تن سے کاٹ چکے تو سر امام
میری طرف سے فوج کو دیجو یہ حکم عام
علی کی بیٹیونکا لوٹ لو تمام

کانون مین ننھے بچونکے گوہر نچھوڑیو
رانڈونکے مونھ چھپانے کو چادر نچھوڑیو

۳۷

سینے مین مضطرب دل پر درد ہو گیا
برچھی لگی جگر پہ بدن سرد ہو گیا
آلودہ عرق رخ پر گرد ہو گیا
آنکھین تو سرخ ہو گئین مونھ زرد ہو گیا

تنہا اودھر سے بہر وغا شاہ دین چلے
نیزے ہلا ہلا کے ادھر سے لعین چلے

۳۸

تھے پست ایکدم مین جوانان سربلند
ہر ضرب مین تھی تیغ علی کی برش دو چند
سرنگ گئی وہ جسکے ہوا دو مع سمند
جون نیشکر قلم ہوئے نیزونکے بند بند

سر تھا اگر تو نیزہ بیداد گر نہ تھا
نیزہ کسی کے ہاتھ مین گر تھا تو سر نہ تھا

۱۹

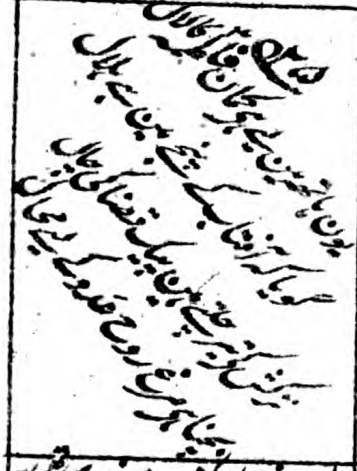

[illegible]

شیعونکا ہی یہ پاس جو ہم بولتے نہین
بد اونکی بخشوائی کمر کھولتے نہین

۲۰

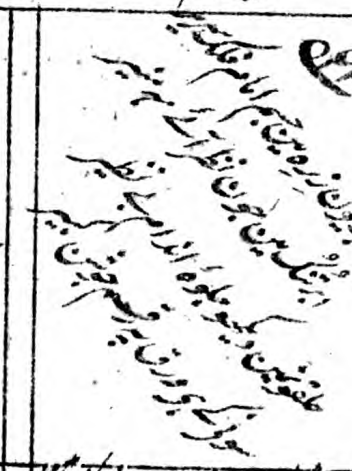

[illegible]

کس کوہ مین تھی جو تھے صفات انکی واسطے
بہر ثبات یہ ہین ثبات انکی واسطے

۲۱

[illegible]

ہی فرق پر رسول ص کے لکہ سحاب کا
دیکھو قران ہوا زحل و آفتاب کا

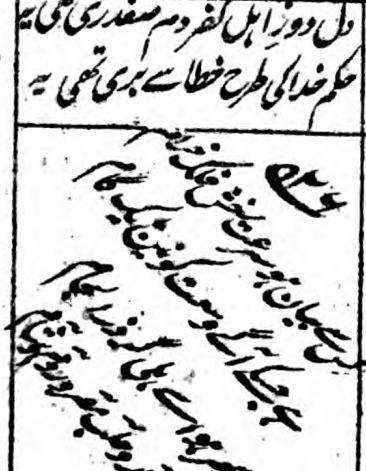

۲۲

[illegible]

ہی بے مثال موج زرہ اپنے کام مین
لائی نہنگ بحر شجاعت کو دام مین

۲۳

[illegible]

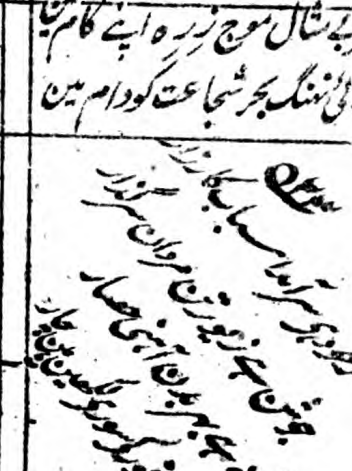

پرتو فگن ہے چہرۂ شاہ زمن کا نور
ہے چار آئینہ سی عیان پنجتن کا نور

۲۴

[illegible]

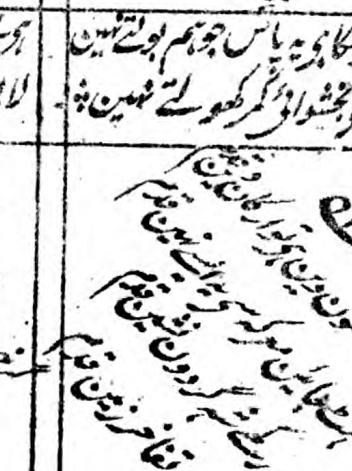

اکجا دھوان ہی فاطمہ زہرا کی آہ کا
ٹکڑا ہی آفتاب پہ ابر سیاہ کا

۲۵

[illegible]

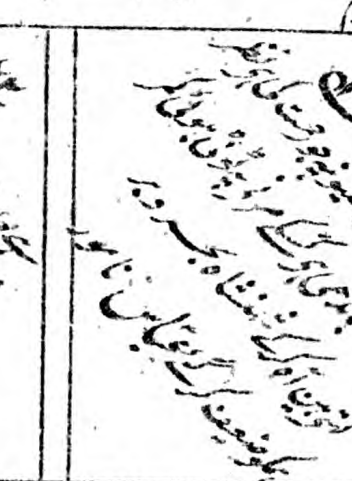

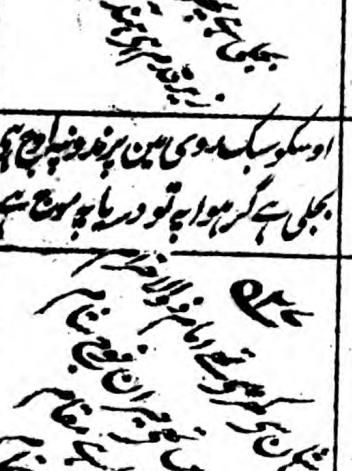

دل دوز اہل کفر دم صفدری تھی یہ
حکم خدا کی طرح خطا سے بری تھی یہ

۲۶

[illegible]

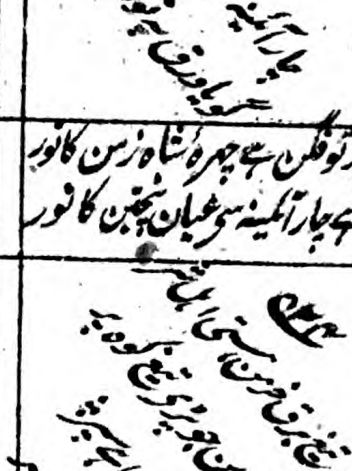

اوسکو سبک روی مین پرندونپہ اوج ہی
بجلی ہے گر ہوا پہ تو دریا پہ موج ہے

۲۷

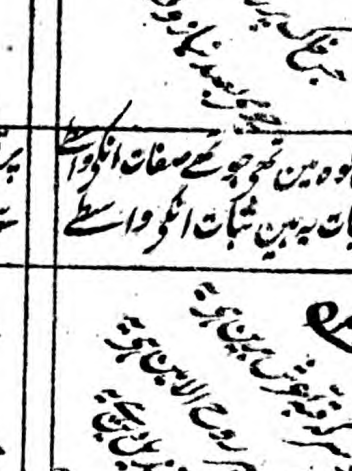

[illegible]

اسپر مقابلہ کو نکلتا نہین کوئی
حربے تو سیکڑون ہین پہ چلتا نہین کوئی

۱۰

[illegible]

وہ بی لڑے شکست کئی بار دیگیا
کشتونکو اپنی شیر سا آ آکے لے گیا

۱۱

[illegible]

نزدیک ہی کہ گھوڑونسے اسوار گر پڑین
حملہ کری تو ہاتھ سی ہتیار گر پڑین

۱۲

[illegible]

مصروف مو بمو ہین خضوع و خشوع مین
محراب کی طرح سی جھکی ہین رکوع مین

۱۳

[illegible]

بچھڑی ہین عین رنج مین چشم و چراغ سی
مردم سیاہ پوش ہین اکبر کے داغ سی

۱۴

[illegible]

وقت نظر یہ ہوتا ہی ثابت نگاہ کو
آغوش مین لیی ہے شب قدر ماہ کو

۱۵

[illegible]

موتی بھری ہین مونھ مین شہ بی نظیر کے
قطری ہین سب یہ فاطمہ زہرا کے شیر کے

۱۶

[illegible]

شیرازۂ بیاض گلو جبکہ کٹ گیا
حیرت ہی کیون نہ دفتر عالم اولٹ گیا

۱۷

[illegible]

حاجت روا ہین ساری خدائی کی واسطے
یہ اونگلیان ہین عقدہ کشائی کی واسطے

۱۸

[illegible]

کیون فاطمہ کے دل پہ نہ کوہ الم گری
جب ایسی آئینہ پہ یہ سنگ ستم گرے

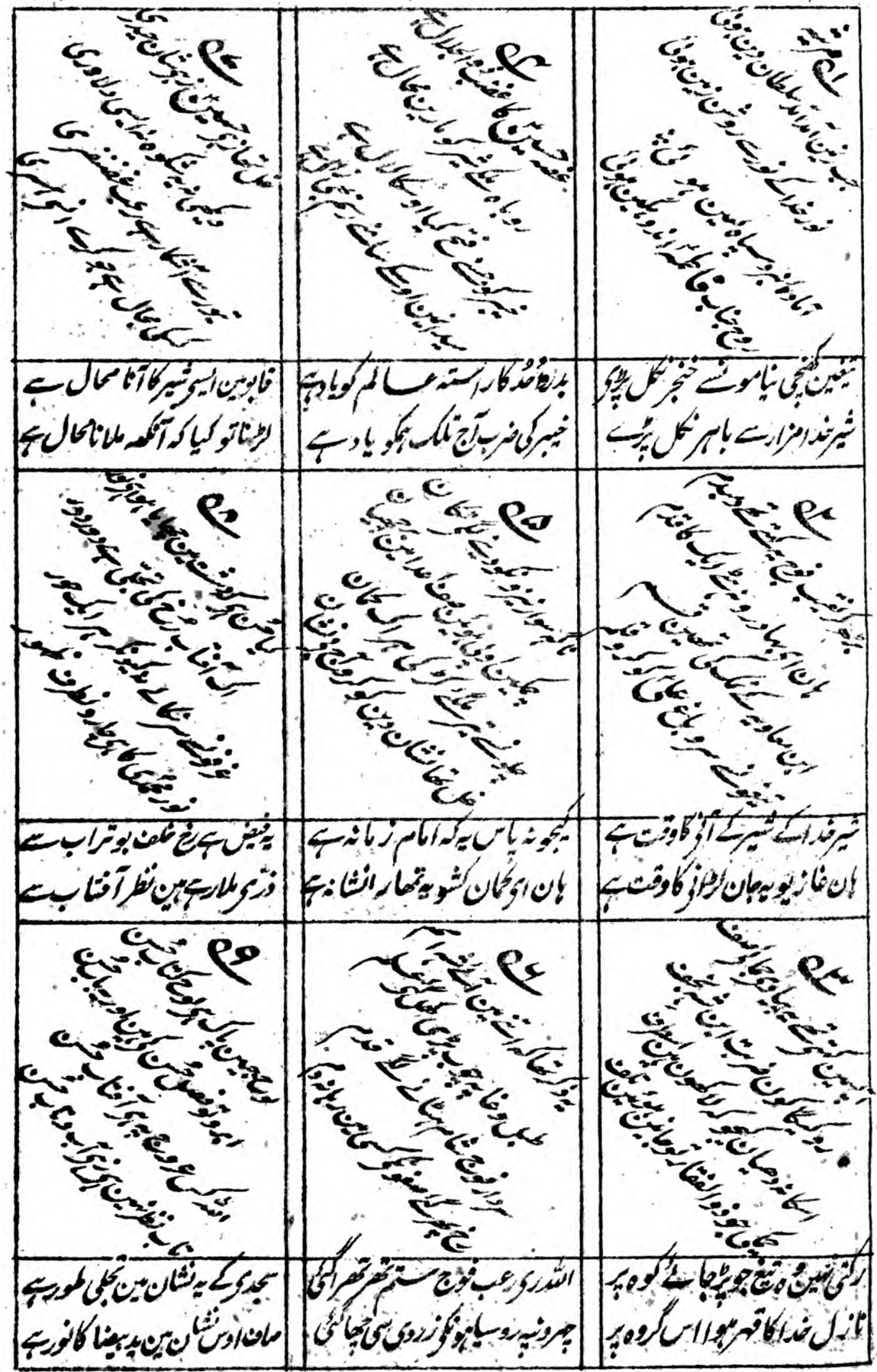

۱۱۸

تھا دھیان کہ مل لیویں اگر آئی سکینہؑ
بھر کر نفس سرد کہا ہائے سکینہؑ

۱۱۹

لو تم بھی سکینہؑ کو رلانے لگے بابا
چلائی کہ ارمان بھی جی ہی میں رہا رے
دیکھو تو کہ اس وقت بھی ہے شکر خدا رے
گر تیر ہوئی ہاتھ سے جگر تھام لیا ہے
کس درد سے بابا نے مرا نام لیا ہے

۱۲۰

چلائی سکینہؑ کہ جگر پھٹتا ہے اماں
ہائے مرے بابا کا گلا کٹتا ہے اماں

۱۲۱

ہاں بیکسی سر پیٹتی دوڑیں بنت حسنؑ
ہاں کھل گیا شبیرؑ کے گھر میں در ماتم
خاموش ہیں اب کیا کریں بھر ہی گئی ہے بزم
جب تک کہ زمیں پر فلک پیر رہیگا
ہر گھر میں یونہی ماتم شبیر رہیگا

۱۲۲

رباعی

کیا مرتبہ سلطان حجازی کا ہے
کیا عرش پہ شہرہ شہ غازی کا ہے
جبریل کہاں ان کے بھکاری کا ہے
نقشہ یہ ہے کس کی نمازی کا ہے

رباعی

جب بانو نے دیکھا کہ وہ ہیں خون میں غلطاں
سب کو تو تسلی دی پہ دل ہو گئے لرزاں
اس بی بی کے صدقے میں کہ تھی شاہ کی مہماں
ہم پر بھی شہا وقت نزع ہو کرم اتنا

رباعی

دل ہاتھ سے شیشہ تن سے صبر و تاب گیا
ہوش اڑ گئے ہاتھوں کے طبیبوں کے حواس
ہر سمت سے غل تھا کہ ہوا ہائے غضب
ہر لب پہ فغاں تھی کہ ہوا ہائے غضب

رباعی

بانو نے جو دیکھا کہ ہوا ہائے غضب
آنسو بھر آئے اور ہوئی آنکھ پر آب
بے کس کی مدد کو نہ پہنچے ہائے غضب
ہم پر بھی شہا وقت نزع ہو کرم اتنا

رباعی

دل ہاتھ سے شیشہ تن سے صبر و تاب گیا
ہوش اڑ گئے ہاتھوں کے طبیبوں کے حواس
ہر سمت سے غل تھا کہ ہوا ہائے غضب
ہر لب پہ فغاں تھی کہ ہوا ہائے غضب

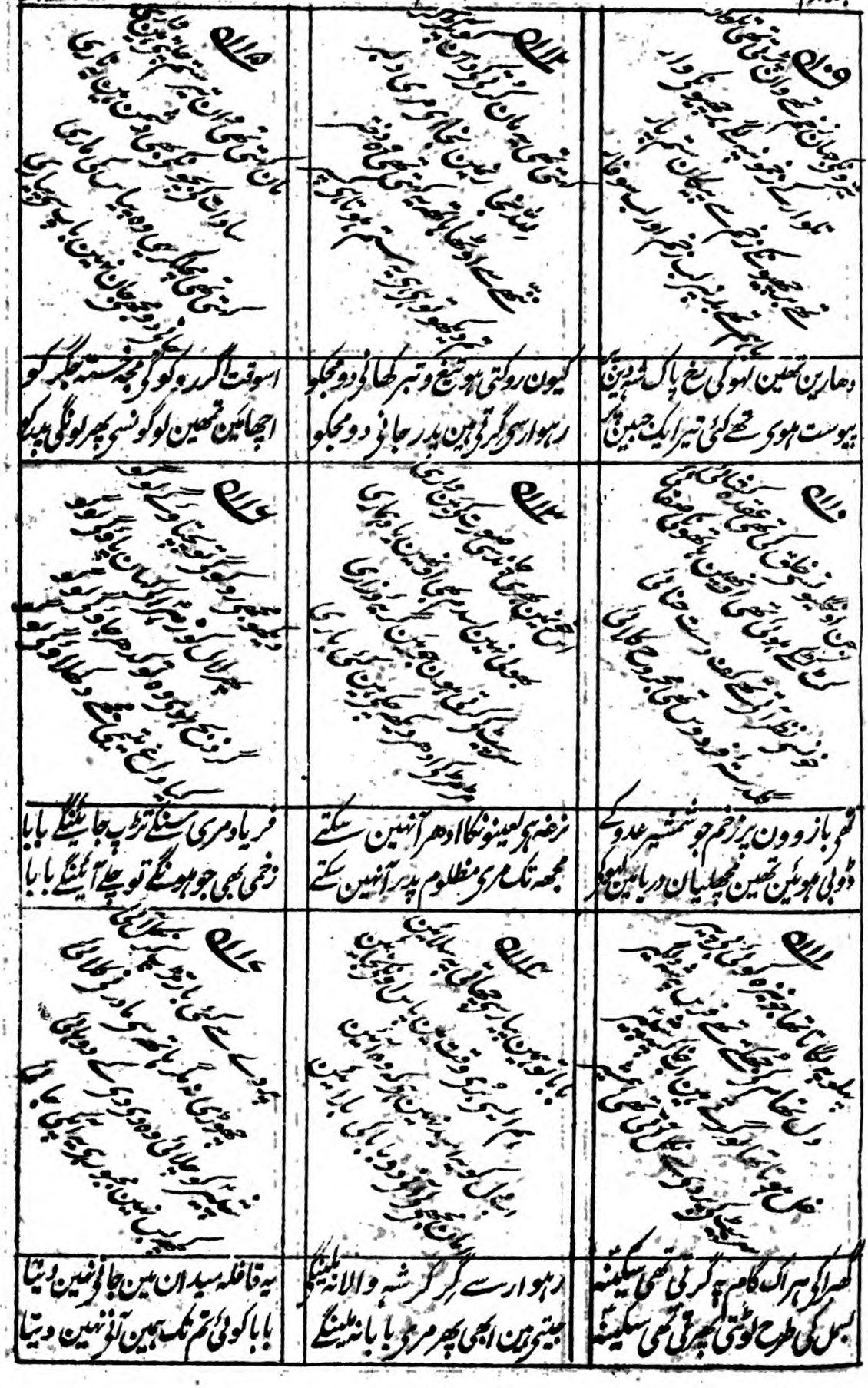



۹۱

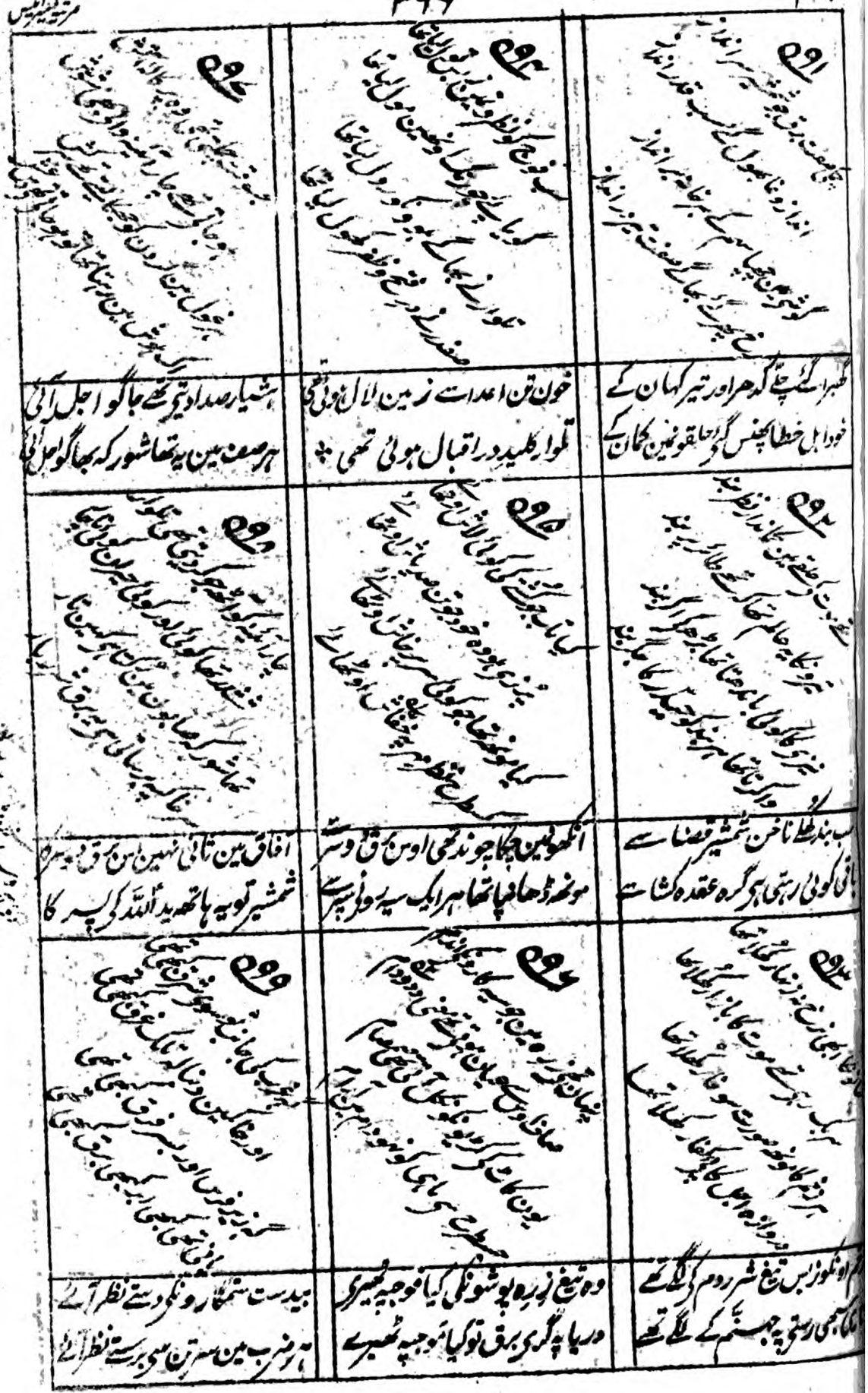

چمکی صفت برق جو شمشیر سر انداز
انداز وغا بھول گئے سب قدر انداز
گوشے میں چھپا سہم کے ہر خانہ بر انداز
رخ پھر گئے بھاگے صفت تیر زر انداز

گھبرا گئے چلے گدھر اور تیر کہان کے
خود اہل خطا پھنس گئے حلقون مین کمان کے

۹۲

سب فوج کو نظرون مین زبس تول لیا تھا
گویا پئے چورنگ اونھین مول لیا تھا
تلوار نے بھاگے ہوؤن کو رول لیا تھا
صفدر نے در فتح و ظفر کھول لیا تھا

خون تن اعدا سے زمین لال ہوئی تھی
تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی

۹۳

جب قوت جلتی تھی وہ پرکالۂ آتش
ہو جاتے تھے چار آئینہ والے بھی خموش
ہر غول مین گردن کو جھکا لیتے تھے سرکش
اک ہوش مین رہتا تھا تو ہو جاتے تھے عشرت

ہشیار صدا دیتے تھے جاگو اجل آئی
ہر صف مین یہ تھا شور کہ بھاگو اجل آئی

۹۴

تھے موت کے حلقے مین کماندار نظر بند
تیرون کا یہ عالم تھا کہ تھے طائر پر بند
نیزے کا کوئی باندھتا تھا بڑھ کے اگر بند
وا کرتا تھا ہر بند کو حیدر کا جگر بند

سب بند کھلے ناخن شمشیر قضا سے
باقی کوئی رہتی ہے گرہ عقدہ کشا سے

۹۵

کیا تاب جو کشتے کی کوئی لاش اوٹھائے
پرزے ہو وہ خود جو تن صد پاش اوٹھائے
کیا مونھ تھا جو کوئی سر پرخاش اوٹھائے
کس طرح نظر مہر پہ خفاش اوٹھائے

آنکھون مین چکا چوند تھی اوس برق دوسر سے
مونھ ڈھانپا تھا ہر ایک سیہ رو نے سپر سے

۹۶

چار آئینہ کو اٹھ جو کر دیتی تھی تلوار
ششدر تھا کوئی اور کوئی حیران کوئی تا چار
تھا شور کہ صابون مین کتا ہے کہین تار
سر خاک پہ برساتی ہے یہ برق شرربار

آفاق مین ثانی نہین اس برق دوسر کا
شمشیر تو یہ ہاتھ ید اللہ کے پسر کا

۹۷

[illegible] ابھی نرخ نہ زنہار کھلا تھا
سر بک رہے تھے موت کا بازار کھلا تھا
ہر زخم کا مونھ صورت سوفار کھلا تھا
دروازہ اجل کا پئے کفار کھلا تھا

زخم اونکو زبس تیغ شرر دم کے لگے تھے
ماری سبھی رستے پہ جہنم کے لگے تھے

۹۸

پنہان تھے زرہ مین جو سیہ کارونکے اندام
صاف اوس سے عیان ہوتے تھے معنی دد و دام
یون کاٹ کے کڑیون کو نکل آتی تھی صمصام
جس طرح سے ماہی کو نہو دام مین آرام

وہ تیغ زرہ پوشونکی کیا فوج پہ ٹھیرے
دریا پہ گرے برق تو کیا موج پہ ٹھیرے

۹۹

گہ غرب کی جانب نو سوئے شرق کبھی تھی
اور خاک مین دنبالہ تلک غرق کبھی تھی
گہ زیر فرس اور بسر فرق کبھی تھی
پانی تھی کبھی ابر کبھی برق کبھی تھی

بیدست ستمگارونکے دستے نظر آئے
ہر ضرب مین سر تن سے برستے نظر آئے

۴۴

مین عطر گل سرسبد باغ جہان ہون
پانی ہو دل سنگ وہ اعجاز بیان ہون
لا دب نہین مین مخبر صادق کی زبان ہون
کوثر کا تو مختار ہون پر تشنہ دہان ہون

سب کے لیے رحمت ہون عنایت ہون خدا کی
کھوؤ نہ مجھے تم مین امانت ہون خدا کی

۴۵

لو تیغ شرربار نکلتی ہے خبردار
لو ضرب مری فوج پہ چلتی ہے خبردار
لو زہر یہ ناگن اب اوگلتی ہے خبردار
لو تیغ علی رنگ بدلتی ہے خبردار

بخشا نہ اثر میری کسی بات نے تمکو
سنبھلو کہ لیا مرگ مفاجات نے تمکو

۴۶

صحرا مین تلاطم ہوا دریا مین پڑا شور
جس شور سے بہرام کی تھرانے لگی گور
دُر سے جو اوڑی کبک تو جنگل سے اوڑی مور
صفدر کے قدم بڑھتے ہی اعدا کا گھٹا زور

آمد مین بہادر کی شجاعت کے چلن تھے
نہ شیر ترائی مین نہ جنگل مین ہرن تھے

۴۷

زہرا مری مادر ہے مرا باپ علی ہے
احمد کا بھی ہے دوست خدا کا بھی ولی ہے
فرزند ید اللہ شجاع ازلی ہے
یہ تیغ وہ ہے جو سر مرحب پہ چلی ہے

کیا مونھ ہے جو وار اسکا رکے فوج ستم سے
جبریل کے پر جلتے ہین اس برق دو دم سے

۴۸

یہ سنتے ہی لشکر تو ہوا سب تہ و بالا
اور آپ نے قبضے پہ ادھر ہاتھ کو ڈالا
کاٹھی سے کھینچی تیغ کہ لہرا گیا کالا
غل تھا کہ وہ مونھ ناگ نے بانبی سے نکالا

کاٹا جسے پھر کب اوسے یارای سخن ہے
دیکھو کہ زبانین تو ہین دو ایک دہن ہے

۴۹

ناگاہ بیابان مین لگی برق چمکنے
روکا سپر مہر کو چہرے پہ فلک نے
دہشت سے دلیرونکی لگی آنکھ جھپکنے
دیکھا زرہ جسم کو تھرا کے سمک نے

پڑنے لگی اعدا پہ جو ضربت شہ دین کی
خم ہو گئی لنگر سے کمر گاو زمین کی

۵۰

دعوی ہو جسے تیغ شرربار کو روکے
ضرب خلف حیدر کرار کو روکے
ہان بڑھ کے کوئی ڈھال پہ تلوار کو روکے
بجلی کو وہ روکے جو مری وار کو روکے

گردون پہ نہ ٹھہریگی زمین سے نہ رکیگی
تم کیا ہو پر روح امین سے نہ رکیگی

۵۱

یہ کاٹ کے ہر صف کو نکل جائیگی سن سے
لشکر یہ خزان لائیگی جو ہر کے چمن سے
زہر اسکا چڑھیگا تو نہ اوتریگا بدن سے
اژدر ہے نکلتے ہین شرر اسکے دہن سے

زور اس سے کسی کا تہ گردون نہ چلیگا
جسدم یہ چلیگی کوئی افسون نہ چلیگا

۵۲

بجلی کی تڑپ اسپ دلاور نے دکھائی
تصویر اجل تیغ دو پیکر نے دکھائی
اور آنکھ ہر اک فرد کو جوہر نے دکھائی
قوت اسد اللہ کی سرور نے دکھائی

تیر ایک طرف تیر فگن ایک طرف تھے
سر ایکطرف جمع تھے تن ایکطرف تھے

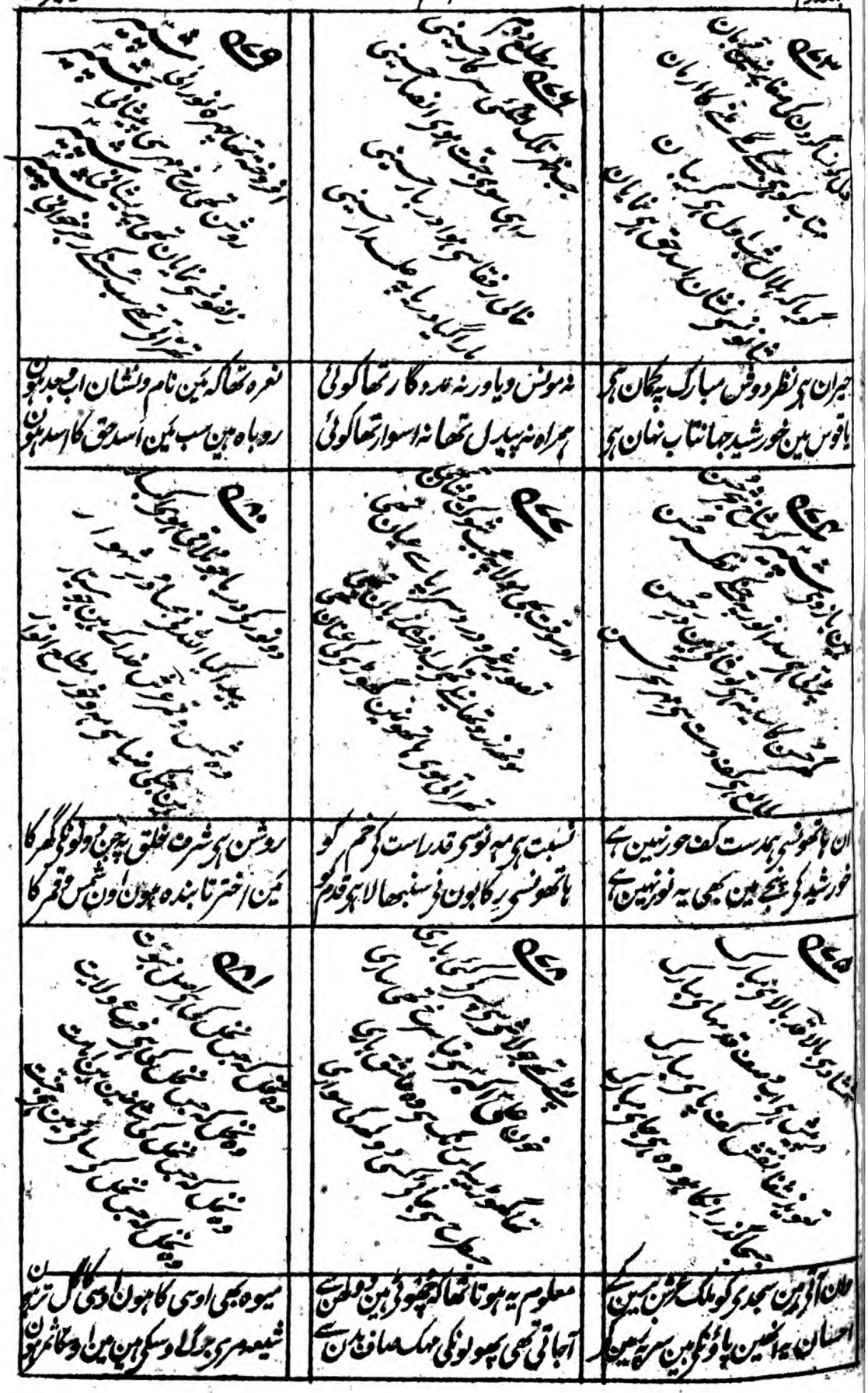

۶۴

حضرت نے کہا بندی یہ ہے فضل الٰہی
سب حکم میں ہیں ماہ سے تا مسکن ماہی
میری نہ فقیری نہ کسی اور کی شاہی
ہاں ہاں مجھے منظور نہیں انکی تباہی

مہلت ابھی دی تو انھیں گو بے ادبی کی
وہ نوح کی امت تھی یہ امت ہے نبی کی

۶۵

یہ کہکے فرس تک گئے غمگین و الم ناک
کچھ عرض کو تب آئی ہوا اوڑنے لگی خاک
حضرت سے کہا اے پسر سید لولاک
ہو حکم تو اس فوج کا قصہ ہی کروں پاک

تن روح سے خالی ہوں ذہن خاک سے بھر جائیں
آندھی ابھی یوں آئے کہ ٹکرا کے یہ مر جائیں

۶۶

بھر کر نفس سرد یہ بولی شہ ذیجاہ
پانی یہ ندیں میں تو ہوں ان سب کا ہوا خواہ
ان ناریوں نے خاک کیا گھر کو مرے آہ
برباد ہو امت یہ گوارا نہیں واللہ

مشکل نہیں کچھ سہل ہے سب راہ خدا میں
کھائینگے ہمیں برچھیاں اس گرم ہوا میں

۶۷

یہ کہکے ہوئے جلوہ نما خانۂ زین پر
خاتم پہ نگیں جیسے ہو اور نقش نگین پر
پرتو سے بچھی چادر مہتاب زمین پر
بوسہ دیا نصرت نے رکاب شہ دین پر

جبریل و سرافیل سپرداری کو آئے
اقبال و حشم غاشیہ برداری کو آئے

۶۸

ہمت یہ پکاری کہ زہے عزم زہے شان
ہاں ابن ید اللہ تری ہاتھ ہے میدان
چلائے علی واہ یہ جرأت ہے مری جان
زہرا نے صدا دی تری تنہائی کے قربان

گھوڑے پہ شہادت کی ہو تم تو تک و دو میں
محبوب خدا ساتھ ہیں سر ننگے جلو میں

۶۹

پیشانی پر نور سے تھا رنگ میں اوجالا
رخ اور خط رخسار یہ مہتاب وہ ہالا
ابرو ہیں کہ سر تیز سروہی کا ہے مالا
پلکیں نہیں جھپکیں یہ ہے لشکر تہ و بالا

دیکھے سے نہ کیوں ہوش اوڑیں اہل حسد کے
آنکھیں تو ہیں آہو کی پہ تیور ہیں اسد کے

۷۰

جلتے رہیں کیونکر نہ مہ و خور سحر و شام
ہے حسن کی آتش سے بھبھوکا رخ گلفام
خال اور خط شبیر وہ دانہ ہے تو یہ دام
ہے سب دل عالم کی اسیری کا سرانجام

بینی کو تو دیکھو کہ عجب شوکت و شان ہے
شبیر کے یہ حسن کے لشکر کا نشان ہے

۷۱

یکجا جو مناسب نہ تھے دو مردم بیمار
صانع نے اوٹھائی ہے عجب نور کی دیوار
اک شاخ سے یا دو گل بادام ہیں اظہار
یا یہ الف ماہ دو ہفتہ ہے نمودار

خوشبوئے گلستان ارم اس میں بھری ہے
گویا ورق زر پہ کلی گل کی دھری ہے

۷۲

آتی ہے ثنائے در دندان جو زبان پر
تقریر کے رشتے میں پروتا ہوں میں گوہر
ہیرے کی نگیں انسے ہوں کس طرح برابر
یہ بحر شرافت کے ہیں موتی تو وہ پتھر

ہنسنے میں جو پڑ جاتا ہے عکس انکا فلک پر
بجلی بھی تڑپ جاتی ہے دانتوں کی چمک پر

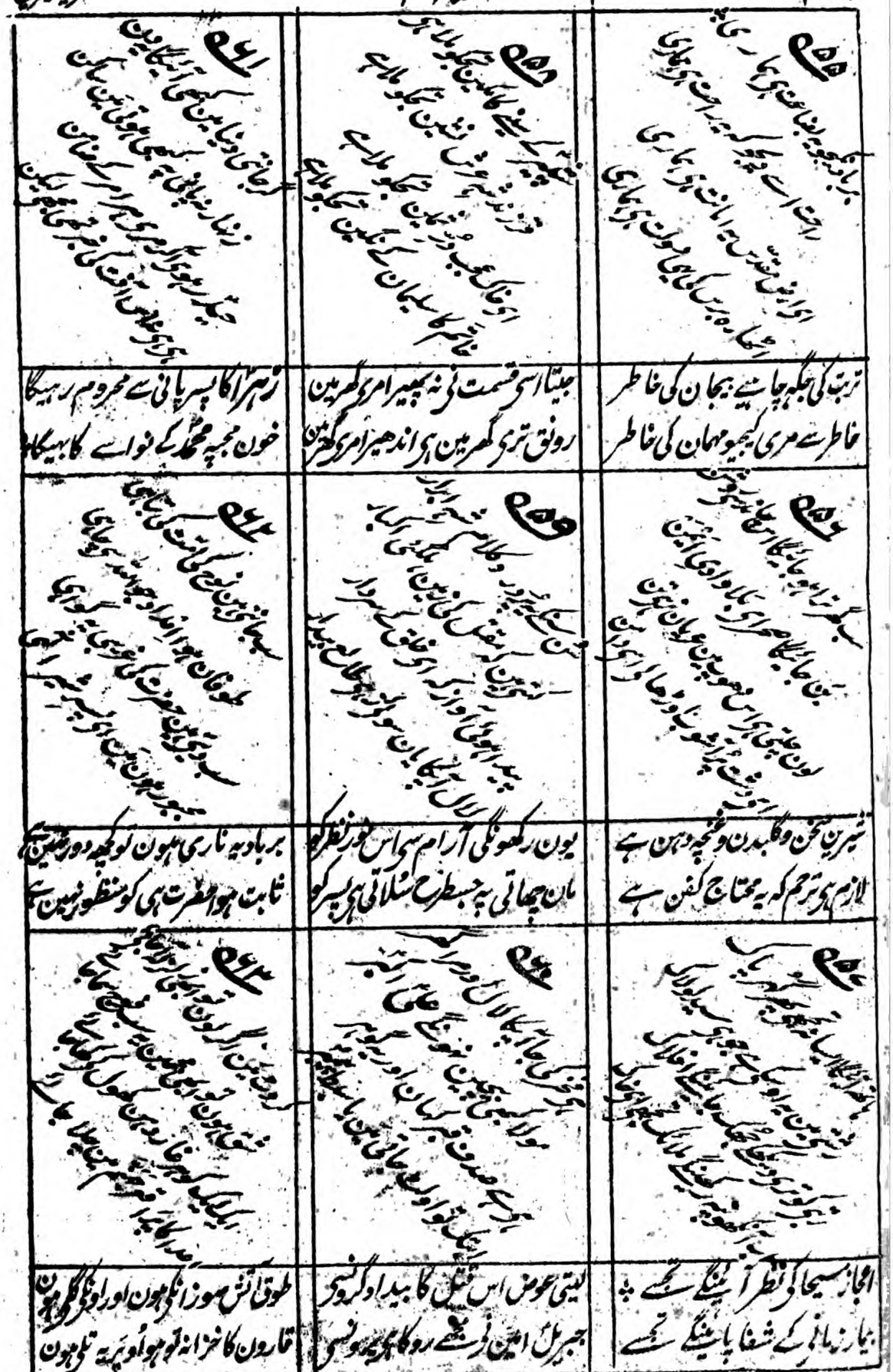

۳۶۴

شادی ہو کسی شخص کو غم کھانا ہو کوئی
غفلت کوئی پاتا ہو کفن پاتا ہو کوئی
مرتا ہو جہاں کوئی وہاں جاتا ہو کوئی
کیا جانیے کیا کوئی کہیں لیکر چلا ہو کوئی

گر غور سے دیکھا تو بھروسا نہیں دم کا
دنیا بھی مرقع ہے عجب شادی و غم کا
ہر نقش ہے یاں صفحۂ ہستی پہ بنا ہی
اک آنا ہے دنیا میں تو اک جانا ہی
کس نقش کو یاں ثبت بقا ہے کہ رہا ہی
جو آکے نہ جائے وہ کہاں ہے کہ بنا ہی

سلطان بھی کفن کے لیے محتاج ہوئے ہیں
لاکھوں گھر اسی طرح سے تاراج ہوئے ہیں

ہمدرد بجز بیکسی و یاس نہ ہوگا
سوئینگے لحد میں تو کوئی پاس نہ ہوگا
دولت ہے جہاں کی نہ حشم ہے نہ خدم ہے
دنیا میں کسی چیز کو اب ثبات کہاں ہے
ہر شخص یہاں صاحب اسباب و حشم ہے
ہر چیز کی دنیا میں فقط بود و عدم ہے

عادی ہیں لڑکپن ہی سے ہم اس رنج و محن کے
مارے تھے یوں ہی تیر جنازے پہ حسن کے

زندہ ہے اگر رنج بھروسا نہیں کل کا
پہنچیگا ہر اک ذائقہ تلخی اجل کا
ہر شخص کو ہے فکر اسی ایک اجل کا
ہر شخص ہے مہمان اسی ایک محل کا
ہر شخص کو ہے ایک سفر ایک ہی منزل کا
ہر شخص ہے ہمراہ اسی ایک اجل کا

کیا قبر میں ہوگا خبر آہ نہیں ہے
زندہ ہیں ابھی اور کوئی ہمراہ نہیں ہے
ہر شخص کو ہے ایک ہی منزل کا سفر آہ
ہر شخص ہے ہمراہ اسی ایک اجل کا
ہر شخص کو ہے ایک ہی منزل کا سفر آہ
ہر شخص ہے ہمراہ اسی ایک اجل کا

فرمایا کہ لایا ہوں چھوڑا کر اسی نے
اے خاک خبردار مری راحت جاں کے

سمجھا کے ہر اک رانڈ کو آقا کل آئے
لاشہ لیے باہر شہ والا نکل آئے
ہر شخص کو ہے فکر اسی ایک اجل کا
ہر شخص ہے ہمراہ اسی ایک اجل کا
ہر شخص کو ہے ایک سفر ایک ہی منزل کا
ہر شخص ہے ہمراہ اسی ایک اجل کا

فرمایا کہ لایا ہوں چھوڑا کر اسی نے
اے خاک خبردار مری راحت جاں کے

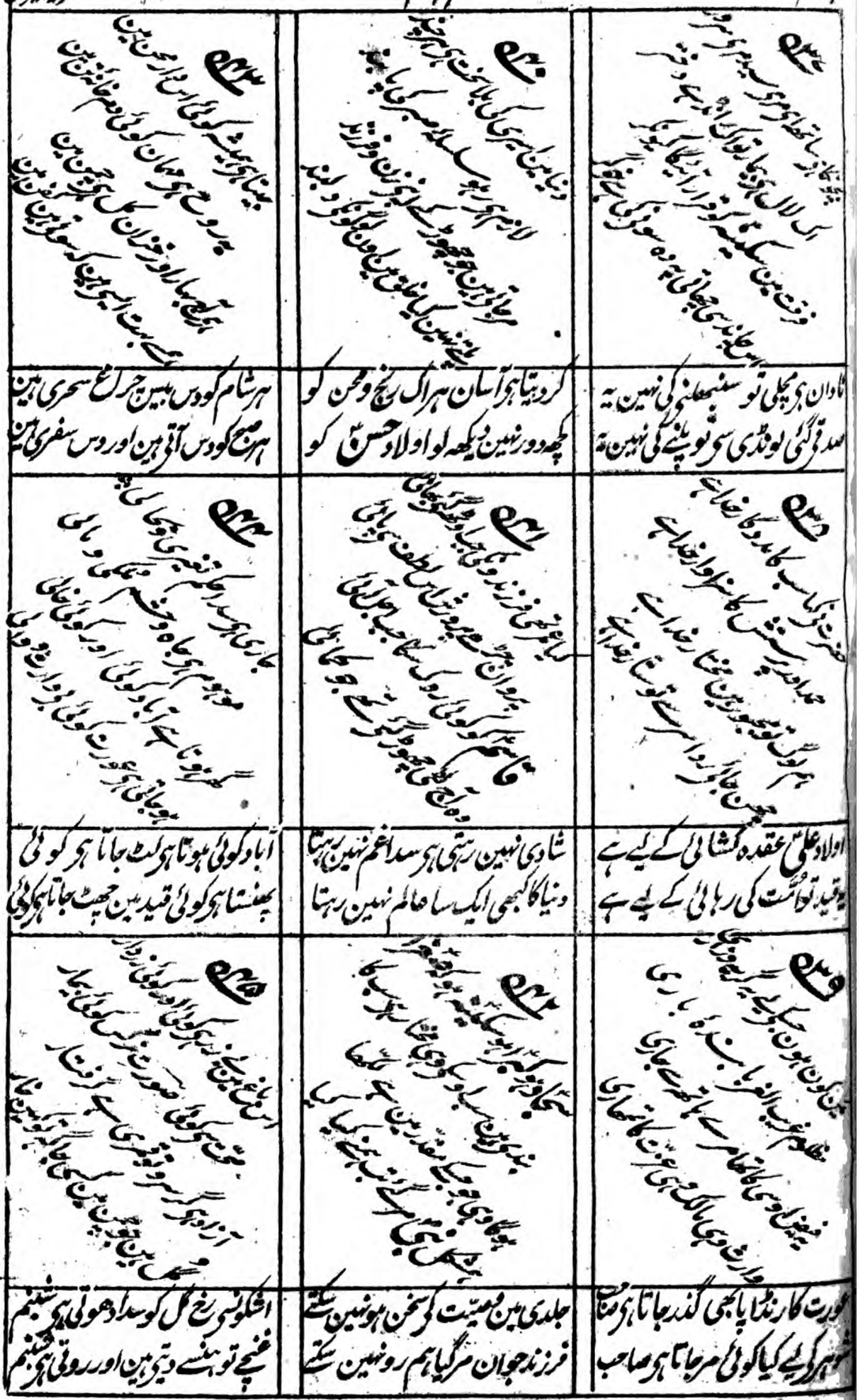

[illegible]

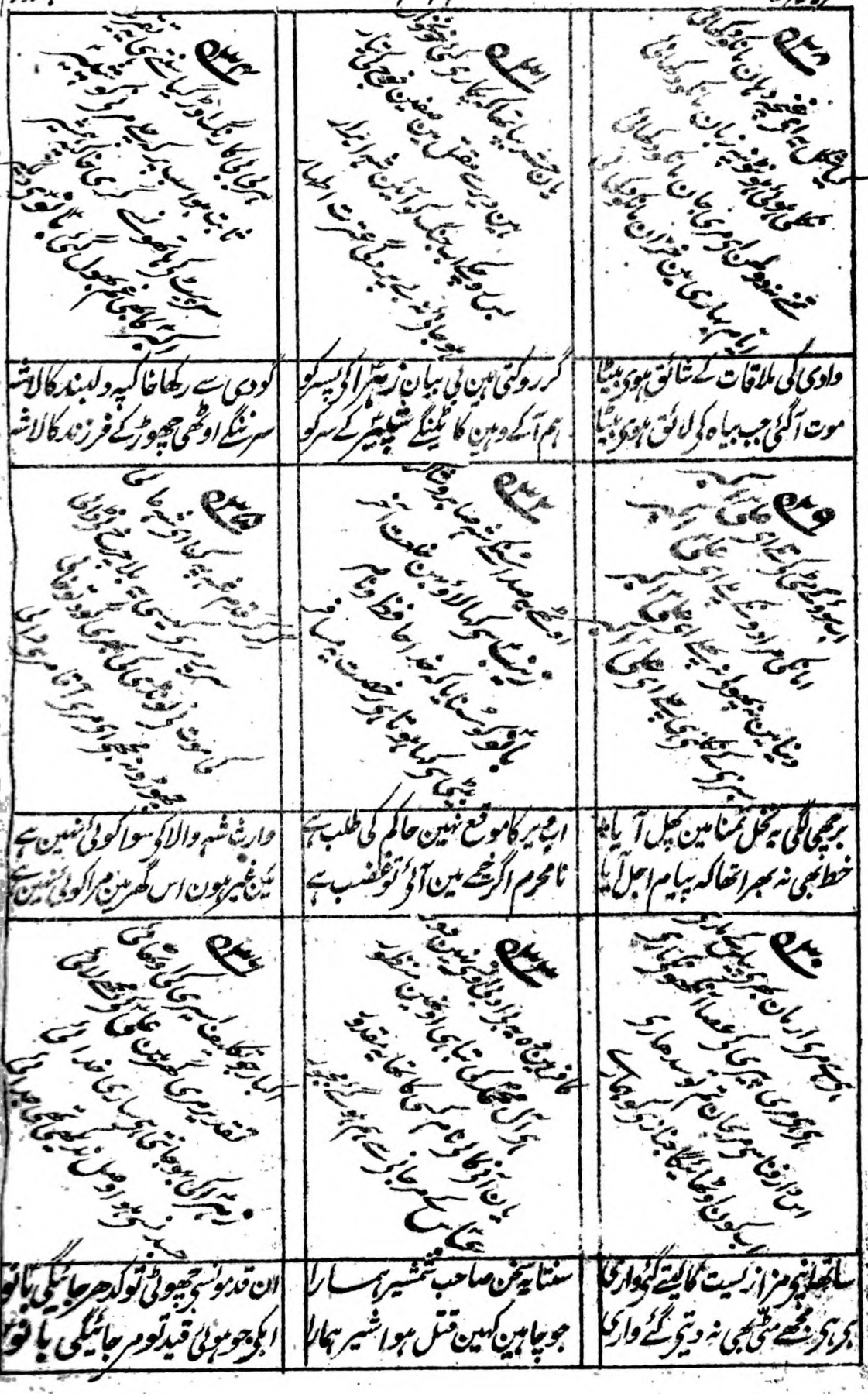

وادی کی ملاقات کے شائق ہوئی بیٹا
موت آگئی جب بیاہ کی لائق ہوئی بیٹا

[illegible]

گر روکتی ہین بی بیان زہرا کی پسر کو
ہم آکے وہین کاٹینگے شبیر کے سر کو

[illegible]

گودی سے رکھا خاک پہ دلبند کا لاشہ
سر ننگے اوٹھی چھوڑ کے فرزند کا لاشہ

[illegible]

برچھی لگی یہ نخل تمنا مین پھل آیا
خط بھی نہ بھرا تھا کہ پیام اجل آیا

[illegible]

اب دیر کا موقع نہین حاکم کی طلب ہے
نامحرم اگر خیمے مین آئی تو غضب ہے

[illegible]

وارث شہ والا کی سوا کوئی نہین ہے
مین غیر ہون اس گھر مین مرا کوئی نہین ہے

[illegible]

ساتھ اپنی مزا زیست کا لیتے گئے واری
ہی ہی مجھے مٹی بھی نہ دیتے گئے واری

[illegible]

سنتا یہ سخن صاحب شمشیر ہمارا
جو چاہین کہین قتل ہوا شیر ہمارا

[illegible]

ان قدمون سے چھوٹی تو کدھر جائیگی بانو
ابکی جو ہوئی قید تو مر جائیگی بانو

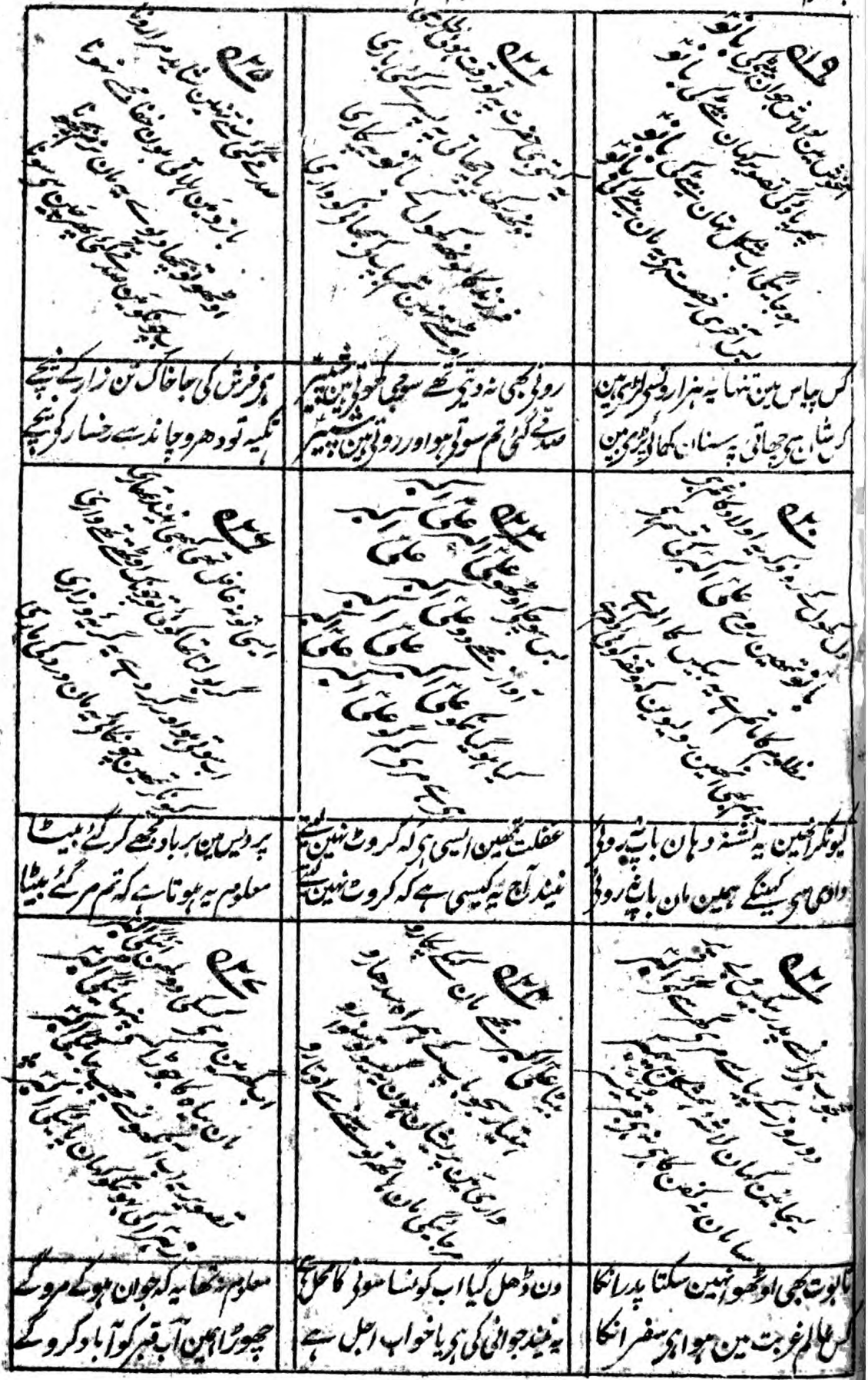

۱۹

[illegible]

کس پیاس مین تنہا یہ ہزارون سے لڑے ہین
کس شان سے چھاتی پہ سنان کھائے پڑے ہین

۲۰

[illegible]

کیونکر انھین یہ تشنہ دہان باپ نہ روئے
وادی سے کہینگے ہمین مان باپ نہ روئے

۲۱

[illegible]

تابوت بھی اوٹھو نہین سکتا پدر انکا
کس عالم غربت مین ہوا ہے سفر انکا

۲۲

[illegible]

روتے بھی نہ دیتے تھے سوچی کھوتے ہین شبیر
صدقے گئی تم سوتے ہو اور روتے ہین شبیر

۲۳

[illegible]

غفلت تمھین ایسی ہے کہ کروٹ نہین لیتے
نیند آج یہ کیسی ہے کہ کروٹ نہین لیتے

۲۴

[illegible]

دن ڈھل گیا اب کونسا سونے کا محل ہے
یہ نیند جوانی کی ہے یا خواب اجل ہے

۲۵

[illegible]

ہے فرش کی جا خاک تن زار کے نیچے
تکیہ تو دھرو چاند سے رخسار کے نیچے

۲۶

[illegible]

پردیس مین برباد مجھے کر گئے بیٹا
معلوم یہ ہوتا ہے کہ تم مر گئے بیٹا

۲۷

[illegible]

معلوم نہ تھا یہ کہ جوان ہو کے مرو گے
چھوڑا ہمین اب قبر کو آباد کرو گے

۱۰

ہین خاک نشین زیر علم حضرت شبیر
اور سامنے ہی خون مین بھری بیٹی کی تصویر
وارث کو سنبھالی ہوئی ہے بانوی دلگیر
جب پیٹتے ہین ہاتھ پکڑ لیتی ہے ہمشیر

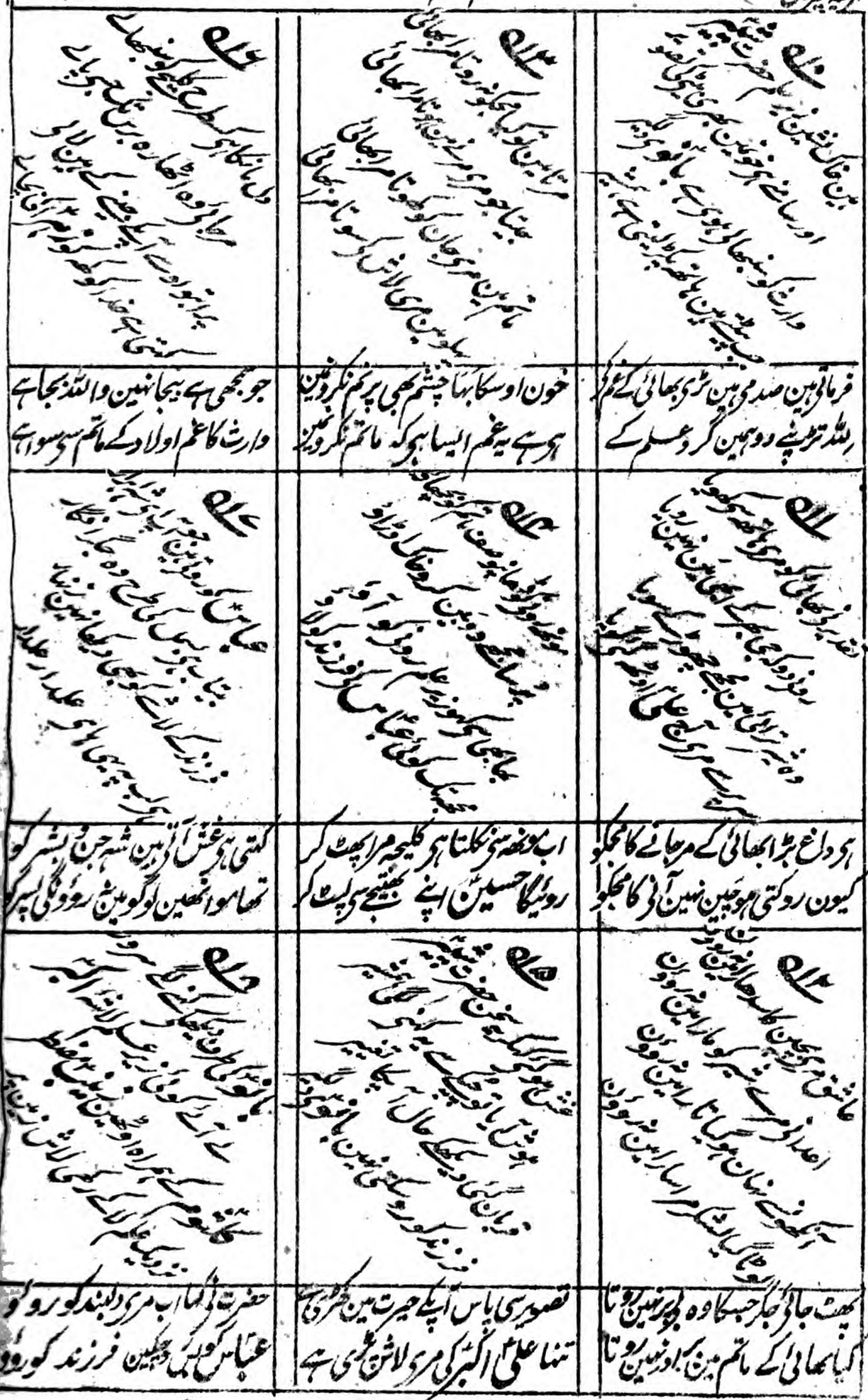

فرماتی ہین صدمی ہین بڑی بھائی کے غم کی
للہ تڑپنے دو ہمین گرد علم کے

۱۱

تقدیر نے بھائی کو مری ہاتھ سے کھویا
رونے دو کہ جی بھر کے ابھی مین نہین رویا
وہ شیر ترائی مین مجھے چھوڑ کے سویا
سر پر سے مری آج علی اوٹھ گئی گویا

ہی داغ بڑا بھائی کے مرجانے کا مجکو
کیون روکتی ہو چین نہین آنی کا مجکو

۱۲

عاشق مری بچپن کا سدھارا نہین روؤن
اعدا نے مرے شیر کو مارا نہین روؤن
آنکھون سے نہان ہو گیا تارا نہین روؤن
لوٹا گیا لشکر مرا سارا نہین روؤن

پھٹ جائی جگر جسکا وہ بے پر نہین روتا
کیا بھائی کے ماتم مین برادر نہین روتا

۱۳

مرتا مین تو کیا مجکو نہ روتا مرا بھائی
جیتا جو مری مرنے مین ہوتا مرا بھائی
ماتم مین مری جان کو کھوتا مرا بھائی
پہلو مین مری لاش کے سوتا مرا بھائی

خون اوسکا بہا چشم بھی پر نم نکرون مین
ہی ہے یہ غم ایسا ہی کہ ماتم نکرون مین

۱۴

مونھ روئی ٹوٹا پنو صف ماتم کو بچھاؤ
پرسا مجھے دو بین کرو خاک اڑاؤ
بھابھی سی کہو زیر علم رونے کو آؤ
مجھ تک کوئی عباس کے فرزند کو لاؤ

اب مونھ سی نکلتا ہی کلیجہ مرا پھٹ کر
روئیگا حسین اپنے بھتیجے سی لپٹ کر

۱۵

غش ہو گئی کہکر یہ سخن حضرت شبیر
ہوش آیا تو چپکے سے یہ کہنی لگی ہمشیر
قربان گئی دیکھکے حال آپکا تغییر
فرزند کو روسکتی نہین بانوی دلگیر

تصویر سی پاس آپکے حیرت مین کھڑی ہے
تنہا علی اکبر کی مری لاش پڑی ہے

۱۶

دل مانگا ہی کسطرح کلیجے کو سنبھالے
مرجائی وہ اٹھارہ برس تک جسے پالے
پر اب تو اوسے آپکے جینے کے ہین لالے
کہتی ہے خدا کو کہ کوزم آگی بچالے

جو سمجھی ہے بیجا نہین واللہ بجا ہے
وارث کا غم اولاد کے ماتم سی سوا ہے

۱۷

عباس کو روتی ہین جو آپ ای شہ ابرار
بیتاب ہی بسمل کی طرح وہ جگر افگار
فرزند کے لاشے کو بھی دیکھا نہین زنہار
ہی لب پہ یہی ہای علمدار علمدار

کہتی ہی غش آتی ہین شہ جن و بشر کو
تھامو انھین لوگو مین نہ روؤنگی پسر کو

۱۸

بانو کی طرف دیکھکے کہنے لگے سرور
لے آئے کوئی زیر علم لاشۂ اکبر
کلثوم کے ہمراہ اوٹھین زینب مضطر
نزدیک علم لاکے رکھی لاش زمین پر

حضرت نے کہا اب مری دلبند کو روؤ
عباس کو بس روچکین فرزند کو روؤ

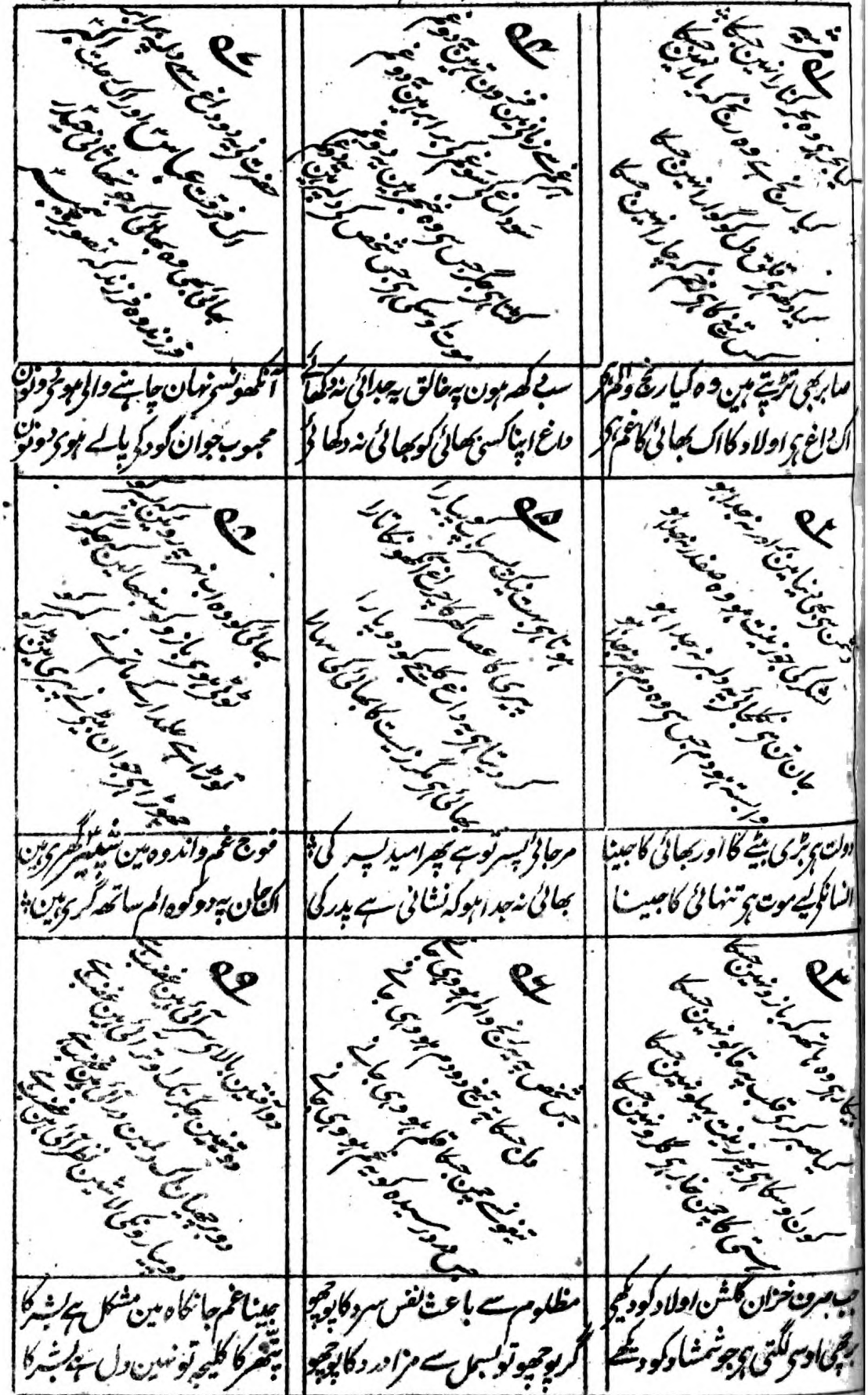

صابر بھی تڑپتے ہین وہ کیا رنج و الم ہے
اک داغ ہے اولاد کا اک بھائی کا غم ہے

سب کہہ رہون پہ خالق یہ جدائی نہ دکھائے
داغ اپنا کسی بھائی کو بھائی نہ دکھائے

آنکھون سے نہان چاہنے والی ہوئی دونون
محبوب جوان گود کے پالے ہوئی دونون

دولت ہے بڑی بیٹے کا اور بھائی کا جینا
انسان کے لیے موت ہے تنہائی کا جینا

مرجائے پسر تو ہے پھر امید پسر کی
بھائی نہ جدا ہو کہ نشانی ہے پدر کی

فوج غم و اندوہ مین شبیر گھری ہین
اک جان پہ دو کوہ الم ساتھ گری ہین

جب صرف خزان گلشن اولاد کو دیکھے
برچھی سی لگتی ہے جو شمشاد کو دیکھے

مظلوم سے باعث نفس سرد کا پوچھو
گر پوچھو تو بسمل سے مزا درد کا پوچھو

جینا غم جانکاہ مین مشکل ہے بشر کا
پتھر کا کلیجہ تو نہین دل ہے بشر کا

۱۹ قطعہ

زینبؑ نے یہ سنا کہ امامؑ زمان کربلا سے
اوجھل خیمہ گاہ سے ہیں آب رواں کی سمت
۲۰ وہ کھیتوں میں آب رواں کی طرف گئے
ہمراہ فضہ و دو سہ کنیزان نیک بخت
۲۱ دیکھا کہ ایک نہر ہے میدان کے بیچ میں
ہے گرد اس کے سبزہ و ریحان کی باڑھ
۲۲ کچھ فاصلہ پہ خیمے ہیں لشکر یزید کے
ہیں ان میں بے شمار سپاہی و بے عدد
۲۳ ہیں نہر پر بھی پہرے پہ ہر سو ہیں پاسباں
ہے ان کی سخت قید میں آب رواں کی راہ
۲۴ ہیں ان کے پاس تیر و کمان و سناں و تیغ
ہیں ان کے ہاتھ میں سپر و گرز و ترکشیں
۲۵ ہیں ان کے پاس اسپ و شتر بے شمار و فیل
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۲۶ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۲۷ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۲۸ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۲۹ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۰ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۱ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۲ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۳ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۴ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۵ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۶ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۷ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۸ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۳۹ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۰ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۱ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۲ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۳ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۴ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۵ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۶ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۷ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۸ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۴۹ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۰ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۱ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۲ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۳ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۴ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۵ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۶ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۷ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۸ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۵۹ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۰ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۱ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۲ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۳ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۴ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۵ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۶ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۷ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۸ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۶۹ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۰ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۱ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۲ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۳ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۴ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۵ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۶ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۷ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۸ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۷۹ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۰ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۱ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۲ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۳ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۴ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۵ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۶ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۷ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۸ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۸۹ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۰ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۱ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۲ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۳ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۴ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۵ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۶ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۷ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۸ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۹۹ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
۱۰۰ ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر
ہیں ان کے پاس خیمے و خرگاہ و بارگیر

۳۳ یہ بین کر کے غش ہوئی بانوئے نیکنام
اوٹھ اوٹھ کے پیٹنے لگیں سب بے بیان تمام
لاش پسر کو لیکے مقتل میں پھر امام
بس اے انیس آگے نہیں طاقت کلام

کسکو جوانی علی اکبر کا غم نہیں
گو بند مختصر ہیں پہ رونے کو کم نہیں

۱ سلام
شبیہ امام زمان کھینچتے ہیں
تصور میں تصویر جان کھینچتے ہیں

۲ جگہ مول لی ہے مزار و نکو خاطر
زمین پر شہ دین نشان کھینچتے ہیں

۳ بہت ہمکو پیسا ہے اکدن تجھے بھی
شکنج میں اے آسمان کھینچتے ہیں

۴ قرین سر کے ہے آفتاب قیامت
لحد پر عبث سائبان کھینچتے ہیں

۵ محبت کا رشتہ نہایت ہے نازک
مجھے کیلئے قدردان کھینچتے ہیں

۶ دکھا دوں زمین نجف کی بلندی
بہت آپکو آسمان کھینچتے ہیں

۷ قطعہ
پت غم کی شدت سے کہتے تھے عابد
عجب سختیاں استخوان کھینچتے ہیں

۸ سبکباری امت جد کی خاطر
ضعیفی میں بار گران کھینچتے ہیں

۹ زمین کے تلے جنکو جانا ہے اکدن
زمین کے تلے جنکو جانا ہے اکدن
سر کو تا آسمان کھینچتے ہیں

۱۰ وہ کیوں سر کو تا آسمان کھینچتے ہیں
فقیروں نے یاں پاؤں پھیلا دیے ہیں

۱۱ عبث ہاتھ اہل جہان کھینچتے ہیں
جھکاتے ہیں سر آستان علی پر
سر فخر تا لامکان کھینچتے ہیں

۱۲ نکلیو نہ بدلی سے اے برق خاطف
حسین آہ آتش فشان کھینچتے ہیں

۱۳ عبث ہے عدو در پئے قتل اصغر
یہ ایذا کہیں بے زبان کھینچتے ہیں

۱۴ وہ ہیں پہلوان ہم جو قوت دکھائیں
فلک پر سر کہکشان کھینچتے ہیں

۱۵ چڑھے ہیں جوانوں کے زور و نپہ بازو
یہ کم زور اوتری کمان کھینچتے ہیں

۱۶ عجب کیا جو حاسد کا دل ہو نشانہ
کہ ہم رستمانہ کمان کھینچتے ہیں

۱۷ غم شہ میں سرگرم ہیں اربعین تک
یہ چلہ ہمیں اے کمان کھینچتے ہیں

۱۸ سخن ہے اگر باعث تلخ کامی
تو ہم آپ اپنی زبان کھینچتے ہیں

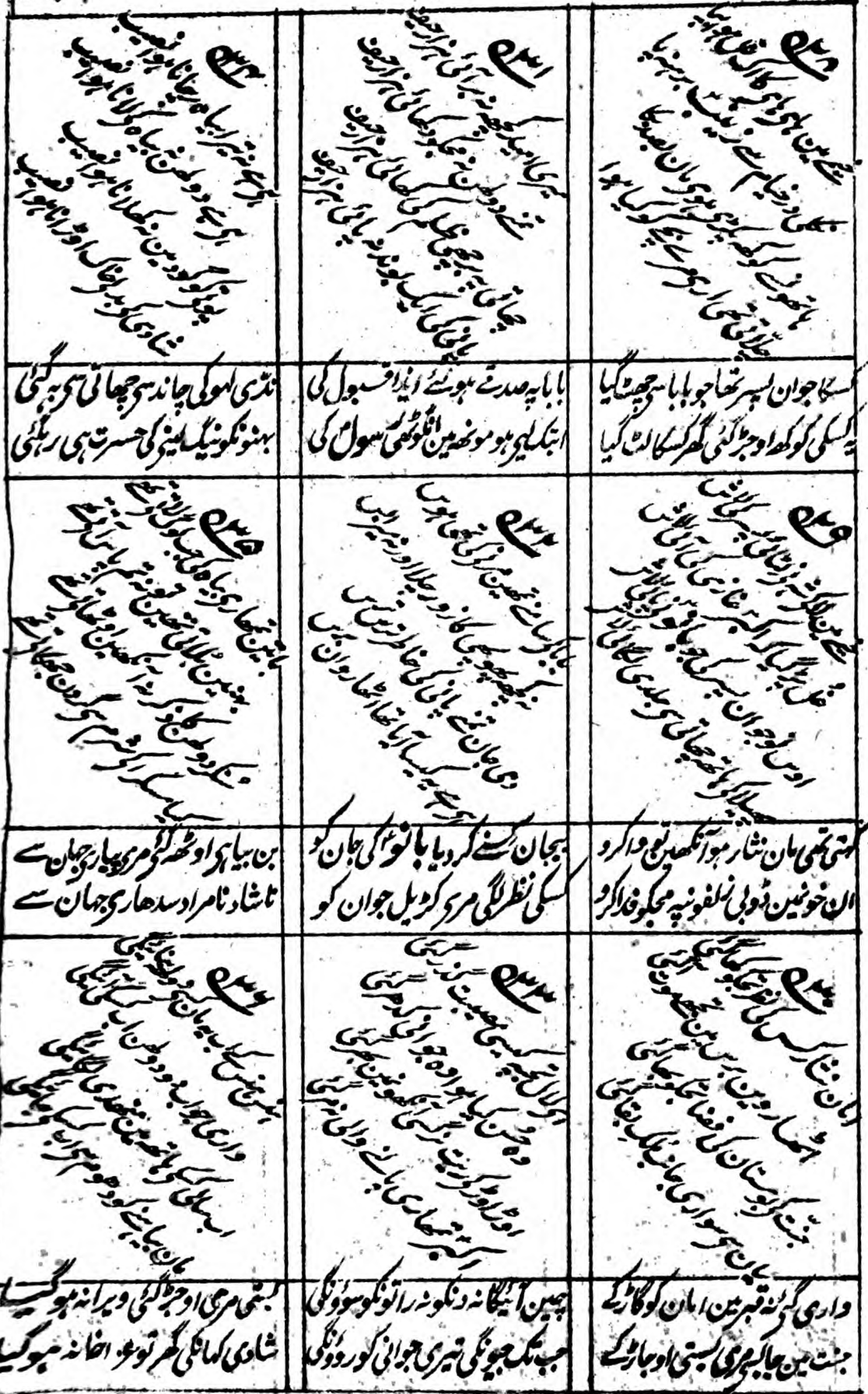

۱۹

چلائی شاہ دین کہ وہی میرا لال تھا
وہ یوسف حسین عدیم المثال تھا
آیا زوال اوسپہ جو بدر کمال تھا
باغ محمدی کا وہ تازہ نہال تھا

یہ داغ دل حسین کو پہلے پہل ملا
برچھی سے اوسکو مار کے کیا تمکو پھل ملا

۲۰

ناسور اس الم سے کلیجے مین پڑ گیا
مین لٹ گیا تباہ ہوا گھر اوجڑ گیا
کیا نوجوان ضعیفی مین مجھسے بچھڑ گیا
سبط نبی کی زیست کا نقشہ بگڑ گیا

صدقے کرو پدر کو اب اوس نور عین پر
تلوار لا کے پھیر دو حلق حسین پر

۲۱

بگل سے آئی اتنے مین اکبر کی یہ صدا
اب جان بلب ہون آئیے یا شاہ کربلا
ہے عنقریب کوچ سوے گلشن بقا
حسرت یہ ہے کہ دیکھ لون دیدار آپکا

آلودہ خون بھرا ہوا چہرہ ہے گرد سے
مل سالو تنا ہون کلیجے کی درد سے

۲۲

سنکر صدا پکارے شہنشاہ نامدار
بمشکل مصطفیٰ تری آواز کے نثار
دوڑے گئے جو لاش پہ نالان و بیقرار
دیکھا کہ غش پڑا ہے زمین پر وہ گلعذار

دیکھا لہو پسر کا تو دل تھرتھرا گیا
آنکھونکے نیچے شہ کی اندھیرا سا آگیا

۲۳

لاش پسر سے دوڑ کے لپٹے امام پاک
کانپی زمین تڑپ کے جو کی آہ دردناک
چلاتے تھے کہ غم سے کلیجہ سے چاک چاک
اے لال تیرے بعد ہے اس زندگی پہ خاک

مین دیکھتا ہون پاؤن زمین پر رگڑتے ہو
اٹھارہوین برس مین پدر سے بچھڑتے ہو

۲۴

تقدیر جبکہ تجھسے جو انکو جدا کرے
پھر یہ ضعیف باپ بھلا جی کے کیا کرے
دیکھ مین کسی کو یون نہ فلک مبتلا کرے
اب جلد موت آئے ہماری خدا کرے

بدلے عصا کے ہاتھ مین بیٹے کا ہاتھ ہو
ہے آرزو جہان سے سفر ہو تو ساتھ ہو

۲۵

اکبر نے جبکہ غش مین سنی زاری پدر
دیکھا لہو بھری ہوئی آنکھونکو کھول کر
زخم جگر دکھا کے کہا یون بچشم تر
اب کوئی دم مین گلشن ہستی سے ہے سفر

اب والدہ سے تا بہ قیامت فراق ہے
مادر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے

۲۶

شہ نے کہا کھڑی ہے وہ ڈیوڑھی پہ کھولے بال
آؤ مین لیچلون تمھین اے میرے نونہال
فرزند کو جو لیکے چلا فاطمہ کا لال
رستے ہی مین ہوا علی اکبر کا انتقال

چلائی شاہ دین کہ جہان سے گذر گئے
مادر کو دیکھنے بھی نہ پائے کہ مر گئے

۲۷

ڈیوڑھی پہ لاش لائے پسر کی جو شاہ دین
باہر نکل کے بی بیان سر پیٹنے لگین
زینب کو یون پکارا وہ زہرا کا نازنین
دوڑو بہن کہ قتل ہوا اکبر حزین

دولہا بنے ہین خون کی مہندی لگائے ہین
سہرا تمھین دکھانے کو مقتل سے آئے ہین

۱۰

جی چاہتا ہے پھر تمھین اکبر دیکھ لون
محبوب حق کا آخری دیدار دیکھ لون
مونھ پر لٹکتے گیسوی خمدار دیکھ لون
ڈوبے لہو مین چاند سے رخسار دیکھ لون

اکبر گلے سے لپٹو تو بابا کو کل پڑے
اب ہی یقین کہ مونھ سی کلیجہ نکل پڑے

۱۱

آئی کسی طرف سی نہ اکبر کی جب صدا
اعدا کو تب پکارے شہنشاہ کربلا
سبط نبی کی حال پہ اب رحم کی ہی جا
بتلاؤ اک طرف ہی مرا لال مہ لقا

برچھی ستم کی کھا کی وہ پیارا کدھر گیا
ای فوج شام چاند ہمارا کدھر گیا

۱۲

ای ظالمو کہان ہی مرا نوجوان پسر
اوسکی تلاش مین مین پھرا ہون کدھر کدھر
اب مضطرب بہت ہون سنبھلتا نہین جگر
یوسف مرا مجھے نہین آتا کہین نظر

کیا قتل کر کے چاہ مین لاشہ گرا دیا
کیا زیر خاک میری قمر کو چھپا دیا

۱۳

ہی تم مین کوئی صاحب اولاد یا نہین
درد دل حسین سی آگاہ کیا نہین
اسوقت ہوش سبط نبی کی بجا نہین
یہ حال ہی کہ آنکھون سے کچھ سوجھتا نہین

اکبر جو مل گئے تو ٹھہر جائیگا حسین
ورنہ تڑپ کی خاک پہ مر جائیگا حسین

۱۴

کہتے تھے اہل ظلم کہ یا سید امم
حضرت کی نور چشم سی واقف نہین ہین ہم
اک نوجوان تو آیا تھا با شوکت و حشم
چھاتی پہ اوس جری کی لگا نیزہ ستم

دو بار گرتی گرتی وہ غازی سنبھل گیا
گھوڑا کسی طرف اوسی لیکر نکل گیا

۱۵

سچ ہی عجب حسین تھا وہ غیرت چمن
سنبل سی گیسو پھول سا مونھ چاند سا بدن
شیرین زبان شگفتہ مزاج اور کم سخن
کیا کیا لڑا ہی لاکھون سی تنہا وہ صف شکن

چرچے اوسی کی حسن کی لشکر مین ہوتی ہین
یان کی بھی لوگ اوسکی جوانی پہ روتی ہین

۱۶

آغاز تھین مسین ابھی تھا عالم شباب
گویا زمین پہ چرخ سی اوترا تھا آفتاب
پیاسا تھا تین روز کا وہ آسمان جناب
غیرت یہ تھی کہ پینی کو ہمسے نہ مانگا آب

سوکھی تھی ہونٹ پیاس کی کچھ انتہا نہ تھی
لیکن طلب سی اوسکی زبان آشنا نہ تھی

۱۷

برچھی ستم کی ہو گئی سینے کی وار پار
رہوار سی جدا نہوا پر وہ شہسوار
گھیرے تھے چار سمت سی زخمی کو نیزہ دار
برسا رہے تھے تیر کماندار دس ہزار

مانند شیر جھومتا تھا قاش زین پر
بوندین ٹپک رہی تھین لہو کی زمین پر

۱۸

برچھی کی ساتھ چھد کی نکل آیا تھا جگر
مانند گل تھی تن کی قبا خون مین تر بتر
تلوار ایک ہاتھ مین اک ہاتھ مین سپر
گر فوج پر نظر تھی کبھی زخم پر نظر

پیٹھا گلی پہ تیر تو دم اوسکا رک گیا
ہاتھون سی دل کو تھام کی گھوڑی پہ جھک گیا

[illegible]

یہ حال ابن فاطمہؑ کے دل سی پوچھیے
زخم جگر کے درد کو گھائل سی پوچھیے

[illegible]

ای میری شیر کیا کسی جنگل مین چھپ رہی
ای میری چاند کونسی بادل مین چھپ رہی

[illegible]

بولو پدر سے تشنہ دہانی کا واسطہ
صورت دکھاؤ اپنی جوانی کا واسطہ

[illegible]

تھامی ہوی کلیجے کو گھبرائی پھرتی تھے
اک اک قدم پہ تھوکرین کھا کھا کے گرتی تھے

[illegible]

اکبر سنبھال لو کہ نہایت ضعیف ہین
بیٹا ابھی جوان ہو تم ہم نحیف ہین

[illegible]

اک داغ تیری خلق سی جانی کا رہ گیا
ارمان مانکو بیاہ رچانی کا رہ گیا

[illegible]

دیکھی جو کوئی لاش تو گھبرا کی گر پڑے
جلدی کبھی چلو کبھی غش کھا کی گر پڑے

[illegible]

فرزند فاطمہؑ کی نحیفی پہ رحم کر
ای نوجوان پدر کی ضعیفی پہ رحم کر

[illegible]

طاقت جو تھی بدن مین وہ سب بھائی لیگئے
اب تم ہماری آنکھونکی بینائی لیگئے

بجا ہے لال کی خاک قدم پر جو اشک ریزی کرے
بجا ہے لال کی خاک قدم پر جو اشک ریزی کرے

کیا کچھ بھلا کرتا نہیں وہ دوست ہو دیندار جو
کیا کچھ بھلا کرتا نہیں وہ دوست ہو دیندار جو

بجا ہے لال کی خاک قدم پر جو اشک ریزی کرے
بجا ہے لال کی خاک قدم پر جو اشک ریزی کرے

۲۱۷

گھبرا کے ایک شخص نے راوی سے یون کہا
بی بی یہ کونسی ہے جو نکلی ہے بے ردا
مریم ہے یا خدیجہ ہے یا بنت مصطفیٰ
بولا وہ کانپ کر کہ قیامت ہوئی بپا

خواہر حسینؑ کی ہے نواسی نبیؐ کی ہے
مونھ پھیر لے ارے یہی بیٹی علیؑ کی ہے

۲۱۸

لکھتا ہے ایک راوی غمگین و دل کباب
تھی دشت نینوا مین وہ بی بی جو بے نقاب
چہرے پہ آفتاب کے تھا دامن سحاب
گیتی کو زلزلہ تھا زمانے کو اضطراب

گر گر کے آشیانون سے طائر پھڑکتے تھے
چنگھاڑتے تھے شیر ہرن سر پٹکتے تھے

۲۱۹

اوس حشر مین جو شہ نے بہن کی سنی صدا
جلدی اوٹھا کے لاش چلے شاہ کربلا
دیکھا کہ دوڑی آتی ہے زینبؑ برہنہ پا
رو کر پکارے وا اسفا وا مصیبتا

سر ڈھانپ لو ردا سے قیامت بپا نہو
گھر مین چلو بہن علیؑ اکبر خفا نہو

۲۲۰

اب روک لے کمیت قلم کی عنان انیس
بزم عزا مین سب ہین تمسے قدردان انیس
پیری ہے یہ سفر کا رہے دھیان ہان انیس
کیا جانیے روانہ ہو کب کاروان انیس

خیمے مسافران عدم نے نکالے ہین
جس قافلے مین تم ہو وہ سب چلنے والے ہین

۱ سلام

سلامی خلق کا آغاز و انجام و سپہ ظاہر ہے
کہ جو اول ہے ہر اول سے ہر آخر سے آخر ہے

۲ الٰہی بخش دے اپنے کرم سے میرے عصیان کو
کہ مین ہون بندۂ محتاج تو ہر شے پہ قادر ہے

۳ دو عالم دو ورق ہین اک کتاب وصف حیدر ہے
یہ مجموعہ ہے وہ جسکا نہ اول ہے نہ آخر ہے

۴ کہا عباس نے پانی تو پینے دو مسلمانو
تمھارا میہمان سید ہے بیکس ہے مسافر ہے

۵ جو اچھے ہین اونھین ملتا ہے مر کر قرب اچھون کا
قریب قبر سرور تربت ابن مظاہر ہے

۶ کہا حضرت نے حر سے تیسرا فاقہ ہے بچون پر
مرے احوال سے رزاق عالم خوب ماہر ہے

۷ حسین ابن علی کہتے تھے گر امت کے کام آئے
یہ بچے بھی مرے موجود ہین یہ سر بھی حاضر ہے

۸ بھلا اونکی ثنا کیونکر کرے کج مج بیان مجھسا
فرشتون کی زبان مداحی حیدر مین قاصر ہے

۹ پیادہ سید سجاد سوے شام جاتے ہین
قطعہ نہ محمل ہے نہ ہودج ہے نہ اشتر ہے نہ قاطر ہے

۱۰ پکارا خولی ملعون صف آرا جب ہوئے حضرت
نبی مجکو برہنہ سر نظر آئے یہ کیا سر ہے

۱۱ حصین ابن نمیر روسیہ نے تب کہا ہنسکر
یہ اولاد نبی کا سحر ہے جو تجھپہ ظاہر ہے



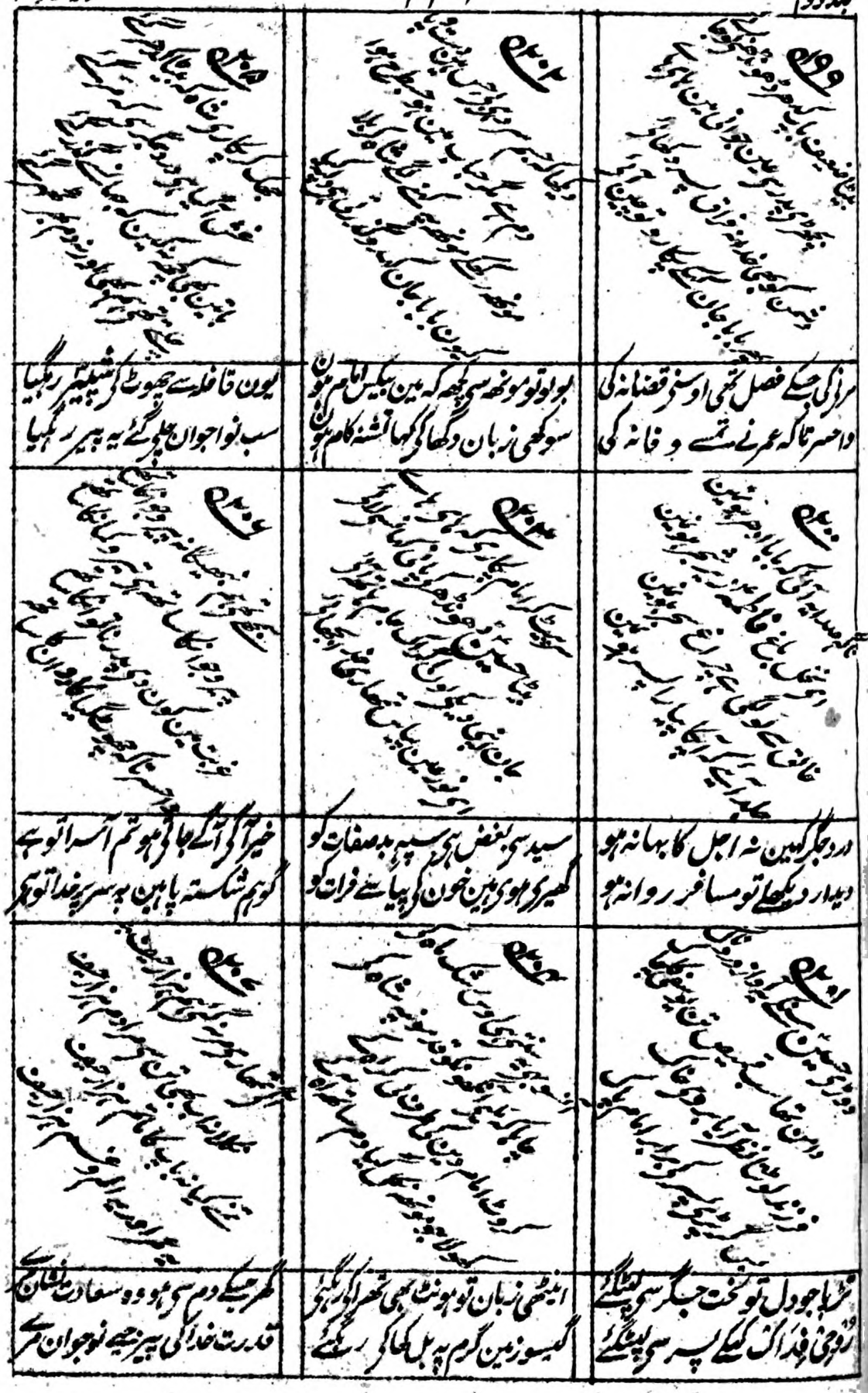

۱۹۰

نکلا پری سے شیث ربیعی جفا شعار
ہمراہ تھے شقی کے کماندار دس ہزار
تیرونکا زنہ برس گیا پیاسے پہ ایکبار
راکب کا جسم گھوڑے کے پہلو ہوئے فگار

اوڑ اوڑ کے طے جو کرتا تھا راہ ثواب کو
غل تھا کہ پر خدا نے دیے ہین عقاب کو

۱۹۱

نکلے کمانکشونکے جو حلقے سے وہ جناب
تھی پھر تو برچھیونکی کرن گرد آفتاب
ڈوبے لہو مین لٹنے لگا گلشن شباب
روتے تھے خونکے آنسوؤنسے دیدۂ رکاب

مجروح شیر بیچ مین تھا اوس ہجوم کے
نیزے پہ نیزے کھا رہے تھے جھوم جھوم کے

۱۹۲

طے کرکے معرکہ یہ پھرے تھے کہ ناگہان
چھاتی پہ سامنے سے لگی ظلم کی سنان
دل توڑ کر انی جو ہوئی پشت سے عیان
نیزہ جگر سے کھینچ کے تڑپا وہ نوجوان

ٹکڑے کبد کے خونکے دڑیڑونمین بہ گئے
گھوڑے پہ یا علیؑ ولی کہکے رہ گئے

۱۹۳

سینہ تو زین پر تھا عیال فرس پہ سر
چھوٹی تھی لٹکے ہاتھونسے نہ تیغ نہ سپر
اٹکا ہوا تھا پسلیونکے بیچ مین جگر
لخت جگر ہوئے تھے لہو کے ادھر ادھر

تڑپاتا تھا جو گھوڑے پہ صدمہ تکان کا
غل تھا کہ دم نکلتا ہے کڑیل جوان کا

۱۹۴

چلا رہا تھا یون پسر سعد روسیاہ
ابن نمیر کیا ترا نیزہ چلا ہے واہ
ہم مین کسی سے قتل نہوتا یہ رشک ماہ
بیکس حسینؑ ہوگئے آخر ہوئی سپاہ

کردی خبر کوئی علیؑ اکبر گذر گئے
دیکھو تڑپ رہے ہین کہ شبیرؑ مر گئے

۱۹۵

بڑھ کر پکارا شمر ستمگار و بدخصال
اے ابن فاطمہؑ خلف شیر ذوالجلال
جلد آکے دیکھیے پسر نوجوان کا حال
لاشہ سمونسے گھوڑونکے ہوئیگا پائمال

جو حملہ ور تھا تیغ دو دم تول تول کے
دم توڑتا ہے اب وہی منھ کھول کھول کے

۱۹۶

پہونچی یہ جانگزا جو صدا گوش شاہ مین
دنیا سیاہ ہوگئی شہ کی نگاہ مین
دوڑے گرے اوٹھے گئے جا اوتنی راہ مین
آئے جگر کو تھامے ہوئے قتلگاہ مین

چارونطرف جلال مین جاتے تھے اسطرح
بچے کو کھوکے شیر تڑپتا ہے جسطرح

۱۹۷

دوڑے گئے اودھر کبھی چھپٹے ادھر کبھی
بن مین کبھی تھے زمین کبھی نہر پر کبھی
تھامی کمر کبھی تو سنبھالا جگر کبھی
کی مڑکے خیمہ گاہ کی جانب نظر کبھی

تشویش تھی کہ مادر اکبرؑ نکل نہ آئے
خیمے سے بنت فاطمہؑ باہر نکل نہ آئے

۱۹۸

چلاتے تھے کہ اے علیؑ اکبر کدھر ہے تو
مرتا ہے اب پدر مرے دلبر کدھر ہے تو
کچھ سوجھتا نہین مرے باور کدھر ہے تو
دن ہے کہ رات اے مہ انور کدھر ہے تو

آباد گھر حسینؑ کا تاراج ہوگیا
خورشید دوپہر سے غروب آج ہوگیا

۱۸۱

لشکر میں پڑا دھوم جو اکبر کے سفر کی
رونے لگے سب دیکھ کے صورت پدر کی
ہر ایک کی تھی فرق پہ دہشت سی ظفر کی
ہمراہ جو راجہ تھا تو قاسم سی کنور کی

۱۸۲

فرمایا شہ نے آج علی اکبر سفر میں ہیں
بیٹی کسی کی رانڈ نہیں بیبیاں ہیں ہیں
کہتی ہے یہ زینب کہ ہمارا ہے آسرا
بھائی کا ہے بھروسا تو بھتیجے کا ہے سہارا

۱۸۳

چھوڑا سوار کو نہ فرس کو نہ ننگ کو
لائی کہاں سے دل کہ یہ صدمہ اوٹھا سکے
نیزہ ملا دو سینے سے گھوڑوں کو پھیر کے
اک شور تھا کہ کھا گئی مچھلی نہنگ کو
تم مانگو اور حسین نہ پانی پلا سکے
کشتہ کرو ہمیں علی اکبر کو گھیر کے

۱۸۴

دو ہو کے بڑھا جو برادر وہ بہادران
فرمایا شہ نے ہے ہے جوانان نامور
نکلی زمین میں ڈوب کے شرم سے خوبرو
جس پل پیادہ ہو گئے وہ نوجوان
کیا کیا ہوئے ہیں ہم سے برادر جوان
نکلے جو گھوڑوں میں تھے سوار پیادہ نوجوان

۱۸۵

گھوڑے پہ روکے ہاتھ علی نے سنبھالی باگ
سب طور تھا وغائے جناب امیر کا
روکی عنان ہاتھ سے گھوڑے نے باگ کھا
لاکھوں سے معرکہ میں کوئی یوں لڑا نہیں
حملہ نہ تھے غضب تھا خدائے قدیر کا
غل تھا کبھی عرب میں رن ایسا پڑا نہیں

۱۸۶

افلاک سے گذر گئی ساونت کی صدا
روکی تمام فوج نے اس شہ کی راہ میں
لشکر میں اک پکار ہوئی واہ رے جوان
آئی خدا کے عرش سے احسنت کی صدا
گھوڑا اڑا کے آ گئے قلب سپاہ میں
ڈھالوں پہ ہاتھ مارتے تھے بادشاہ و خان

۱۸۷

موقوف تھا حسین کی جانب سے وار کا
قلب و جناح کو بھی دلاور سنبھالتے
دیکھا زمین پہ سجدہ کیا شاہ ابرار نے
سمجھے کہ سب سے پہلے وہ ہوں گے شکار کا
گھیرے کے بیچ میں تھے برادر علی کے ساتھ
فرمایا کردگار سے خلعت ہے اس شکار کا
نیزوں پہ تھے سروں کے تو ہاتھوں میں تھے سپر
تیغوں کا تھا وہ وقت نہ خنجر کا وار کا

۱۸۸

موت آئی اب تو روح کو راحت نصیب ہو
یوں حملہ ور تھے تیغ زنوں کی قطار پر
زخموں سے تو بھی چور ہے اور ہم بھی چور ہیں
کیجے دعا کہ جلد شہادت نصیب ہو
جاتا ہے شیر جیسے غنیموں کے ڈار پر
افسوس بس یہی ہے کہ بابا سے دور ہیں

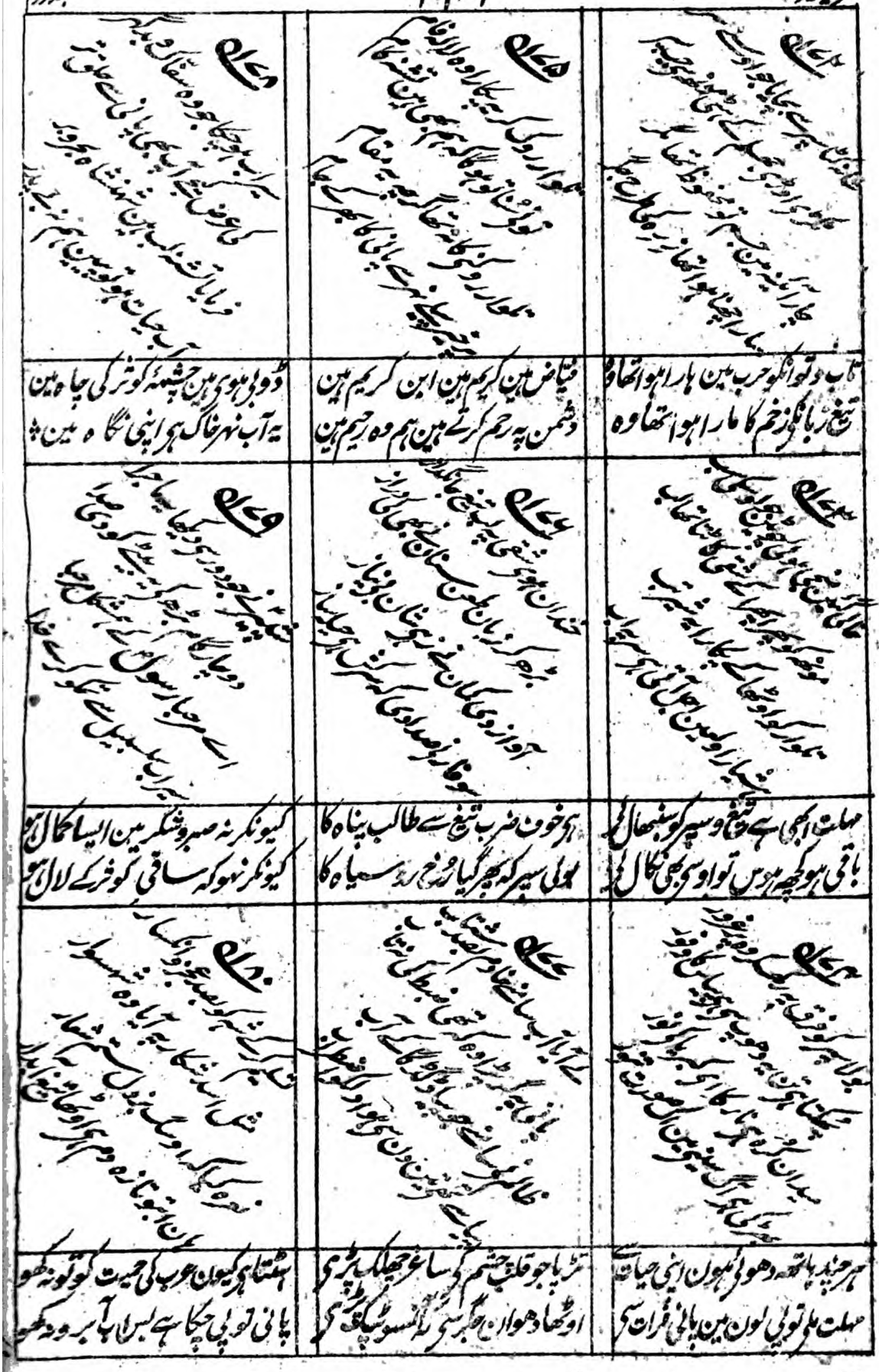

۶۴

اے تیغ بادشاہ بجف شعلہ بار ہو
اے شمسوار اسپ تعدی کا زار ہو
اے برق طبع کوند نمایاں کنار ہو
اے سیف فاتحہ و زبان ذوالفقار ہو

ہان معرکہ ہے بن کے لڑائی بگڑ بنجائے
چوتھین نبی ہون سب کوئی مضمون لڑ بنجائے

۶۵

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۶۶

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۶۷

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۶۸

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۶۹

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۷۰

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۷۱

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۷۲

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۷۳

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۷۴

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۷۵

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۷۶

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۷۷

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۷۸

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۷۹

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۸۰

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۸۱

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۸۲

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۸۳

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۸۴

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۸۵

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۸۶

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۸۷

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۸۸

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۸۹

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۹۰

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۹۱

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۹۲

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۹۳

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۹۴

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۹۵

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۹۶

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۹۷

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۹۸

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۹۹

ہان غازیو دکھاؤ تمہون تیغ کا ہون تیور
غل ہو درود کا وہ فضا نور نور ہو
نرسے کا تیغ اور ادھر اسپ شہ دلاور
آرا دو نیم ہو صف اعدا دو دو کر ہو

دونو لکو معرکہ مین تمغا ہے جنگ کی
باگین اوٹھی ہوئی ہین کمیت و سرنگ کی

۱۰۰

کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن
کافر ادھر ہو اور ادھر ہون لاکھ مرد و زن

باطل چلا جہانسے کہ حق کا ظہور ہے
جو نار ہے وہ نار ہے پھر نور نور ہے

۱۵۴

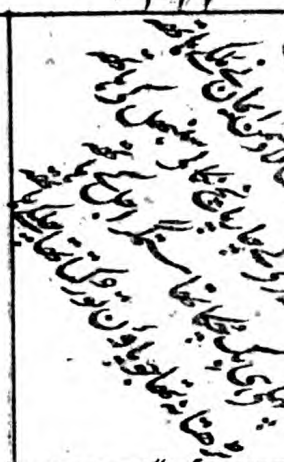

مدح علیؑ رسولؐ خدا کی زبان پہ ہے
لا سیف و لا فتیٰ کی صدا آسمان پہ ہے

۱۵۵

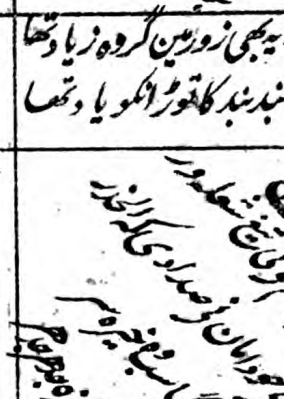

کم تھے نہ یہ بھی زور مین گر وہ زیاد تھا
نیزے کے بند بند کا توڑا نکو یاد تھا

۱۵۶

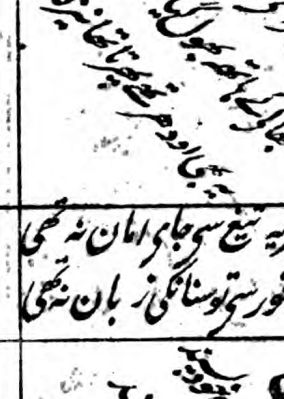

قربان زور و ضربت نصرت نشان کے
کھل کر قفا پہ بندھ گئے بازو کمان کے

۱۵۷

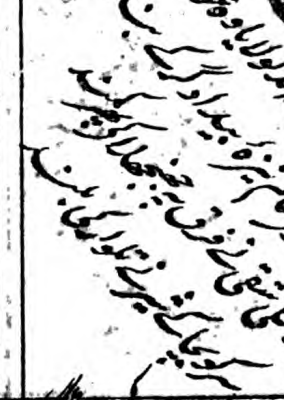

ساتون جہنم آتش فرقت مین جلتی ہین
شعلے تری تلاش مین باہر نکلتے ہین

۱۵۸

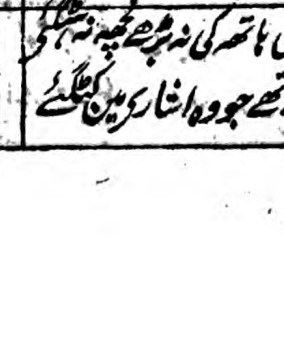

جانا کدھر یہ تیغ سی جاہی امان نہ تھی
دیکھا جو غور سے تو سنانکی زبان نہ تھی

۱۵۹

گردش تھی ہاتھ کی نہ پڑھے چپہ نہ ہاتھ کی
حلقے کھلے تھے جو وہ اشاری مین کٹ گئے

۱۶۰

تلوارین کھنچ گئین دم تیغ آزمائی ہے
آفت کا معرکہ ہے غضب کی لڑائی ہے

۱۶۱

سہما یہ دل کہ بجلی موذی کی جان پر
ناوک زمین پہ تھا تو کمان آسمان پر

۱۶۲

گر زا سطرح نکل گیا پنجے سے چھوٹ کے
سمجھے یہ سب زمین پہ گرا ہاتھ ٹوٹ کے

۱۴۵

وہ فوج جسکو دیکھے مرے ہوش سر بگون
کنیں شرار غیظ سے آنکھون مین و عارضون
غلطان و بد مزاج و غضبناک و سرد رون
کنیں نشان خشم سے بھی قوس مین فرون

تیغ و سنان مین رشک نر یمان و گیو تھا
کہنے کو آدمی پہ حقیقت مین دیو تھا

۱۴۶

بولا شمر کہ فوج کا لشکر ہی ہے وبال
فوجون مین موج صرصر شمشیر ہے مآل
نیزون مین کہکشان ہے یہ بھالون مین شیر جنگ کا جلال
مغفر وجوان پہ تیغ ہے یہ تیر ہے یہ ڈھال

سر بر ہو کون قہر خدا ہے وغا نہین
اسپر کہ تین روز سے پانی ملا نہین

۱۴۷

دریاے موج خیز پہ بھی وہ حباب تھا
زخم ہر دشقی کا آنکھ ملاتی ہی آب تھا

۱۴۸

بعد از سلام یہ کہا زینب نے بھائی سے
آیا ہے کیا کہ لشکر اعدا بڑھا ہے سے
نیزہ زمین پہ مارکے بولا وہ بہادر
کیا کہہ دیا ہے تم نے یہ کیون بی جان کر

لشکر ہے کار زار کا آیا ہے کون جوان
عباس نے کہا کہ ہے فاطمہ کا نور عین ہے

۱۴۹

ناصح کہا اس سے کہ ہے میرا مونس و غمخوار
بولا کہ ہے علی کا خلف ہے یہ تیغ دار
پھر کیا ہے علی کا خلف ہے یہ تیغ دار
سنتے ہی ہوش ہو گیا کافور مثل خار

کی عرض اوس شقی نے کہ ابن الحسین ہے
پیدا کیا ہی نام ہزارون کو مار کے

۱۵۰

آلات حرب تن پہ سجے کیسے خوب ہے
سانچے مین قد کے ڈھل گئی ہے جسکی جو قبا
سر مین وہی غرور وہی فر وہی ہے شان
کوڑا کیا فرس کی جو باگ اوسنے پھیر کے

اوترونگا اب فرس سے سر اسکا اوتار کے
ہر صف مین دل ہوا کہ چلا مونھ مین شیر کے

۱۵۱

آیا ورا کہ خوش جو ہے بہتر فریب زد
ہمشکل مصطفےٰ کو کیا یا علی مدد
پیشی پہ ہو کہ شیر کی ہو یا نبی کی جد
ہو نا آرا کیا ہے جو لڑتا ہے کس کے ضد

لشکر مین ہو کہ صف مین کہ لڑتا ہے کس کے ساتھ
ہے ہے علی کا لال ہے ہے فاطمہ کا جایا

۱۵۲

ہنگام رزم ہے جو کسی کا غضب سے رنگ
آنکھون مین خون ہو کہ ہو چہرہ شفق کا رنگ
ہو جسم پر پسینہ کہ ہو ابر مین ترنگ
ہو ہو کے سرخ ہوتے ہین سبزے کے بھی پتنگ

آمد مین ہو شکوہ و تہی دہ ہو کہ پر غرور
سرکش زمین پہ گر کے سنبھلتا نہین کبھی

۱۵۳

دیکھا ندر اسی کا مزاج اوائل مین
سبقت کسی سے ہم نہین کرتے لڑائی مین
معذور رکھا کرتے ہین خاص و عوام کو
حاضر ہین سب کے واسطے ہر وقت جان کو
ہے زیادہ کون ہاتھ مین تلوار کا دھنی
ہے ہے علی کے ساتھ ہے صورت یہ بھی نئی

نخل غرور پھولتا پھلتا نہین کبھی

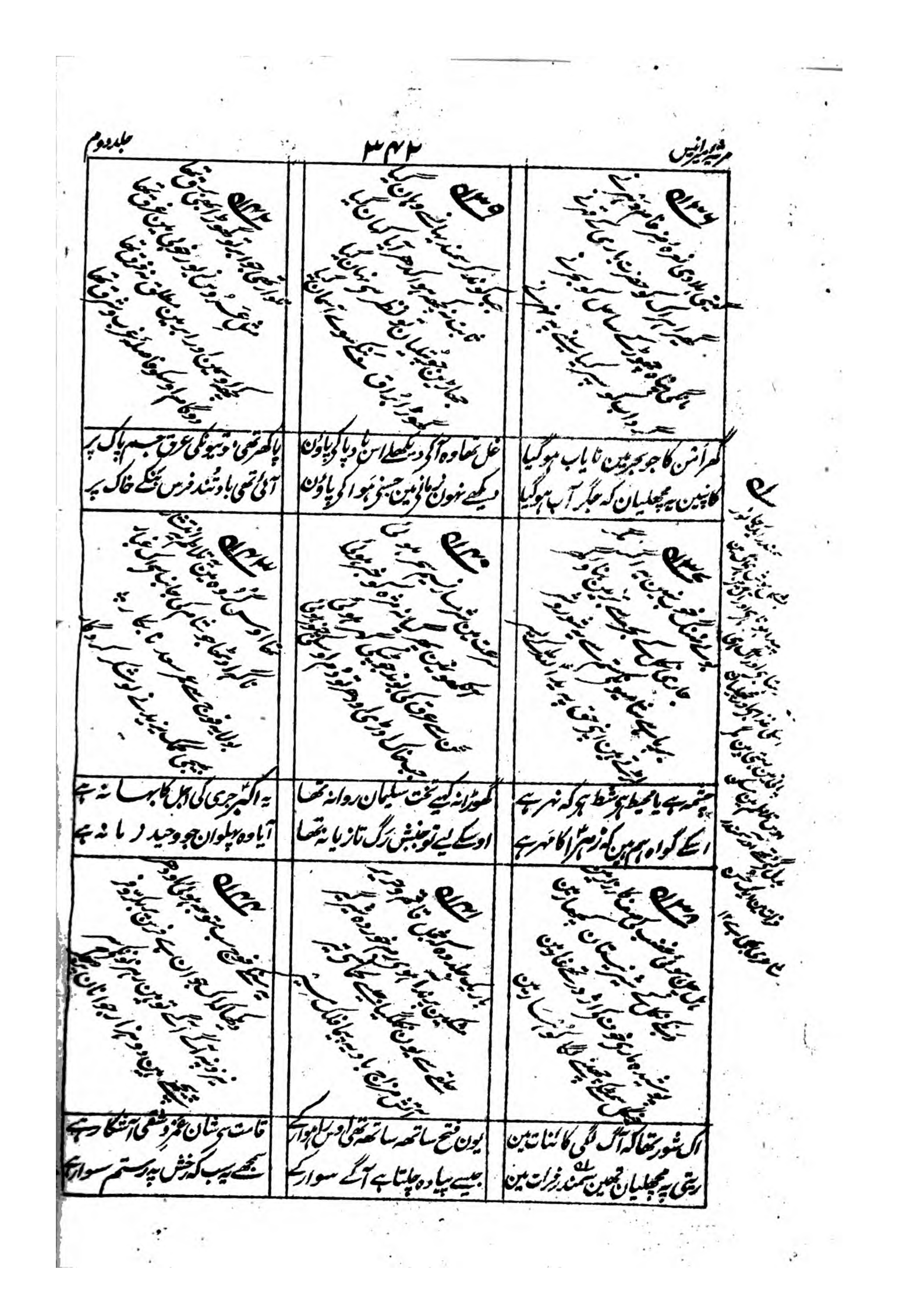



چھوڑا سوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو
اک شور تھا کہ کھا گئی مچھلی نہنگ کو

جوہر سے اوسکا جسم جواہر نگار تھا
گویا گلی مین حور کے ہیرے کا ہار تھا

پہنچائی تیغ تیر مین برسون گذار کے
بس پھینکدو چڑھے ہوے چلّے اوتار کے

ہر اک کمند دام بلا مین اسیر تھی
وان خود امان کی طرح کمان گوشہ گیر تھی

پانی نہ اوسکے آگ لگاوی زمانے مین
اک آفتِ جہان تھی لگانے بجھانے مین

سالم تھا پیش آئینۂ تیغ جو نہ تھا
لشکر مین کونسا تھا وہ یکتا جو دونہ تھا

پامال کرکے یون انھین یہ مہ لقا پھرے
جسطرح جنگ بدر سے شیر خدا پھرے

لو ہل بھی دب گیا تھا یہ معنی ہین ضرب کے
دریا بھی آب تیغ سے بے آبرو ہوا
غل تھا کہ لو فرات کا پانی لہو ہوا

۱۱۸

ظالم نے طرح سوی دوزخ روانہ تھا
سر تھا نہ صدر تھا نہ سپر تھی نہ شانہ تھا

۱۱۹

بہتا تھا خون زین پہ جو اہل خلاف کا
غرہ خوشی سے سرخ تھا چہرہ مصاف کا

۱۲۰

سالم رگین جسم کی نہ استخوان رہے
ٹوٹی قفس میں طائر وحشی کہان رہے

۱۲۱

نسبت تھی ذوالفقار سے اوس بیدیل کو
دھبا کہین لگا ہے نجیب و اصیل کو

۱۲۲

بھاگین تیغ گھاٹ تیغ کا مابین راہ تھا
خشکی مین فوج شام کا بیڑا تباہ تھا

۱۲۳

کھولا کمر کا بند تو در آئی زمین مین
زین سے گئی فرس مین فرس سے زمین مین

۱۲۴

دم مین نہ وہ غرور نہ وہ خودسری رہی
مجرم وہی رہا یہ خطا سے بری رہی

۱۲۵

گشتونپہ گشتی لاشونپہ لاشونکا بار تھا
عصیانکا اوسپہ بوجھ غضب کا فشار تھا

۱۰۹

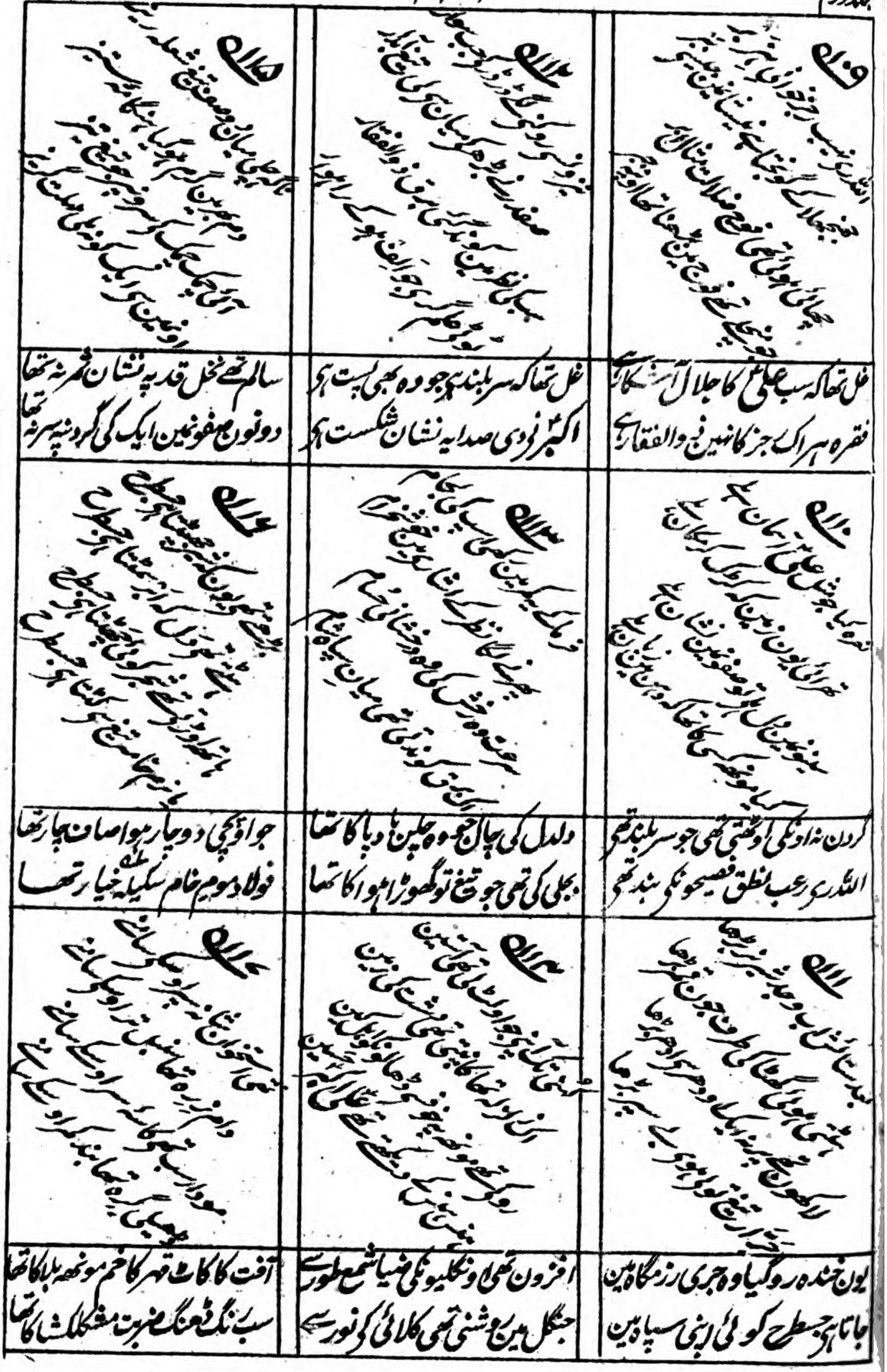

اللہ رے نہیب رجز خوانی ہر ابر
جھنجھلا کے گونجتا ہے نیستان میں جیسے تیر
چھائی ہوئی تھی فوج ضلالت مثال ابر
جو منچلے تھے فوج میں بڑھنا تھا اونپہ جبر

غل تھا کہ سب علیؑ کا جلال آشکار ہے
فقرہ ہر اک رجز کا نہیں ذوالفقار ہے

۱۱۰

نعرہ کیا جو مثل علیؑ آسمان ہے
تھرائی یون زمین کہ کڑک کر مکان ہے
سینون میں دل ہلے تو صفون میں نشان ہے
کیا مونھ کسی کا تھا کہ دہن میں زبان ہے

گردن نہ اونکی اوٹھتی تھی جو سربلند تھے
اللہ رے رعب نطق فصیحونکی بند تھے

۱۱۱

بعد ستائش اب وجد شیر نر بڑھا
ہٹتی ہوئی گھٹا کی طرف جون قمر بڑھا
لاکھون تھے پر نہ ایک اودھر سے ادھر بڑھا
حرّار تیغ تولے ہوئے بے سپر بڑھا

یون خندہ رو گیا وہ جری رزمگاہ مین
جاتا ہے جسطرح کوئی اپنی سپاہ مین

۱۱۲

تیزون سے روکنے لگے ڈر ڈر کے جب سوار
صفدر نے بڑھ کے میان سے لی تیغ آبدار
سب کی نظر مین کوند گئی برق ذوالفقار
ٹوٹے علم گرے جو الف ہو کے راہوار

غل تھا کہ سربلند ہے جو وہ بھی پست ہے
اکبرؑ نے دی صدا یہ نشان شکست ہے

۱۱۳

فرما کے یہ کمر مین رکھی اسپ کی لجام
پھرنے لگا نظر کے اشارے مین خوش خرام
سرعت وہ رخش کی وہ درخشانی حسام
اک برق کوندتی تھی میان سپاہ شام

دلدل کی چال جو وہ چلن باد پا کا تھا
بجلی کی تھی جو تیغ تو گھوڑا ہوا کا تھا

۱۱۴

کہنی تک آپنے جو اولٹ لی تھی آستین
اک زلزلہ تھا کانپتی تھی دشت کی زمین
روکے تھے مونھ پہ خوف سے ڈھالونکو ہل کین
ہنس ہنس کے دیکھتے تھے علی اکبرؑ حسین

افزون تھی اونگلیونکی ضیا شمع طور سے
جنگل مین روشنی تھی کلائی کے نور سے

۱۱۵

ناگہ چلی میان دو صف تیغ شعلہ ریز
دم بھر مین گرم ہو گیا ہنگامۂ ستیز
آئی چمک چمک کے سرون پر جو تیغ تیز
اونمین سے ایک کو نہ ملی مہلت گریز

سالم تھے نخل قد پہ نشان ثمر نہ تھا
دونون صفون مین ایک کی گردن پہ سر نہ تھا

۱۱۶

بڑھتے تھے یون کہ شیر جھپٹتا ہے جسطرح
ہٹتے تھے دل کہ ابر سمٹتا ہے جسطرح
ہاتھ اوڑتے تھے شجر کوئی چھٹتا ہے جسطرح
یا نرم خامہ تیغ سے کٹتا ہے جسطرح

جو اونچی دو چار ہوا صاف چار تھا
فولاد موم خام سکیلہ[1] خیار تھا

۱۱۷

تھی استخوان شانہ سپر اوسکے سامنے
دام زرہ تھا سنبل تر اوسکے سامنے
مودار سب تھے کاسۂ سر اوسکے سامنے
ڈھیلی گرہ تھا بند کمر اوسکے سامنے

آفت کا کاٹ قہر کا خم مونھ بلا کا تھا
سب رنگ ڈھنگ ضربت مشکلکشا کا تھا

[1] سکیلہ ایک قسم ہے لوہے کی فولاد سخت سے ۱۲

[illegible]

اعجاز ہی زبان بلاغت نظام مین
قرآنکی ساری شان ہے انکے کلام مین

[illegible]

غل تھا عمر[1] کا سر ابھی لائین جو زور ہو
اسکو نگاہ بد سی جو دیکھین تو کور ہو

[illegible]

گر نور احمدی کی جہانمین ضیا نہو
انعام پھر وہ دون جو کسی نی دیا نہو

[illegible]

قبضے مین آسمانکی خزانے زمین کے گنج
ہنس ہنس کے یہ لٹاتی ہین دُرِّ ثمین کے گنج

[illegible]

وقت ادب ہی ہاتھ سی تیغ و سپر رکھو
آئی رسولؐ دوڑ کی قدمونپہ سر رکھو

[illegible]

جنگل تھا سب سیاہ ہجوم سپاہ سی
کوسون چھپی ہوئی تھی ترائی نگاہ سی

[illegible]

کیون شور ہو نہ انکی قدم کے ثبات کا
جس سے تھما ہوا ہی سفینہ نجات کا

[illegible]

پیارا یہی پسر ہی شہ مشرقین کا
خوش ہو کہ خاتمہ ہوا فوج حسینؑ کا

[illegible]

دیکھا نگاہ قہر سے ہر نابکار کو
گویا خدا کا شیر بڑھا کارزار کو

[1] یعنی عمر ابن سعد ۱۲

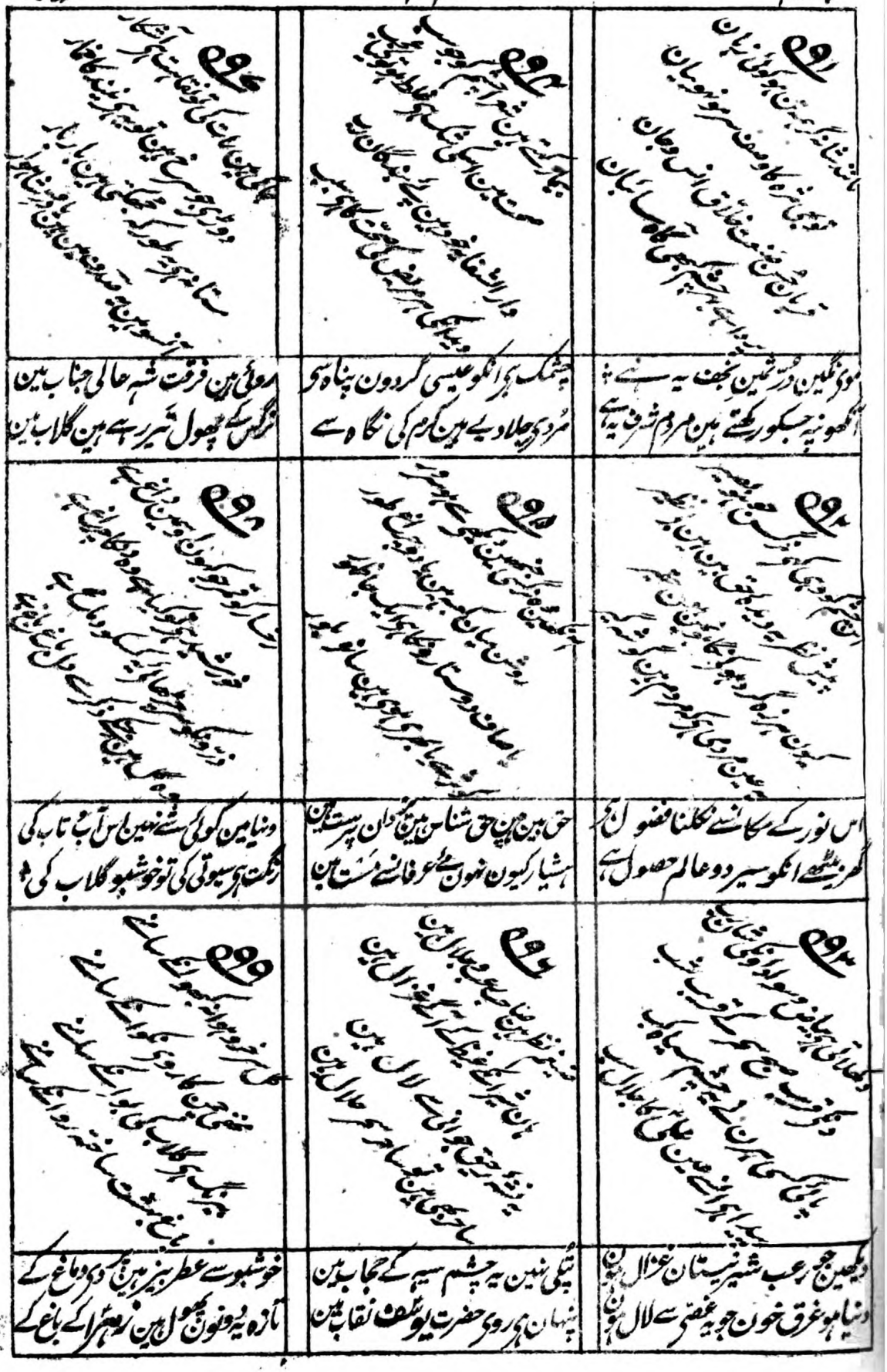

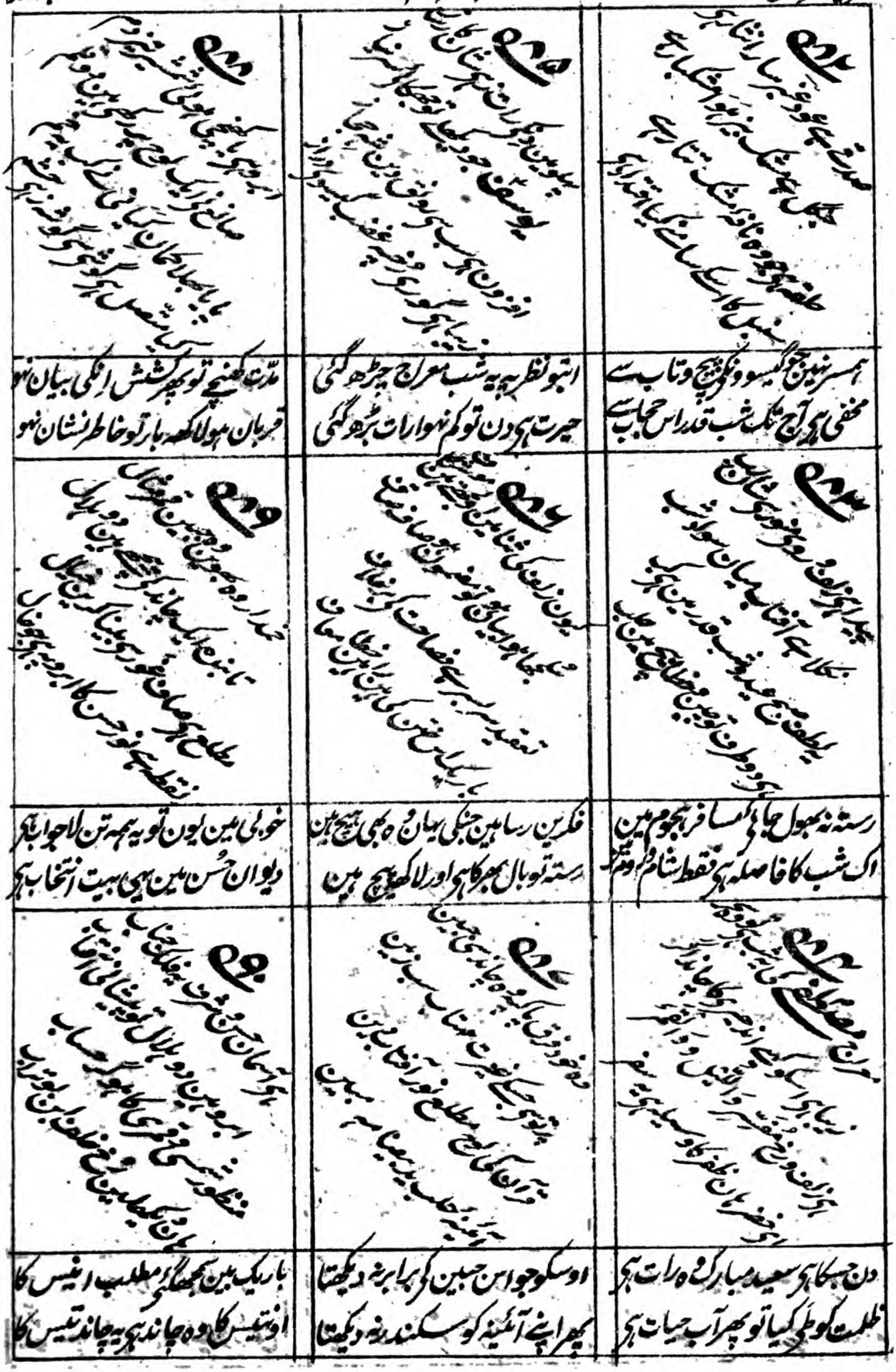

۷۳

حلقے سے بی بیونکو جو نکلا وہ آفتاب
ہمراہ تھے پسر کے امام فلک جناب
چڑھنے لگا فرس پہ تو دل کو رہی نہ تاب
گھبرا کے شہ نے ہاتھ بڑھایا سوئے رکاب

تڑپا جو دل تو ہاتھونکو حضرت کی تھام کے
سر رکھدیا پسر نے قدم پر امام کے

۷۴

آئے ہین ہم بھی خیر سے دھارو سفر کرو
اچھا بساؤ دشت کو ویران گھر کرو
تیغون مین آفتاب سا سینہ سپر کرو
پھر دیکھلے یہ باپ ذرا مونھ ادھر کرو

اکجا رہی پہ غنچۂ خاطر کھلے نہین
مدت گذر گئی کہ گلے سے ملے نہین

۷۵

یہ کہکے خود سوار کیا نور عین کو
کس صبر سے ادا کیا خالق کے دین کو
روتا اوس آفتاب نے چھوڑا حسین کو
روشن ضیا ہی رخ نے کیا مشرقین کو

قدسی درود پڑھتے تھے چہرے کے نور پر
گھوڑے پہ آپ تھے کہ تجلی تھی طور پر

۷۶

تھرا کے عرض کی خلف مرتضیٰ ہین آپ
کعبہ ہین آپ یا شہ دین رہنما ہین آپ
شہ نے کہا مسافر ملک بقا ہین آپ
ہمصورت جناب رسول خدا ہین آپ

الفت نہین یہ پاس رسالت مآب ہے
ایسی سعید لال کی خدمت ثواب ہے

۷۷

کیونکر دھوان اوٹھے نہ جگر سے ہزار حیف
خدمت بھی کچھ ہوئی نہ پدر سے ہزار حیف
پانی کو اس شباب مین ترسے ہزار حیف
پیاسے چلے حسین کے گھر سے ہزار حیف

گو نہر تھی قریب مگر دسترس نہ تھا
تم خوب جانتے ہو کہ بابا کا بس نہ تھا

۷۸

وہ شوخیان سمند فلک سیر کی وہ چال
پیل دمان کہین کہین ضیغم کہین غزال
مرکب جو بے عدیل تو راکب بھی بے مثال
رعب و نہیب و دبدبۂ و سطوت و جلال

بجلی کی زرق برق تھی ساز و یراق پر
غل تھا چڑھے ہین احمد مرسل براق پر

۷۹

صدقے مین اس لحاظ کے اے رتبہ دان مرے
عاشق مرے شفیق مرے مہربان مرے
مہرو مرے حسین مرے شیر ژیان مرے
پیر مین باپ کیا کرے اے نوجوان مرے

طاقت تھی جس سے دل کو وہ دولت بچھڑ گئی
مین تو یہ جانتا ہون کہ دنیا اوجڑ گئی

۸۰

کوثر پہ جا کے کہیو علی سے ہمارا حال
لال آپکا بلا مین ہے یا شیر ذوالجلال
کٹ جائے میرا حلق کہ لاشہ ہو پائمال
حضرت کو اپنی بیٹیونکا چاہیے خیال

انکے قدم تھمین جو کوئی دستگیر ہو
ایسا نہو کہ دختر زہرا اسیر ہو

۸۱

پھیلی ہوئی تھی دشت مین زلف رسا کی بو
کچھ بو تھی گیسوؤنکی تو کچھ کربلا کی بو
غل تھا یہ بو ہے سلسلۂ مصطفیٰ کی بو
مٹی ہے اسکے سامنے مشک خطا کی بو

حلقے نہین یہ گیسوی عنبر سرشت کے
دیکھو کھلی ہوئی ہین دریچے بہشت کے

[illegible]

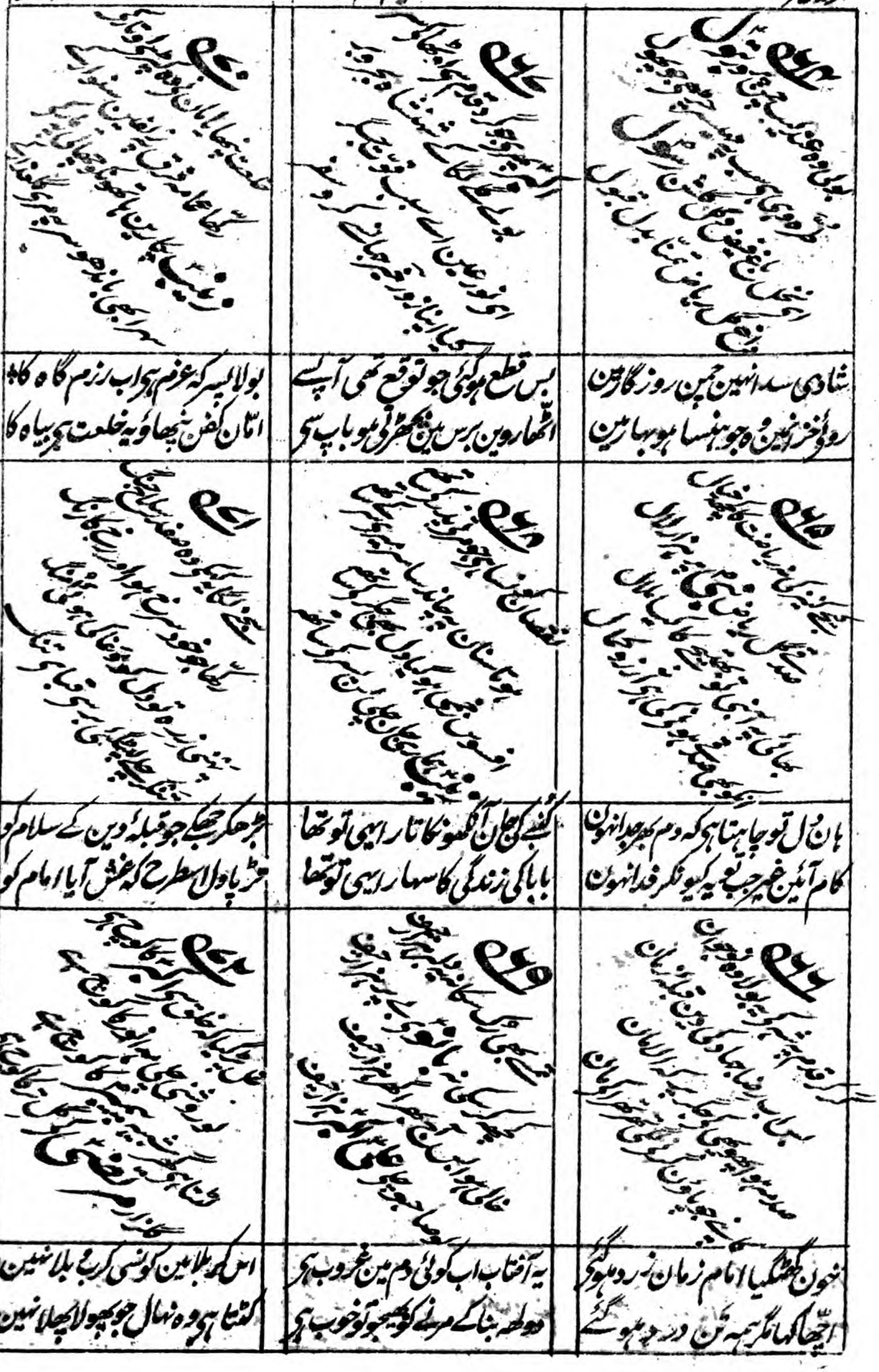

شادی سدا نہین چمن روزگار مین
روئے خزان مین وہ جو ہنسا ہو بہار مین

[illegible]

بس قطع ہو گئی جو توقع تھی آپ سے
اٹھارہوین برس مین بچھڑتی ہو باپ سے

[illegible]

بولا پسر کہ عزم ہے اب رزم گاہ کا
امان کفن پنہاؤ یہ خلعت ہے بیاہ کا

[illegible]

ہان دل تو چاہتا ہے کہ دم بھر جدا نہون
کام آئین غیر جب تو یہ کیونکر فدا نہون

[illegible]

کنبے کی جان آنکھونکا تارا یہی تو تھا
بابا کی زندگی کا سہارا یہی تو تھا

[illegible]

بڑھکر جھکے جو قبلۂ دین کے سلام کو
تڑپا دل اسطرح کہ غش آیا امام کو

[illegible]

خون گھٹ گیا امام زمان زرد ہو گئے
اچھا کہا مگر ہمہ تن درد ہو گئے

[illegible]

یہ آفتاب اب کوئی دم مین غروب ہے
دولھا بنا کے مرنے کو بھیجو تو خوب ہے

[illegible]

اس کربلا مین کونسی کرب و بلا نہین
کٹتا ہے وہ نہال جو پھولا پھلا نہین

۵۵

ہوتا ہے معرکہ مین محبت کا امتحان
اب گھر مین کسکے پاس ہے فرزند نوجوان
بیجان ہوئے جو دشمن سردار انس و جان
چرچا یہی کرینگی وفادار بی بیان

گھر اپنا فاطمہؑ کی بہو نے ڈبو دیا
فرزند کو بچا لیا وارث کو کھو دیا

۵۶

کانپا یہ سنکے بانوؑ نے ناشاد کا جگر
کی بنت فاطمہؑ کی طرف یاس سے نظر
ٹپکا کے اشک آنکھون سے بولی وہ نوحہ گر
ہے ہے یہ کیا کرین کہ مصیبت مین ہے پدر

بیجا ہلاک کوئی بھی کرتا ہے آپکو
کسطرح چھوڑے نرغۂ اعدا مین باپ کو

۵۷

شانے پہ مونھ کو رکھکے پکارے شہ زمن
امان کی تمسے بو مجھے آتی ہے اے بہن
بولی یہ ہاتھ جوڑ کے بانوؑ خستہ تن
آقا ابھی تو زندہ ہے اکبرؑ سا صف شکن

دکھ درد مین پدر کے پسر کام آتے ہین
آپ انکے ہوتے کسلیے میدان مین جاتے ہین

۵۸

چھاتی پہ رکھیے صبر کی سل بہر کردگار
لیچلیے مجکو پیش شہنشاہ نامدار
کہیے کہ آپ کرتے ہین کیون عزم کارزار
حاضر ہے صدقے ہونے کو آقا یہ جان نثار

کام اوس سے کیا زبان کو جو باتین رکیک ہون
لیکن یہ شرط ہے کہ پھوپھی بھی شریک ہون

۵۹

یہ ذکر تھا ادھر کہ پکارے امام دین
لو الوداع اے حرم ختم مرسلین
آپہونچے متصل در خیمے کے اہل کین
آئے جامۂ کہن اے زینبؑ حزین

رخصت کو آئین جو مری نازونکی پالی ہین
اکبرؑ کو روکیو یہ تمھارے حوالے ہین

۶۰

یہ کہکے پھوپھی کو دیکھکے بولے کہ ہے غضب
لو آفت آئی گھر پہ چلے شاہ تشنہ لب
دوڑے سرونکو کھولے ہوئے اہلبیت سب
بانوؑ گری تڑپ کے قدم پر بصد تعب

بیٹے نے تھامے ہاتھ شہ کربلائی کے
زینبؑ نے سر جھکا دیا سینے پہ بھائی کے

۶۱

مین آپ پر نثار بہن آپ پر فدا
مین صدقے جاؤن کیون انھین دیتے نہین رضا
حضرت نہونگے جب تو جیئیگا یہ مہ لقا
کہنے کو کھولے گریہ اکیلے رہے تو کیا

پھر مان کہان چھٹے جو یہ قدمون سے باپ کے
پیارا ہمین وہی ہے جو کام آئے آپکے

۶۲

زہراؑ کے بعد قافلہ سالار ہین یہی
ہان رتبہ دان سید ابرار ہین یہی
کہنے کو سب ہین پر مری مختار ہین یہی
ہان ہین یہی پھوپھی یہی غمخوار ہین یہی

ارشاد یہ کرین تو نثار امام ہون
بیٹا ہون آپکا مگر انکا غلام ہون

۶۳

شہ نے کہا بہن مجھے اسکا نہین خیال
ہے تمکو صابرونکی طرح صبر مین کمال
اے چین کو دیکھتے ہوئے ہین سب نہال
خود چاہتا ہون مین کہ یہ گل ہو نہ پائمال

شادی کے دن ہین آس غریب الوطن کی ہے
صدمہ مجھے یہ ہے کہ ریاضت بہن کی ہے

۴۶

ڈیوڑھی مین آئی روتی ہوئی بادشاہ دین
تھامے تھا ہاتھ باپ کا فرزند نہ حسین
شوق لقائے شہ مین بڑھی زینب حزین
بھائی کے گرد پھر کے پسر کی بلائین لین

سوزش نہ وہ رہی جگر و دل کے داغ مین
گویا بہار آگئی پژمردہ باغ مین

۴۷

بیت الشرف مین آئی جو شبیر خوشخصال
رانڈون کو روتے دیکھ کے صدمہ ہوا کمال
بڑھ کر پھوپھی سے بولے یہ اکبر بصد ملال
چلیے ذرا الگ تو کہون کچھ پدر کا حال

سب گھر نثار حضرت شبیر کیجیے
لٹنے کا طور ہے کوئی تدبیر کیجیے

۴۸

بڑھ کر کہا پھوپھی نے کہو جلد میری جان
گھبرا کے دیکھنے لگی بیٹی کے مونھ کو مان
آہستہ اونسے روئے یہ بولا وہ نوجوان
تم مین چلے تھے مرنے کو شاہنشہ زمان

مین پاؤن پر گرا ہون جو تشریف لائی ہین
گھر مین حسین آخری رخصت کو آئی ہین

۴۹

غربت مین جو مرینگے شہنشاہ بحر و بر
پھر کون سر پرست ہے کس سے تھمیگا گھر
اسوقت کس سے مین کہون درد دل و جگر
مانگو دعا کہ باپ سے پہلے مرے پسر

اوٹھ جاؤنمین جہان سے بابا کے سامنے
میرا گلا کٹے شہ والا کے سامنے

۵۰

امان قیامت آتی ہے جاتی ہے آبرو
اک جان بابا جان کی اور سیکڑون عدو
ہل من مبارز کا اودھر غل ہے چار سو
دیکھو نہ اب رکینگے شہنشاہ نیکخو

کفار لوٹ لینگے محمد کی آل کو
روکو خدا کے واسطے زہرا کے لال کو

۵۱

دیتے نہین رضا جو مجھے شاہ حق شناس
کہتا ہون صاف مین کہ فقط آپکا ہے پاس
کہیے امید کس سے رکھین اور کس سے آس
ہمکو تو اب حصول سعادت سے بھی ہے یاس

حق بھی ادا ہوئے نہ شہ خوشخصال کے
خوب آبرو حضور نے دی ہمکو پال کے

۵۲

حضرت کے پیار کی ہے بدولت مین رنج و غم
گھر بھی چھٹا پدر سے کہین کے رہے نہ ہم
ہے اب نفس کی آمد و شد خنجر و دم
مر جاؤنگا ابھی قدم پاک کی قسم

کیا لطف زیست وقت جو رخصت کا ٹل گیا
بابا اودھر گئے کہ ادھر دم نکل گیا

۵۳

مرتے جو سر کٹا کے تو ہوتا ہمارا نام
خیر اب تڑپ کے خاکیہ ہو جائینگے تمام
جو دونون صاحبون کی رضا کیا کرے غلام
لیکن جگہ ہے صبر کی ہمت کا ہے مقام

آسان ہے جبر دل پہ اگر اختیار ہو
وہ کیجیے کہ فاطمہ سے آنکھ چار ہو

۵۴

مہمان مین کوئی دم کے شہنشاہ بحر و بر
رخصت کو گھر مین آئے ہین باندھے ہوئے کمر
صدقے کیے پھوپھی نے تو حضرت پہ دو پسر
امان جگہ حجاب کی ہے سوچیے اگر

بیٹون مین کسکو سبط نبی پر فدا کیا
بتلائیے کہ آپنے زہرا سے کیا کیا



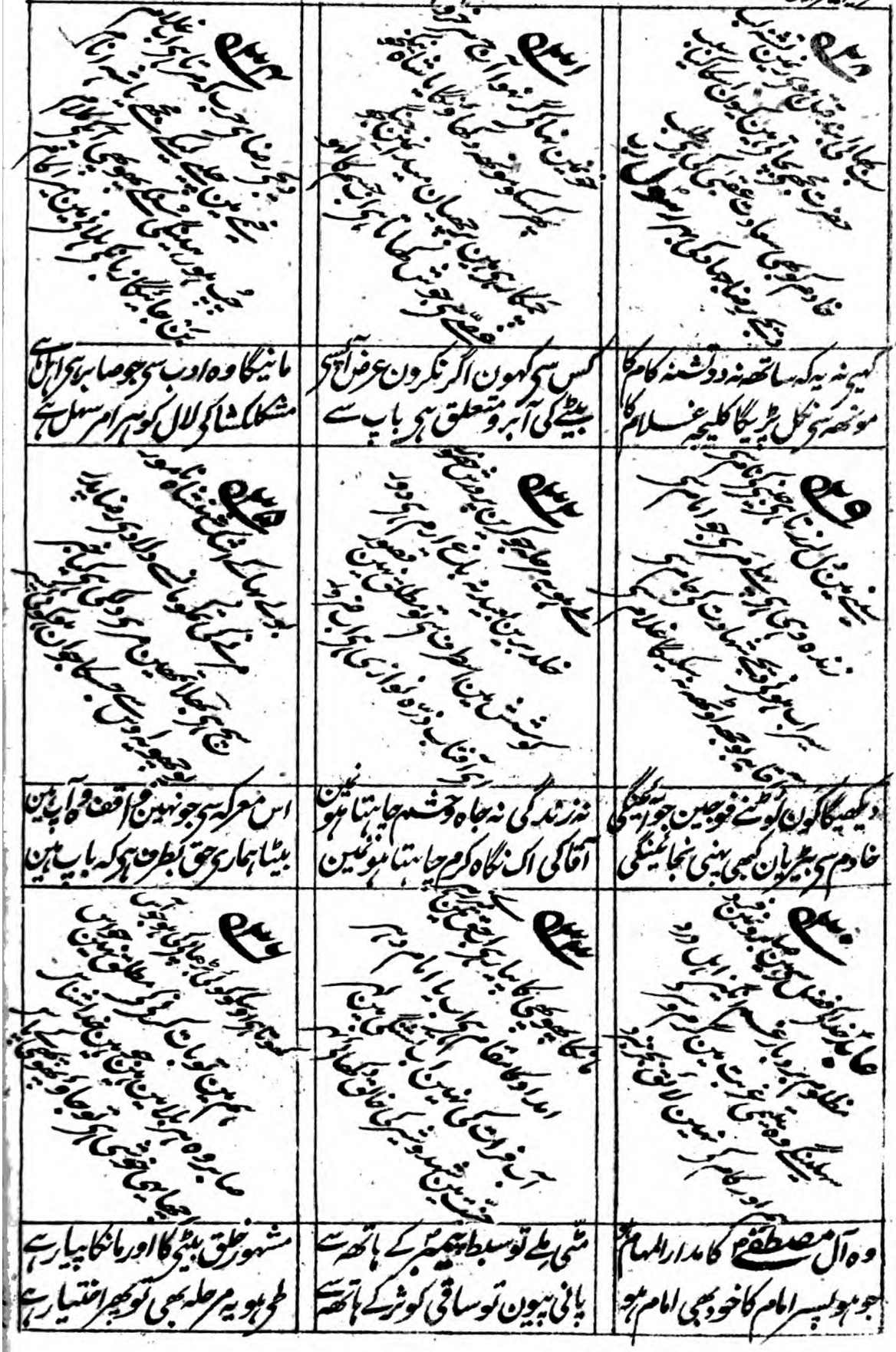



۲۱
اس خاک پر تمھاری قدر نہین ہی کسی کو آہ
ہو ایک جو لوں اگر تو بشر نہین کوئی خدا گواہ
آخر ہر ایک کو ہی اجل کا مزہ چکھنا
شاہ و گدا غریب و امیر و شہ و سپاہ
ہر ایک کے لیے ہی یہ منزل کا نام و نشان
ہر ایک کے لیے ہی یہ منزل کا نام و نشان
گر ہم نہین تو خانۂ زہرا مین تم رہو
اب زندگی یہی ہی کہ دنیا مین تم رہو

۲۲
اکبر کا نام لیکر جو روتا ہی کوئی یاں
فرزند اور حضرت شبیر کا ہی کیا نام
اکبر جو ہو تو حضرت عباس سا علم
اکبر جو ہو تو حضرت عباس سا علم
اس امر سی فزون کوئی شرمندگی نہین
آقا کی بعد موت ہی یہ زندگی نہین

۲۳
بندی ہو اور آپ ہون اسی دم کا ہی ظہور
دنیا ہو جگمگا اسی عالم کا ہی ظہور
روشن جو ہو جہان اسی دم کا ہی ظہور
ذرہ ہر اک کی ہی نور قدم کا ہی ظہور
ظلمت سرای خلق شہ دین کی ذات ہی
دنیا مین آفتاب نہ جب ہو تو رات ہی

۲۴
رفتی زمین کی ہی کہ ہی آسمان مین آب
سایہ ہی جسکا عرش پہ وہ سائبان مین آب
جسکا نہین ہی عرش و فلک کو بھی امتحان
جسکا نہین ہی عرش و فلک کو بھی امتحان
شبیر نام ہی کہ ہی شبیہ جناب مین آب
فردوس کی ابتری ہی جو دفتر کشا نہو
کیونکر رہے جہاز اگر ناخدا نہو

۲۵
افضل ہی کون سبط پیمبر سا اے فلک
دنیا مین ہی کوئی یہ برکت ہی جناب کی
سرور ہی یہ زمانہ عالم ہی سب ہی
سرور ہی یہ زمانہ عالم ہی سب ہی
چھٹکر پدر سی باپ کی پیاری کہان رہین
جب آسمان نہو تو ستارے کہان رہین

۲۶
دنیا کی بزم شب کی ہی مانند دیکھتے
ہر دل کو خوش کیا ہی یہ صدمہ بھی سہ گئے
بچون کو ذبح کر کے گلے پر چھری پھری
بچون کو ذبح کر کے گلے پر چھری پھری
دولھہ بنا کی شان شہانی بھی دیکھتے
طفلی تو دیکھی حسن جوانی بھی دیکھتے

۲۷
سب خلق شاہ دین کی طلبگار خون ہی
جب نوح غرق خون ہو تو کشتی کا کون ہی
سب خلق شاہ دین کی طلبگار خون ہی
جب نوح غرق خون ہو تو کشتی کا کون ہی
اب بیچنے کا خاتمہ ہی کوئی آن مین
پھر بھی یہ معرکہ کبھی ہوگا جہان مین

۹

بھائی وہ دم جو چلتے ہیں کہتا ہے کیا کسی سے
سنتا بھی ابھی نہیں ہوں اوٹی ہوئی ہوا سے
اب بھائی بھی نہیں ہے وہ بھائی ہے جو ان سے
دو نکو نہیں پہچھتی ہے بیکس کی بے بسی سے

پیرِ یمن اس جوان کو بھی کھو کے تو کیا کریں
کیوں منصفو کہو جو نہ روئیں تو کیا کریں

۱۰

ہم کوئی دم میں آب دم تیغ پیتے ہیں
یہ چند دم تمہاری بھروسے پہ جیتے ہیں

۱۱

ہاں باپ کے لہو کے یہ پیاسے تو نہیں ہیں
ہم تو جہاں میں تم سا پسر چھوڑے جاتے ہیں

راحت ہے گر گلوئے پدر پر چھری چلے
جو ہو سو ہو مگر نہ جگر پر چھری چلے

۱۲

بھائی جہاں سے جانبِ خلد بریں گئے
بیٹے کو بھی چچا کے تم اب تک نہیں گئے

۱۳

بیکس پہ چھوٹی بہن کے دل کو نہیں ایک بار
دھڑکے ہیں بھائی کے لئے ہر بار بار
چھوٹی بہن پکارتی ہے بھائی کو بار بار
دیکھا تو فرش خاک پہ ہے بھائی بے قرار

فرزند کلانکو اجر زیارت حصول ہیں
تم ہو تو اہلبیت میں گویا رسول ہیں

۱۴

دیکھو تو بھائی بہن کی الفت کا ہے یہ عالم
بھائی کے سر پہ بہن کی چادر نہیں ہے محرم
بھائی کے سر پہ بہن کی چادر نہیں ہے محرم
بھائی کے سر پہ بہن کی چادر نہیں ہے محرم

کیونکر جدا نگاہ سے ہٹایا کریں تمہیں
آنکھیں یہ چاہتی ہیں کہ دیکھا کریں تمہیں

۱۵

بھائی کے ہیں بہن پہ فدا جان و دل سے ہم
بھائی کے ہیں بہن پہ فدا جان و دل سے ہم
بھائی کے ہیں بہن پہ فدا جان و دل سے ہم
بھائی کے ہیں بہن پہ فدا جان و دل سے ہم

نقطے ہیں خال کے خطِ عنبر فشاں نہیں
بابا نثار ہو ابھی پوری جوان نہیں

مرثیہ

جب شاہ خدا کا علم سرنگوں ہوا
اک شور تھا کہ دین بے سر نگوں ہوا
سقائے اہلبیت بھی مثل فرات تھے
بے دست و پا نہیں اور قلم فرق خوں ہوا

ڈوبا الہ میں ہا چاند شہ مشرقین کا
خالی کیا اجل نے بھرا گھر حسین کا

کمریں کسی ہوا تھا زمانہ جدال پر
کیا وقت پڑ گیا تھا محمد کے لال پر
اعدا ہوئے تھے جمع جو آل رسول پر
ساماں ان تھا جن کا عالم تھا اسطرف
اعدا ہوئے تھے جمع جو آل رسول پر
لشکر تھا ان کا عالم تھا اسطرف

کمسنجا چھینکے روز عدالت ضرور ہے
ہم دور ہیں نہ وہ نہ قیامت ہی دور ہے

بے رحم کوئی جا نہیں اس بے وطن کو
جنگل میں گھر لٹا کے کوئی پوچھتا نہ تھا
ماں باپ جس کے ہوں وہ اکیلا کبھی نہ ہو
بھولا بھلا دیا تھا کسی کا چمن نہ تھا

بھائی بچھڑ چکا ہے شہ مشرقین سے
اب نوجوان اسپر کی ہے رخصت حسین سے

پرسانِ حال کوئی نہ تشنہ لبی کا تھا
اعدا تھے سو طرف کوئی یاور نہ تھا کہیں
مشرب میں جنکی پانی کا دینا گناہ تھا
نرغہ میں اونکی سبط رسالت پناہ تھا
مشرب میں جنکی پانی کا دینا گناہ تھا

دشمن بھی ہے تو ایک شہ مشرقین کا
اوسدن غلام سوگ ہے تا رین حسین کا

طاقت تھی جس بدن میں نہ صبر و قرار تھا
جس کے دم و جان کا تھا مدینہ نثار
پیاسا جہاں میں کوئی نہ ایسا کبھی ہوا
سقائی کر رہا تھا لہو میں وہ شہسوار
پیاسا جہاں میں کوئی نہ ایسا کبھی ہوا

ماں باپ کے لیے تو اجل کا پیام ہے
دشمن بھی رونے لگتے ہیں یہ وہ مقام ہے

پیدا تھا کفر شرم و حیا ناپدید تھی
سادات ذبح ہوتے تھے اور اونکو عید تھی
بیٹا وہ نوجوان جو نبی کا امید تھی
بیٹا وہ نوجوان جو نبی کا امید تھی
سادات ذبح ہوتے تھے اور اونکو عید تھی

حرم آگیا کمر میں شہ خوشخصال کی
تصویر بن گئی اسد ذوالجلال کی

مرثیہ امیر مینائی

مصنف اور ذاکر رہتے ہیں کہ ۱۲

کہا حضرت نے بیٹھیں نہ حضرت یہ جبر ہے ۱۳

بھائی کہ میں رہتی جب بندھی مشکلیں کا عالم ہے ۱۴

ایسا ہی ہے کہ کھلا کھولی یکارا ۱۵

کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہے ۱۶

موضع اور ہیں ۱۷

کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہے ۱۸

ایسا ہی ہے ۱۹

ایسا ہی ہے ۲۰

ایسا ہی ہے ۲۱

ایسا ہی ہے ۲۲

ایسا ہی ہے ۲۳

ایسا ہی ہے ۲۴

ایسا ہی ہے ۲۵

ایسا ہی ہے ۲۶

ایسا ہی ہے ۲۷

ایسا ہی ہے

۱۰۹ ہاتھوں میں اٹھا لیا ہے بچوں کو ماں نے جس دم
اور زانو پہ رکھ لیا سر بیٹی نے باپ کا تھم
بیٹی سے رو کے بولے بابا تری قسم ہم
اب عاشقوں کا بیٹی ہوتا ہے کام ہی غم

پانی نہ ملا گھر میں نہ میں جاؤں گا بیٹا
مونھ اپنا سکینہ کو نہ دکھلاؤں گا بیٹا

۱۱۰ گھبرا کے یہ بولی کہ مرے دل کے ہیں ٹکڑے
تم دونوں ہو اس گھر میں یتیم آج سے پہلے
کیا ہو گا جو بابا سے یہ بچے ہوئے بچھڑے
اور ماں کے مرے بعد جو بچے ہیں یتیم سے

جو گذری ہے مجھ پر وہ سنا دیجیو بیٹا
تیروں سے چھدی مشک دکھا دیجیو بیٹا

۱۱۱ یہ کہتے ہی دروازے سے باہر کو چلی آہ
آنکھوں میں تھا آنسو کی طرح دل سے نکلنا
بچوں کو لگا سینے سے اور رو کے کہا شاہ
مشکل ہے یتیم سے کسی کا نہ نباہ

مصروف بکار و خ شہ عقدہ کشا تھی
لاشے کے قریں گریۂ زہراؑ کی صدا تھی

۱۱۲ خاموش تھا میں سن کے یہ فریاد و بکا کو
کہتا تھا کہ ہے ہے شہ والا کے حرم پر
آقا و مرا آپ سا ہوتا کوئی مولا
اور ہوتے غلام ایسی مصیبت میں گرفتار

خادم کا جو مطلب ہو وہ اب جلد روا ہو
تم عقدہ کشا ہو پسر عقدہ کشا ہو

۱۱۳ سلام
عجب وقت ہے اور عجب ہے یہ محل بھی
سلامی یہ آل نبی یہ مجمع ہے اجل بھی
کہ بارہ قبا زیب تن اور ڈرا دل بھی
نہیں اور نکلیں پانچ پہ اس رخ سے ہیں خجل بھی

کھلا یہ دو نیلی ہے بدن پر مرے جس کی
یہ رنگ حسینؑ اور وہ رنگ حسنؑ کی

۱۱۴ سلام
کہتا تھا پکار اے مرے سرتاج و سرافراز
کس کو میں بھروسے پہ چھوڑے جاتا ہوں یہ دمساز
ہے ہے مرے بعد آپ پر اور ظلم ہو جانکاز
کس کو میں بھروسے پہ چھوڑے جاتا ہوں یہ دمساز

کس کو میں بھروسے پہ چھوڑے جاتا ہوں یہ دمساز
کس کو میں بھروسے پہ چھوڑے جاتا ہوں یہ دمساز

۱۱۵ سلام
کہتا تھا کہ اے بیبیو میرا ہے کہا سب
کہ آخری ہے یہ میرا آنا ہے کہا سب
کہ ماں سے نہ جانا ہو جدا بچو کہا سب
کہ ماں سے نہ جانا ہو جدا بچو کہا سب

کہتا تھا کہ اے بیبیو میرا ہے کہا سب
کہ ماں سے نہ جانا ہو جدا بچو کہا سب

۱۱۶ سلام
کہتا تھا کہ اے بیبیو میرا ہے کہا سب
کہ آخری ہے یہ میرا آنا ہے کہا سب
کہ ماں سے نہ جانا ہو جدا بچو کہا سب
کہ ماں سے نہ جانا ہو جدا بچو کہا سب

کہتا تھا کہ اے بیبیو میرا ہے کہا سب
کہ ماں سے نہ جانا ہو جدا بچو کہا سب

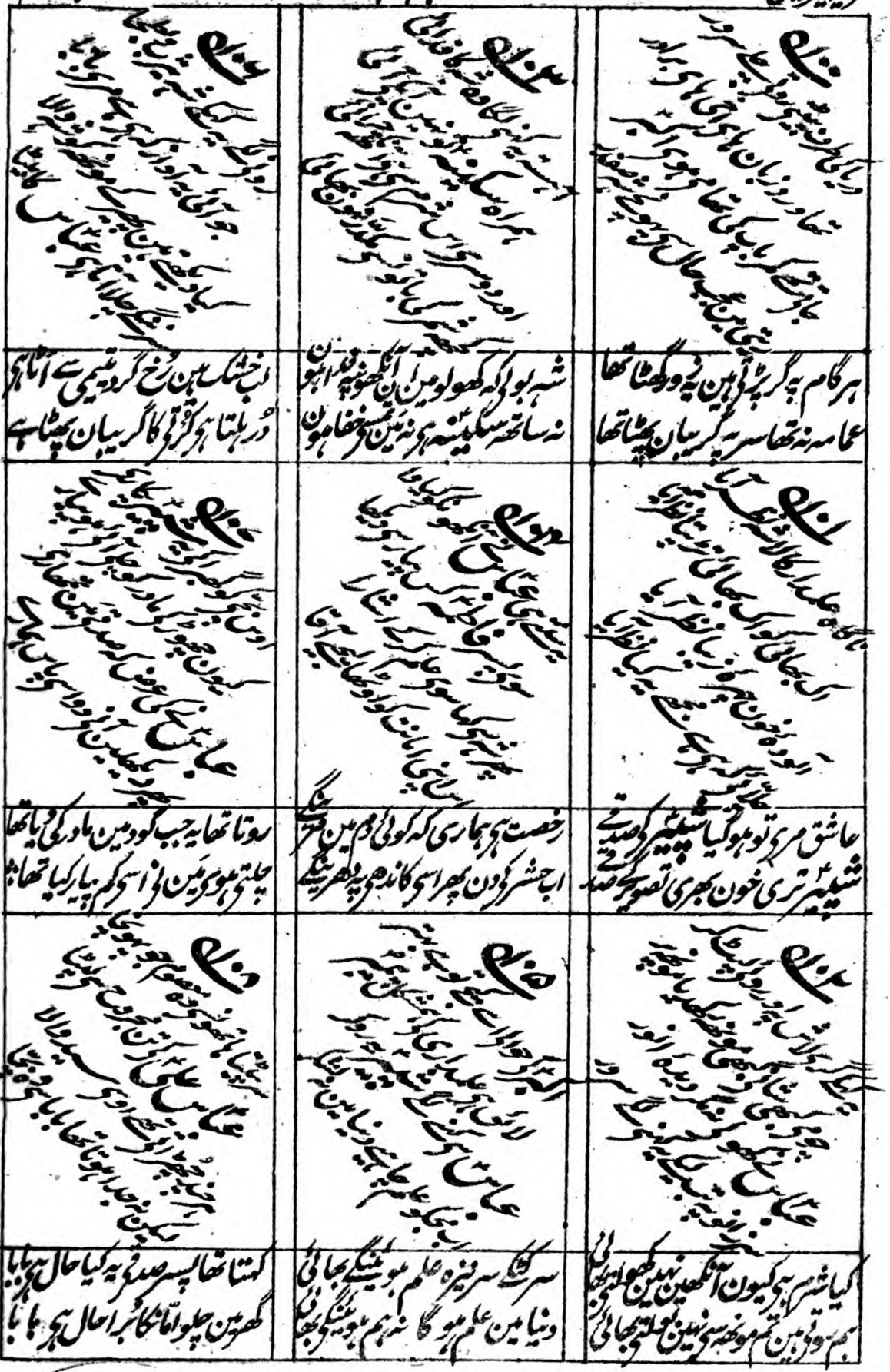



۱۹
جوں موج گرد باد چلی فوج اشقیا
اعدا کی گرد سے تھا دو دریا کا کنارا
وہ دوڑے بڑھے جھکے نہ تھما جنگ کا بارا
سردار و بہادر جو تھے سب کے علمدار نکارا

الدم میں نہ پیدل نہ سوار و نکار تھا
خالی تھیں صفیں دشت ستم خونسی بھرا تھا

۲۰
پھر آکے کہا شمر نے کیا تم کو ہوا ہے
خود دیکھ رہے ہو کہ یہ لشکر ہے کہ دریا
میرا ہی چلا جس سے یہ ہر فوج ہے دریا
گر ایک بھی آگے بڑھا میں نے نہ روکا

نہ تیر نہ شمشیر کے پھل نے اوسے روکا
اعدا سے نہ رکتا پہ اجل نے اوسے روکا

۲۱
ہمت کی سلب سنبھلے رہی خانہ زین سے
جب مشک چھدی گر پڑے عباس زمین پر
تلوار دیا ہاتھ سے گھوڑے کی باگ پر
ہمراہ تھے جو اور سپہ کے وہ سپہ گر

۲۲
سقا وہ سکینہ کے جو دریا پہ گیا تھا
جس شیر سے ہر ایک کا دریا میں تھا آنا
بھیجے تھے جو ہمراہ فلک نام فلک سا
پانی نہ فلک نام فلک سے اوتر آیا

ہوتی تھی چکا چوند یہ لہروں میں جھلک تھی
دریا کی حبابوں میں ستاروں کی چمک تھی

۲۳
کیا پیاس کا غلبہ تھا کہ پانی پہ جھکا تھا
جھک کر کبھی دامان پہ کبھی منہ پہ لگایا
وہ تیر یہ سنتے ہی کلیجہ پہ لگایا
کیا پیاس کا غلبہ تھا کہ پانی پہ جھکا تھا

پانی کو لیے خون میں تر ہو گئی عباس
تلوار جب آئی تو سپر ہو گئی عباس

۲۴
بھائی کا جو صدمہ دل مضطر پہ اوٹھایا
غش کھا کے گرے تھے مگر اکبر پہ اوٹھایا
بھائی کی طرف سے جو علمدار پہ اوٹھایا
بھائی کا جو صدمہ دل مضطر پہ اوٹھایا

۲۵
عباس کو غش آیا جو دریا کے کنارے
دریا میں ملائک نے کیا آب کو آئینہ
جبریل نے پانی سے کہا دیکھ کے تجھ کو
خطرہ ہے ترا دشمن دیں پیاسا کھڑا ہے

اب تشنگی شاہ سے مغموم تھے عباس
تھے نہر میں اور پانی سے محروم تھے عباس

۲۶
مجروح تھا سر نیزہ و تیغوں سے چھاتی چھنی تھی
اسپر بھی نہ تھی اور وہی صف شکنی تھی
ابرو پہ شکن آنکھ میں سرخی بھری تھی
اب سیج ہے کہ حضرت عباس جدا ہو لیا بھائی

لو صاحبو بھائی پہ فدا ہو گیا بھائی

۸۲

[illegible]

عباس سے سب ساکن افلاک خوشی ہین
راضی ہی خدا پنجتن پاک خوشی ہین

۸۳

[illegible]

دو روز کی اس بھوک کی اور پیاس کے صدقے
شبیر وفاداری عباس کی صدقے

۸۴

[illegible]

دنیا مین رہین آپ سلامت یہ دعا ہے
عباس سی سو ہوئین تصدق تو بجا ہے

۸۵

[illegible]

تلوارین چمکتی تھین علم سرخ کھلے تھے
دو لاکھ جوان ایک سی لڑنی کو تلے تھے

۸۶

[illegible]

وہ فرق پہ چمکی کہ اجل سر پہ کھڑی تھی
دریا کا کسی ہوش تھا جانونکی پڑی تھی

۸۷

[illegible]

ہنگام وغا شیر کو ٹوکا ہی کسی نے
گرتی ہوئی بجلی کو بھی روکا ہی کسی نے

۸۸

[illegible]

غل تھا کہ علمدار حسین آنی نہ پائے
سقای حرم نہر تلک جانی نہ پائے

۸۹

[illegible]

ہان دیکھین ذرا تیغ شرر دم کو تو روکو
دریا کو تو روکا ہی بھلا ہمکو تو روکو

۹۰

[illegible]

شعلہ تھی شرارہ تھی قیامت تھی بلا تھی
شمشیر تھی یا برق تھی یا قہر خدا تھی

[illegible]

گھر مین چلو کیون غصے سے تھراتی ہو پیارے
رکتی نہین جب غیظ مین تم آتی ہو پیارے

[illegible]

سب سے کہا لو دیکھو دغا ہے کہ وفا ہے
بھائی کو علمدار نے چھوڑا تو یہ کیا ہے

[illegible]

اب مٹ گئی دھڑکے کہ دغا کرتی ہین عباس
جو حق ہے غلامی کا ادا کرتی ہین عباس

[illegible]

عباس کا رتبہ شہ دلگیر سے پوچھو
قدر اونکی وفاداری کی شبیر سے پوچھو

[illegible]

چھوڑی ہے علمداری تو وہ اوج کہان ہے
سردار کیا فوج کا پھر فوج کہان ہے

[illegible]

لاکھون مین وہ تنہا ہین یہ لونڈی ہے قلق مین
صدقے گئی کچھ کیجے دعا بھائی کے حق مین

[illegible]

لو غیظ مین فرزند امیر عرب آیا
تلوار علمدار نے کھینچی غضب آیا

[illegible]

عباس کے ہاتھون کی صفائی کو تو دیکھو
لاکھون سے اکیلے کی لڑائی کو تو دیکھو

[illegible]

بھائی کا مرے ذکر وفا کرتی ہین زہرا
سر کھولے ہوئے اسکو دعا کرتی ہین زہرا



۵۵



[illegible]

دریا کی طرف تیغ پکڑ کر جو جھکینگے
جون سیل ہزارونکی نہ روکے سے رکینگے

۵۸

[illegible]

اس فوج مین فرزند امیر نجف آیا
عباس علمدار ہماری طرف آیا

۶۱

[illegible]

اس صدمے سے ننھا سا کلیجہ مرا شق ہے
مین پیاس بھی بھولی ہون یہ عمو کا قلق ہے

۵۶

[illegible]

آقا کا نہ دون ساتھ مین ایسا تو نہین ہون
زینب کی وہ لونڈی مین غلام شہ دین ہون

۵۹

[illegible]

بھائی سے کنارا کبھی بھائی نکریگا
عباس علی مجھسے برائی نکریگا

۶۲

[illegible]

قوت شہ والا کی اونھین سے تو فقط ہے
عباس پھرے شہ سے نہ مانونگی غلط ہے

۵۷

[illegible]

سو جان گرامی سر شبیر کی صدقے
عباس علی دختر شبیر کی صدقے

۶۰

[illegible]

ہے دیر سے اک شور بپا لشکر کین مین
وارث مرا کیا قید ہوا لشکر کین مین

۶۳

[illegible]

فدیہ ہون مین اوسکا جو محمد کا خلف ہے
میری بھی سعادت ہے تمھارا بھی شرف ہے

[illegible]

جاگیر بھی ہاتھ آئیگی راحت بھی ملیگی
دولت بھی مدینے کی حکومت بھی ملیگی

[illegible]

رسی سے بندھا عابد بیمار چلیگا
حضرت کا پسر گھوڑے پہ اسوار چلیگا

[illegible]

مر کر بھی شہ دین میں مری جان رہیگی
بھائی پہ مری روح بھی قربان رہیگی

[illegible]

زنہار نہیں بغض و حسد اور کسی سے
ہمکو تو عداوت ہے حسین ابن علی سے

[illegible]

میں عاشق شبیر ہوں میں اہل وفا ہوں
سر تن سے جدا ہو پہ نہ بھائی سے جدا ہوں

[illegible]

تحقیر ہے یہ منصب و جاگیر نہیں ہے
پھر خاک ہے دنیا میں جو شبیر نہیں ہے

[illegible]

احمد سے نہ حیدر سے نہ زہرا سے ڈرینگے
پیاسا پسر فاطمہ کو ذبح کرینگے

[illegible]

واقف نہیں کیا رب سے اولاد علی کے
ظالم مری مونھ پر یہ سخن بے ادبی کے

[illegible]

کچھ حشمت ظاہر کی ہمیں چاہ نہیں ہے
واں دولت دنیا ہے تو یاں دولت دیں ہے

[illegible]

دیکھو تو چشم بازوی شاہ شہدا کا
سایہ سر پُر نور پہ ہے دست خدا کا

[illegible]

تلوار چلی گر تو خدا جانیے کیا ہو
کچھ فکر کر ایسی کہ یہ بھائی سے جدا ہو

[illegible]

ابرو پہ تو بل آگیا شمشیر کی صورت
دیکھا طرف شمر لعین شیر کی صورت

[illegible]

قبضے میں قضا جسکے کمان دوش پر ایسی
شمشیر کا دم بند ہو جس سے سپر ایسی

[illegible]

خون اوسکا پسینے پہ شہ دین کے گریگا
ہو جائیگا ٹکڑے پہ نہ بھائی سے پھریگا

[illegible]

غصے کی نہ باتیں نہ لڑائی کی سخن ہیں
سن لیجے کہ حضرت کی بھلائی کی سخن ہیں

[illegible]

گھوڑا وہ کہ بجلی کی تڑپ گرد ہوئی ہے
یہ گرم روی ہے کہ ہوا سرد ہوئی ہے

[illegible]

ساونت ہیں نور نظر شاہ نجف ہیں
یہ جسکی طرفدار ہیں بس اوسکی طرف ہیں

[illegible]

مشتاق ملاقات کی سب چھوٹی بڑی ہیں
وان ہاتھوں میں نذریں لیے سردار کھڑے ہیں

۲۹

دعوے بہت ہیں اور ارادے بھی ہیں بڑے
اسلحہ ہیں سب درست مگر ہاتھ ہیں کڑے
سب ہیں سپاہ میں صفدر و جرار و نامور
ہیں ہیں ولی صدا یہاں عباس ہیں مگر

۳۰

رو لی ہیں کئی بار دم سرد بھرا ہے
تو سن تو کہ فریاد میں کیا درد بھرا ہے

۳۱

اس فکر میں تھے جو کہ نبی کے نواسے
فریاد ہوئی خیمہ سے عباس کو آ کے
بھر لاؤ دمِ صبح سقہ مشک کو بھر کے
بے آب ہیں بچے شہِ ابرار کے پیاسے

۳۲

عباس یہ سنتے ہی گرجتا ہوا نکلا
بر دوش علم مشک بھرے سا ہوا نکلا

۳۳

آفاق میں یہ جاہ و حشم کس کے لیے ہے
لائق یہ علم کے ہی علم اس کے لیے ہے

۲۹

سنتے ہی یہ عباس کا دل بھر گیا غم سے
فاقہ تھا کئی روز سے ضعف آ گیا دم سے
سنتے ہی یہ فرمایا کہ ہوں میں تو فدا تم سے
ہٹ جاؤ ذرا سامنے سے کیا ہے مجھے کم سے

۳۰

دنیا سے وہ مظلوم سفر کر گئی ہوگی
رو لی کا یہ غل ہے تو وہی مر گئی ہوگی

۳۱

جب تیغ کیے تھا ملکِ لشکر میں بڑھا کا
کس کا یہ کلیجہ ہے کہ جو اس سے لڑے گا

۳۲

گھوڑے پہ جو فوج میں وہ ہو کر سوار آیا
ہر ایک نے جانا کہ علمدار آیا

۳۳

اجلال محمد رخِ زیبا سے عیاں ہے
سب شان بزرگوں کی سراپا سے عیاں ہے

۳۱

بولا کہ کہاں ہے شہِ ابرار کا بیٹا
ہے ہے کہاں حیدرِ کرار کا بیٹا
ہے ہے کہاں سرور و سردار کا بیٹا
بے آب ہیں بچے شہِ ابرار کا بیٹا

۳۲

جرار و دلاور تھا صف شکن و صف کش
ہر ایک کو جانا کہ ہے حیدر کا برادر

۳۳

جب رخ کیا میدان کی جانب علم اس نے
میدان بلا خیمہ کیا پرچم اس نے
ہر سمت نظر کی ادھر اس نے ادھر اس نے
دیکھا کہ کھڑے ہیں کئی لاکھ لشکر اس نے

۳۴

اللہ نے بخشا تھا عجب رعب نظر کو
تھا آنکھ ملانے کا نہ مقدور بشر کو

۳۴

اسکے قد و قامت کا نہیں مثل زمانے میں
پایا ہے کہاں سرو و صنوبر نے یہ شانے
شاہوں کو ہے کس شخص سے کاندھوں کا ملانا
شیروں کو سخی کلب علی نے ہے یہ جانا

۳۴

شوقا اسکی قدمبوسی کا ہے چرخ بریں کو
کیا دیکھتا ہے رشک سے جھک جھک کے زمیں کو

۱۹

[illegible]

ہم ساتھ نہ کیونکر ہون کہ حضرت کی خلف ہین
باطل کی طرف وہ ہی تو ہم حق کی طرف ہین

۲۲

[illegible]

روکین سپر تین چھ روپیہ انصار جری نے
اور سینہ سپر کر دیا عباس علی نے

۲۵

[illegible]

تھا شہ کا یہ مطلب کہ نہ بھائی سے جدا ہون
اور انکو تمنا تھی کہ آقا پہ فدا ہون

۲۰

[illegible]

کس طرح جلو مین یہ ہوا خواہ نہوئے
حضرت کا غلام آپکے ہمراہ نہوئے

۲۳

[illegible]

بیجان ہوا دولھہ بھی جو میدان ستم مین
اک حشر تھا کبرا کی رنڈاپے کا حرم مین

۲۶

[illegible]

قاسم کی طرح داغ تمھارا بھی سہینگے
اب مونھہ سے بجز شکر خدا کچھ نہ کہینگے

۲۱

[illegible]

یہ جسم مرا ظلم کے تیرون سے چھنیگا
تلوارین چلینگی تو سپر کون بنیگا

۲۴

[illegible]

سب فوج گئی جانب کوثر مری مولا
اب دیکھیے خادم کی بھی جوہر مری مولا

۲۷

[illegible]

منگوا تو خبر خیمۂ شاہ شہدا کی
یہ غل ہی کہ ہلتی ہی زمین کرب و بلا کی

۱۰

فرمایا کہ حضرت نے تو انہیں قوت بازو
اور کہتے تھے یہ ہوئے ہیں غلام شہ خوش خو
جب دیکھتے تھے شاہ دو عالم کا سراپا

کہتے تھے نشانی ہے یہ احمدؐ کے وصی کی
یہ میر ہی مرقع میں ہے تصویر علیؑ کی

۱۱

اس گھر کا ادب فرض ہے جب تک ہے یہ گھر بند
سر دیں گے جو ہو جائے کوئی فتنہ برپا
سر دیں گے جو ہو جائے کوئی فتنہ برپا

پروانۂ شمع رخ شاہ شہدا تھا
بلبل کی طرح سے گل زہراؑ پہ فدا تھا

۱۲

عباسؑ کو بھی ماں نے یہ رخصت کیا بلا کر
اور ہاتھ کو جو کاٹ کر دیکھا تو رو دیا
اور ہاتھ کو جو کاٹ کر دیکھا تو رو دیا

عاشق تھے زبیدوش محمدؐ کی مکیں کے
اس پردہ میں ہوتی تھے تصدق شہ دیں کے

۱۳

فرمایا کہ یہ بار ہے شاہ دو سرا کا
کیا بات ہے بس کچھ خانہ کعبہ ہے ادا کا
اس گھر کا ادب فرض ہے جب تک ہے یہ گھر بند
سر دیں گے جو ہو جائے کوئی فتنہ برپا

یہ احمدؐ مختار کی پیارو کا مکاں ہے
یہ عرش معلی کے ستارو کا مکاں ہے

۱۴

جب بہر قسم یہ ہو گئے بیمار و زار و زبوں
اور حرص و ولا اور رہے ہوئی نہ ان میں نکار
بابل او صنے جو بھی تھی نہ تھی کار گر ان میں

تھرائی تھے یہ غیظ تھا عباسؑ علیؑ کو
حضرت کی قریب آنے نہ دیتے تھے کسی کو

۱۵

فرمایا کہ شہادت سے ہے اور تیرا ہوا نام
بابا ہو کوئی بیچ میں شہ ہو کہ ہو خدام
بابا ہو کوئی بیچ میں شہ ہو کہ ہو خدام

عباسؑ کو پانی کے نہ ملنے کا الم تھا
بھائی کی بھی تھی فکر سکینہؑ کا بھی غم تھا

۱۶

جب فوج ہمراہ نہ رہی فوج کا بادل
پیغام یہ بھیجا کہ ہے اب وقت مدد کا
پیغام یہ بھیجا کہ ہے اب وقت مدد کا

ہمراہ کسی کو نہ وہاں لاؤ نگاہیں بھی
کچھ کہنا ہے تنہا تری پاس آؤ نگاہیں بھی

۱۷

سقے کی طرف جب کہ چلے شیر خدا کے
ہمراہ تھے سو سوار جو حیدر کے فدا کے
ان سو کو بھی عباسؑ نے بھیجا کہ ٹھہر جاؤ

آقا مرا جب راکب دوش نبوی ہو
کیونکر نہ جلو میں مجھے چلنے کی خوشی ہو

۱۸

سقے کی طرف جب کہ چلے شیر خدا کے
ہمراہ تھے سو سوار جو حیدر کے فدا کے
ان سو کو بھی عباسؑ نے بھیجا کہ ٹھہر جاؤ

یہ بھائی کی تنہائی کو سمجھے تھے عباسؑ
سایہ کی طرح پیچھے چلے جاتے تھے عباسؑ

۱۴ مثنث

عباس علی فخر شجاعان جہاں ہے
فرزند شہ دیں پسر کرم و لطف و عطا ہے
نائب شہ دیں وصی شہ خلق خدا ہے
شبیر خدا ہے خلف شیر خدا ہے

کس شوق سے صدقے ہو افرزند نبی کے
قربان علمدار حسین ابن علی کے

۱۵ مثنث

کیا نام ہے کیا رعب ہے کیا شان ہے کیا ہے
کیا زور ہے کیا دبدبہ کیا شوکت و فر ہے
منہ ماہ کا حق اور کف بحر گہر ہے
ہے حضرت عباس کی خوبی کہ ادھر ہے

شیون ہے بپا تعزیہ داروں کے مکاں میں
ذکر قد و قامت ہے قیامت ہے جہاں میں

۱۶ مثنث

ہے جرم نام ہے دلاور شیر زیاں کا
دل فرش ہے جرأت ہے بنا ہے بیکراں کا
پیمانہ ہے کوثر کی یہ ساقی ہے جناں کا
فرماں روا دریا ہے سپہ آب رواں کا

تھے پیاس سے لب خشک تو دریا پہ سخا تھا
وہ کر گیا دنیا میں جو کچھ حق نے عطا تھا

۱۷ مثنث

ہے ہے شہ مظلوم کے ہمراہ ستم کیا
ہے ہے شہ والا پہ ہوا ظلم و الم کیا
ہے ہے شہ ذی جاہ کا لشکر سے بھرم کیا
ہے ہے شہ عالی کا کیا قتل حرم کیا

اعجاز و کرامت اسے کہیے تو بجا ہے
بیدست ہے اور مثل علی عقدہ کشا ہے

۱۸ مثنث

ہے ہے شہ ابرار کے یاور ہوئے پیارے
ہے ہے شہ مختار کے لشکر ہوئے پیارے
ہے ہے شہ کرار کے حیدر ہوئے پیارے
ہے ہے شہ عالی کے برادر ہوئے پیارے

یاور ہو تو ایسا ہو جو صفدر ہو تو ایسا
عاشق ہو تو ایسا ہو برادر ہو تو ایسا

۱۹ مثنث

ہے ہے شہ ابرار کے یاور ہوئے پیارے
ہے ہے شہ مختار کے لشکر ہوئے پیارے
ہے ہے شہ کرار کے حیدر ہوئے پیارے
ہے ہے شہ عالی کے برادر ہوئے پیارے

پیدا ہے شجاعت رخ گلفام سے اوسکے
شیروں کی جگر کانپتے ہیں نام سے اوسکے

۲۰ مثنث

یہ اسم مقدس تو سعید ازلی ہے
اعلیٰ نہ ہو کیونکر کہ شریک اسکے علی ہے
فرماتے تھے جان و تن شبیر ہے عباس
قوت ہے مری دست و مری شمشیر ہے عباس

بعد فاطمہ وہ نمرود ابن جبرئیل ۔ بجوم یاس بلا ۔ بی بی جب بے ہوش ہوئی
بدولھا کو بھائی کی سر فی حسن ہوئی
نکلا فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی
فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی

بعد فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی

بعد فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی

بعد فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی

بعد فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی

بعد فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی

بعد فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی

بعد فاطمہ وہ دشت بلا ۔ کہا بھائی نے بی بی سے ۔ بعد ہوش ہوئی
مناسب ہو وقت ہے ۔ خزاں کا جو طاری ۔ فوس جان بلبل ہوا ہوئی

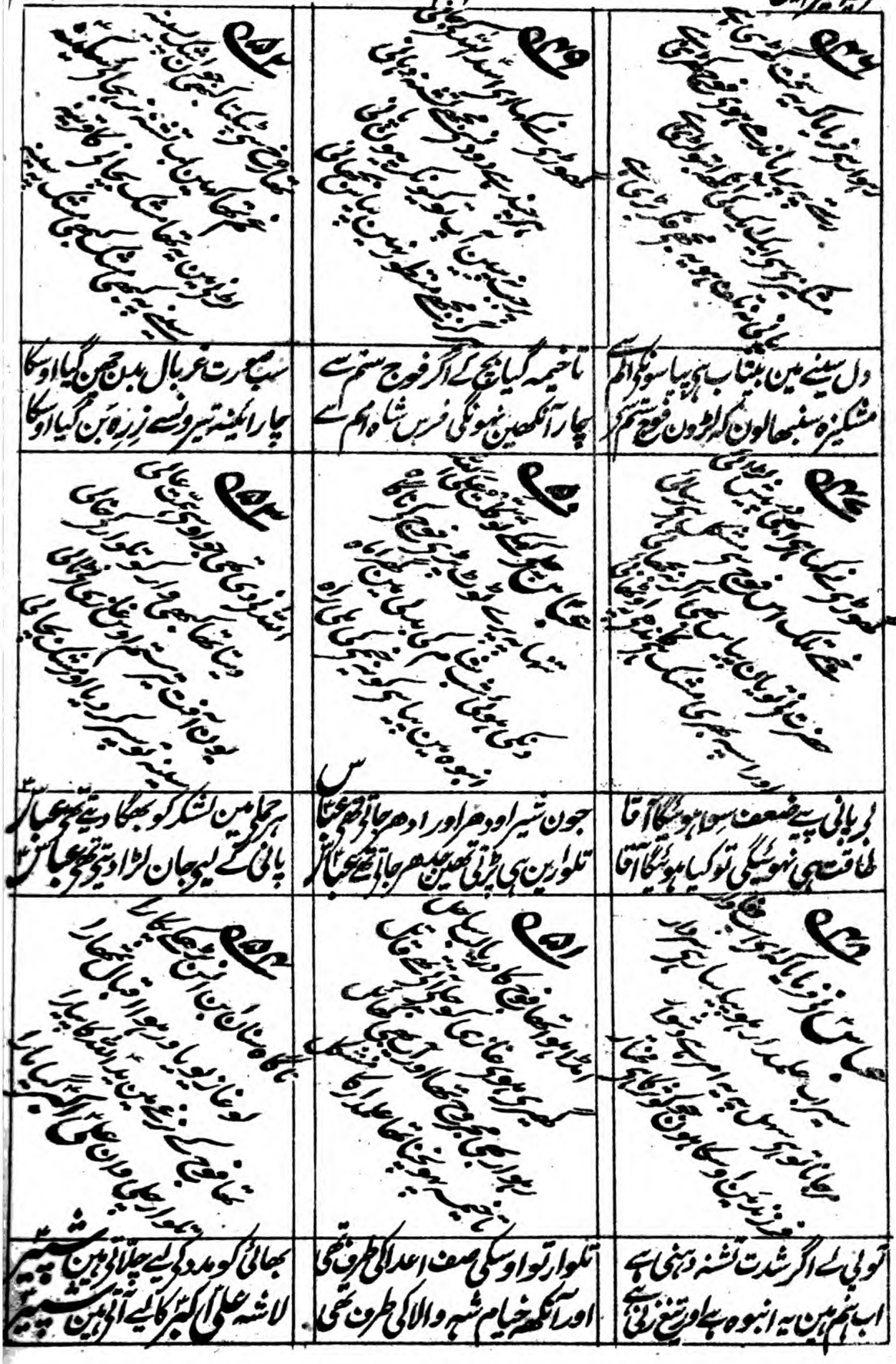



۲۹

جاتا جو بھن دیکھ کے میدان کو یہ بیکس
جو بیچھ کے بڑھا یا تھا وہ مین ایک کا ہم
کاندھے پہ اٹھا یا علمِ لشکرِ اسلام
ہاتھ آیا ہے میدان حرم آج کے بیٹے کا ہوا نام

مشہور ہین مخوارِ شہنشاہِ زمن ہون
پر دودھ تو بخشو کہ ابھی تشنہ دہن ہون

۳۰

ہی فتح عدو کو جو یہ لیکر ہوا بیکس
ہان لشکرِ دشمن مین ہوا شور و فغان کس
ہی بھوکھ ہوئی فوج مین ہر سمت ہراساں
ہی بھوکھ نظر آتی ہین ہر سمت سے بیکس

حیدر کی طرح ہاتھ مین شمشیرِ دو دم ہے
ہر لب پہ تو مشکیزہ ہی کاندھے پہ علم ہے

۳۱

ہی شور سنا جب یہ شہِ دین کے پسر نے
ہی بھوکھ کا احوال کہا جا کے پدر سے
وہ سنتے ہی عباس علمدار کو لیکر
ہین عازمِ میدان ہوئے ہمراہ پسر کے

کہتے تھے تشفی ابھی میری نہین ہوتی
پھر چھاتی سے لگ جاؤ کہ سیری نہین ہوتی

۳۲

جب آخری فرزند کو بھائی کا علم دے
گر قتل ہین قاسم سے علی اکبر سے بیکس
جس وقت سنبھالے ہین وہ لشکر مین یہ پرچم
ہر چار طرف ہون فدا ہونے کو پیہم

رقت کا یہ ہی جوش کہ ٹھہرا نے ہین عباس
ہر مرتبہ قدمون سے لپٹ جاتے ہین عباس

۳۳

ہی بھوکھ کا یہ جوش کہ ہر سمت ہراساں
عباس سے ہی پھیر کے آنکھون مین نگاہین
ہی بھوکھ سے ہین جسم مین جنبش کے علامت
ہی بھوکھ سے ہین ہونٹ پہ جاری سخن آہین

جو ہے مری قسمت مین مصیبت وہ سہونگی
بابا کو رولاؤنگا مین پیاسی ہی ہونگی

۳۴

یہ حال سنا جب ہوسِ نصرتِ دیں کا
گھبرا کے گیا جلد ہوسِ نصرتِ دیں کا
آتا ہی سوئے خیمہ کہ اللہ کا بیٹا
ہان خانہ خرابون کا ہی ماون کا ہی بابا

گر قتل کیا بازوئے فرزندِ نبی کو
جیتا ہی پکڑ لینگے حسینؑ ابنِ علی کو

۳۵

یہ سنتے ہی مصروف بہ پیکار ہوا شاہ
ہر صف مین علمدار کی تلوار ہوا شاہ
تھا یہ ہی علی تابعِ فرمانِ پیمبر
ہر سمت ہی بھائی کے مددگار ہوا شاہ

دریا پہ عجب معرکہ آرائی ہوئی تھی
بڑھا لونکی گھٹا چار طرف چھائی ہوئی تھی

۳۶

ترکش کی جو موخہ تیر فلک کھولے ہوئے تھے
اژدر تھے کہ مونہون کو دہن کھولے ہوئے تھے

۱۹

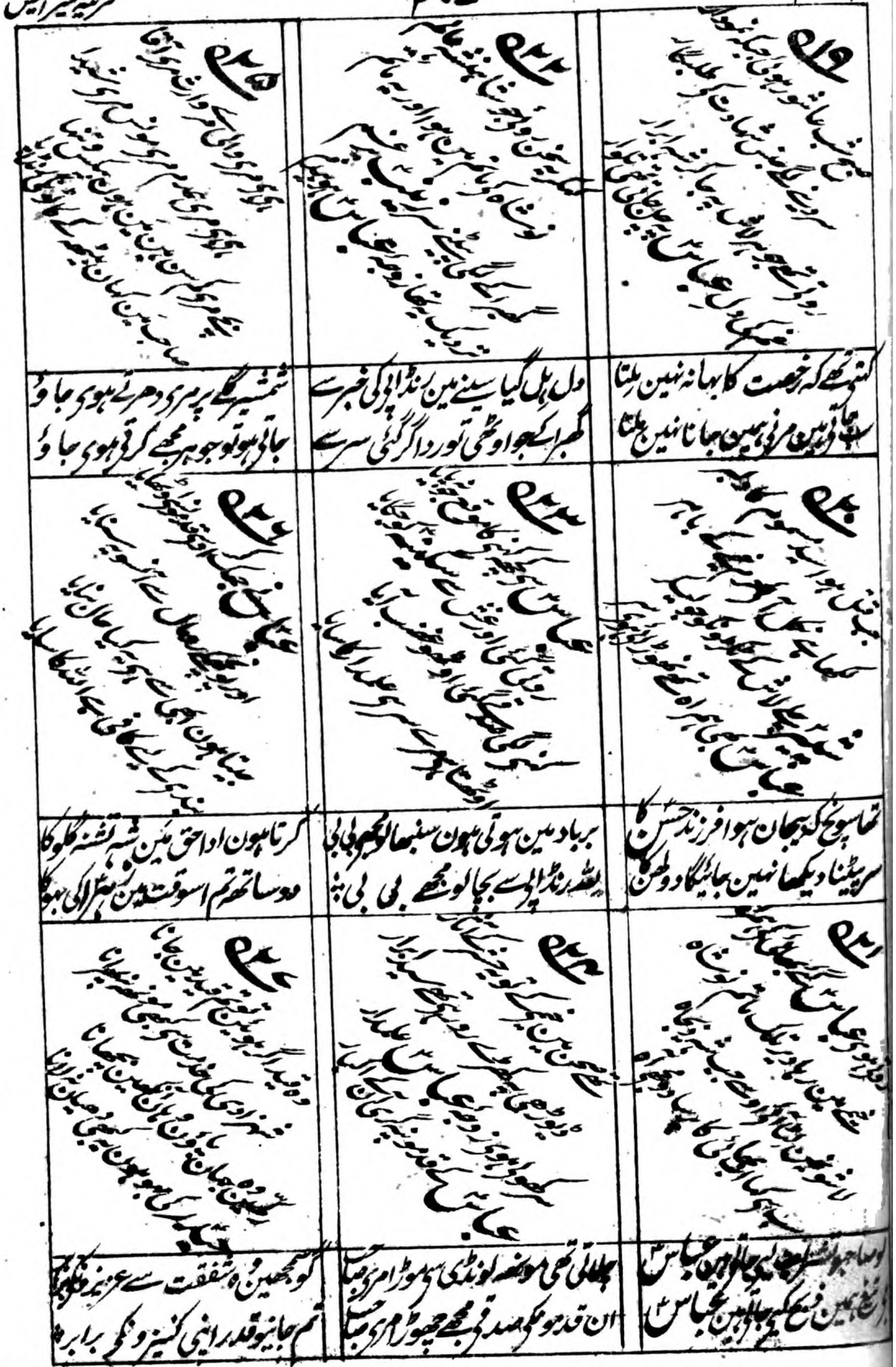

صبح شب عاشور ہوئی جبکہ نمودار
سر دینے لگے جنس شہادت کے طلبگار
روتے تھے جو ہر لاش پہ جا کر شہ ابرار
غم کی دل عباس پہ چل جاتی تھی تلوار

کہتے تھے کہ رخصت کا بہانہ نہین ملتا
سب جاتے ہین مرنے ہمین جانا نہین ملتا

۲۰

جب قتل ہوا سید مسموم کا دلبر
لکھا ہے نکل آئے حرم خیمے کے باہر
شبیر چلے لاش کے ٹکڑون کو جو لیکر
عباس بھی ہمراہ تھے نہوڑائے ہوئے سر

تھا سوچ کہ بیجان ہوا فرزند حسن کا
سر پیٹنا دیکھا نہین جائیگا دولھن کا

۲۱

روتے ہوئے عباس گئے بھائی کے ہمراہ
خیمے مین رہا دیر تلک ماتم نوشاہ
لاشون مین لٹا آئے اوسے جب شہ ذیجاہ
سب سے کہا اب بھائی کا پرسا دو مجھے آہ

لو صاحبو تشریف لیے جاتے ہین عباس
بے تیغ ہمین ذبح کیے جاتے ہین عباس

۲۲

کہکر یہ سخن روئے جو شاہنشہ عالم
نوشاہ کے ماتم مین ہوا اور یہ ماتم
گھبرا کے لگی پیٹنے سر زینب پر غم
نزدیک یہ تھا زوجۂ عباس ہو بیدم

دل ہل گیا سینے مین رنڈاپے کی خبر سے
گھبرا کے جو اوٹھی تو ردا گر گئی سر سے

۲۳

عباس سے کچھ کہنے کا موقع جو نہ پایا
روتی گئی اور غش سے سکینہ کو جگایا
کہنے لگی صدقے گئی اوٹھو غضب آیا
اوٹھتا ہے سر سے علمدار کا سایا

برباد مین ہوتی ہون سنبھالو مجھے بی بی
للہ رنڈاپے سے بچا لو مجھے بی بی

۲۴

تھے صحن مین خیمے کے تو یہ حشر کے آثار
ڈیوڑھی پہ کھڑے رو رہے تھے سید ابرار
سر کھولے ہوئے زوجۂ عباس علمدار
عباس کے قدمون پہ گری آن کے اکبار

چلاتی تھی مونھ لونڈی سے موڑا مرے صاحب
ان قدمون کے صدقے مجھے چھوڑا مرے صاحب

۲۵

ہائے مرے والی مرے وارث مرے آقا
ہائے مرے ہمدم مرے مونس مرے شیدا
بچے مرے کم سن ہین مین ہون بیکس و تنہا
صاحب مین کہان بیٹھ کے کانون کی رنڈاپا

شمشیر گلے پر مرے دھرتے ہوئے جاؤ
جاتے ہو تو جوہر مجھے کرتے ہوئے جاؤ

۲۶

عباس نے جھک کر اوسے قدمون سے اوٹھایا
اور پونچھ کے رومال سے آنسو یہ سنایا
جیتا ہون ابھی سے ہے یہ کیا حال بنایا
بندے کے لیے کافی ہے اللہ کا سایا

کرتا ہون ادا حق مین شہ تشنہ گلو کا
دو ساتھ تم اسوقت مین زہرا کی بہو کا

۲۷

وہ قید اگر ہوئین تو تم قید مین جانا
شہزادی کی خدمت سے کبھی مونھ نہ پھرانا
رکھین وہ جہان پاؤن وہان آنکھین بچھانا
حیدر کی بہو ہون یہ کبھی دھیان نہ لانا

گو سمجھین وہ شفقت سے عزیزون کے برابر
تم جانیو قدر اپنی کنیزون کے برابر

[illegible]

آقا ہو شہنشاہ ہو سردار ہو اسکے
مالک ہو تمھین اور تمھین مختار ہو اسکے

[illegible]

گو عمر مین چھوٹا ہے گل اندام تمھارا
پر خلق مین ہوئیگا بڑا نام تمھارا

[illegible]

طاقت نہ رہی ضبط کی احمد کی وصی کو
نزدیک تھا صدمے سے غش آجائے علی کو

[illegible]

یہ شیر مددگاری شبیر کریگا
اللہ اسے صاحب توقیر کریگا

[illegible]

تھا دین ادا کرنے کا اسکے مرے سر پر
آپ اسکو فدا کیجیے زہرا کے پسر پر

[illegible]

ماتم ترا ہر تعزیہ خانے مین رہیگا
شہرہ تری الفت کا زمانے مین رہیگا

[illegible]

حق الفت زہرا کا ادا کرتی ہون بیٹا
جو عہد کیا اوسکو وفا کرتی ہون بیٹا

[illegible]

مین عاشق فرزند رسول دوسرا ہون
سو بار جو زندہ ہون تو سو بار فدا ہون

[illegible]

پانی جو ہوا بند دل و جان نبی پر
اوس روز کھلا حال وہ عباس علی پر

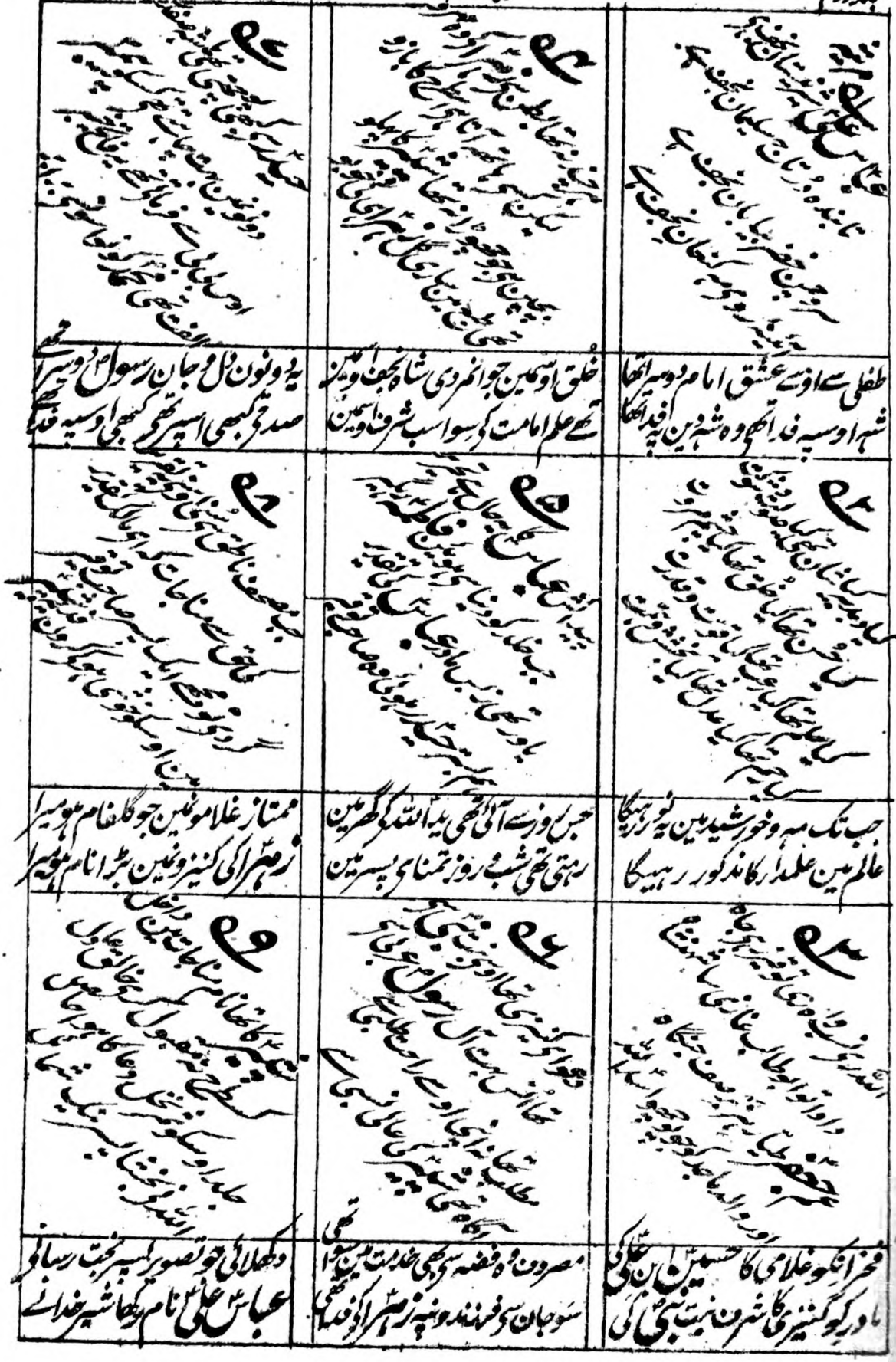

جب تم نہو تو خاک ہو دنیا ہو زشت میں
مجکو بھی اپنے پاس بلا لو بہشت میں

انجام کار سب کو ہے لیمرگ و گور ہے
فی لی خدا سی کیا کسی بندے کا زور ہے

جلوہ رہے مزار پہ مولا کے نور کا
خاک شفا میں قبر ہو صدقہ حضور کا



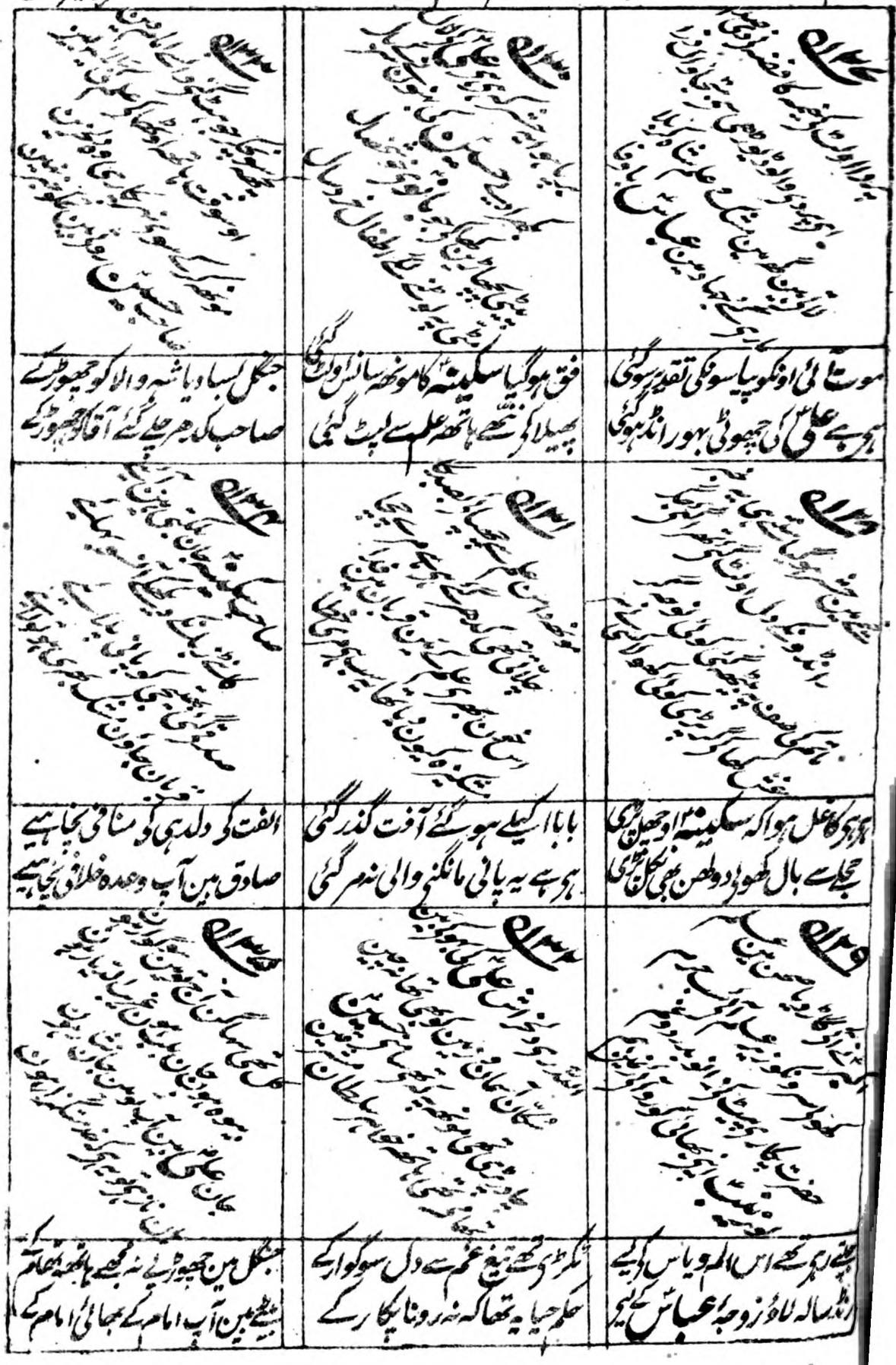

۱۱۸

[illegible]

تیور جو آئی گر کے شہ مشرقین کو
چلائی فاطمہ کہ سنبھالو حسین کو

۱۱۹

[illegible]

آیا وہ گر تو ساتھ سکینہ بھی آئیگی
دیکھی چچا کی لاش تو جیتی نجائیگی

۱۲۰

[illegible]

ہے ہے ابھی سے رشتۂ الفت کو توڑ دوں
کنبے میں انکی لاش کو جنگل میں چھوڑ دوں

۱۲۱

[illegible]

صدمے جہان میں بے پدری کے عظیم ہیں
اک سوگوار رانڈ ہے اور دو یتیم ہیں

۱۲۲

[illegible]

لٹکی ہوئی تھی تیغ و سپر بھی دلیر کی
پُر خون زرہ سمند پہ رکھی تھی شیر کی

۱۲۳

[illegible]

خادم برہنہ سر لیے آتا ہے اسطرح
دلدل کو لوگ لاتے ہیں مجلس میں جسطرح

۱۲۴

[illegible]

پیدا تھی ہر قدم یہ علامت نشان سے
پیٹو کہ اوٹھ گیا مرا حامل جہان سے

۱۲۵

[illegible]

کوتل ہے کیوں فرس مری بابا کدھر گئے
سر پیٹ کر حسین پکارے کہ مر گئے

۱۲۶

[illegible]

پانی کو جو سدھارے تھے وہ خون میں تر ہوئے
امان اوڑاؤ خاک کہ ہم بے پدر ہوئے

۱۰۹

کیونکر نہ ایسی مرگ پہ نازاں غلام ہو
ہنگام نزع جسکے سرہانے امام ہو

۱۱۰

تلوارین کھینچ کھینچ کے لشکر جو آئیگا
اب کون ہی جو قبلۂ دین کو بچائیگا

۱۱۱

پاؤنگا اب کہاں میں امام غیور کو
جی چاہتا ہی یہ کہ نچھاور کروں حضور کو

۱۱۲

گر منع بھی کرین تو اکیلا نہ چھوڑیو
عمو نثار باپ کو تنہا نہ چھوڑیو

۱۱۳

منکا جری کا ڈھل گیا بھائی کی گود میں
بھائی کا دم نکل گیا بھائی کی گود میں

۱۱۴

فرزند تھا مرا پہ تمہارا غلام تھا
جو حال ہو بجا ہی کہ پیارا غلام تھا

۱۱۵

پرسا تمھین شہید کا دینے کو آئی ہین
یہ سب تمہاری بھائی کے لینے کو آئی ہین

۱۱۶

بھائی کا کیا سفر ہوا میں پہ مر گیا
بچہ مرے یتیم ہوے باپ مر گیا

۱۱۷

کیون مجھسے موندھے پھیرلیا تقصیر کیا ہوئی
سب جس کے کانپتے تھے وہ شمشیر کیا ہوئی

[illegible]

خورشید کیون چھپا ہی یہ کیا واردات ہے
کچھ سوجھتا نہین ہمین دن ہی کہ رات ہے

[illegible]

عباس کیا جہان سے گئے ہم گذر گئے
محسن ہوا شہید حسن آج مر گئے

[illegible]

صدقے ہزار جان امام غیور کے
مجکو اوٹھا کے گرد پھراؤ حضور کے

[illegible]

پرسا تو دون نجف کی طرف مجکو موڑ دو
سر پیٹتا چلونگا مری ہاتھ چھوڑ دو

[illegible]

خادم اوٹھائیگا جسد پاش پاش کو
چلیے حرم مین لیکے بہشتی کی لاش کو

[illegible]

آرام آگیا تپش روح و دل گئی
آپ آئے کیا کہ دولت کونین مل گئی

[illegible]

میرا الم بتول کی جائی سی پوچھیے
صدمہ جوان بھائی کا بھائی سی پوچھیے

[illegible]

دو کوہ غم کی دل پہ جو اکبار گر پڑے
پہلو مین لاش کی شہ ابرار گر پڑے

[illegible]

قدسی قطار باندھے ہین ناقون پہ نور کے
آتی ہین باغ خلد سی نانا حضور کے

[illegible]

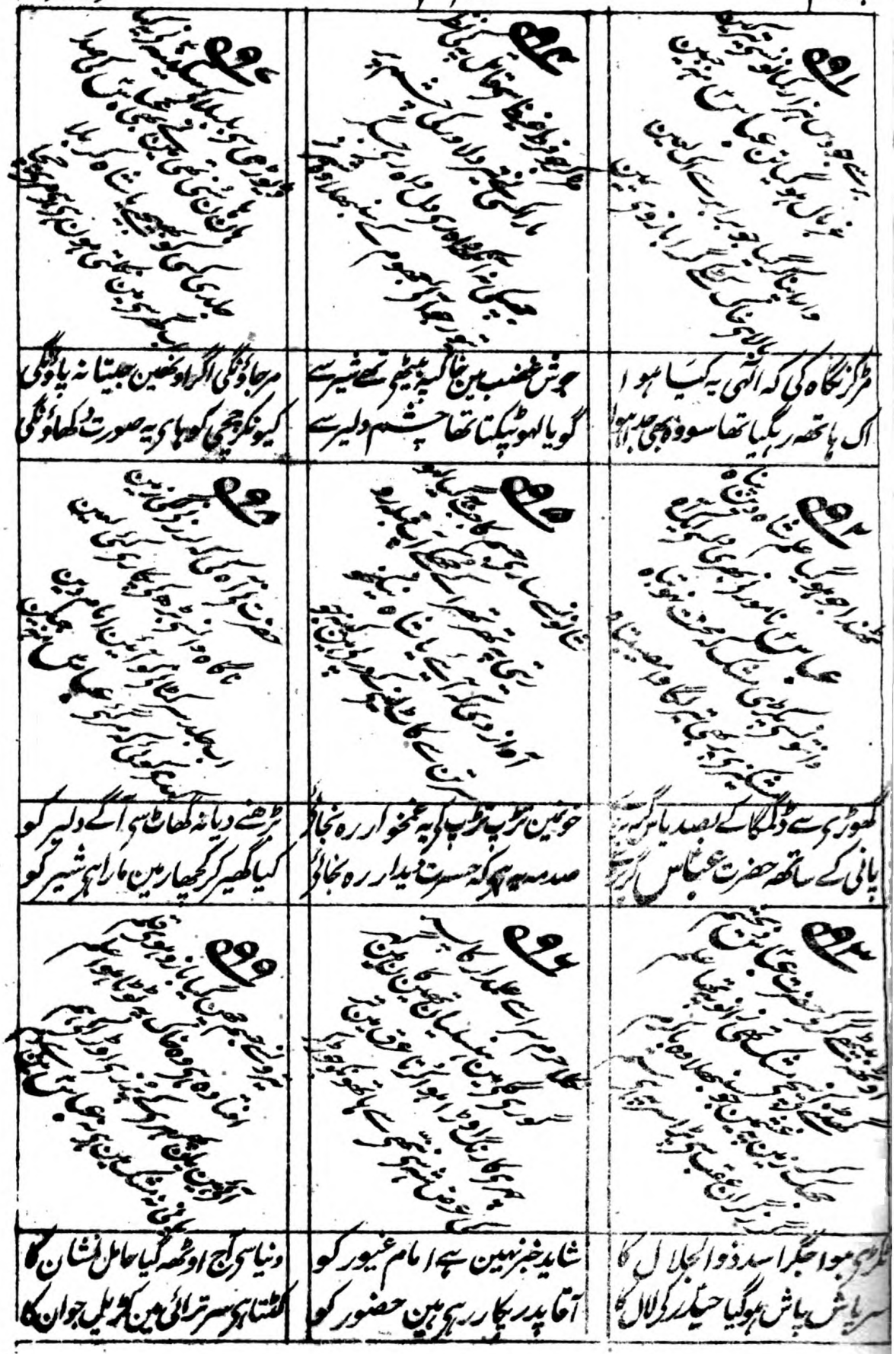

مڑ کر نگاہ کی کہ الٰہی یہ کیا ہوا
اک ہاتھ رہ گیا تھا سو وہ بھی جدا ہوا

[illegible]

جوش غضب میں خاک پہ بیٹھے تھے شیر سے
گویا لہو ٹپکتا تھا چشم دلیر سے

[illegible]

مر جاؤنگی اگر اونھیں جیتا نہ پاؤنگی
کیونکر چچی کو ہائے یہ صورت دکھاؤنگی

[illegible]

گھوڑے سے ڈگمگا کے بصد یاس گر پڑے
پانی کے ساتھ حضرت عباس گر پڑے

[illegible]

خون میں تڑپ تڑپ کے یہ غمخوار رہ نجائے
صدمہ یہ ہے کہ حسرت دیدار رہ نجائے

[illegible]

بڑھنے دیا نہ گھاٹ سے آگے دلیر کو
کیا گھیر کر کچھار میں مارا ہے شیر کو

[illegible]

ٹکڑے ہوا جگر اسد ذوالجلال کا
سر پاش پاش ہو گیا حیدر کے لال کا

[illegible]

شاید خبر نہیں ہے امام غیور کو
آقا پدر پکار رہے ہیں حضور کو

[illegible]

دنیا سے آج اوٹھ گیا حامل نشان کا
کٹتا ہے سر ترائی میں کڑیل جوان کا

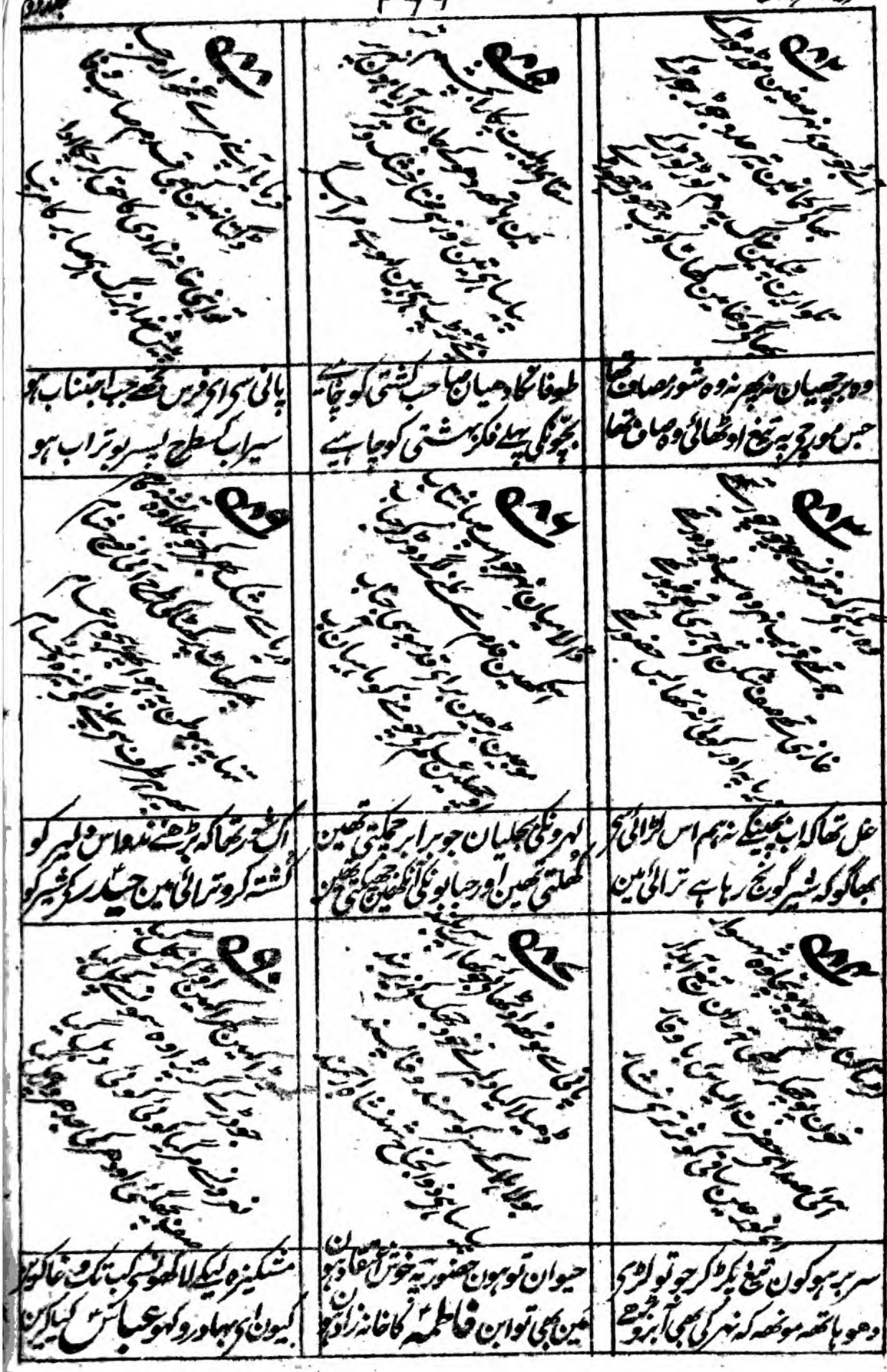

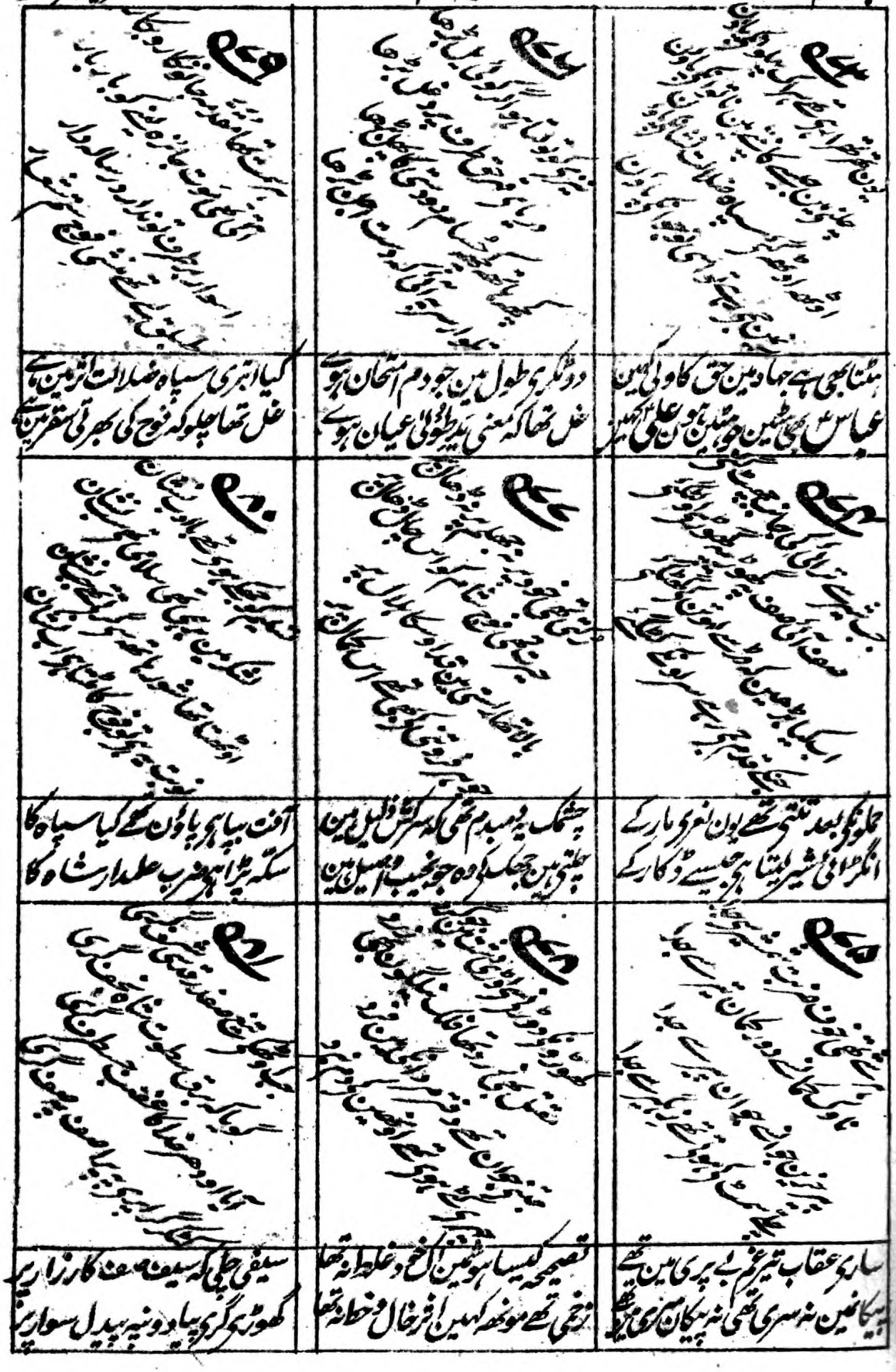

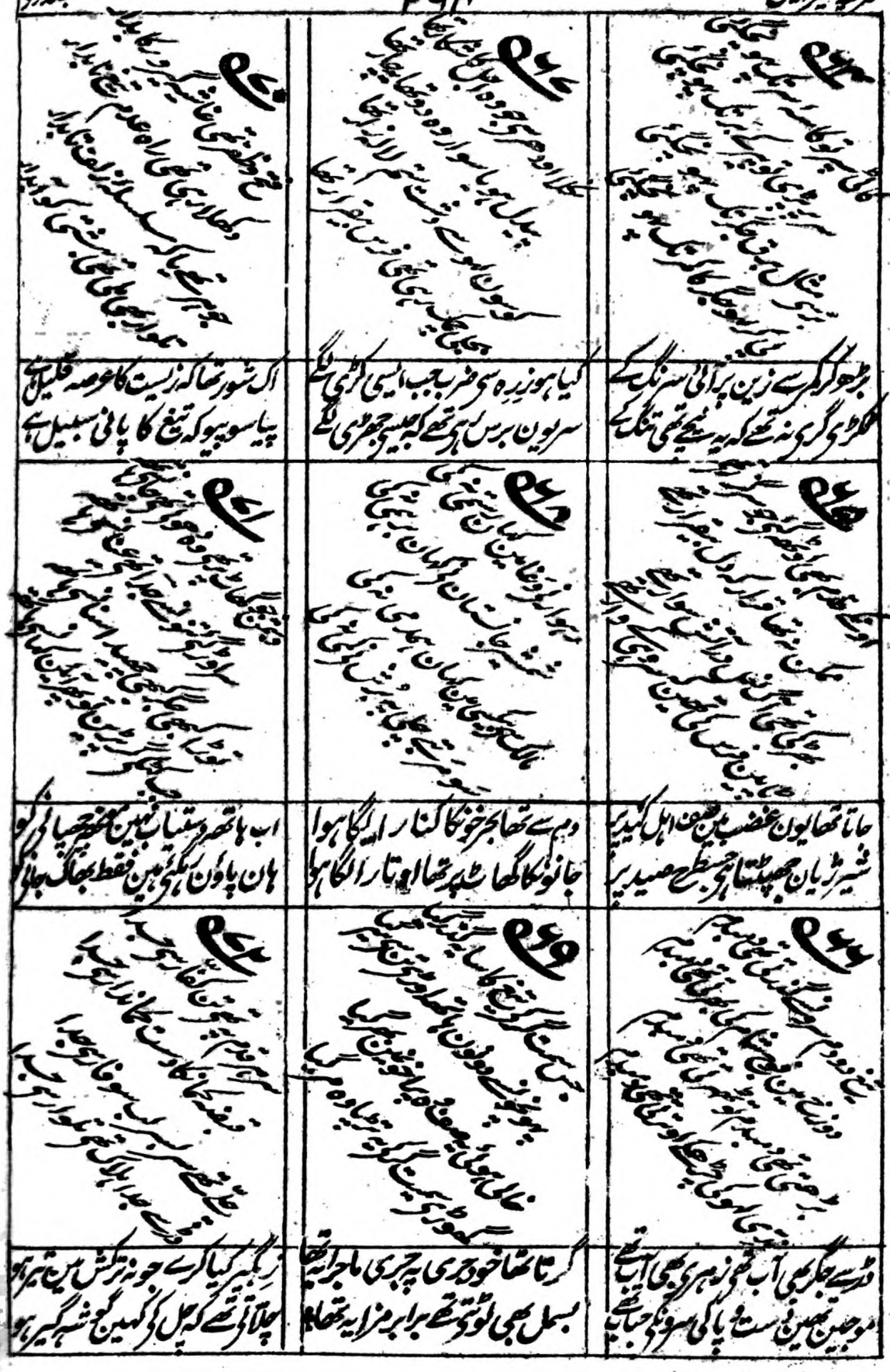

۵۵

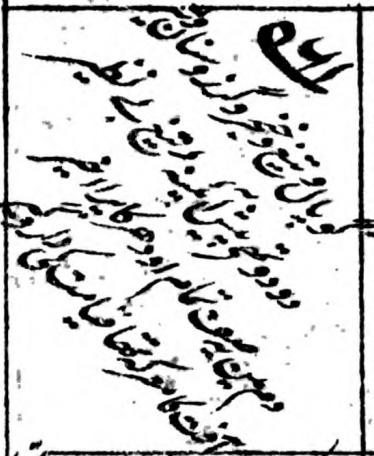

[illegible]

دریا بہیگا خون کا کنارے فرات کے
دم بھر مین بند ہوئینگے کوچے نجات کے

۵۶

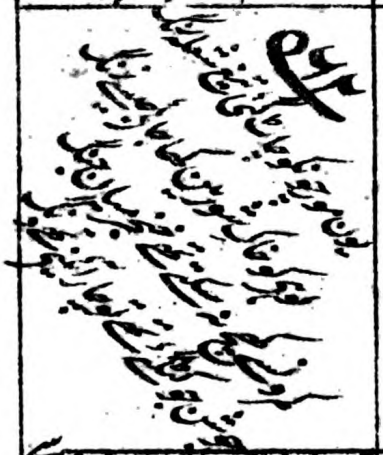

[illegible]

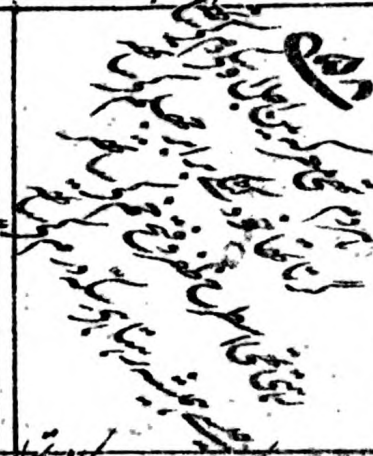

ہر دل پہ اوسکی شان و جلالت کا نقش تھا
تمغہ نہ کہیے آیۂ نصرت کا نقش تھا

۵۷

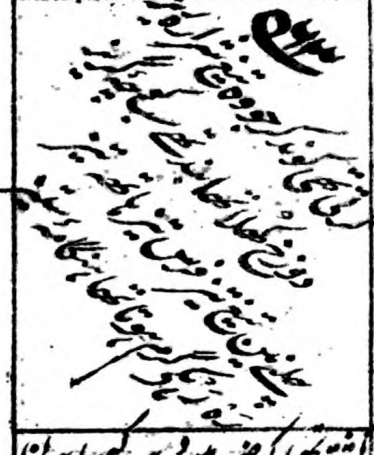

[illegible]

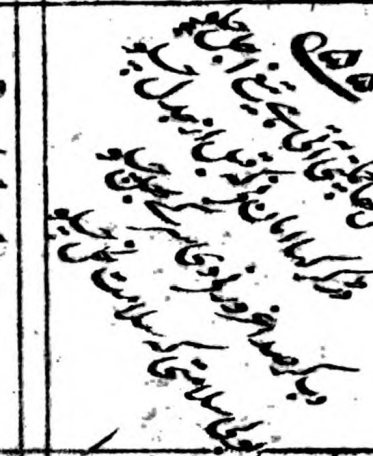

اوڑ کر بھی مرغ روح کا بچنا محال تھا
جوہر حسام مین تھی کہ لوہے کا جال تھا

۵۸

[illegible]

کشتونکو اپنے فوج عدو روندنے لگی
جنگل مین برق قہر خدا کوندنے لگی

۵۹

[illegible]

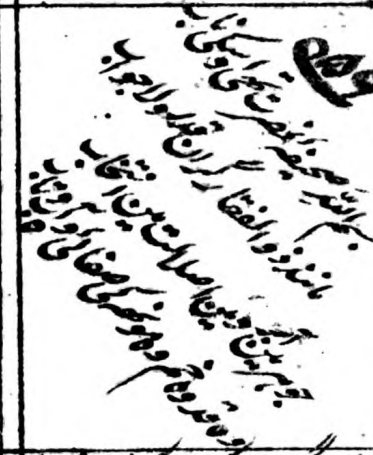

اوتری جگر سے جسکے اوسیکو خبر نہو
کاٹے گلے ہزار کے اور خون مین تر نہو

۶۰

[illegible]

تلوارین منھ چھپائی تھین ضرب درشت سے
ڈھالین لپٹ گئی تھین سوارونکی پشت سے

۶۱

[illegible]

باڑھ اس غضب کی وارد اس زور شور کا
دشمن کو اوسکا گھاٹ کنارا تھا گور کا

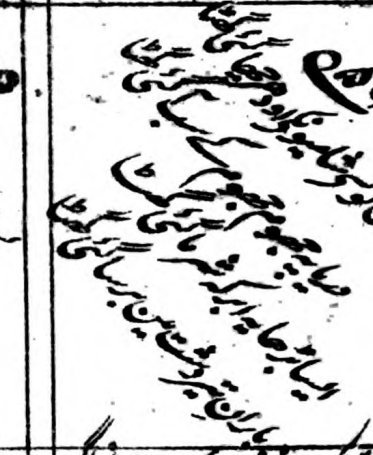

۶۲

[illegible]

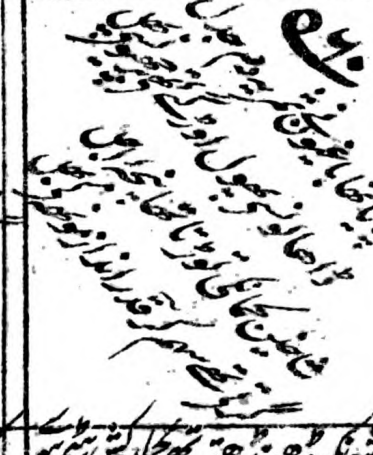

گوشونکو ڈھونڈھتے تھے کمان کش ہٹے ہوے
ریتی پہ نخل تیر پڑے تھے کٹے ہوے

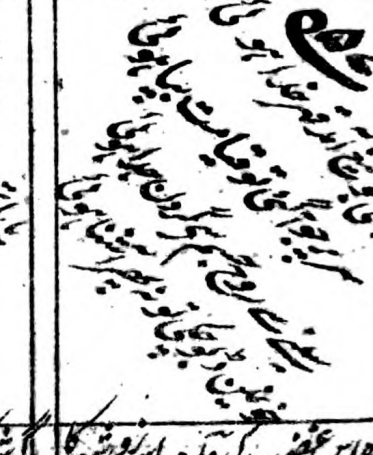

۶۳

[illegible]

کشتہ تھے ایک ضرب مین دو ہون کہ چار ہون
ششدر تھے سب کہ موت سے کیونکر دو چار ہون

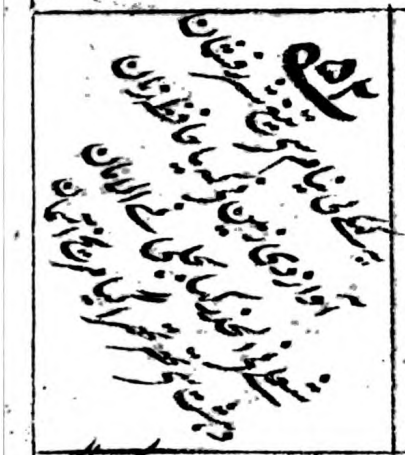

گر ہم تمہاری غم میں تقصیر وار ہیں
پر اونکا کیا قصور ہے جو شیر خوار ہیں

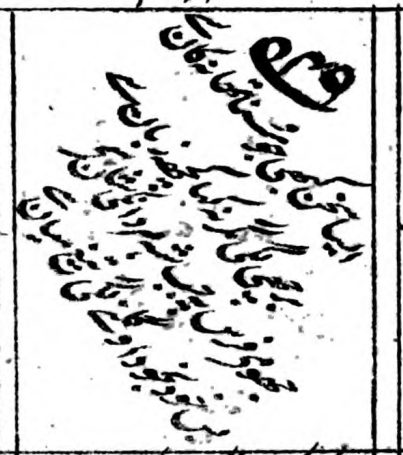

نعرہ کیا کہ او سگ ناپاک دور ہو
یہ کیا سخن ہے منھ میں ترے خاک دور ہو

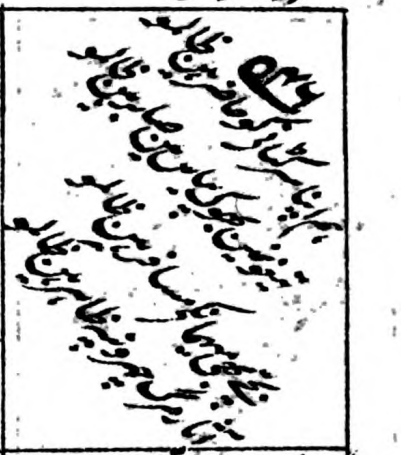

ثابت ہوا کہ چہرۂ خورشید کٹ گیا
غل تھا کہ فوج شام کا دفتر الٹ گیا

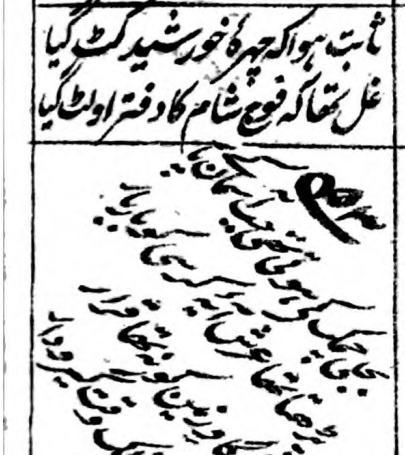

گرمی سے ہاتھ پاؤں غریبوں کے سرد ہیں
نیلے ہیں ہونٹ پھولسی رخسار زرد ہیں

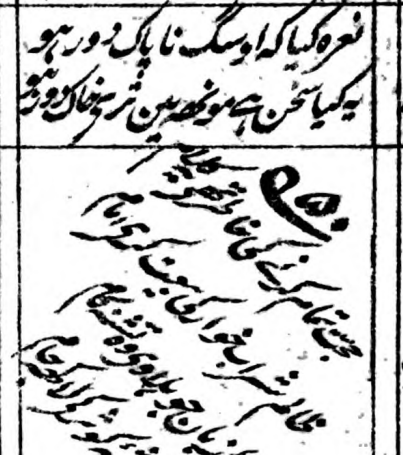

قدرت ہے سب طرح کی امام جلیل کو
چاہیں تو وہ سبیل کریں سلسبیل کو

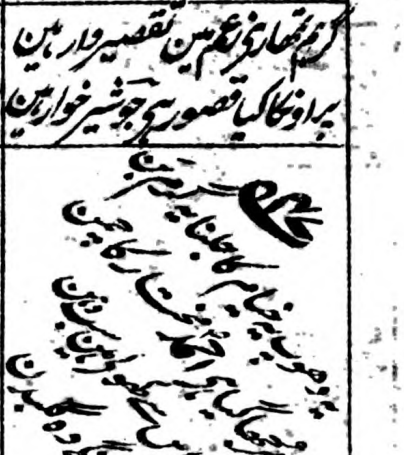

غل تھا علیؑ کی تیغ کا سب رنگ ڈھنگ ہے
جبریلؑ کانپتے تھے کہ خیبر کی جنگ ہے

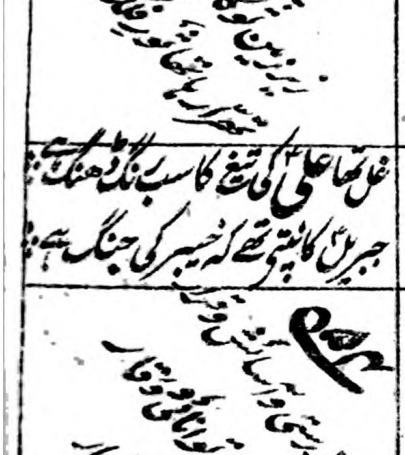

خیمے سے گھنٹیوں کی صدا بھی نہ آئیگی
جز آب تیر پانی کا قطرہ نہ پائیگا



جاری ہے فیض فاطمہؑ کے نور عین کا
غاصب ہے تو یہ نہر بھی ہے حق حسینؑ کا

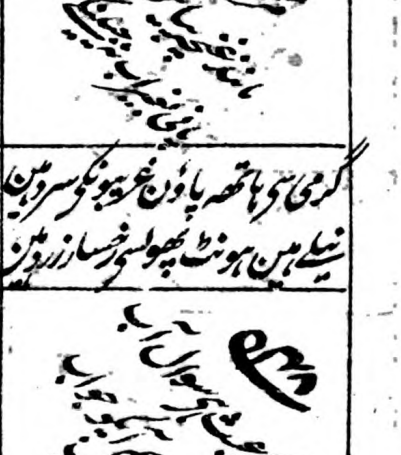

آثار قہر حق اونھیں معلوم ہو گئے
سب تیغ کے چمکتے ہی معدوم ہو گئے

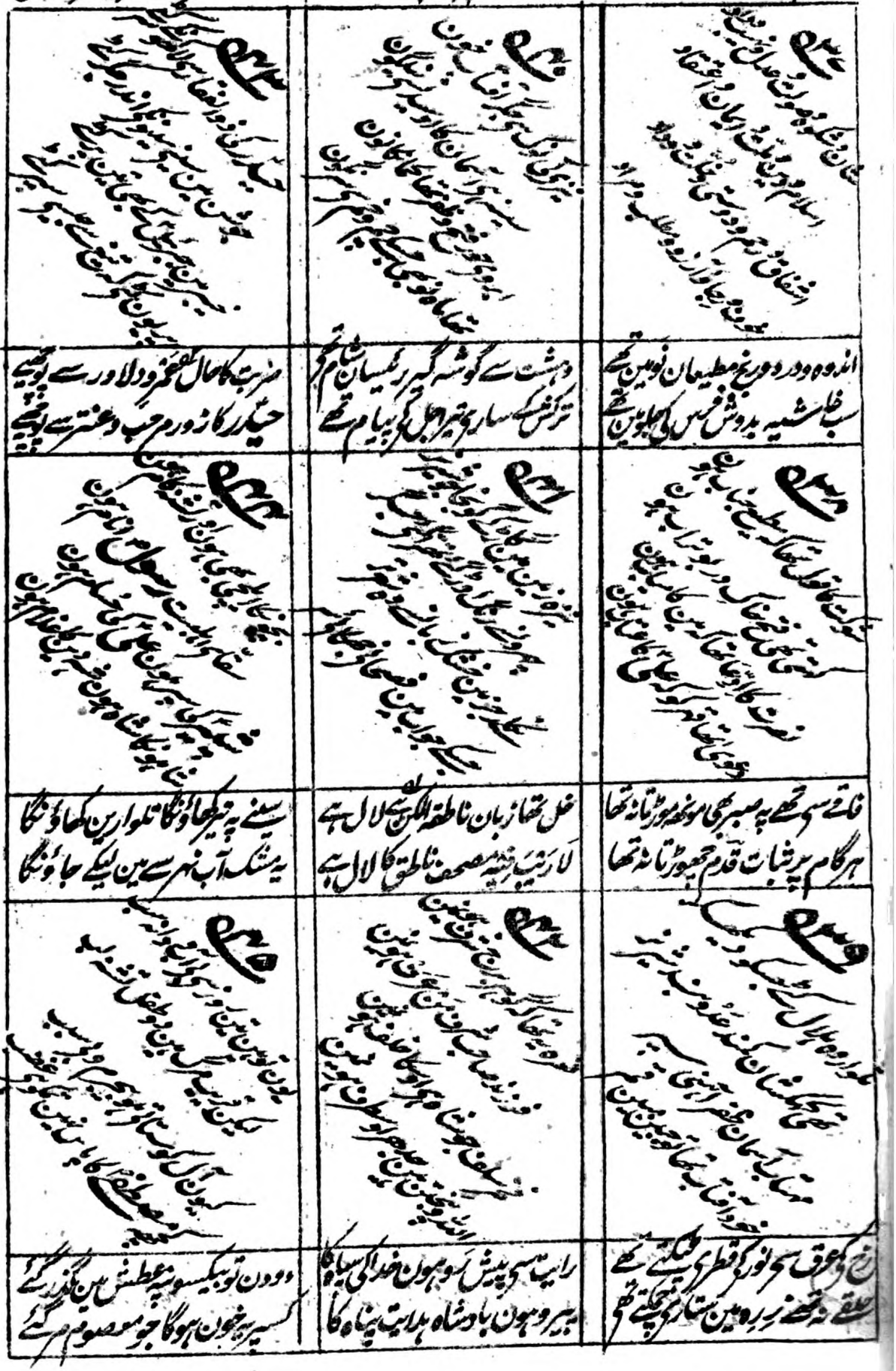

۳۰

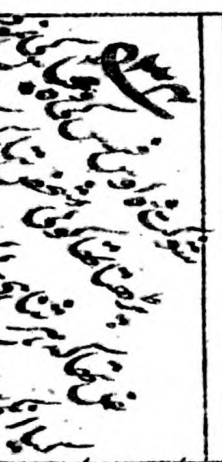

سرعت غضب ہے گو کہ وہ بے آب و دانہ ہے
او سکو تو نبض کی حرکت تازیانہ ہے

۳۱

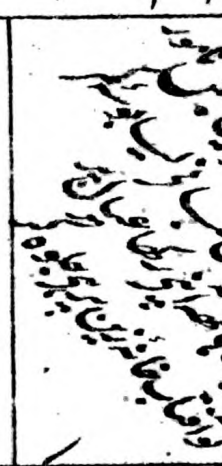

برچھا لیا سمند کو زانو میں داب کے
لو دو ہلال بن گئے حلقے رکاب کے

۳۲



سبکے گلو میں انکی غلامی کا طوق ہے
یہ وہ بشر ہیں جنکو ملائک پہ فوق ہے

۳۳

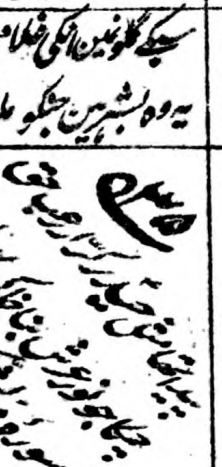

سایہ نہ تھا ہما کا سعادت پناہ تھا
گویا ہوا کی زور میں شہباز بے تباہ تھا

۳۴

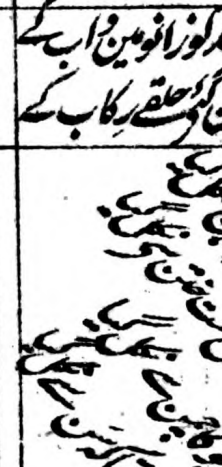

طاؤس کیا کہ برق بھی شرما کے رہ گئی
پچھلے سموں کی گرد نظر آ کے رہ گئی

۳۵



موتی کی آگ دانتوں کے کچھ آبرو نہ تھی
سورہ تھا نور کا وہ بیاض گلو نہ تھی

۳۶

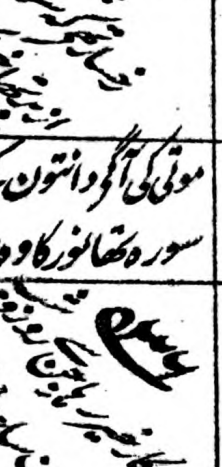

رفعت میں بیت حوصلہ کنگرہ سپہر کا تھا
چھل بل ہرن کی تھی تو جگر اژدہے کا تھا

۳۷

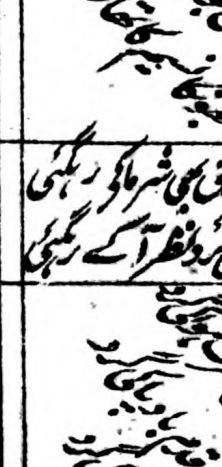

خورشید کی منیا تھی سموں کے نشان پر
نخوت سے تھا زمین کا دماغ آسمان پر

۳۸

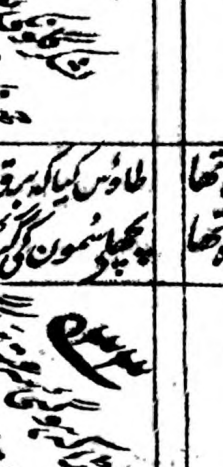

پہلو میں قلب وہ جو ہمیشہ کھرا رہا
سینہ وہ صدر تھا جو وفا سے بھرا رہا

۱۹

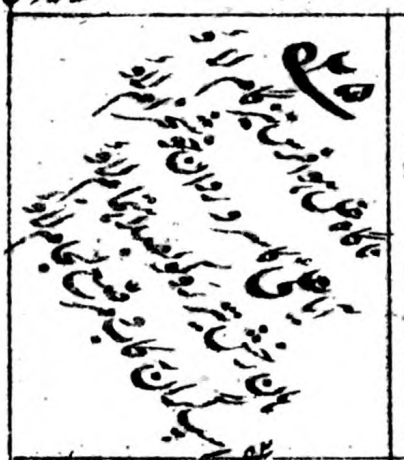

غل جا رسو یہ ہو کہ قدم سر کی جاتی ہین
گھوڑی بھگاؤ حضرت عباس آتی ہین

۲۰

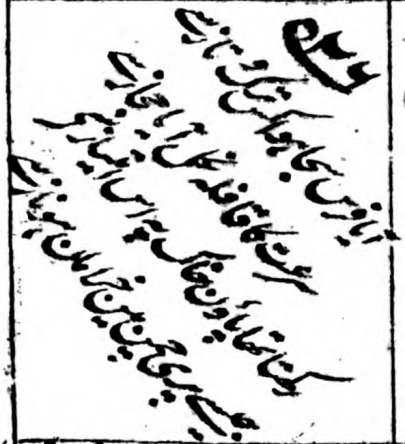

لرزہ ہی اونکے تمکین جو مرد نبرد ہین
شیرونکے ہاتھ پاؤن ترائی مین سرد ہین

۲۱



رایت تمام خوف سے تھرائی جاتی ہین
لشکر کو بھاگنے کی نشان پاتی ہین

۲۲

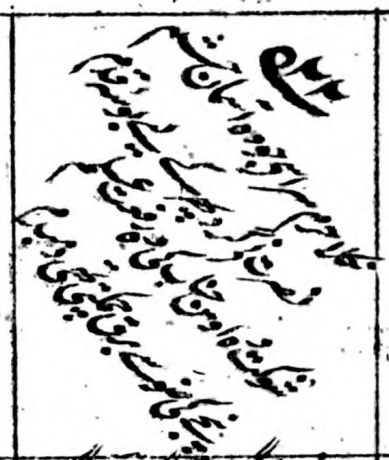

غل تھا کہ فوج شام سے آسمان تک
صحرا میں گرد تھی نہ پھریرے نشان تک

۲۳

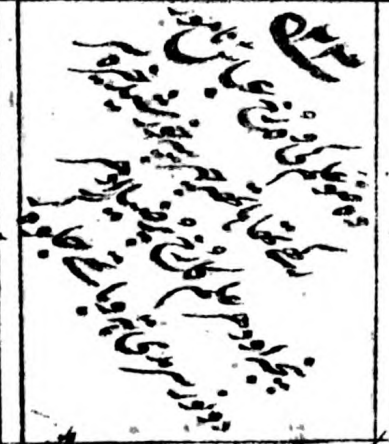

یکتا وہ برق برق مین بیتاب و تاب مین
تھا فرق ایک نیزہ کا دو آفتاب مین

۲۴

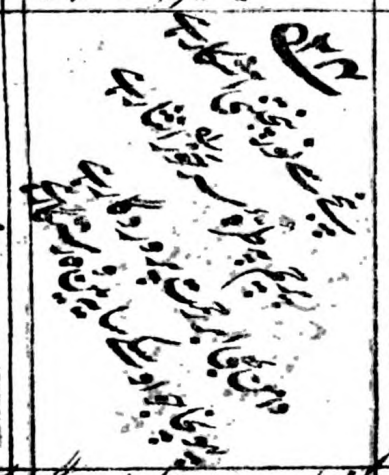

کشتی کا بادبان ہو تو کوثر پہ جا لگے
طوبیٰ نہال ہو اگر اوسکی ہوا لگے

۲۵

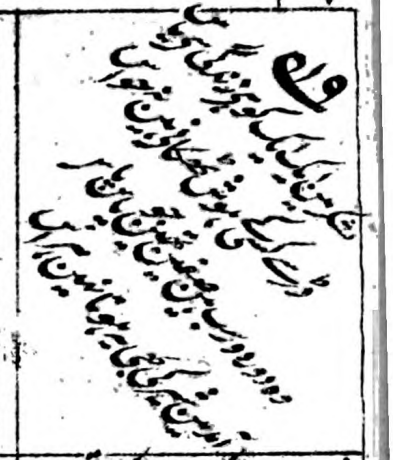

ناگاہ فوج شام سے اک گرد اٹھی
ہر سو غبار تھا نہ کسی کو خبر رہی

۲۶

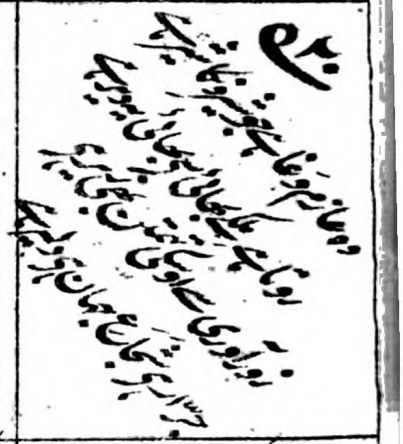

آنا وہ جا بجا سے شتر کا نہ راہ سے
گرنا تھا کارواں کا نہ اس جایگاہ سے

۲۷



وہ ذوالفقار حیدر کرار کی چمک
وہ برق تیغ حضرت عباس کی لپک

۲۸



ہے انتظار آپکی آمد کا شکار کا
بیٹا سوار ہوئیگا دلدل سوار کا

۲۹

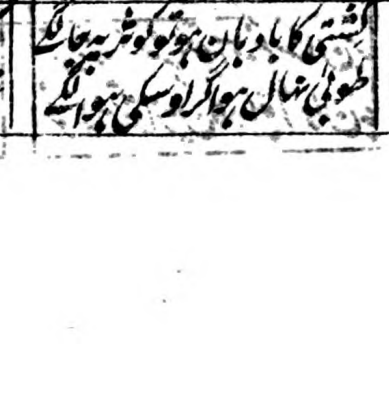

غصہ یہ تھا کہ تنگ ہی دولت جہان کی
کھائی تھی ہر بری بھی قسم اوسکی جان کی

۲۹ اسکی تصحیح ہے ۲۸ میں

۲۸ حضرت عباس کی جلدیں بندھی ہوئی تھیں

۲۸ فتح ہوئی

موقع نہ دمدمی کا ہی نہ مشکلکشائی کا
یہ چل بسے تو کون ہی پھر میر ہی بھائی کا

ثابت ہوا کہ ہاتھ سے عمو کو کھوؤ گی
پانی کو اب تو روتی ہو پھر انکو روؤ گی

حالت جو غیر ہو گئی زہرا کی جاؤ کی
قبر علی سے آئی صدا ہائے ہائے کی

ہر وقت کبریا سے طلبگار غیر ہوں
آگے جو کچھ سبھو کی رضا میں تو غیر ہوں

جب مشک بھر کے دوش پہ یہ نیکخو رکھے
دریا کا معرکہ ہے خدا آبرو رکھے

سادات کس بلا میں گرفتار ہو گئے
ہے ہے حسینؑ بیکس و بیمار ہو گئے

ہچکی لگی ہی اصغرؑ ناشاد و کام کو
مولا بس اب نہ رویئے اپنے غلام کو

مجرم جو لب پہ حرف شکایت کبھی لائے ہوں
لیجے قسم زبان کی جو کاٹے دکھائے ہوں

آتا ہی ابن سعد یزدان لڑائی کو
شیروں نے ڈر کے چھوڑ دیا ہی ترائی کو

[illegible]

بجھتا ہے وہ جو قبر علیؑ کا چراغ ہے
جو حال ہو بجا ہے کہ بھائی کا داغ ہے

[illegible]

بازو یہی ہے ہاتھ مری اسکے ہاتھ ہین
مین جانتا ہون شیر خدا میری ساتھ ہین

[illegible]

دکھلاؤ اسکا حال شہ نامدار کو
ہچکی لگی ہوئی ہے مری شیر خوار کو

[illegible]

آخر بشر ہون مین جو نہ روؤن تو کیا کرون
تیغ علیؑ کو ہاتھ سے کھوؤن تو کیا کرون

[illegible]

اس معرکہ مین ذبح ہون پہلے تو عید ہو
سبط نبیؐ کے بعد یہ بھائی شہید ہو

[illegible]

رخصت مین سعی کیجے کہ ہو نام آپکا
وہ کام ہے غلام کا یہ کام آپکا

[illegible]

رخصت کا حرف لب پہ بھی لایا نجائیگا
مجھسے تو یہ پہاڑ اوٹھایا نجائیگا

[illegible]

پہلے تھا ذکر آب تسلی کے واسطے
اب جا کے پانی لاتی ہین بی بی کے واسطے

[illegible]

بانو نے مرتضیٰ کی کمائی کو کھو دیا
بچونکے واسطے مری بھائی کو کھو دیا

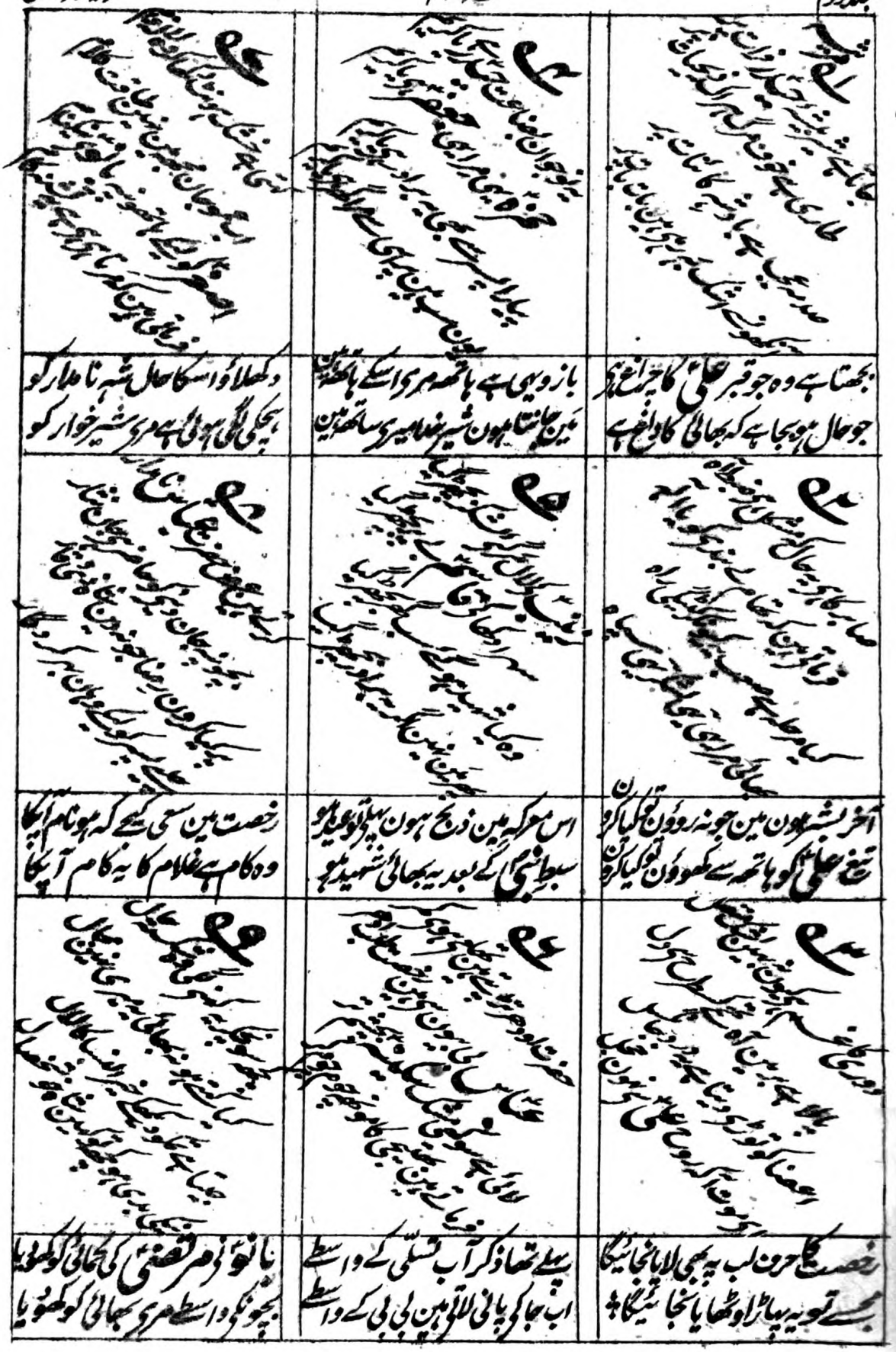

۱۵۴

عباس نامور کے برادر حسین کے
زینب کے لاڈلے شہ دیں کے جبین کے
ممنون جس کے ہاتھ سے ہر نازنین کے
ہمشیر ہے حسین کی بیٹی ہے کون کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۵۵

ہے ہے دلیل مرگ ہے لکنت زبان کی
ہچکی نہیں یہ جسم سے رخصت ہے جان کی
ہے ہے ہوا ہے ختم دلیری گھرانے کی
ہے ہے بجھی ہے شمع شجاعت زمانے کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۵۶

تھرائے کر چشم اشک فشاں بند ہوگئی
تھرائی دونوں ہونٹ زبان بند ہوگئی
ہے ہے بجھی ہے شمع شجاعت زمانے کی
ہے ہے ہوا ہے ختم دلیری گھرانے کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۵۷

سمجھو شریک بزم شہ مشرقین کو
دیکھو جوان بھائی کا پرسا حسین کو
ہے ہے بجھی ہے شمع شجاعت زمانے کی
ہے ہے ہوا ہے ختم دلیری گھرانے کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۵۸

ہے ہے دلیل مرگ ہے لکنت زبان کی
ہچکی نہیں یہ جسم سے رخصت ہے جان کی
ہے ہے ہوا ہے ختم دلیری گھرانے کی
ہے ہے بجھی ہے شمع شجاعت زمانے کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۵۹

گردن پھیری ہوئی سوئے سبط نبی رہی
سوکھی زبان دانتوں کے نیچے دبی رہی
ہے ہے بجھی ہے شمع شجاعت زمانے کی
ہے ہے ہوا ہے ختم دلیری گھرانے کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۶۰

مقتول ظلم و جور ہے اب جان فاطمہ
ہوتا ہے پنجتن کا کوئی دم میں خاتمہ
ہے ہے بجھی ہے شمع شجاعت زمانے کی
ہے ہے ہوا ہے ختم دلیری گھرانے کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۶۱

دیکھو شریک بزم شہ مشرقین کو
دیکھو جوان بھائی کا پرسا حسین کو
ہے ہے بجھی ہے شمع شجاعت زمانے کی
ہے ہے ہوا ہے ختم دلیری گھرانے کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

۱۶۲

دنیا ہے تنگ جان اگر پیشوائی کو
گویا رسول آئے ہیں مشکلکشائی کو
ہے ہے بجھی ہے شمع شجاعت زمانے کی
ہے ہے ہوا ہے ختم دلیری گھرانے کی

مرجائینگے چلادو ہمیں وعظہ سے بول کر
دو باتیں کرلو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

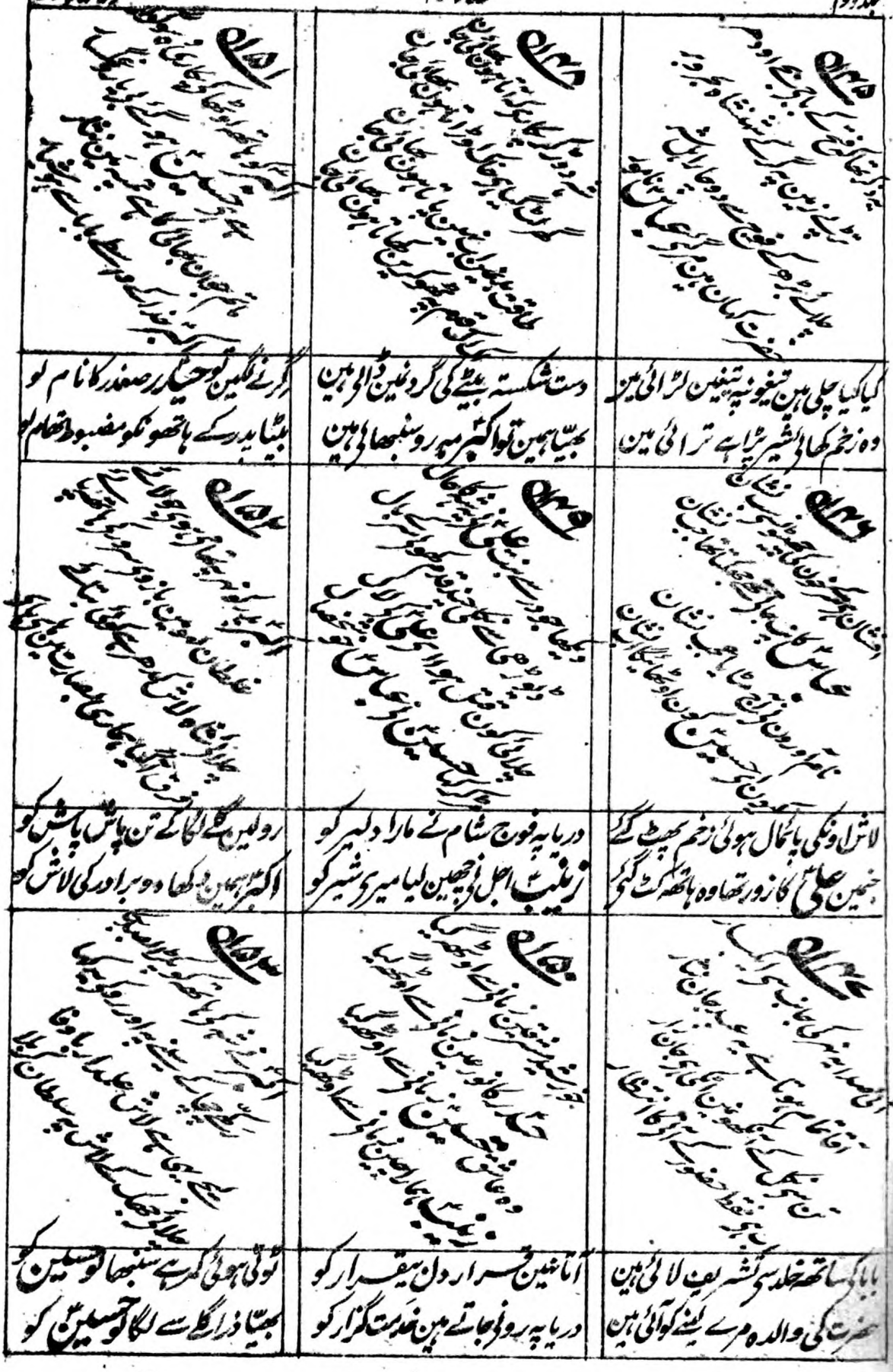

کیا کیا چلی ہیں تیغ و نیزہ تینیں لڑائی ہیں
وہ زخم کھائے شیر پڑا ہے ترائی ہیں

دست شکستہ بیٹے کی گردن میں ڈالے ہیں
بھیا ہمیں تو اکبر مہ رو سنبھالے ہیں

گرنے لگیں تو حیدر صفدر کا نام لو
بیٹا پدر کے ہاتھ کو مضبوط تھام لو

لاشیں اونکی پائمال ہوئی زخم پھٹ گئے
جنمیں علیؑ کا زور تھا وہ ہاتھ کٹ گئے

دریا پہ فوج شام نے مارا دلیر کو
زینبؑ اجل نے چھین لیا میرے شیر کو

رو لیں گلے لگا کے تن پاش پاش کو
اکبرؑ ہمیں دکھا دو برادر کی لاش کو

بابا کے ساتھ خلد سے تشریف لائی ہیں
حضرت کی والدہ مرے لینے کو آئی ہیں

آتا نہیں قرار دل بیقرار کو
دریا پہ رونے جاتے ہیں خدمتگزار کو

ٹوٹی ہوئی کمر ہے سنبھالو حسینؑ کو
بھیا ذرا گلے سے لگا لو حسینؑ کو

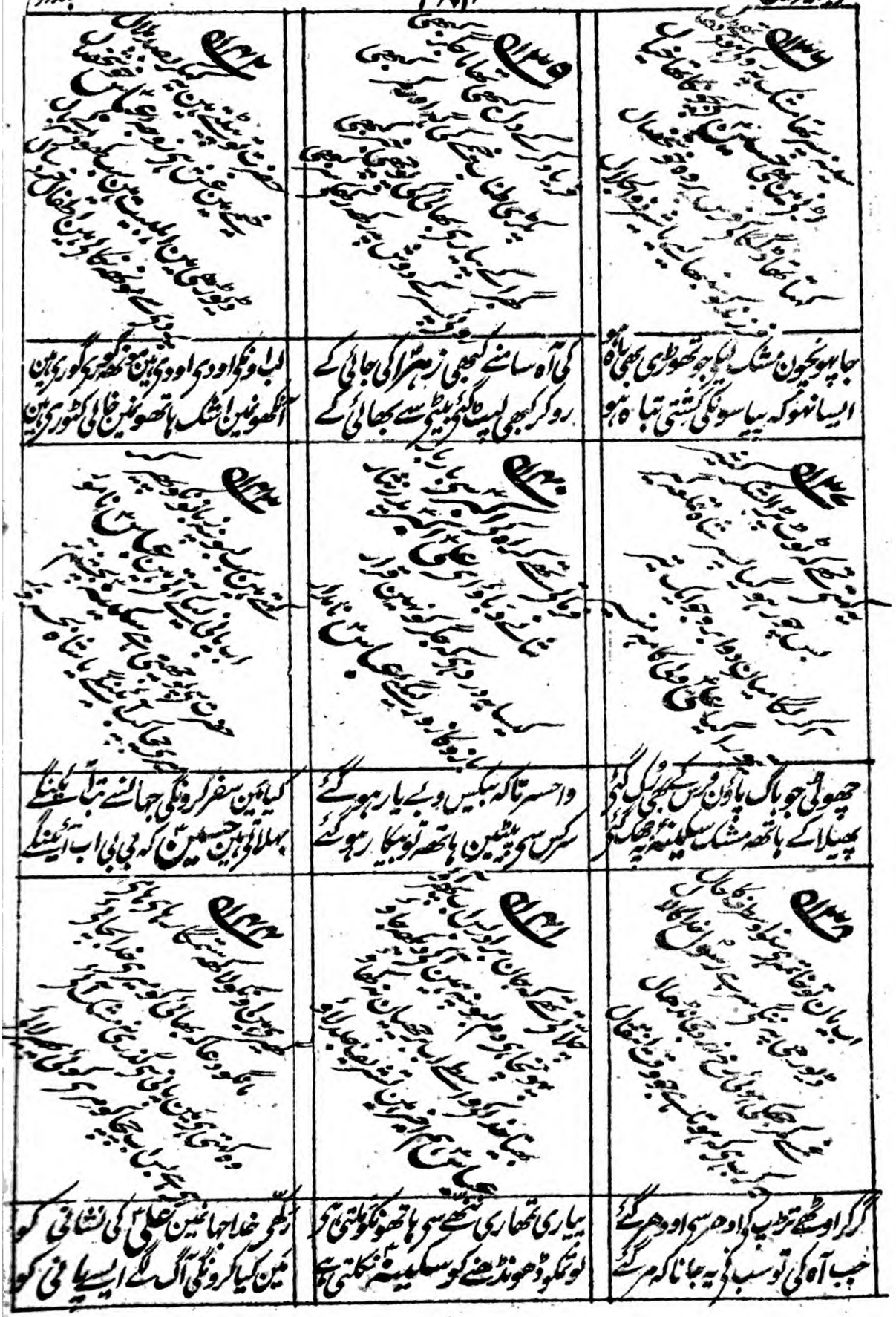

۱۲۷

[illegible]

بس ہمنے گھاٹ چھین لیا مشک بھر چکے
شیرون نے جو زبان سے کہا تھا وہ کر چکے

۱۲۸

[illegible]

آقا کی تشنگی پہ جگر چاک چاک ہے
بی اونکے آب خضر بھی گر ہو تو خاک ہے

۱۲۹

[illegible]

سیراب جب تلک کہ شہ بحر و بر نہون
منظور تھا کہ ہاتھ بھی پانی سے تر نہون

۱۳۰

[illegible]

عباس آبرو مین ابھی فرق آئیگا
پانی پیا تو نام وفا ڈوب جائیگا

۱۳۱

[illegible]

موجین تھین رود نیل کی فوجون کا دل نہ تھا
پرواہ ری حواس کہ ابرو پہ بل نہ تھا

۱۳۲

[illegible]

اوڑ اوڑ کے برچھیون جو اوترتا تھا کھیت مین
گھوڑی کے چارون پاؤن در آتی تھی ریت مین

۱۳۳

[illegible]

رخ اس جری کا خیمے کی جانب سے موڑ دو
ہان برچھیون سے شیر کے سینے کو توڑ دو

۱۳۴

[illegible]

تنہا سنبھالے مشک و علم یا وغا کرے
بلوہ ہو ساری فوج کا جس پر وہ کیا کرے

۱۳۵

[illegible]

جب دم لیا تو سینے پہ سو تیر چل گئے
پہلو کو توڑ توڑ کے نیزے نکل گئے

۱۱۸

[illegible]

جب سن سے سر پہ آئی کسی بد خصال کے
گویا سموم چل گئی پھولوں پہ ڈھال کے

۱۱۹

[illegible]

تھا خاتمہ سپاہ جہنم مقام کا
شعلے بجھائے دیتا تھا پانی حسام کا

۱۲۰

[illegible]

پانی وہ زہر تھا کہ پیا اور فنا ہوا
ہے آج تک زرہ کا کلیجہ چھنا ہوا

۱۲۱

[illegible]

نیزے نہ تھے سنان پہ نہ پرچم نشان پر
پیکان نہ تیر پر تھا نہ چلہ کمان پر

۱۲۲

[illegible]

دکھلا دیا تھا خالق اکبر کے قہر کو
گویا غنیم لوٹتا پھرتا تھا شہر کو

۱۲۳

[illegible]

جنات ڈر کے ہاتھوں سے مونھ ڈھانپتے ہیں آج
میں کیا ہوں جبرئیل کے پر کانپتے ہیں آج

۱۲۴

[illegible]

بھاگ پڑی کہ ایک سے ایک آگے بڑھ گیا
دریا لہو کا کشتی گردوں پہ چڑھ گیا

۱۲۵

[illegible]

اک دم میں ہم شکست ہزاروں کو دیتے ہیں
دیکھو اسد ترائی کو یوں چھین لیتے ہیں

۱۲۶

[illegible]

فوجوں میں یوں کسی نے بھی گھوڑے اڑائے ہیں
دیکھو تو ہم کہاں سے لہان لڑکے آئے ہیں

۱۰۹

آمد تھی تیغ کی کہ اجل کا پیام تھا
یہ صف اخیر تھی وہ رسالہ تمام تھا
بجلی سا ہر جگہ فرس تیز گام تھا
ششدر تھی موت چار طرف قتل عام تھا

اس غول پر کبھی تھی کبھی اوس قطار پر
پڑتا تھا ایک تیغ کا سایہ ہزار پر

۱۱۰

وہ تیغ کی چمک وہ تڑپ راہوار کی
رفرف کی اک شبیہ تو اک ذوالفقار کی
شوکت سوار مین شہ دلدل سوار کی
حملون مین شان سب اسد کردگار کی

چتون وہی غضب وہی بے باکیان وہی
پھرتی وہی جھپٹ وہی چالاکیان وہی

۱۱۱

توڑا وہ مورچہ یہ صف اولٹی ادھر پھرے
تلوار خون مین آپ پسینے مین تر پھرے
یون خاک پر گرا کے لعینون کے سر پھرے
جیسے شکار کھیلے ہوئے شیر نر پھرے

تھی قہر کی نگاہ غضب کا جلال تھا
آنکھین بھی سرخ سرخ تھین چہرہ بھی لال تھا

۱۱۲

مونھ پھر گئے سپاہ کے جس سمت رخ کیا
یانسے وہان گئے اسے مارا اوسے لیا
باقی رہے ہزار مین سو دس مین اک جیا
اللہ رے دم لہو پہ لہو تیغ نے پیا

اسپر بھی تشنگی مین نہ تسکین ذری ہوئی
گویا تھی آگ پیٹ مین اوسکی بھری ہوئی

۱۱۳

بیشک تھا انکا ہاتھ امیر عرب کا ہاتھ
پہونچا وغا مین سو طرف اک تشنہ لب کا ہاتھ
آئی اجل اوٹھا جو کسی بے ادب کا ہاتھ
شیر خدا کے شیر نے مارا غضب کا ہاتھ

بازو پہ آئی تیغ دو دم شانہ کاٹ کے
پہونچے کو بھی قلم کیا دستانہ کاٹ کے

۱۱۴

چلتا تھا مثل برق یمین و یسار ہاتھ
ڈر ڈر کے جوڑتے تھے ضلالت شعار ہاتھ
انکی نہ ایک چوٹ نہ اونکے ہزار ہاتھ
کافی تھے سب کو تیغ دو دستی کے چار ہاتھ

آواز شش جہت مین بگیر و بزن کی تھی
اللہ کا کرم تھا مدد پنجتن کی تھی

۱۱۵

نعرہ جدا صدائے بگیر و بدہ جدا
گوشے کمان سے دور تھے گوشون سے زہ جدا
بکتر جدا زمین پہ ٹکڑے زرہ جدا
نیزون کو دیکھیے تو گرہ سے گرہ جدا

اللہ رے فرق گردن و سر بھی بہم نہ تھے
کشتون کا ذکر کیا ہے کہ تیغون مین دم نہ تھے

۱۱۶

جسکی طرف نظر دم جنگ و جدل پھری
کچھ ہٹ کے تیغ سے اوسی جانب اجل پھری
رہوار یون پھرا کہ اشارے مین کل پھری
تلوار بھی گلون کی طرف بر محل پھری

ایسے جری سے کسکو مجال مصاف تھی
یون پھر کے صف کی صف کو جو دیکھا تو صاف تھی

۱۱۷

چل پھر کے کاٹتی تھی وہ تلوار ہاتھ پاؤن
ڈر سے بڑھا نہ سکتے تھے خونخوار ہاتھ پاؤن
سر بچ گیا تو ہو گئے بیکار ہاتھ پاؤن
چمکی گری تو اوٹھ ہوئے چار ہاتھ پاؤن

چلائی روح تیغ پھر آئی نکل چلو
بولی اجل اب اوٹھ کے تو پنجون کے بھل چلو

[illegible]

بودی نہین ہین کچھ جو نگہبان ہین گھاٹ کے
سر پھینکدینگے نہر مین خنجر سے کاٹ کے

[illegible]

موتھہ دیکھتے ہین جو نگہبان ہین گھاٹ کے
لیجائین گھر پہ تیغ سے دریا کو کاٹ کے

[illegible]

لالی پڑے ہوی ہین سکینہ کی جان کے
کانٹے مجھے دکھائی تھے سوکھی زبان کے

[illegible]

بھاگو گے پھینک پھینک کے تیغین لڑائی سے
لو مرد ہو تو اب نہ سرکنا ترائی سے

[illegible]

عفریت بھاگتے ہین وہ چوٹین ہماری ہین
بیر العلم مین کود کے تلوارین ماری ہین

[illegible]

شہ سے نشان فوج پیمبر بھی مل گیا
طوبیٰ کے ساتھ چشمۂ کوثر بھی مل گیا

[illegible]

دو ہاتھ مین علی کے پسر وار پار ہین
دریا نہین کہ رک گیا ہم ذوالفقار ہین

[illegible]

ناصر ہین بارگاہ فلک بارگاہ کے
دفتر اولٹ دیے ہین عرب کی سپاہ کے

[illegible]

گھوڑا اوڑا پرونکو سوارونکی توڑ کے
کپکی صفونپہ سیف بھی کاٹھی کو چھوڑ کے

۹۱

غازی نے رکھ دیا قدم شاہ دین پہ سر
بولے گلے لگا کے شہنشاہ بحر و بر
[illegible]
[illegible]

بھائی نہو تو بھائی کی مٹی خراب ہے
اچھا تمھارا کوچ مرا پا تراب ہے

۹۲

آیا سجا ہوا وہ براق سمند سیر
تھا خود فلک پہ اوڑنے کو طیار مثل طیر
ہوتا تھا اوسکے ڈر سے غزالوں کا حال غیر
[illegible]

صرصر قدم کی گرد کو پاتی نہین کبھی
ڈھونڈھی بشر پری نظر آتی نہین کبھی

۹۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سُم بدر تھے تو نعل بھی چارون ہلال تھے
نقش سُم فرس سے ہزارون ہلال تھے

۹۴

روتا ہوا جھکائے تسلیم وہ جری
سب روئے مشک دوش مبارک پہ جب دھری
اک آہ سرد زوجۂ عباس نے بھری
صدمے سے رنگ زرد تھا اور تن مین تھرتھری

سر سے ردا بھی دوش تلک آ کے گر پڑی
بانو کے پاس خاک پہ غش کھا کے گر پڑی

۹۵

وہ زیب و زین زین کی وہ ساز کی پھبن
زیور سے جیسے ہوتی ہے آراستہ دلہن
چشم سیاہ دیدۂ آہو پہ طعنہ زن
[illegible]

جادو تھا معجزہ تھا پری تھا طلسم تھا
پاکھر نہ تھی زرہ مین تہمتن کا جسم تھا

۹۶

وہ دبدبہ وہ سطوت شاہانہ وہ شباب
تھرا رہا تھا جسکی جلالت سے آفتاب
وہ رعب حق کہ شیر کا زہرہ ہوا آب
صولت مین فرد دفتر جرأت مین انتخاب

صورت مین سارے طور خدا کے ولی کے ہین
شوکت پکارتی ہے کہ بیٹے علی کے ہین

۹۷

نکلا وہ شیر خیمے سے باہر علم لیے
مجرے کو آئی فتح سپاہ حشم لیے
جرأت نے بڑھ کے بوسۂ تیغ دو دم لیے
نصرت نے چومے ہاتھ ظفر نے قدم لیے

خورشید کا جلال نگاہون سے گر گیا
اقبال سر کے گرد ہما بنکے پھر گیا

۹۸

رکھا قدم رکاب مین حیدر کے لال نے
نعلین پا کو فخر سے چوما ہلال نے
بخشی جو صدر زین کو ضیا خوش جمال نے
دم کو چتور کیا فرس بے مثال نے

کس ناز سے وہ رشک غزال ختن چلا
طاؤس تھا کہ سیر کو سوئے چمن چلا

۹۹

پہونچے جو دشت کین مین اوڑائے ہوئے
گھوڑے کو ہاتھ اوٹھا کے یہ آواز دی کہ بس
دیکھین صفین جی جو چپ و راست جوش و بس
نعرہ کیا کہ نہر پہ جانے کی ہے ہوس

روکیگا جو وہ موت کے پنجے مین آئیگا
ہٹ جاؤ سب کہ شیر ترائی مین جائیگا

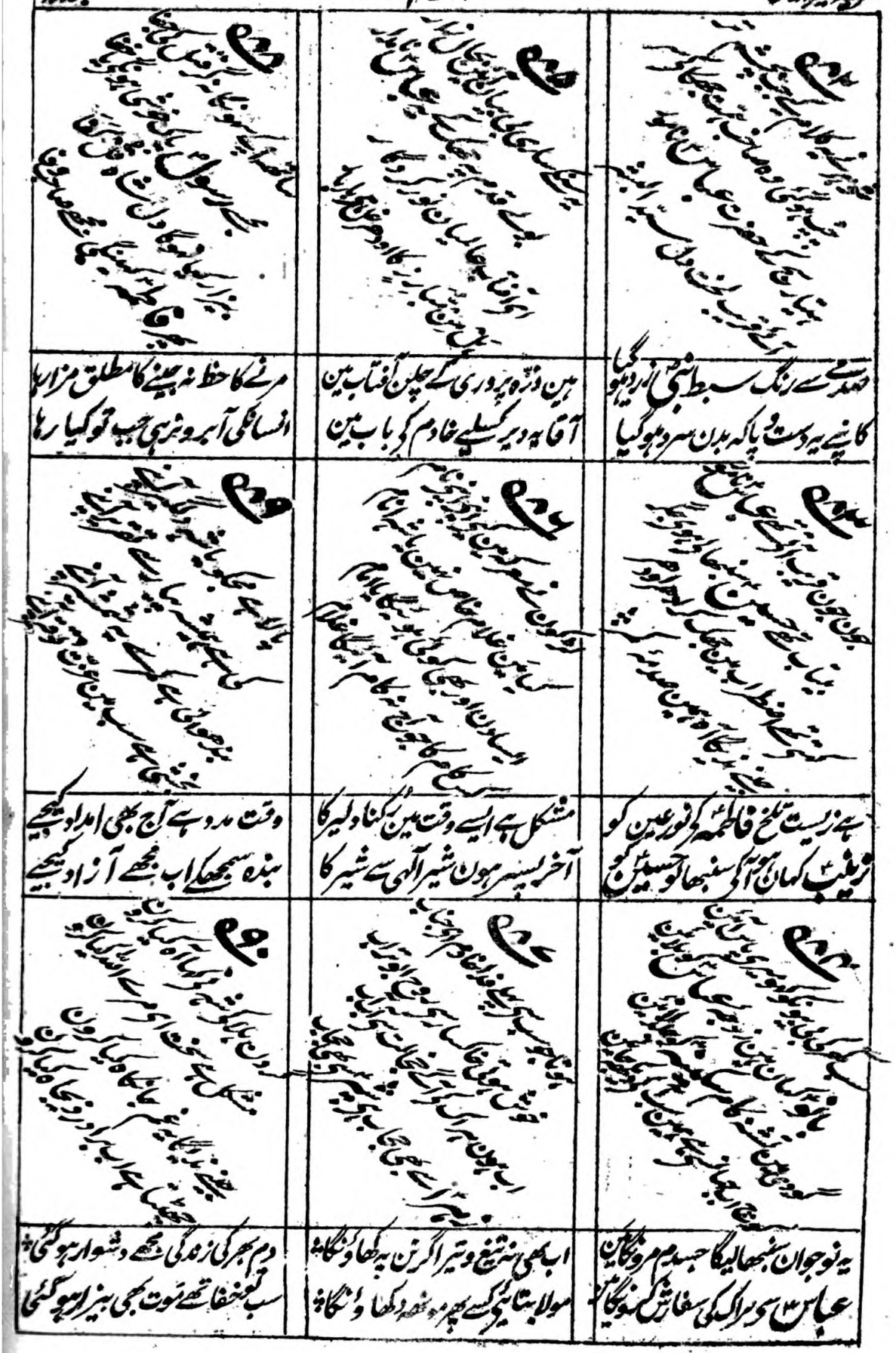



۶۴

تھی ابتری سپاہ ضلالت شعار مین
اس صف مین تھی وہ صف یہ قطار اوس قطار مین
سو بار جو لڑے تھے اکیلے ہزار مین
وہ جا بجا امن ڈھونڈھتے تھے کارزار مین

چہرے تھے زرد خوف سے حیدر کے لال کے
نامرد مونھ چھپاتے تھے گھونگھٹ مین ڈھال کے

۶۵

سرکردہ ہی فوج مخالف تھے بیحواس
کچھ شمر کے قریب تھے کچھ تھے عمر کے پاس
سب کا یہ قول تھا کہ ہوئی زندگی سے یاس
ضرب علی ہے ضرب علمدار حق شناس

طاقت سے ہین بھرے ہوے بازو دلیر کے
خیبر کشا کا زور ہے پنجے مین شیر کے

۶۶

اوس فوج مین تو ہے یہ تزلزل یہ انتشار
ہتیار ادھر لگاتے ہین عباس نامدار
مضطر ہین بے بیان شہ والا ہین بیقرار
بھائی کے مونھ کو دیکھ کے روتے ہین بار بار

بیٹا کھڑا ہے چاک گریبان کیے ہوے
روتی ہے سوکھی مشک سکینہ لیے ہوے

۶۷

مونھ دیکھتی ہے باپ کا جب وہ بچشم تر
کہتے ہین یہ اشارے سے سلطان بحر و بر
لٹتا ہے باپ تمکو سکینہ نہین خبر
جانے نہ دو چچا کو ہمین چاہتی ہو گر

آنسو بہا بہا کے نہ پانی کا نام لو
دامن قبا کا ننھے سے ہاتھون سے تھام لو

۶۸

بھائی کے اضطراب مین زینب کا ہے یہ حال
ڈھلکی ہوئی ہے سر سے ردا اور کھلے ہین بال
عباس سے یہ کہتی ہے رو کر بصد ملال
چھوڑو نہ شہ کو اے اسد کبریا کے لال

کیا کہتے ہو سکینہ سے مونھ موڑ موڑ کے
بھیا کدھر چلے مرے بھائی کو چھوڑ کے

۶۹

دیکھو تو حال سبط رسول فلک اساس
بیٹی کا غم بھتیجے کا ماتم ہجوم یاس
ہے کثرت سپاہ مین تنہا وہ حق شناس
قربان جاؤن تنتور ہو بیوطن کے پاس

عاشق ہو دلبر اسد ذوالجلال کے
بازو قوی تمھین سے ہین زہرا کے لال کے

۷۰

عباس کہتے ہین کہ نجاؤن تو کیا کرون
کیونکر نہ حق امام زمان کا ادا کرون
الٹون صفین ہزارون سے تنہا وغا کرون
یہ سر ہے اسلیے کہ قدم پر فدا کرون

پہونچا ہے فیض سید خوشخو کے ہاتھ سے
دنیا مین کچھ تو کام ہو بازو کے ہاتھ سے

۷۱

رخصت طلب ہے شاہ سے اکبر سا لالہ فام
شہزادہ مرنے جائے سلامت رہے غلام
للہ رو کیے نہ اب اے خواہر امام
وہ امر کیجیے کہ بڑھے جس سے میرا نام

بیکس ہون ساتھ مان نہین سر پر پدر نہین
مین آپکا غلام تو ہون گو پسر نہین

۷۲

باتین یہ سنکے روتی ہین زینب جھکائے سر
تھرا رہی ہے زوجہ عباس نامور
چہرہ تو فق ہے گود مین ہے چاند سا پسر
مانع ہے شرم روتی ہے مونھ پھیر پھیر کر

موقع نہ روکنے کا ہے نہ بول سکتی ہے
حضرت کے مونھ کو نرگسی آنکھون سے تکتی ہے

۵۵

اوٹھیے قدم سے آپکی الفت کے مین نثار
غصے مین بھول جاتے ہو بھیا ہمارا پیار
آنکھین قدم پہ ملکے یہ بولا وہ نامدار
بے اذن جنگ سر نہ اوٹھائیگا خاکسار

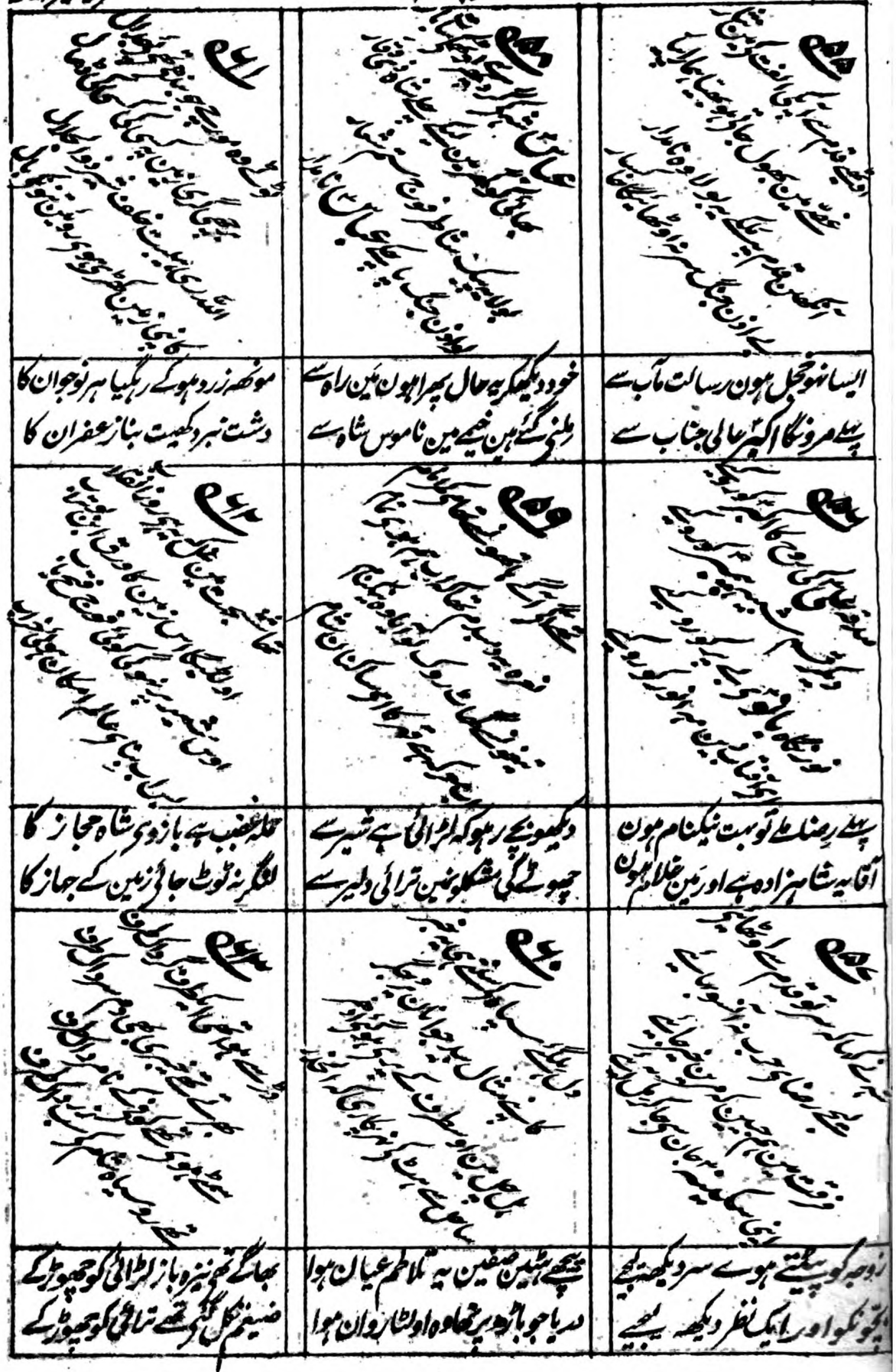

ایسا نہو خجل ہون رسالت مآب سے
پہلے مرونگا اکبر عالی جناب سے

۵۶

عباس شہ کے گرد پھرے اوٹھکے سات بار
بھائی کو گھر مین لیکے چلے شاہ ذی وقار
بولا یہ پیک شاطر فوج ستم شعار
لو اذن جنگ پا چکے عباس نامدار

خود دیکھکر یہ حال پھرا ہون مین راہ سے
ملنے گئے ہین خیمے مین ناموس شاہ سے

۵۷

ٹوٹے وہ مورچے جو بندھے تھے جو بدال
برچھی گری زمین پہ کسی کی کسی کی ڈھال
اللہ ری ہیبت خلف شیر ذوالجلال
کانپی زمین کھڑے ہوئے روئین تنونکے بال

مونھ زرد ہوکے رہگیا ہر نوجوان کا
دشت نبرد کھیت بنا زعفران کا

۵۸

صدقہ علی کی روح کا اکبر کو روکیے
دیکر قسم شبیہ پیمبر کو روکیے
نور نگاہ بانوئے بے پر کو روکیے
اے آفتاب دین مہ انور کو روکیے

پہلے رضا ملے تو بہت نیکنام ہون
آقا یہ شاہزادہ ہے اور مین غلام ہون

۵۹

تھے آگے آگے ہاتھون سے تھامے کمر امام
نعرہ یہ دمبدم تھا کہ اب ہم ہوئے تمام
تیغون سے گھاٹ روک لو آیا وہ نیکنام
اب معرکہ ہے قہر کا اے ساکنان شام

دیکھو بچے رہو کہ لڑائی ہے شیر سے
چھوٹے گی مشکلون مین ترائی دلیر سے

۶۰

تھا شش جہت مین غل کہ یہ ہے روز انقلاب
اولٹیگا اس زمین کا ورق ابن بوتراب
اوس شیر پر نہوگی کوئی فوج فتح یاب
بس اب بنائے عالم امکان ہوئی خراب

حملہ غضب ہے بازوئے شاہ حجاز کا
لنگر نہ ٹوٹ جائے زمین کے جہاز کا

۶۱

شہ نے کہا کہ سر تو قدم سے اوٹھائیے
لیجے رضائے حرب نہ آنسو بہائیے
فرقت مین ہم جبین کہ مرین خیر جائیے
اپنی سکینہ جان سے جا کر مل آئیے

زوجہ کو پیٹتے ہوئے سر دیکھ لیجیے
بچونکو اور ایک نظر دیکھ لیجیے

۶۲

دل ہلگئے سپاہ کے سنتے ہی یہ خبر
کانپے مثال بید جوانان پر جگر
ہل چل مین اوس طرف کے پرے ہوگئے ادھر
ساحل سے ہٹ کے نہر پکاری کہ الحذر

پیچھے ہٹین صفین یہ تلاطم عیان ہوا
دریا جو باڑھ پر تھا وہ اولٹا روان ہوا

۶۳

ڈر سے ہوا تھی ایک طرف گرد اک طرف
بھرتے تھے خیبری بھی دم سرد اک طرف
سمٹے ہوئے تھے کوفے کے نامرد اک طرف
تھے روسیاہ شام کے سب زرد اک طرف

بھاگے تھے نیزہ باز لڑائی کو چھوڑ کے
ضیغم نکل گئے تھے ترائی کو چھوڑ کے

۴۶

شہ نے کہا کہ سچ ہے یہ ایسا ہی ہے الم
خالق جہان مین بھائی کا بھائی کو دے غم
بازو کا ٹوٹنا اجل آنے سے کیا ہے کم
مر مر کے غم مین بھائی حسنؑ کے جیے ہین ہم

تازہ تھا غم پدر کا خوشی دل سے فوت تھی
عباسؑ نامدار نہوتے تو موت تھی

۴۷

بھائی کے بعد اُنسے ملی لذت حیات
بیکس کے غمگسار تھے یہ یا خدا کی ذات
خالی نپائی مہر و مروت سے کوئی بات
سویا جو مین تو انکو کٹی جاگنے مین رات

صدمے بھلائے دل سے حسنؑ کی جدائی کے
رونے نہین دیا مجھے ماتم مین بھائی کے

۴۸

ہے اُنکے اتحاد کا سب سے جدا مزا
بیٹے کا لطف بھائی کا حظ باپ کا مزا
ملتا ہے انکی بات مین ہر دم نیا مزا
اوجھل یہ آنکھ سے ہون تو جینے کا کیا مزا

قائم رکھے خدا کہ علیؑ کے نشان ہین
مالک یہی ہین گھر کے یہی تن کی جان ہین

۴۹

قوت جگر کی تم ہو تو یہ بازو ہین کارگر
بچھڑا جو ایک دو مین تو پھر ہین کنار گور
ہوتا ہے زخم دل پہ نمک آنسو و کا شور
جب پتلیان نہوئین تو چشم بشر ہے کور

تم پہلو مین تھے جو یہ بیکس سنبھل گیا
پھر خاتمہ ہے جسم سے جب دم نکل گیا

۵۰

بس دیکھکر نہال ہوئے گلشن جہان
گذرے بہار عمر کے دن آگئی خزان
اوٹھ جائے جلد خلق سے یہ پیر ناتوان
پھولو پھلو جیو کہ ابھی تم ہو نوجوان

عمرین بھی ہین قلیل کچھ ایسے مسن نہین
دونو نکا ہے شباب یہ مرنے کے دن نہین

۵۱

اُنسے نشان علیؑ کا ہے تمسے ہمارا نام
گھر مٹ گیا نبیؐ کا جو دونون ہوئے تمام
میت کے دفن کا بھی مناسب ہے اہتمام
مرنے کے بعد کوئی تو آئے ہمارے کام

تربت پہ تمسے گل ہون تو دل باغ باغ ہو
اندھیر ہے جو قبر پدر بے چراغ ہو

۵۲

یکجو نہ ذکر ہجر یہ صدمہ ہو دل خراش
بہر پدر کرو کفن و گور کی تلاش
ہوگا یہ جسم ظلم کی تیغون سے پاش پاش
دو شخص چاہیین کہ اوٹھائین ہماری لاش

رونے کو کوئی دوست نہ یاور سرہانے ہو
فرزند پائینتی ہو برادر سرہانے ہو

۵۳

اکبرؑ نے سنکے باپ سے یہ اشک خون بہائے
عباسؑ بول اوٹھے نہ خدا وہ گھڑی دکھائے
ہے زندگی یہی کہ ہمین پہلے موت آئے
خاک اوس غلام پر کہ جو آقا کی لاش اوٹھائے

دیتے ہین جان اہل وفا نام کے لیے
پائین ہین کیا یہ ہاتھ اسے کام کے لیے

۵۴

بس گر پڑا یہ کہکے قدم پر وہ باوفا
جھک کر کہا حسینؑ نے بھائی یہ کیا کیا
قاسمؑ کا ذکر کرتے تھے ہمشکل مصطفیٰؐ
باتین تو اُنسے تھین تمھین کیون غیظ آگیا

ہم تم تو ساتھ گلشن ہستی سے جائینگے
اچھا ہماری لاش کو اکبرؑ اوٹھائینگے

[illegible]

لڑکی جو یک بیک گئی ہاتھوں سے کھو گئی
ٹکڑے حسنؑ کی طرح کلیجے کے ہو گئے

[illegible]

یہ وقت آبرو ہے بڑی جد و کد کرو
ہان بھائیو امام کی اپنے مدد کرو

[illegible]

سب چل بسے نبیؐ و علیؑ پاس رہ گئے
ستر دو تن مین اکبرؑ و عباسؑ رہ گئے

[illegible]

فتح و ظفر تھی مثل علیؑ اختیار مین
پنجے مین تھا وہی جسے تاکا ہزار مین

[illegible]

ہان صفدرو نشان نہ رہے فوج شام کا
بیٹونکو پاس چاہیے بابا کے نام کا

[illegible]

نکلی یہ بات جوش بکا مین زبان سے
قاسمؑ کے ساتھ جائینگے ہم بھی جہان سے

[illegible]

آنکھون مین پھر رہی تھی چمک ذوالفقار کی
عباسؑ داد دیتے تھے ایک ایک وار کی

[illegible]

اب باپ کی جگہ شہ عالی مقام ہین
صدقے نہ کسطرح ہون کہ ہم سب غلام ہین

[illegible]

حسرت یہ ہے کہ تیغون سے تن پاش پاش ہو
پہلو مین ابن عم کے ہماری بھی لاش ہو

۲۸

بڑھ کر کسی نے تیر ملایا کمان سے
نیزہ کوئی ہلانے لگا آن بان سے
نعرہ کسی کا پار ہوا آسمان سے
تلوار کھینچی کسی صفدر نے میان سے

اک شور تھا کہ تلخ کیا ہے حیات کو
لاشوں سے چل کے پاٹ دو نہر فرات کو

۲۹

سنتے ہی یہ کلام جوانان نامور
لڑکے الگ کھڑے ہوئے غول اپنا باندھ کر
کہتے تھے نیچے لیے وہ غیرت قمر
یارب شکست کوفیوں کو دے ہمیں ظفر

سر کے نہ پھر وغا میں جو بڑھ کے قدم گڑے
جا کر در یزید پہ اپنا علم گڑے

۳۰

عباس شہ سے کہتے تھے پھرے ہوئے شیر
تیر اوس طرف سے آتے ہیں اب کسلیے ہے دیر
دو دن کی بھوک پیاس میں ہیں زندگی سے سیر
مولا غلام سے نہیں رکنے کے یہ دلیر

پاس ادب سے غیظ کو ٹالے ہوئے ہیں یہ
شیر خدا کی گود کے پالے ہوئے ہیں یہ

۳۱

کس کو ہٹائے کس کو سنبھالے یہ جان نثار
مرنے پہ ایک دل ہیں بہتر وفا شعار
ہے مصلحت کہ دیجیے اب اذن کارزار
ایسا نہو کہ جا پڑیں لشکر پہ ایک بار

برہم ہیں سرکشی پہ سواران شام کی
اکبر کی بات مانتے ہیں نہ غلام کی

۳۲

جب روکتا ہوں میں انہیں اے آسمان سریر
کہتے ہیں کیوں امام کی جانب لگائے تیر
باندھے ہے سرکشی کمر لشکر شریر
ہنگام جنگ شیر کے بچے ہوں گوشہ گیر

کس قہر کی نظر سے لعینوں کو تکتے ہیں
بچوں کو ہے یہ غیظ کہ آنسو ٹپکتے ہیں

۳۳

اک اک جری کو نشۂ جرأت کا جوش ہے
عالم ہے بیخودی کا پہ مرنے کا ہوش ہے
ہر صف میں یا علی ولی کا خروش ہے
کہتے ہیں بار بار کہ سر بار دوش ہے

مشتاق ہیں وہ پیاس میں تیغوں کے گھاٹ کے
ڈر ہے کہ مر نہ جائیں گلے کاٹ کاٹ کے

۳۴

حسرت سے کی سوئے رفقا شاہ نے نظر
بولے حبیب نذر کو حاضر ہیں سب کے سر
فرمایا شہ نے ہم بھی ہیں آمادۂ سفر
اچھا بڑھے جہاد کو ایک ایک نامور

یہ راہ حق ہے جو قدم آگے بڑھائیگا
دربار مصطفےٰ میں وہی پہلے جائیگا

۳۵

مژدہ یہ سنکے شاد ہوئے غازیان دین
اک اک دلیر جانے لگا سوئے فوج کین
جب نعرہ زن ہوئے صفت شیر خشمگین
تھرائے آسمان کے طبق ہلگئی زمین

برپا تھا شور حشر دلیروں کی حرب سے
فوجیں تو کیا جہان تہ و بالا تھا ضرب سے

۳۶

اللہ رے جہاد حبیب و زہیر قین
گویا بپا تھا معرکۂ خندق و حنین
جب مر گئے وہ عاشق سلطان مشرقین
مقتل میں پیٹتے ہوئے دوڑے گئے حسین

یوں جا کے روئے اونکے تن پاش پاش پر
جسطرح بھائی روتا ہے بھائی کی لاش پر

۱۹

جھپکے پلک کسی سے تو آنکھیں نکالیے
بڑھ کر رہٹیں جو پاؤں تو سر کاٹ ڈالیے

۲۰

اوتری ہے تیغ جسکے لیے وہ دلیر ہین
سب ہمکو جانتے ہین کہ شیر ونکی شیر ہین

۲۱

جرات ٹپک رہی ہے ہر اک کے کلام سے
پیچھے رکینگے بھلا فوج شام سے

۲۲

تھا بسکہ شوق جنگ ہر اک شاہ کو
جوش آگیا وغا کا حسینی سپاہ کو

۲۳

دونو نمین صاف حیدر و جعفر کے طور ہین
اللہ کی پناہ یہ تیور ہی اور ہین

۲۴

نکلا کوئی سمند کو زانو مین داب کے
غصے سے رہگیا کوئی ہونٹو نکو چاب کے

۲۵

پاس ادب سے شاہ کو صف بڑھ کے تھم گئی
پٹڑی ہر اک سوار کی گھوڑی پہ جم گئی

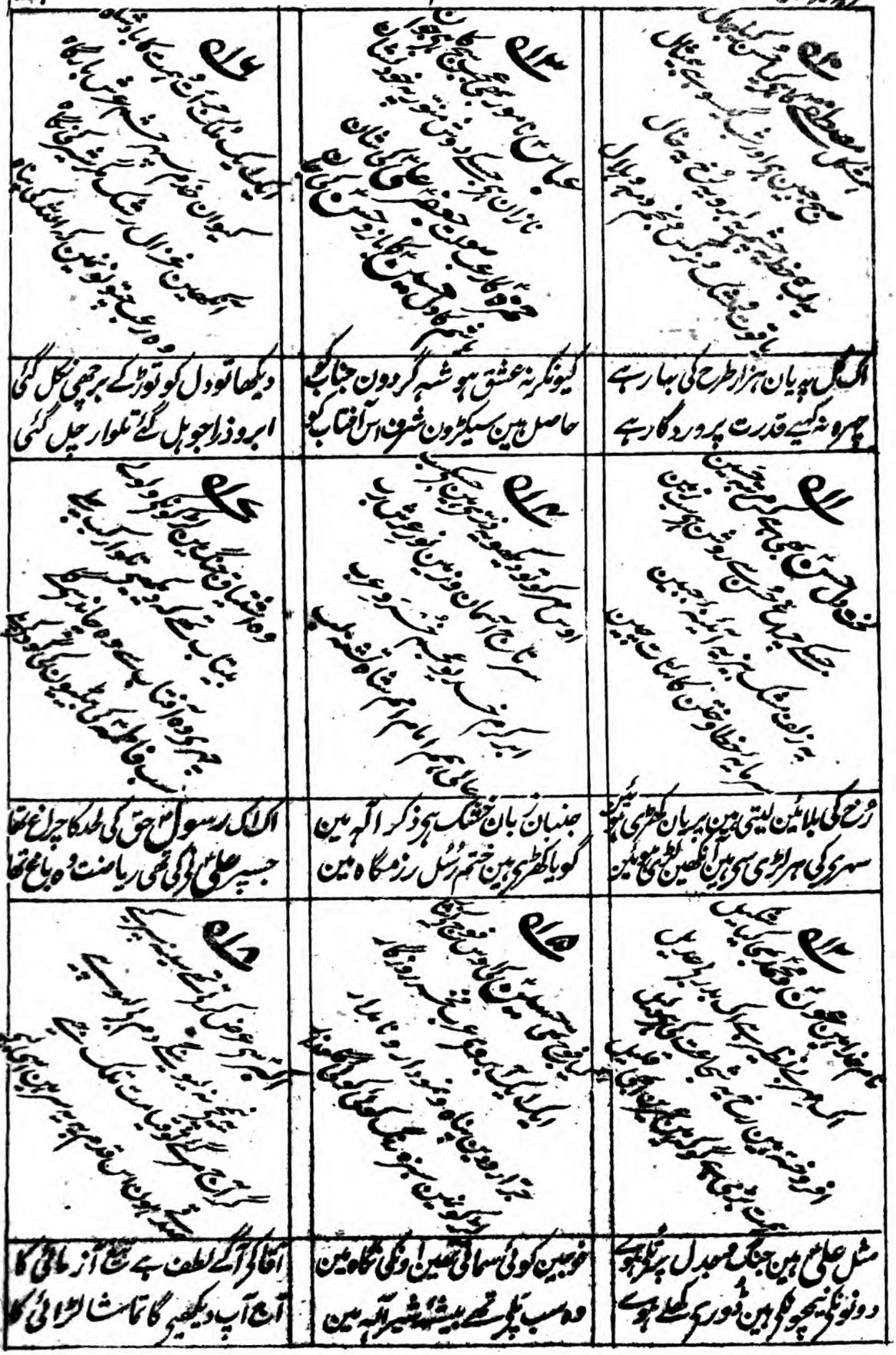

۱۴ مرثیہ

جب زمین سر بلند علی کا علم ہوا
فوج خدا پہ سایۂ ابر کرم ہوا
چرخ زبرجدی پئے تسلیم خم ہوا
پنجے پہ سات بار تصدق حشم ہوا

دیکھا نہ تھا علم جو کبھی اس نمود کا
دونون طرف کی فوج مین غل تھا درود کا

۱۵

قربان احتشام علمدار نامور
رخ پہ جلالت شہ مردان تھی سر بسر
چہرہ تو آفتاب سا اور شیری نظر
قبضے مین تیغ بر مین زرہ دوش پر سپر

چھایا تھا رعب لشکر ابن زیاد پر
غل تھا چڑھے ہین شیر الٰہی جہاد پر

۱۶

غرفون سے جھانک جھانک کے بولی ہر ایک کو
صل علی علم کی چمک ہے کہ برق طور
یارب ہے نگاہ بد اسکی ضیا سے دور
پنجہ ہے یہ کہ ایک جگہ پنجتن کا نور

جلوے ہین سب محمد و حیدر کی شان کے
قربان اس جوان کے نثار اس نشان کے

۱۷

وہ شان اوس علم کی وہ عباس کا جلال
نخل زمردی کے تلے تھا علی کا لال
پنجے پہ جان دیتی تھین پریونکا تھا یہ حال
غل تھا کہ دوش حور پہ بکھرے ہوئے ہین بال

ہر لہر آبدار تھی کوثر کی موج سے
طوبیٰ بھی دب گیا تھا پھریرے کی اوج سے

۱۸

وہ اوج وہ جلال وہ اقبال وہ حشم
وہ نور وہ شکوہ وہ توقیر وہ کرم
پنجے کی وہ چمک وہ سرافرازی علم
گرتی تھی برق فوج مخالف پہ دمبدم

کیا رفعت نشان سعادت نشان تھی
سائے مین جس نشان کے طوبیٰ کی شان تھی

۱۹

آگی کبھی نہ دیکھی تھی اس حسن کی سپاہ
دنیا بھی خوبیونکا مرقع ہے واہ واہ
دیکھین کسے کسے کہ ہے ایک ایک رشک ماہ
جاتی ہے جسکے رخ پہ تو پھرتی نہین نگاہ

دیکھو انھین دمونسے ہے رونق زمین کو
چن کر حسین لائے ہین کس کس حسین کو

۲۰

تھا پنجتن کا نور جو پنجے پہ جلوہ گر
اعمیٰ کی پتلیون مین بھی تھا روشنی کا گھر
ذرے نثار کرتے تھے اوٹھ اوٹھ کے اپنا زر
تکتے تھے فوق سے تو ملک تحت سے بشر

اللہ ری چمک علم بوتراب کی
تار نظر بنی تھی کرن آفتاب کی

۲۱

پنجہ اوٹھا کے ہاتھ یہ کہتا تھا بار بار
عالم مین پنجتن کی بزرگی ہے آشکار
شیشہ بہشت انھین کے قدم سے ہے برقرار
کیون ہفتہ دوست ہوئے ہو اے قوم نابکار

آٹھون بہشت ملتی ہین مولا کے نام سے
بیعت کرو حسین علیہ السلام سے

۲۲

شہرہ بہت تھا حسن مین کنعان کے ماہ کا
قصہ سنا ہوا ہے زلیخا کی چاہ کا
یان آفتاب کو نہین یارا نگاہ کا
یوسف ہے ایک ایک جوان اس سپاہ کا

سنتے تھے ہم کہ عالم ایجاد زشت ہے
ایسے چمن کھلے ہین تو دنیا بہشت ہے

۱۵۴

اے پارۂ دل حسنؑ اے فدیۂ حسینؑ
کل وہ خوشی تھی آج یہ پرپا ہے شور و شین
کیا کہکے روؤں اوٹھ گیا اب تو جہاں سے چین
بیوہ کوئی سکھائے تو صاحب کرونمین بین

چھوڑا دولھن کو لاش پہ رونے کے واسطے
دولھہ بنے تھے قبر مین سونے کے واسطے

۱۵۵

صاحب بتا تو دو تمھین رونے مین کیا کہون
بیکس کہون کہ فدیۂ راہ خدا کہون
پیاسا کہون شہید کہون یا بنا کہون
دولھہ کہون کہ قاسمؑ گلگون قبا کہون

ماتم بھی یون تو ہوتا ہے شادی بھی ہوتی ہے
اک شب کی رانڈ دولھہ کو کیا کہکے روتی ہے

۱۵۶

کیون رونے والو سنتے ہو آواز شور و شین
اس بزم پاک مین ہین نہان نوحہ گر حسینؑ
ممبر کے پاس فاطمہؑ روتی ہین کر کے ہین
ماتم کرو کہ مر گیا حضرت کا نور عین

شبیرؑ کو بھی قلق ہے شہ بیوطن کو بھی
پرسا دو تم حسینؑ کو بھی اور حسنؑ کو بھی

۱۵۷

لکھے انیس خوب بسرعت یہ چند بند
لیجائے شوق سے جسے مضمون ہو پسند
اک جا ہے شیر و شکر و شہد و نبات و قند
اوسکے کرم سے ہوگا یہ دریا بھی بند

نہرین روان ہین فیض شہ مشرقین کی
پیاسو پیو سبیل ہے نذر حسینؑ کی

۱ سلام

خیال چہرۂ شہ وقت خواب رہتا ہے
تمام شب مری گھر آفتاب رہتا ہے

۲ سلامی ریش مین جب تک خضاب رہتا ہے
اگر رہا تو بس اتنا شباب رہتا ہے

۳ خدا کا قہر نبی کا عتاب رہتا ہے
عدو علی کا ہمیشہ خراب رہتا ہے

۴ ہمارے شیشۂ دل کو نہ توڑ اے گردون
یہ ظرف وہ ہے کہ جسمین گلاب رہتا ہے

۵ جو دل جلے ہین اونھین کا سخن ہے گرما گرم
مزا ہے سیخ پہ جب تک کباب رہتا ہے

۶ زبان سوال نکیرین مین نہ بند ہوئی
خموش بھی کہین حاضر جواب رہتا ہے

۷ کھلی ہین مالک دفتر کے سامنے فردین
سیاقدان سے حساب و کتاب رہتا ہے

۸ لگا کے آتش قلب و جگر کو اشک نکل
دو آتشہ ہو تو برسون گلاب رہتا ہے

۹ بھری ہے کونسی یارب دل انیس مین آگ
کہ جسکی آگ سے دوزخ کباب رہتا ہے

رباعی

سوز غم دوری نے جلا رکھا ہے
آہون نے کنول دل کا بجھا رکھا ہے
نکلو کہین جلد عمر آخر ہے انیس
اس ہند سیہ بخت مین کیا رکھا ہے

۱۴۵

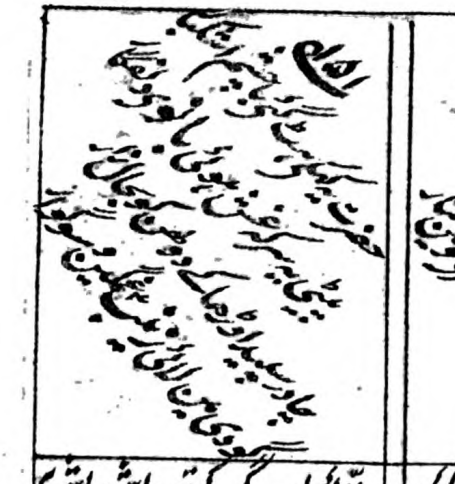

چھپ جائی جس سے دور کا ناتا ہی صاحبو
دولھا دولھن کے لینے کو آتا ہے صاحبو

۱۴۶

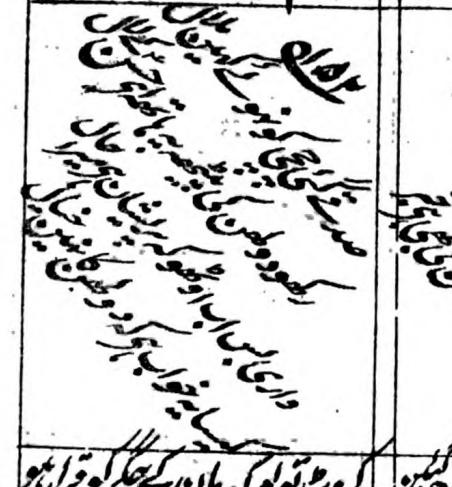

دلبر سے فراق کی شمشیر تیز کو
مانسے کہو دولھن کی نکالے جہیز کو

۱۴۷

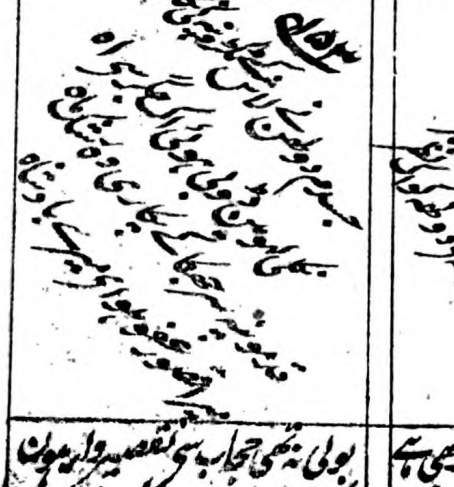

دولھا کی لاش آتی ہے سہرے کو توڑ دو
مسند اوٹا دو حجرے کے پردے کو چھوڑ دو

۱۴۸

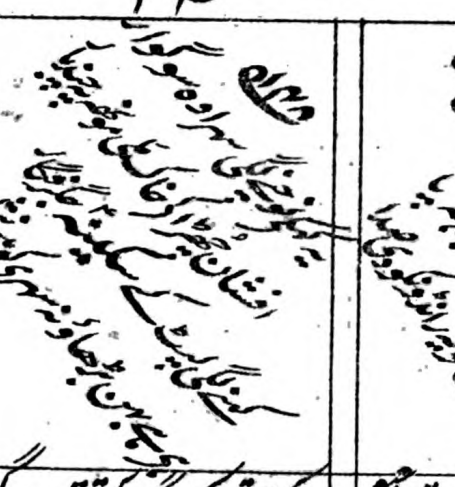

وہ کہتی تھی کہ جاگ کے تقدیر سو گئی
بی بی نہ پکڑو ہاتھ کہ مہندی راکھ ہو گئی

۱۴۹

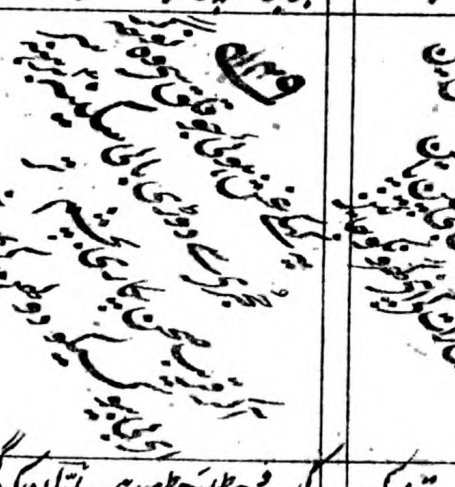

کیسی دھڑا دھڑی ہی یہ اماں کدھر گئیں
دوڑو پھوپھی جہان سے کبریٰ گذر گئیں

۱۵۰

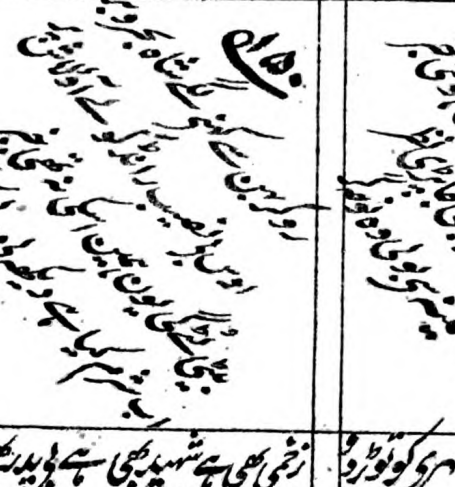

زخمی بھی ہے شہید بھی ہے بیدد بھی ہے
دولھا ہی نام کو بھی چچا کا پسر بھی ہے

۱۵۱

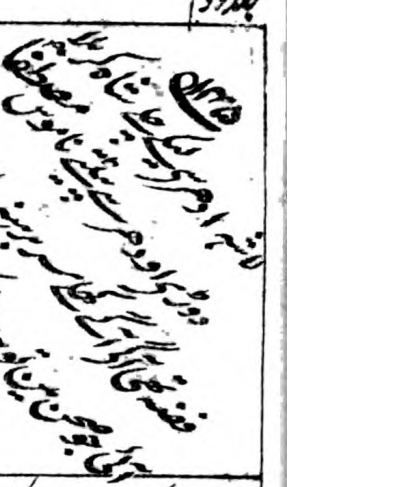

چلائی ماں یہ گر کے تن پاش پاش پر
قاسمؑ بنے اوٹھو دولھن آئی ہی لاش پر

۱۵۲

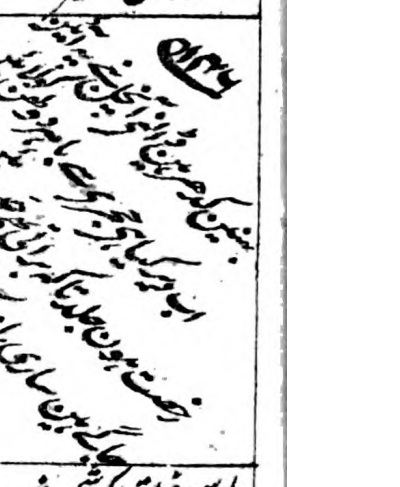

کروٹ تو لو کہ ماں کے جگر کو قرار ہو
اس بچھنے کی نیند پہ اماں نثار ہو

۱۵۳

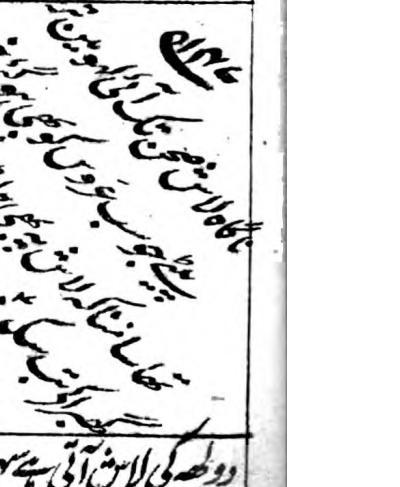

بولی نہ بھی حجاب ہی تقصیر وار ہوں
اب حکم ہو تو لاش پہ اوٹھ کر نثار ہوں

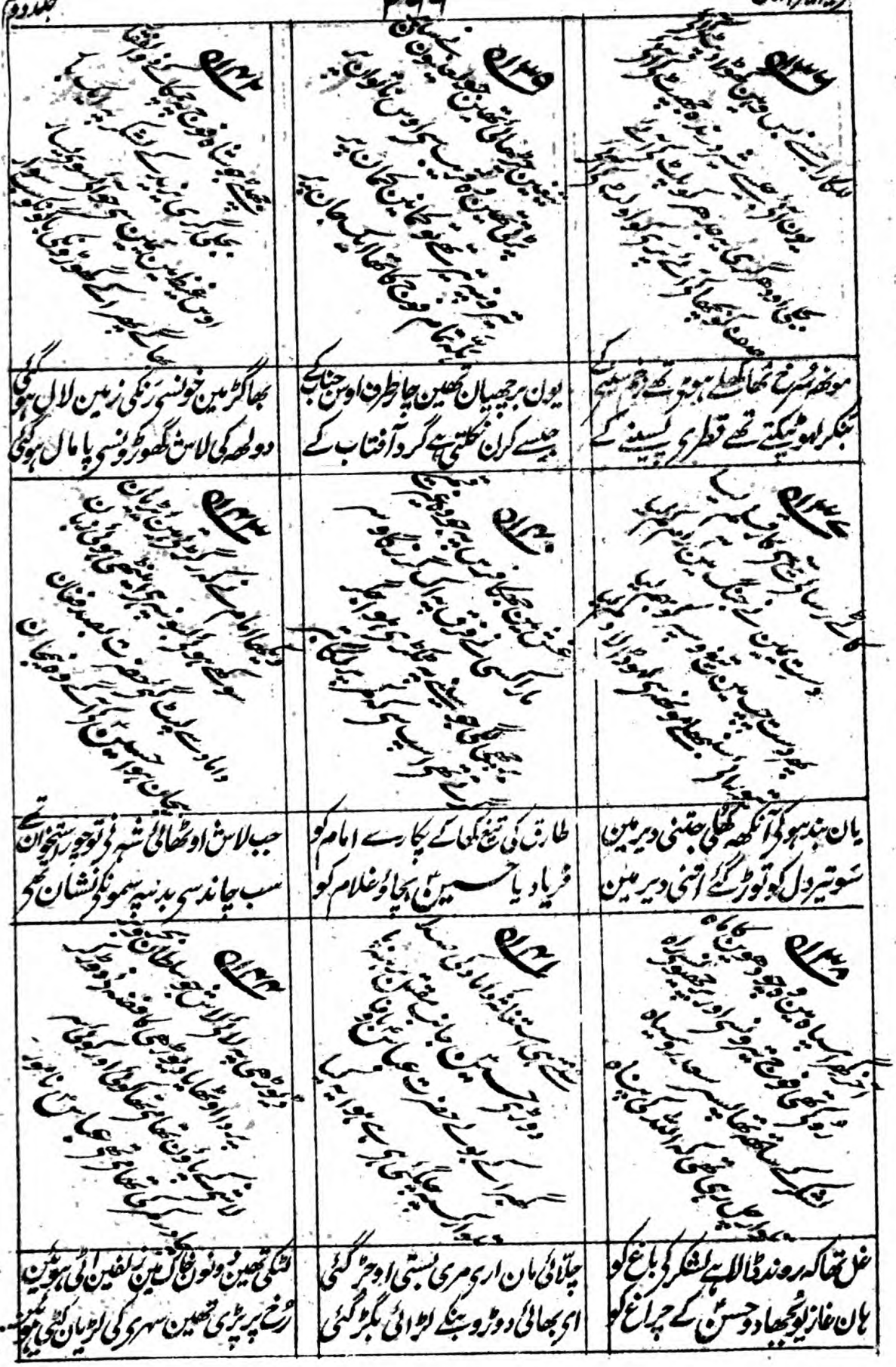

۱۲۷

دونون طرف سے چلنے لگے وار ایک بیک
دو بجلیان دکھانے لگین ایک جا چمک
تکنے لگے فلک کے دریچون سے سب ملک
اک زلزلہ تھا اوج ثریا سے تا سمک

چہرے پہ آفتاب کے مقتل کی گرد تھی
یہ خوف تھا کہ دھوپ کی رنگت بھی زرد تھی

۱۲۸

ہر بار جانبین سے ہوتے تھے وار رد
تھا حرب و ضرب مین وہ شقی بھی بلائے بد
جب بڑھ کے وار کرتا تھا وہ بانیٔ حسد
کہتا تھا بازوے شہ دین یا علی مدد

یون روکتے تھے ڈھال پہ تیغ جہول کو
جسطرح روک لے کوئی شہ زور پھول کو

۱۲۹

لایا جو حرف سخت زبان پر وہ بدخصال
جھپٹا مثال شیر درندہ حسن کا لال
گھوڑے سے بس ملا دیا گھوڑا بصد جلال
اتنے بڑھے کہ لڑ گئی اوسکی سپر سے ڈھال

اوجھڑ لگی کہ ہوش اوڑے خود پسند کے
گھوڑے نے پاؤن رکھ دیے سر پر سمند کے

۱۳۰

عباس نامدار نے پہلو سے دی صدا
ہان اب نہ جانے دیجیو احسنت مرحبا
دشمن کے مار ڈالنے کی بس یہی ہے جا
سنتے ہی یہ فرس سے فرس کو کیا جدا

گھوڑا بھی اسطرف کو اودھر ہو کے پھر پڑا
مارا کمر پہ ہاتھ کہ دو ہو کے گر پڑا

۱۳۱

غازی نے دی صدا کہ وہ مارا دلیل کو
بچے نے آج پست کیا مست پیل کو
کیا منہدم کیا رہ عصیان کے میل کو
لو کوفیو گرا دیا حرف ثقیل کو

دو ہو گئی کمر نہین تسمہ لگا ہوا
دیکھو تو آکے لاش کے ٹکڑے یہ کیا ہوا

۱۳۲

قاسم سے پھر کہا کہ مبارک تمہین ظفر
تسلیم کی ادب سے چچا کو جھکا کے سر
اور عرض کی یہ دور سے ہاتھون کو جوڑ کر
اقبال آپکا کہ مہم ہو گئی یہ سر

پشتی پہ آپ جب ہون تو پھر کیا ہراس ہو
کام آئے کیون نہ راس جو اوستاد پاس ہو

۱۳۳

فرمایا جان عم یہ بشر تھا کہ دیو زاد
ڈھایا ہے تم نے کفر کا گھر خانۂ عناد
آؤ کہ تم پہ پھونک دین پڑھ کر وان یکاد
چلائی در سے مان کہ بر آئی مری مراد

بیوہ کا لال بچ گیا صدقے حسین پر
اسبند کوئی کر دے مرے نور عین پر

۱۳۴

عباس نامدار تو ہنستے چلے اودھر
یعنے خوشی کی جا کے شہ دین کو دون خبر
اس غمکدے مین دہر کے شادی کہان مگر
یان اوس نبی پہ ٹوٹ پڑے لاکھ اہل شر

لاکھون سے لڑکے پیاس مین مجبور ہو گئے
حربے ہزار ہا جو چلے چور ہو گئے

۱۳۵

کیونکر تمام فوج سے اک تشنہ لب لڑے
اک اک لڑا نہ آہ بہم ہو کے سب لڑے
کھا کھا کے زخم مثل امیر عرب لڑے
جانبازیان ستم کی دکھائین غضب لڑے

جلوہ میان تشنہ دہانی دکھا دیا
بچپن مین لڑکے زور جوانی دکھا دیا

۱ دعای نظر بد — وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارہم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون وما ہو الا ذکر للعالمین ۱۲

۱۸

قاسم نے جو رخصت حسنؑ سے پائی
جا کاٹی سے جو ڈھل کے جان پر آئی
بیڑا جو ڈھلا کے جان پر آئی
تھی بس کی نہ بات بس کی نہ بات

اوڑ کر گری زمین پہ سنان آتش فشاں سے
گرتا ہے جیسے تیر شہاب آسمان سے

۱۹

قاسم نے جو بڑھایا فرس کو برائے جنگ
دو اژدہا تھا ڈھال پہ دو اژدہا تھا جنگ
دو اژدہا تھا ڈھال پہ دو اژدہا تھا جنگ
چھٹکا دیا کہ چھٹکا دیا

تیرہ بھی دب کے ٹوٹ گیا نابکار کا
دو اونکلیوں سے کام لیا ذوالفقار کا

۲۰

قاسم جو بڑھا صورت شیر غضب
قبضہ میں تھا کمان کیا ابر و برق و تب
بڑھتا تھا جس طرف وہ ہٹتے تھے سب
تھی فوج میں پکار کہ قاسم ہے یا غضب

تیر نگاہ سے وہ خطا کار ڈر گیا
کانپے یہ دونوں ہاتھ کہ بھالا اتر گیا

۲۱

دیکھا جو اس پسر کو حسنؑ نے بصد غرور
بولے کہ ہے ہے ہے مرے بھائی کا یہ پسر
چلاؤ تیر جو ہو کوئی تم میں تیر گر
ہاں ہاں کوئی چلاؤ تیر

دیکھا ہمارے شیر کی چتون کی شان کو
دعویٰ ہے کچھ ابھی تو چڑھائی کمان کو

۲۲

میخیں زمین کی اوسکی نگاہ پوسی سے گئیں
دونوں کنوتیاں بھی کھڑی ہو کر رہ گئیں

۲۳

تیر اس نے جو چلایا تو ہر تیر پر کہا
ہاں ہاں حسنؑ کے لال کو بھی تیر گر چلا
ہاں ہاں کوئی چلاؤ تیر

ترکش کو پھینک دی جو حمیت کا جوش ہو
پٹکی سے لو کو تھام کے حلقہ بگوش ہو

۲۴

دشمن کو گیا نہ بر و بیں بچنے کی آس ہو
لڑلے کٹاریاں یہ فرس جسکی پاس ہو

۲۵

چمکا کے تیغ تیز جو قاسمؑ سنبھل گئے
سمجھا جو کچھ فرس کے بھی تیور بدل گئے

۲۶

جن تھا یہ تھا سحر تھا آہو شکار تھا
گویا ہوا کے گھوڑے پہ گھوڑا سوار تھا



[illegible]

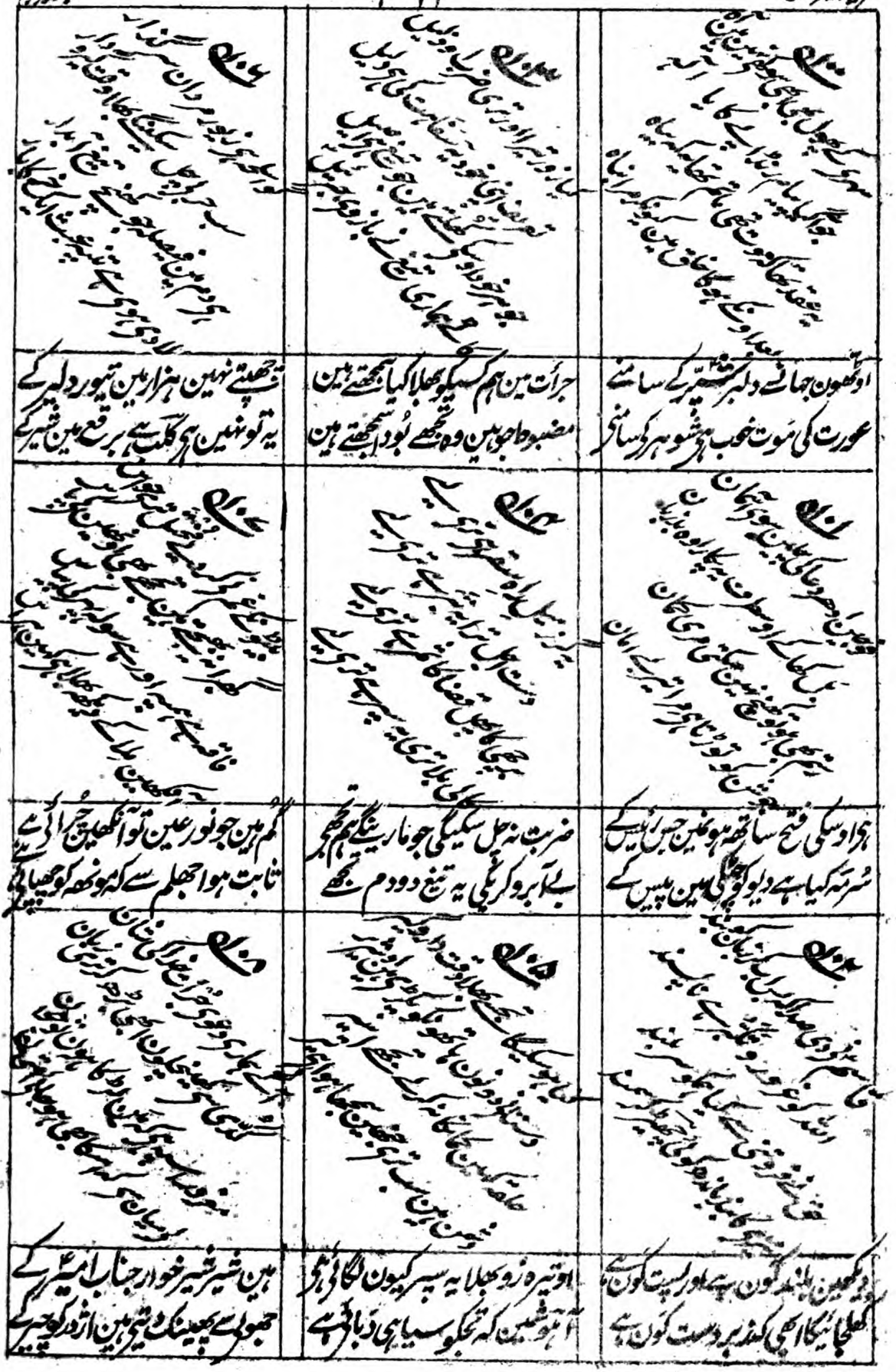

اوٹھون جہان سے دلبر شبیر کے سامنے
عورت کی موت خوب ہی شوہر کے سامنے

[illegible]

جرأت مین ہم کسیکو بھلا کیا سمجھتے ہین
مضبوط جو ہین وہ تجھے بودا سمجھتے ہین

[illegible]

چھپتے نہین ہزار مین تیور دلیر کے
یہ تو نہین ہی کلب ہے برقع مین شیر کے

[illegible]

ہی اوسکی فتح ساتھ ہو نمین جس رئیس کے
سرمہ کیا ہے دیو کو چٹکی مین پیس کے

[illegible]

ضربت نہ چل سکیگی جو مارینگے ہم تجھے
بے آبرو کریگی یہ تیغ دو دم تجھے

[illegible]

گم ہین جو نور عین تو آنکھین چرائی ہے
ثابت ہوا جہلم سے کہ مونھ کو چھپائی ہے

[illegible]

دیکھین بلند کون ہے اور پست کون ہے
کھلجائیگا ابھی کہ زبردست کون ہے

[illegible]

او تیرہ رو بھلا یہ سپر کیون لگائی ہی
آہو شمین کہ تجکو سیاہی دبائی ہے

[illegible]

ہین شیر شیر خوار جناب امیر کے
جھولے سے پھینک دیتی ہین اژدر کو چیر کے

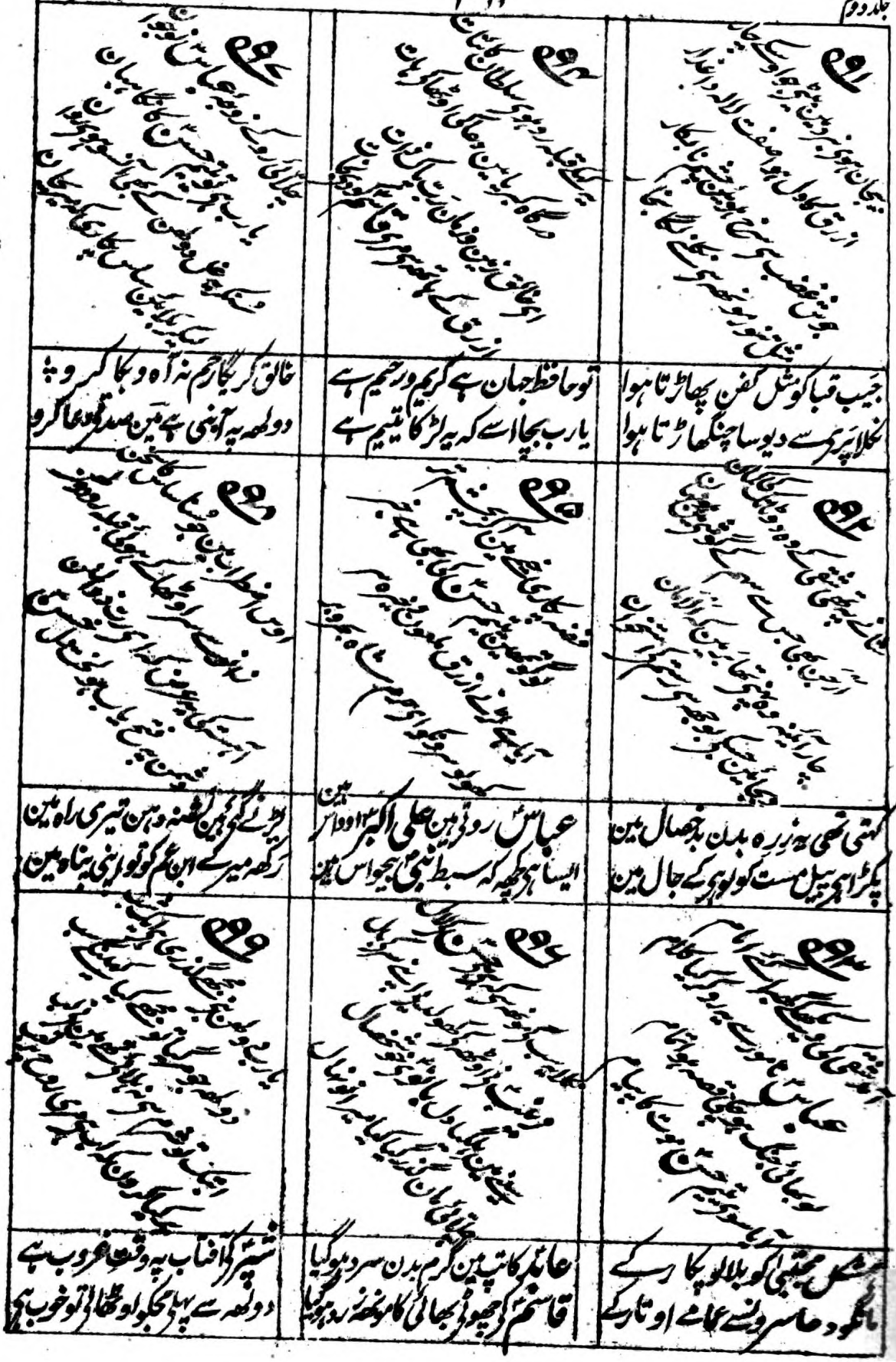

[illegible]



دشمن کو اپنی ضرب طمانچہ قضا کا ہے
آ کوئی وار کر جو ارادہ وغا کا ہے

[illegible]

اک دم مین دی شکست خطا کو ثواب نے
غل تھا قفس کی تیلیان توڑین عقاب نے

[illegible]

جز موت کچھ شقی کو نہ اوسدم نظر پڑا
آنکھین کھلین تو قعر جہنم نظر پڑا

[illegible]

یون قطع اونگلیان ہوئی اوس تیرہ بخت کی
جیسے کوئی قلم کرے شاخین درخت کی

[illegible]

ہمراہ اوسکے تیغ بکف سو سوار تھے
اور اسطرف مدد کو شہ ذوالفقار تھے

[illegible]

یون دو کیا عمود سر نابکار کو
جسطرح تیغ تیز اوڑا دے خیار کو

[illegible]

چلہ جو کھینچنے لگے سرکش کو تاک کے
رستم کی روح چھپ گئی تو دیمین خاک کے

[illegible]

یہ سنکے اوسنے ڈھال کو چہرہ پہ گو لیا
پتلی کو بیحیا کی سنانمین پرو لیا

[illegible]

لڑتا وہ کیا کہ تیر اجل کا نشانہ تھا
اک ہاتھ مین نہ سر تھا نہ بازو نہ شانہ تھا





مجھے نہ اب کوئی کہ وہ وطن کی عزیز ہون
جو تک تھی سانس آج ہے اسکی کنیز ہون

دوطرہ کنور رخ کی ضیا چرخ تک گئی
جولان گیا فرس کو تو بجلی چمک گئی

حیران ہے چشم حور ظہور انکا دیکھکر
دانا درود پڑھتے ہین نور انکا دیکھکر

چلائی ماں کہ سبط پیمبر نہ رو کیو
شبیر نے دی صدا کہ برادر نہ رو کیو

اللہ ری چمک رخ پر آب و تاب کی
سہرہ بنا ہوا ہے کرن آفتاب کی

شہرہ ہے حرب و ضرب شہ خاص و عام کا
سکہ ہے شش جہت مین ہمارے ہی نام کا

کچھ غم نہین جو راہ مین خنجر کی دھار ہے
ہر دم خدا کا فضل ہے اس خاکسار پر

ترکا دب ہے اسکی ثنا اس طریق سے
دھونا زبان کو چاہیئے آب عقیق سے

کہتے ہین پارہ دل حسن خوشخصال ہون
ہیرے سے جو شہید ہوا اسکا لال ہون

۵۵

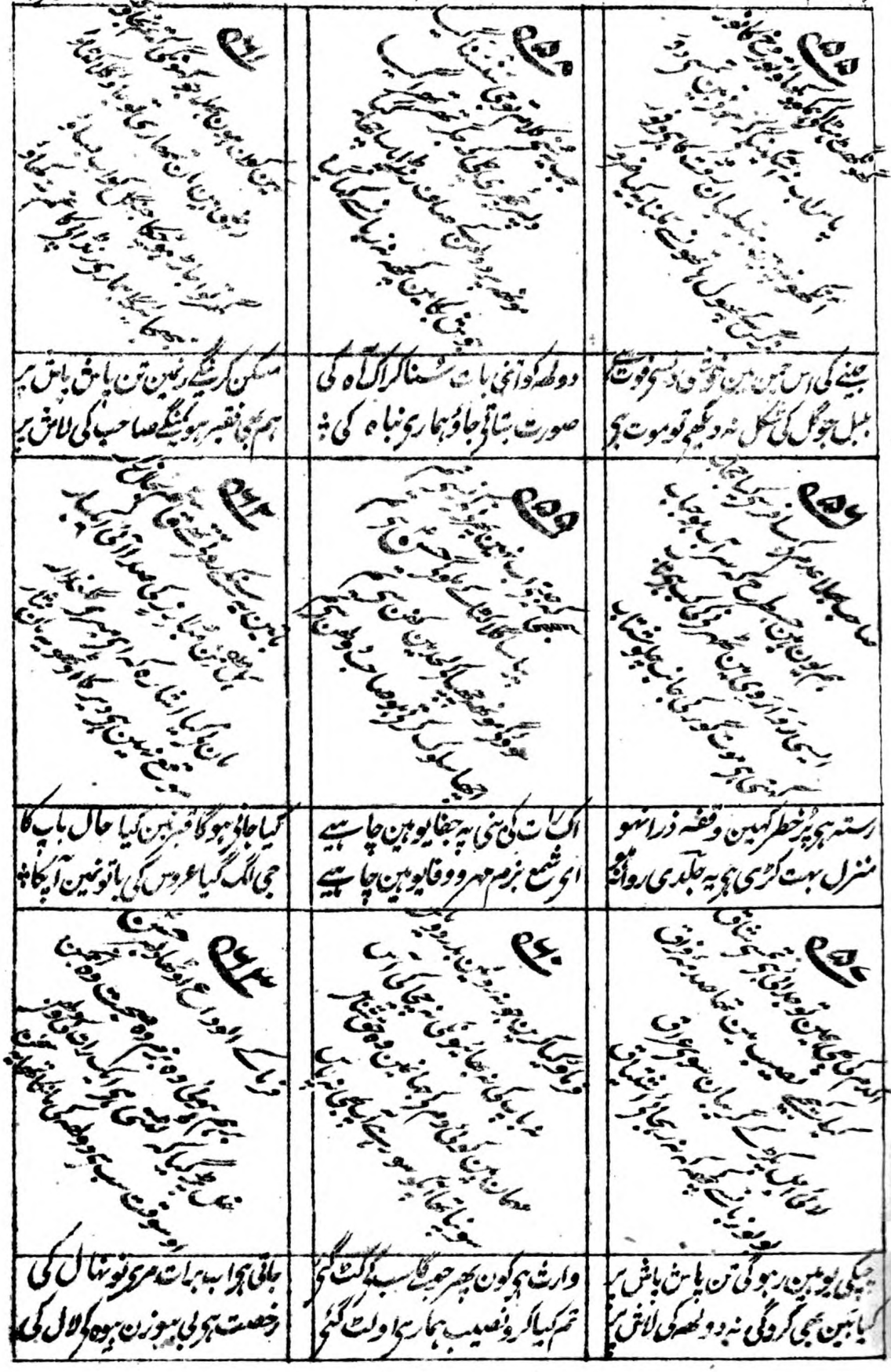

[illegible]

جینے کی اس چمن میں خوشی دل سے فوت ہے
بلبل جو گل کی شکل نہ دیکھے تو موت ہے

۵۶

[illegible]

دولھا کو اتنی بات سنا کر اک آہ کی
صورت بتاتی جاؤ ہمارے نباہ کی

۵۷

[illegible]

مسکن کرینگے رن میں تن پاش پاش پر
ہم بھی فقیر ہوینگے صاحب کی لاش پر

۵۸

[illegible]

رستہ ہے پر خطر کہیں وقفہ ذرا نہو
منزل بہت کڑی ہے یہ جلدی روانہ ہو

۵۹

[illegible]

اک رات کی بنی پہ جفا یوہیں چاہیے
اے شمع بزم مہر و وفا یوہیں چاہیے

۶۰

[illegible]

کیا جانے ہوگا قبر میں کیا حال باپ کا
جی لگ گیا عروس کی باتوں میں آپکا

۶۱

[illegible]

چپکی یوہیں رہوگی تن پاش پاش پر
کیا بین بھی کروگی نہ دولھا کی لاش پر

۶۲

[illegible]

وارث ہے کون پھر چوگا سب کے کٹ گئے
تم کیا کرو نصیب ہمارے اولٹ گئے

۶۳

[illegible]

جاتی ہے اب برات مری نونہال کی
رخصت ہے بی بیوزن بیوہ کے لال کی

۴۶

[illegible]

تم بھی خجل رہو گے سدا جد کے سامنے
شرمائینگے حسنؑ بھی محمدؐ کے سامنے

۴۷

[illegible]

بیاہا تمھین بر آئی ہر اک آرزو مری
اب وہ کرو کہ جسمین رہے آبرو مری

۴۸

[illegible]

رن مین چلے تھے مرنے کو پہلے ہی سب سے ہم
رو کا چچا نے کہہ نہ سکے کچھ ادب سے ہم

۴۹

[illegible]

کیا دخل ہمسے آگے جو وہ شہسوار ہون
عباسؑ ہون کہ اکبرؑ عالی وقار ہون

۵۰

[illegible]

بستی تمام لٹ گئی ویرانہ ہو گیا
شادی کا گھر جو تھا وہ عزا خانہ ہو گیا

۵۱

[illegible]

آئی تباہی آل نبیؐ کے جہاز پر
نرغہ ہے شامیونکا امام حجاز پر

۵۲

[illegible]

راضی رضائے حق پہ بصد آرزو رہو
حیدرؑ سے ہم بتولؑ سے تم سرخرو رہو

۵۳

[illegible]

وہ مستعد ہین حلق کٹانے کے واسطے
ہم کیا پلے ہین لاش اوٹھانے کے واسطے

۵۴

[illegible]

صاحب ہمین سپرد عروس اجل کرو
مشکلکشا کی پوتی ہو مشکل کو حل کرو

[illegible]

ہے شاق مجکو خلق مین جینا حسینؑ کا
کیا شاد ہون ہدف ہو جو سینا حسینؑ کا

[illegible]

اولٹین صفین جدھر وہ دم جنگ پھر پڑے
آخر زمین پہ برچھیان کھا کھا کے گر پڑے

[illegible]

اولاد اپنی آج کے دن گر بچاؤنگی
مین فاطمہؑ کو حشر مین کیا مونھ دکھاؤنگی

[illegible]

افتادہ خاک و خون مین وہ اہل تمیز تھے
یان کچھ رفیق باقی تھے اور کچھ عزیز تھے

[illegible]

رن سے بہن کے بیٹونکو شبیرؑ لائینگے
صف ماتمی بچھاؤ کہ لاشے اب آئینگے

[illegible]

جاری ہین اشک خون مری چشم پر آب سے
زینبؑ کی آگے جا نہین سکتی حجاب سے

[illegible]

ماتم ہوا حرم مین امام جلیل کے
تیغون سے ٹکڑے ہو گئے پوتے عقیلؑ کے

[illegible]

زینبؑ مگر نہ روئی ادب سے امام کے
چپ رہ گئی کلیجے کو ہاتھون سے تھام کے

[illegible]

گھیرا ہے بیوطن کو عدو کی سپاہ نے
مونھ دیکھتے ہو کیا تمھین پالا ہے شاہ نے

۳۰

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۳۱

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۳۲

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۳۳

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۳۴

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۳۵

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۳۶

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۳۷

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۳۸

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۳۹

گھبرا رہے تھے دشت ہوا میں تمام لوگ
ہر سمت تھے بگولے تو ہر گام لوگ

۴۰

ساعت قریب ظہر تھی اور تشنہ کام تھے
سوکھے ہوئے گلے تھے لب خشک عام تھے

۴۱

کانپی زمین عرش ہلا دشت ہل گیا
جب ذوالجناح خیمے سے باہر نکل گیا

۴۲

اس نوجوان غریب کا کوئی نہ یار تھا
مارا ہمارا بھائی ہمیں کو جو غم بہت تھا

۴۳

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۴۴

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۴۵

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۴۶

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۴۷

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۴۸

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۴۹

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۵۰

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۵۱

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۵۲

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۵۳

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۵۴

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۵۵

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۵۶

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۵۷

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۵۸

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۵۹

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۶۰

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۶۱

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۶۲

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۶۳

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۶۴

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۶۵

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۶۶

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۶۷

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۶۸

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۶۹

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۷۰

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۷۱

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۷۲

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۷۳

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۷۴

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۷۵

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۷۶

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۷۷

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۷۸

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۷۹

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۸۰

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۸۱

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۸۲

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۸۳

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۸۴

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۸۵

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۸۶

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۸۷

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۸۸

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۸۹

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۹۰

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۹۱

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۹۲

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۹۳

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۹۴

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۹۵

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۹۶

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۹۷

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۹۸

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۹۹

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۱۰۰

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۱۰۱

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۱۰۲

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۱۰۳

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۱۰۴

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۱۰۵

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۱۰۶

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۱۰۷

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۱۰۸

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۱۰۹

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۱۱۰

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۱۱۱

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۱۱۲

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو
دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

۱۱۳

دل کانپتے تھے دیکھ کے تیور دلیر کے
گویا سیاہ شام تھی پنجے میں شیر کے

۱۱۴

نو دس برس کا سن تھا مگر کیا دلیر تھے
بچے بھی شیر حق کے گھرانے کے شیر تھے

۱۱۵

پائین ابھی تو گوشۂ تیغ دو دم کریں
ہم بھی جو نسی ہاتھ نوا سکے قلم کریں

۱۱۶

جرأت نثار ہوتی تھی اوس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

۱۱۷

گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر
لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر

۱۱۸

پھولا ہوا چمن تھا امام امم کے ساتھ
تھا ہاشمی جوانوں کا غنچہ علم کے ساتھ

۱۱۹

گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کی چلّو نسے مل گئے

۱۲۰

ایسی کبھی وکیل پہ آفت پڑی نہیں
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی اتنک گڑی نہیں

۱۹

[illegible]

حق سے کہو بتولؑ کے جانی پہ رحم کر
یارب ہماری تشنہ دہانی پہ رحم کر

۲۰

[illegible]

کہتے تھے سب چڑھائی ہوئے آستین کو
آقا ابھی کہین تو اولٹ دین زمین کو

۲۱

[illegible]

سرخی تھی لب پہ گو کہ نہ پانی نصیب تھا
دیکھا جو غور سے تو یمن بھی قریب تھا

۲۲

[illegible]

چوما ادب سے پائے امام انام کو
خم ہو گئے تمام نمازی سلام کو

۲۳

[illegible]

ہر چند باغ دہر کو کیا کیا ملا نہین
اب تک تو اس روش کا کوئی گل کھلا نہین

۲۴

[illegible]

نامرد برق تیغ سے جل جائین تو سہی
دب دب کے مور چونسے نکل جائین تو سہی

۲۵

[illegible]

مانگو دعا کہ آج یہ مرنا سعید ہو
قربان ہون حسینؑ پہ رن مین تو عید ہو

۲۶

[illegible]

غازی تھے صف شکن تھے جری تھے دلیر تھے
جسمین علیؑ رہے اوسی بیشہ کے شیر تھے

۲۷

[illegible]

طاقت نہین کلیجے مین شیرون کے داغ کی
پیاری مین دیکھتا ہون بہار اپنے باغ کی

۱۰

ناوک فگن لیے ہوئے حلقے کمان کے
چلاتے تھے یہ چھاتیوں کو تان تان کے
دشمن ہین بادشاہ دو عالم کی جان کے
دم لینگے جسم شاہ کو تیرون سے چھان کے

ہرگز کرینگے پاس نہ احمد کی آل کا
ریتی پہ خون بہائینگے زہرا کے لال کا

۱۱

جب بند چھکین صفین تو علم کھل گئے تمام
غل پڑ گیا کہ جنگ کو نکلین شہ انام
حلقے مین اہلبیت کے روتے تھے یان امام
لپٹی ہوئی تھی قدمون سے بانو نیکنام

بکھرا ہی سر کے بال حرم ساتھ ساتھ تھے
پٹکے مین شاہ دین کی سکینہ کے ہاتھ تھے

۱۲

زینب بلک رہی تھی پریشان تھے سر کے بال
نعلین کا نہ ہوش نہ چادر کا تھا خیال
سینہ کبود چاک گریبان شکستہ حال
کہتی تھی مجھ پہ رحم کر اے فاطمہ کے لال

پوچھیگا کون ساتھ چھٹیگا جو آپ کا
نہ مانگا آسرا ہے مجھے اب نہ باپ کا

۱۳

زینب کے اضطراب پہ شہ روئے زار زار
فرمایا اے بہن تری الفت کے تین نثار
یاد آگیا حسین کو اس وقت مانگا پیار
لیکن تین کیا کرون نہین کچھ میرا اختیار

واللہ اپنے قول کا ہر دم خیال ہے
بھینا حسین مخبر صادق کا لال ہے

۱۴

بچپن مین جو زبان سے کہا ہے کرینگے ہم
کھائینگے تیر ظلم لہو مین بھرینگے ہم
حلق اپنا زیر خنجر قاتل دھرینگے ہم
امت کے بخشوانے کو پیاسے مرینگے ہم

اب ہاتھ اوٹھاؤ فاطمہ کے نور عین سے
ہوگی کبھی نہ وعدہ خلافی حسین سے

۱۵

یہ سنکے گر پڑی جو قدم پر وہ نوحہ گر
لپٹا لیا گلے سے بہن کو بچشم تر
رو کر کہا کہ ہوتا ہے ٹکڑے مرا جگر
زینب خدا کے واسطے بیٹو نہ اپنا سر

خاصان حق کا خلق مین رتبہ بلند ہے
صابر رہو کہ صبر خدا کو پسند ہے

۱۶

فرما کے یہ سکینہ کے مونھ پر نگاہ کی
گود مین لے لیا اوسے اور دل سے آہ کی
بولی بلائین لیکے وہ رخسار شاہ کی
سمجھی مین آخری یہ نگاہین ہین چاہ کی

رونا یہ بے سبب نہین مونھ موڑ موڑ کے
مرنے چلے ہین آپ مجھے گھر مین چھوڑ کے

۱۷

معلوم ہو گیا کہ نہ اب آئیگا آپ
چھاتی پہ سونے والی کو تڑپائیگا آپ
چھوڑا اگر مجھے تو نہ پھر پائیگا آپ
مین اپنی جان دونگی اگر جائیگا آپ

فرقت مین مجکو جیسے گذرنا قبول ہے
اچھا سدھارو گر مرا مرنا قبول ہے

۱۸

مونھ چوم کر یہ کہنے لگے شاہ خوشخصال
صدقے عقیق لب پہ تری فاطمہ کا لال
معلوم ہے حسین کو بی بی تمھارا حال
کیونکر نہ روؤن مین کہ قلق ہے مجھے کمال

ان برگ گل سے ہونٹونکے صدقے امام ہو
سولہ پہر ہوئے ہین کہ تم تشنہ کام ہو

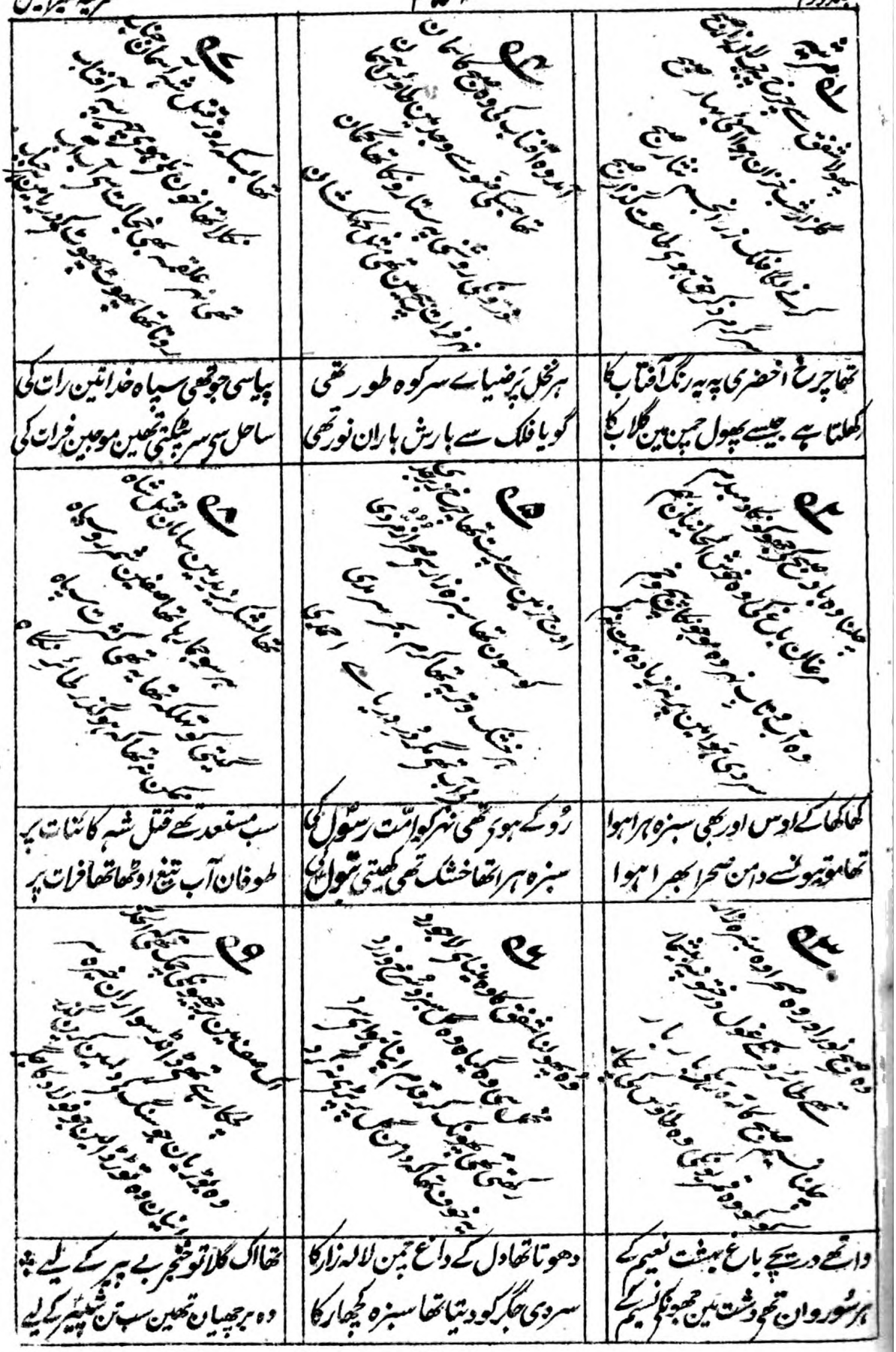

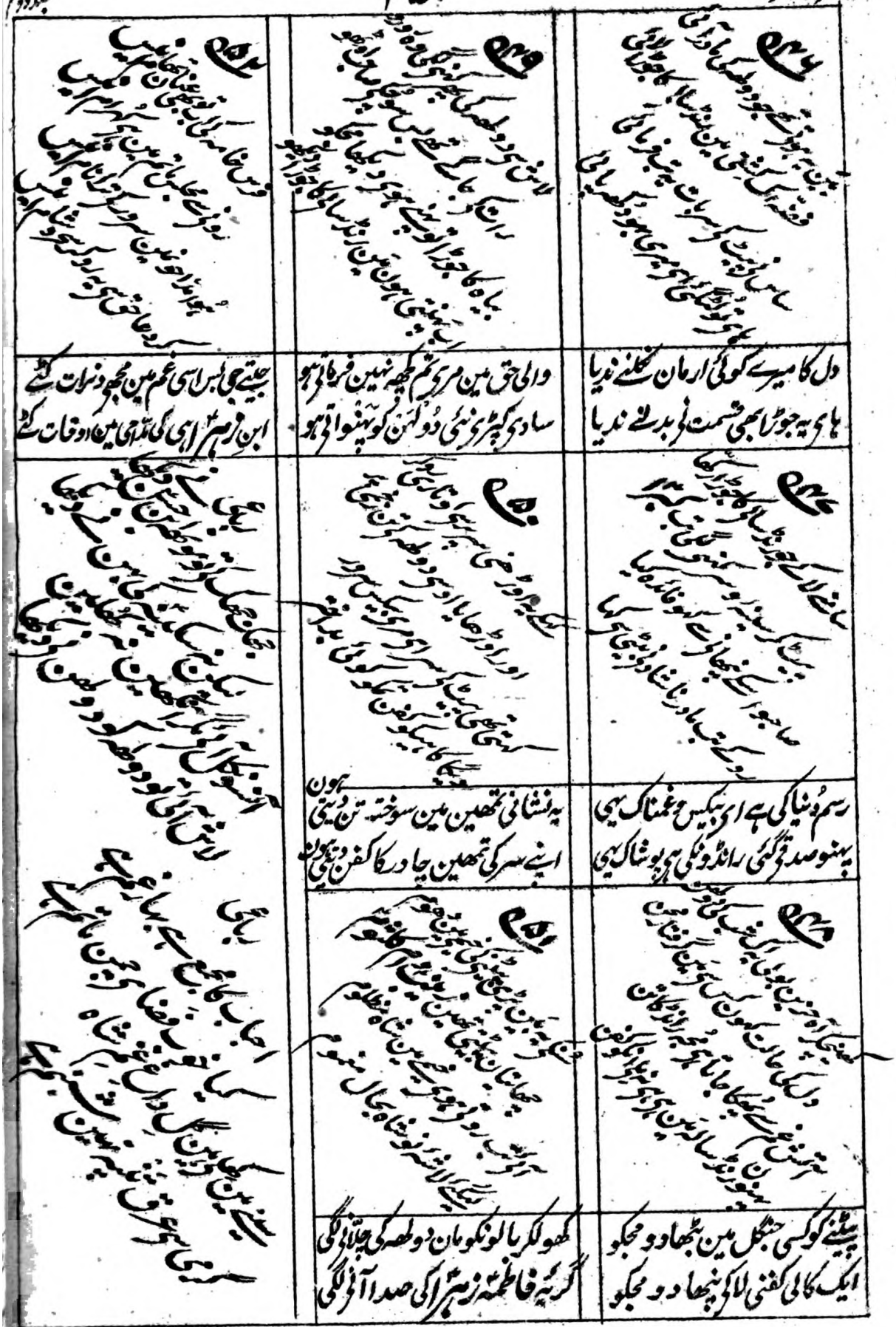

دل کا میرے کوئی ارمان نکلنے نہ دیا
ہائے یہ جوڑا بھی قسمت نے بدلنے نہ دیا

والی حق میں مری تم کچھ نہیں فرماتی ہو
سادی کپڑے نئی دولہن کو پہناتی ہو

جیتے جی بس اسی غم میں مجھے دن رات کٹے
ابن زہراؑ ہی کی شادی میں اوفات کٹے

رسم دنیا کی ہے اے بیکس و غمناک یہی
پہنو صدقے گئی رانڈوں کی ہے پوشاک یہی

یہ نشانی تمھیں میں سوختہ تن دیتی ہوں
اپنے سر کی تمھیں چادر کا کفن دیتی ہوں

پیٹنے کو کسی جنگل میں بٹھا دو مجکو
ایک کالی کفنی لاکے پنھا دو مجکو

کھولکر بالونکو مان دولھے کی چلانے لگی
گریہ فاطمہؑ زہراؑ کی صدا آنے لگی





۱۹

اور بھی ہے کوئی اوس شہ کے سوا سبط نبی
جسکو کاندھے پہ چڑھاتے تھے رسول عربی
تین دن سے اوسے اس دشت میں ہے تشنہ لبی
پانی تو پیتا ہے یہ کونسی ہے بے ادبی

وہ تو ہین دل کی غنی صبر ہی فرماتی ہین
ننھے بچونکو مگر پیاس سے غش آتی ہین

۲۰

یہ سخن سنکے بن سعد ستمگر نے کہا
پانی بے بیعت حاکم تو نہین ملنے کا
کہا قاسم نے کہ بس سامنے سے دفع ہو جا
جو بہادر ہین تری فوج مین اون سبکو بلا

بھوکے پیاسونکی ہزارون سے لڑائی دیکھین
آج قاسم کے بھی ہاتھونکی صفائی دیکھین

۲۱

سنکے یہ طیش مین قاسم نے علم کی تلوار
جا ملے فوج سے گھوڑے کو ڈپٹکر اکبار
چمکی وہ برق شرر بار بفرق کفار
سر نے تن تن بے سر کا ہوا اک انبار

دم مین وہ تیغ ہزارونکو فنا کرتی تھی
رشک ہر وار پہ شمشیر قضا کرتی تھی

۲۲

جا کے جس غول پہ شمشیر علم کرتا تھا
شیر نر ونکی نیستان کو قلم کرتا تھا
لشکر شام کو ہر حملے مین کم کرتا تھا
جیتا بچ جاتا تھا جو آگے سے رم کرتا تھا

غرق آہن مین جو تھے وہ بھی نہ پاس آتے تھے
ایک ضربت سے تو دس خوف سے مر جاتے تھے

۲۳

گر سوے میمنہ غازی نے اوٹھایا گھوڑا
اک نمودار کو اونمین سے نہ جینا چھوڑا
باگ کو میسرہ والونکی طرف جب موڑا
کیا انبوہ کو مسمار صفونکو توڑا

داد ہر وار پہ شاہ دوسرا دیتے تھے
بارک اللہ کی ہر بار صدا دیتے تھے

۲۴

سنکے نوشاہ صدا ای شہ تفتیدہ جگر
دور سے کرتے تھے تسلیم ادب سے جھک کر
اور لب خشک دکھا کہتے تھے با دیدۂ تر
العطش العطش اے مالک حوض کوثر

جنگ سر کردون میسر ہو جو تھوڑا پانی
پیاس حضرت کی دیتی ہے کلیجا پانی

۲۵

شاہ فرماتے تھے ملا چار ہون قاسم کرون کیا
ابن زہرا ترے سوکھے ہوئے ہونٹون پہ فدا
پانی کا قحط ہے اس دشت مین اے ماہ لقا
تین دن سے نہین اصغر کو ملا اک قطرا

سہلو جو رنج ہو یان اے مری جانی قاسم
جا کے کوثر ہی پہ اب پیجیو پانی قاسم

۲۶

اتنی باتون مین لعینون نے جو فرصت پائی
پشت قاسم کی طرف فوج سمٹ کر آئی
گھر گیا لاکھون مین شیر کا وہ شیدائی
ستم و ظلم کی اوس ماہ پہ بدلی چھائی

حال تغییر ہوا تشنہ دہن دولھہ کا
ہو گیا تیرونسے غربال بدن دولھہ کا

۲۷

کٹکے چہرے پہ ہر اک تیغ عمامے کا گرا
خون مین تر ہو گیا مقیش کا سہرا سارا
جون کنان ٹکڑے ہوئی تیغون سے اوس مہ کی قبا
تن جدا زخمی ہوا کنگنا بندھا ہاتھ جدا

دیر تک سنبھلے رہے خانۂ زین پر قاسم
برچھی کھا کر گرے گھوڑے سے زمین پر قاسم

۱۰

ایک کہنے لگا حیرت کی یہ جا ہے واللہ
شب کو سنتے ہیں ہوا تھا اسی مظلوم کا بیاہ
آج مرنے کو یہ آیا ہے میان جنگاہ
کس طرح مان نے اجازت اسے مرنے کی دی آہ

ایسے فرزند کو مرنے کو جو بھیجا اوسنے
کیا جگر ہے کہ سنبھالا ہے کلیجا اوسنے

۱۱

ایسے دلبر کو کوئی جنگ کی دیتا ہے رضا
ایسے فرزند کو کس طرح کہا مرنے کو جا
زن بیوہ کا جگر بند ہے یہ ماہ لقا
جینے دیگا نہ اوسے داغ جوان بیٹے کا

ہے یقین رن میں وہ سر کھولے چلی آئیگی
اسکو اک زخم لگیگا تو وہ مر جائیگی

۱۲

عمر سعد ستمگر نے جو یہ ذکر سنا
یعنی قاسم کی ہر اک فوج میں کرتا ہے وغا
کوئی ایسا نہیں ہوئے جو مہیا ہے وغا
پڑھ کے آپ اوسنے یہ دولھا سے بصد عجز کہا

آج ہی شب کو ہوا بیاہ تمہارا قاسم
کرو رحم اپنی جوانی پہ خدارا قاسم

۱۳

اسلیے عرض یہ کرتا ہوں میں اے بندہ نواز
مجکو تھا آپکے والد کی بھی خدمت میں نیاز
دوست رکھتا تھا بہت مجکو وہ سلطان حجاز
تم پہ کیونکر کروں دست ستم و جور دراز

قتل تم ہو نہ کہیں ہے یہی وسواس مجھے
بخدا روح حسن کا ہے بہت پاس مجھے

۱۴

آؤ ملجاؤ مری فوج میں لو خلعت و زر
آپکے حکم کے تابع رہے سارا لشکر
شہ کی الفت کے سبب یہ نہو منظور اگر
اپنے عموی کو سمجھاؤ کہ تا رفع ہو شر

ہم خوشی تمکو کریں تم ہمیں خورسند کرو
جاؤ شبیر کو بیعت پہ رضامند کرو

۱۵

پسر سعد کا قاسم نے سنا جب یہ کلام
مارے غصے کے لگا کانپنے سارا اندام
پڑھ کے لاحول کہا اوسنے کہ اے ابن حرام
بیعت فاسق و فاجر کہیں کرتا ہے امام

بیحیا ہے تو حمیت تجھے واللہ نہیں
حیف شبیر کے رتبے سے تو آگاہ نہیں

۱۶

ہے یہ سرور پسر فاتح صفین و حنین
جسکا مرکب تھا سدا کتف رسول الثقلین
حامی دین نبی فاطمہ کا نور العین
کبھی بیدین کی بیعت نہیں کرنے کا حسین

حیف کچھ غور ذرا دل میں نہیں کرتا ہے
شیر بھی بیعت روباہ کہیں کرتا ہے

۱۷

اور مجھے دیتا ہے ناحق طمع زر ظالم
تو ہے کیا اور ہے کیا تیرا یہ لشکر ظالم
مجھپہ آتا ہے تجھے رحم بد اختر ظالم
اور باندھے ہے کمر شاہ کے خونپر ظالم

فاطمہ روئیگی اس بات کا وسواس نہیں
درد میرا ہے محمد کا تجھے پاس نہیں

۱۸

سوچ تو دل میں یہ کس پر تو جفا کرتا ہے
اب بھی نادم ہو ستمگار یہ کیا کرتا ہے
احمد و حیدر و زہرا کو خفا کرتا ہے
دیکھ واللہ میں کہتا ہوں برا کرتا ہے

انکو مارا تو شہ عقدہ کشا کو مارا
گر انھیں مارا تو محبوب خدا کو مارا

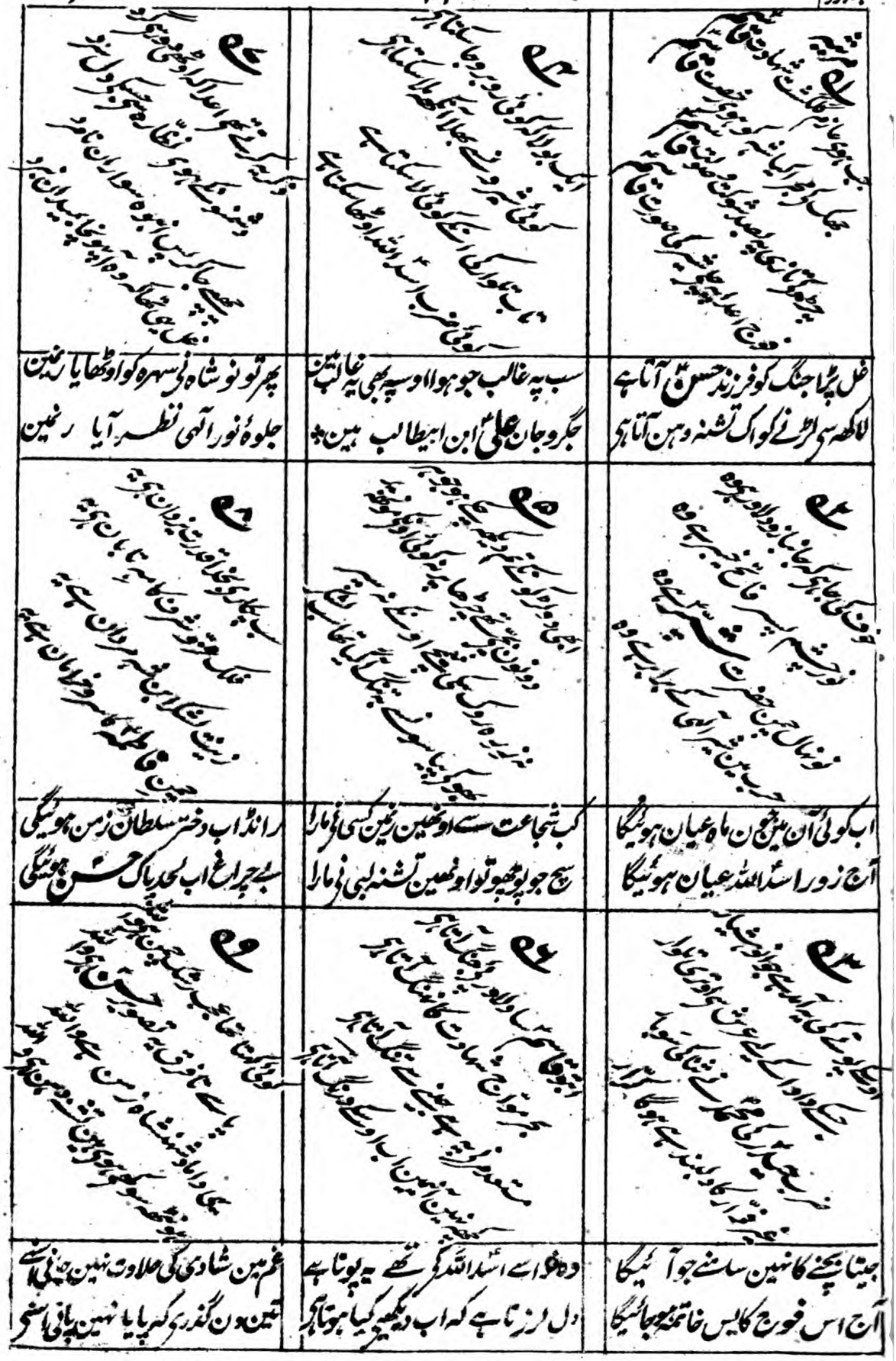

ٹھیرو ذرا بھی کیوں داغ دیئے جاتے ہو لوگو
ہی ہے مرے بچوں کو لیے جاتے ہو لوگو ۔

یہ حسنِ فصاحت ہی پہ شیریں سخنی ہے
پیرِ یمن جوان ہی تو فقیری میں غنی ہے

دُر ہے کہ خفا مجھ سے مرے لال نہ ہو جائیں
صدقے گئی لاشے کہیں پامال نہ ہو جائیں



۱۵۴

عباس نے کی عرض زبان لاؤن کہان سے
جو کہ گئے یہ لال وہ باہر ہے بیان سے
لڑتے تھے اسیطرح علی فوج گران سے
افسوس کہ یون اوٹھ گئے یہ شیر جہان سے

تلوارین جب انکی مجھے یاد آتی ہین بھینا
دو بجلیان آنکھون مین چمک جاتی ہین بھینا

۱۵۵

کیا عرض کرون ہای محمد کی لڑائی
گویا کہ یہ دیکھے ہوئے تھا جد کی لڑائی
بس صاف تھی صفین کی سرحد کی لڑائی
غل تھا کہ یہ ہے بازوی احمد کی لڑائی

رن پر جو چڑھا ہو وہی جانے کہ یہ کیا تھا
دنیا مین علی آج جو ہوتے تو مزا تھا

۱۵۶

یہ سنتے ہی سرخی سی رخ زرد پہ آئی
حضرت سے کہا آپکا صدقہ ہے یہ بھائی
کونین مین عزت مری دلبندون نے پائی
اب شاد ہوئی انسے ید اللہ کی جائی

آقا مجھے پیار آتا ہے اقبال پہ انکے
بیکس ہین خدا رحم کرے حال پہ انکے

۱۵۷

فرمایا یہ لین اونکی بلائین کئی باری
شانونکو ہلا کر کے یہ آہستہ پکاری
کرتے ہین امام دو جہان مدح تمھاری
سے کیا ہے جو تسلیم کو اوٹھتے نہین واری

صدقے گئی یہ نیند ہے یا غش مین پڑے ہو
بیٹھے ہین حسین ابن علی اوٹھ تو کھڑے ہو

۱۵۸

کچھ آج ہے غفلت عجب اے نیند کے ماتو
باعث ہے یہ بچپن کا سب اے نیند کے ماتو
چونکو مری خاطر سے اب اے نیند کے ماتو
پھر سوئیو آتی ہے شب اے نیند کے ماتو

پھر کیا ہے جو بچپن کے یہ انداز نہین ہین
گردن ہے کہین ہاتھ کہین پاؤن کہین ہین

۱۵۹

اب ضبط کی طاقت نہین امانکو سنبھالو
انگڑائیان لو بات کرو نیند کو ٹالو
سینے مین الجھتا ہے دم اے گیسوون والو
واری مجھے خدمت کے لیے پاس بلالو

مین ہونگی تو راحت سے تمھین یاس نہوگی
کیا گذریگی منزل پہ جو مان پاس نہوگی

۱۶۰

پہلا تو سفر اور نئے لوگ نئی راہ
کس طور سے گذرینگی یہ تاریک شب آہ
صدقے گئی رستے سے بھی تم تو نہین آگاہ
پہونچائے تمھین خیر سے فردوس مین اللہ

پر ہول ہے رستہ مجھے تشویش بڑی ہے
قربان ہو مان قبر کی منزل بھی کڑی ہے

۱۶۱

ٹوکے کوئی رستے مین تو ڈریو نہ مری جان
ہان کلمۂ توحید پڑھے جائیو ہر آن
اقرار نبوت مین فصاحت کا رہے دھیان
دلبند ہو تم تین امامونکے مین قربان

کہنا کہ ملازم ہین ولی ابن ولی کے
ہم آتے ہین لشکر سے حسین ابن علی کے

۱۶۲

اے عون خبردار مری چھوٹی پسر سے
شب کو یہ اکیلا کبھی نکلا نہین گھر سے
رستے سے نہ واقف ہے نہ غربت کے سفر سے
محروم رہونگی مین سدا خیر و خبر سے

واماندونپہ ظاہر ہو یہ وہ بھید نہین ہے
اے وای خط آنے کی بھی امید نہین ہے



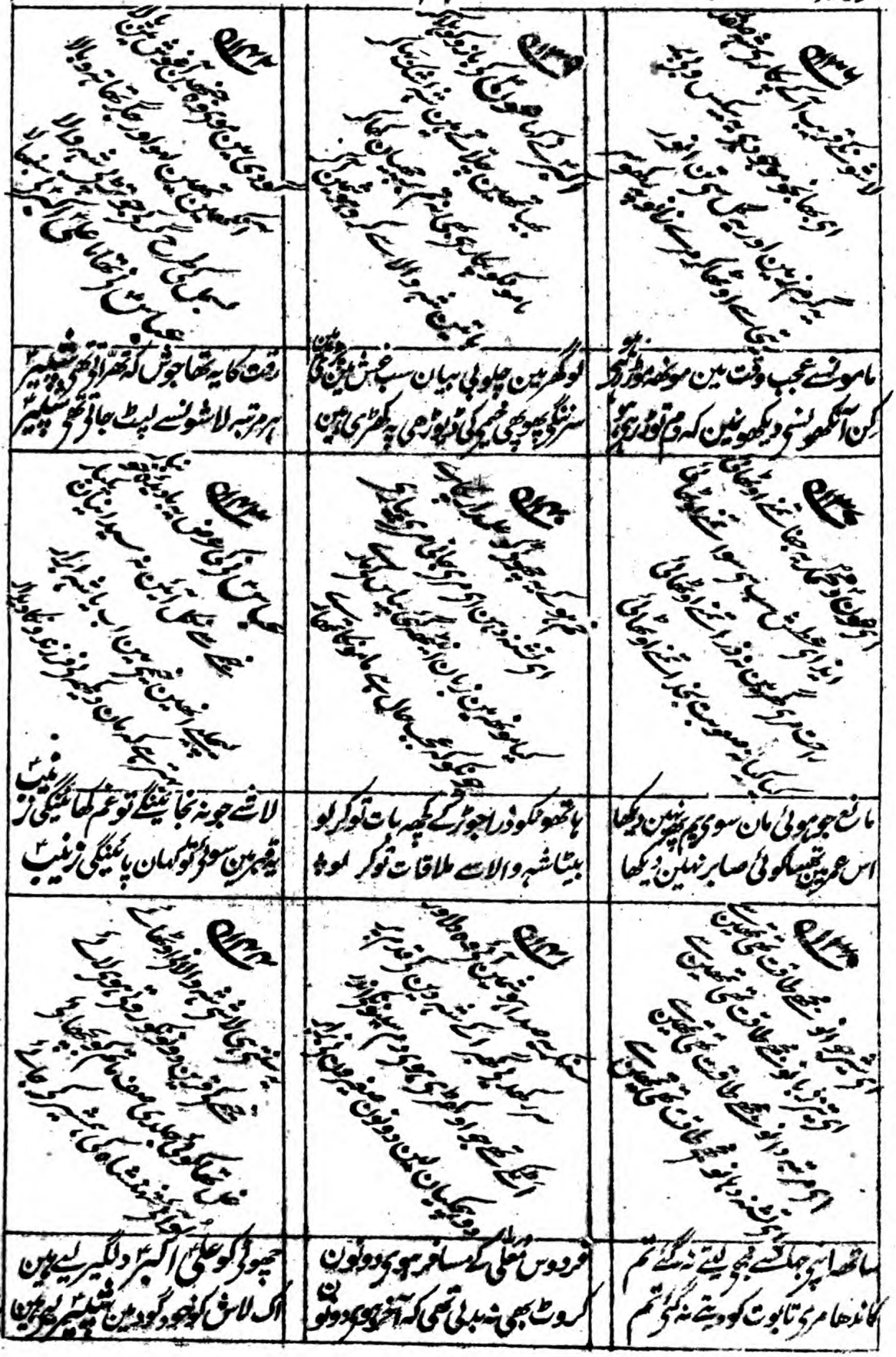

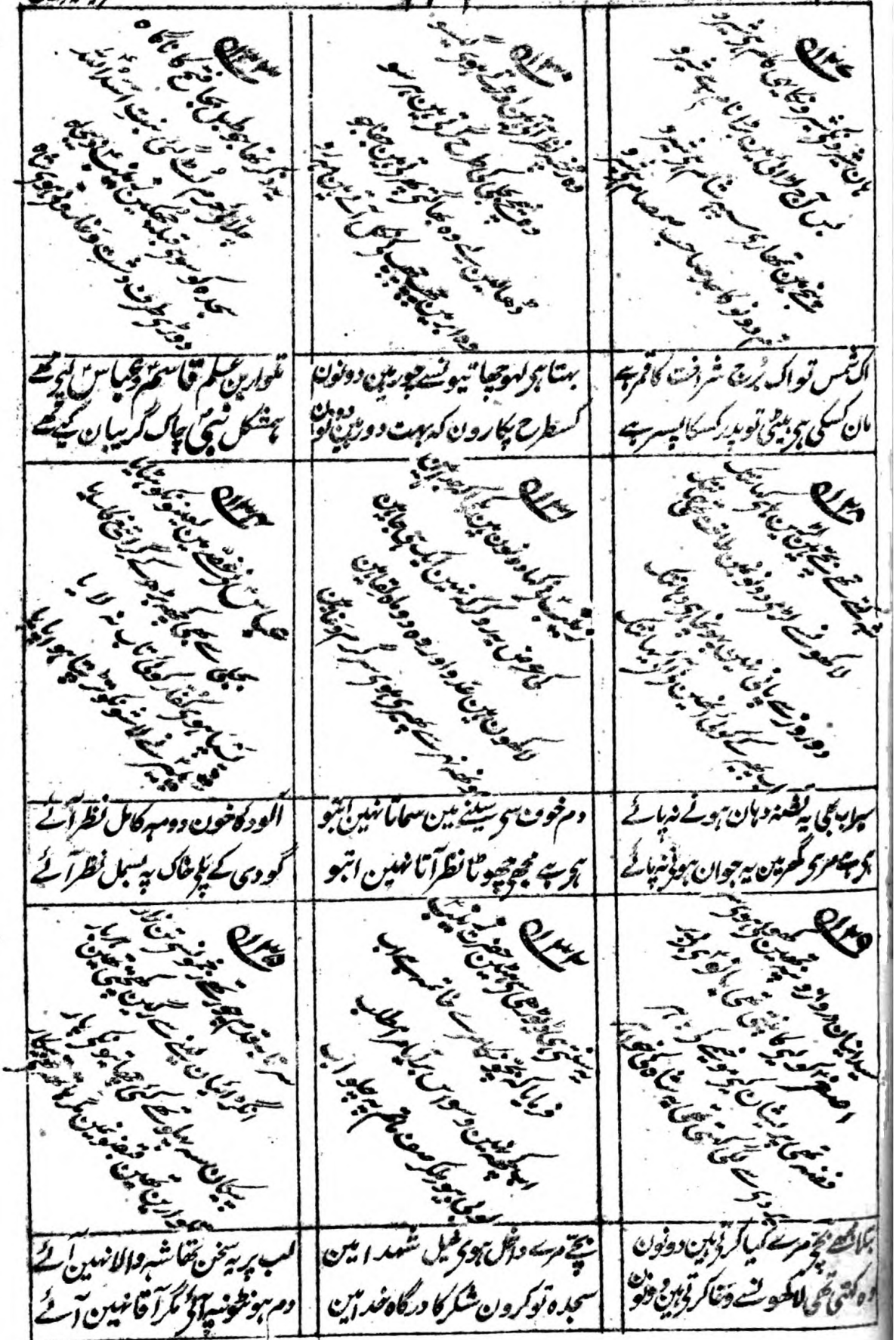

۱۱۸

کاٹی جو سپر فرق جفا جو پہ نہ ٹھیری
مونھ پر نہ رکی ساعد و بازو پہ نہ ٹھیری
چار آئینہ ظالم بدخو پہ نہ ٹھیری
دشمن کی زرہ کاٹ کے پہلو پہ نہ ٹھیری

کیا زور تھا کیا ضربت شمشیر نکو تھی
گھوڑے کی بھی گردن اوسی اک وار مین دو تھی

۱۱۹

بھالون مین جو تیغون کو سنبھالے نظر آئے
افسر نظر آئے نہ رسالے نظر آئے
ریتی پہ طپان برچھیون والے نظر آئے
ہر صف کی جگہ خون کے تھالے نظر آئے

غل تھا کہ رن ایسا کبھی پڑتے نہین دیکھا
بچون کو اس انداز سے لڑتے نہین دیکھا

۱۲۰

چار آئے جو لڑنے کو تو اکدل ہوئے دونون
ٹھیرے نہ ہٹے نہ متامل ہوئے دونون
گرما کے فرس جنگ پہ مائل ہوئے دونون
چارون سے یہ فرما کے مقابل ہوئے دونون

ششدر نہین ہوتے جو شجاعت کے دھنی ہین
تم چار ہو ہم دو ہین مگر پنجتنی ہین

۱۲۱

یہ سنتے ہی بچون پہ جھپٹ کر وہ بل آئے
غصے سے دلیرون کی بھی ابرو پہ بل آئے
لشکر نے یہ جانا کہ وہ بچکر نکل آئے
آنا تھا کہ چارون پہ تیغ اجل آئے

احسنت کا برپا ہوا غل چرخ برین پر
ٹکڑے جو گنے چار کے تھے آٹھ زمین پر

۱۲۲

کیا ذکر بھلا آٹھ کا یا چار سرون کا
کشتون کے جو پشتے تھے تو انبار سرون کا
گہنا ہوا اتنے ہمین دشوار سرون کا
اک منھ سا برس جاتا تھا ہر بار سرون کا

تھم سکتے نہ تھے پاؤن کسی عربدہ جو کے
کٹتی تھی زمین رنگی دڑیڑون سے لہو کے

۱۲۳

اعدا تھے دم جائزہ ہر بار ندارد
منشی کے قلم ہاتھ علمدار ندارد
پیدل نظری فوج کے اسوار ندارد
دو آئے تو دو چار تھے پھر چار ندارد

یون فوج کے دفتر کو اولٹتے نہین دیکھا
یون چہرہ پہ چہرہ کبھی کٹتے نہین دیکھا

۱۲۴

یہ تھک کے جو ٹھیرا تو وہ لشکر مین در آیا
رستے کو تڑپتے ہوئے لاشون سے بھر آیا
یہ ڈوب گیا جب وہ اودھر سے ادھر آیا
اک چاند تہ خاک چھپا اک نظر آیا

ہٹ جائیگا لشکر تو خبر لیکے پھرینگے
چھوٹے ہین مگر بھائی سے کچھ بڑھ کے لڑینگے

۱۲۵

جانباز یان کھلاتے تھے میدان مین وہ جانباز
دل تھامے ہوئے دیکھتے تھے شاہ سرافراز
قاسم کا سخن تھا کہ علی کا ہے سب انداز
فرماتے تھے اکبر یہ لڑائی ہے کہ اعجاز

بڑھتے تھے کبھی گاہ سرک جاتے تھے عباس
جب وار وہ کرتے تھے پھڑک جاتے تھے عباس

۱۲۶

ہر بار صدا دیتے تھے اے گیسوون والو
کیا کہنا ہے پھر بڑھ کے یہی ہاتھ نکالو
رہوار بڑھے جاتے ہین باگون کو سنبھالو
حلقہ ہے کڑی آنکھ زرہ پوشون پہ ڈالو

اب ہٹنے کی مہلت مری جان انکو نہ دینا
منت بھی کرین گر تو امان انکو نہ دینا

۱۰۹

[illegible]

آخر وہ جری لخت دل ضیغم دین تھے
سر تھے صف اول کے کہین جسم کہین تھے

۱۱۰

[illegible]

مانند براق نبوی عرش سما تھے
گھوڑے نہ کہو اوج سعادت کے ہما تھے

۱۱۱

[illegible]

سہمے ہوئے تھے تیر کہ آفت تھی جہان پر
پیکان نہ سری پر تھا نہ چلہ تھا کمان پر

۱۱۲

[illegible]

ڈر سے نہ بڑھاتے تھے جو سرکش قدم اپنے
تیغین بھی نیامون مین چرائی تھین دم اپنے

۱۱۳

[illegible]

اب تک یہ ہوا باغ جہان مین نہین دیکھی
غل تھا کہ بہار ایسی خزان مین نہین دیکھی

۱۱۴

[illegible]

ایسا کوئی طفلی مین نمودار نہوگا
ہاتھ ایسا تو جعفر کا بھی طیار نہوگا

۱۱۵

[illegible]

زور ایسا جہان کوہ سبک ہاتھ کے تل سے
ضرب ایسی کہ پوچھے کوئی جبریل کے دل سے

۱۱۶

[illegible]

بزدل جو ہے کیونکر وہ دلیرون سے بچیگا
بھاگیگا تو کیا صید یہ شیرون سے بچیگا

۱۱۷

[illegible]

بچتا تھا نہ وہ نوک بھی جا لگتی تھی جسکو
رہجاتا تھا وہ جلکے ہوا لگتی تھی جسکو

[illegible]

کیا کیا نہ بدل جائیگا کیا کیا نہ مٹیگا
پر حشر تک اوس ضرب کا سکہ نہ مٹیگا

[illegible]

حیدر کی طرح صاحب شمشیر ہین دونو
لڑکا انھین سمجھے نہ کوئی شیر ہین دونو

[illegible]

کھلجائیگا جب نیمچے کھینچینگے کمر سے
عرصہ فقط اتنا ہے کہ سبقت ہو اودھر سے

[illegible]

پاتی ہین اشارے مین شفا کو رو کر اوس سے
بینا ہے وہی جسکو ہے چشم نظر اوس سے

[illegible]

یون آتے تھے سب لوٹ کو فوج آتی ہے جیسے
بچون پہ صفین آتی تھین موج آتی ہے جیسے

[illegible]

ہاتھ اپنا چلیگا تو جگہ پا کے چلیگا
ٹھوکر وہی کھائیگا جو گھبرا کے چلیگا

[illegible]

تم یہ نہ سمجھنا کہ ید اللہ نہین ہین
ہم شیر تو ہین گر اسد اللہ نہین ہین

[illegible]

وہ کہتا تھا تکیہ ہے عنایات احد پر
آنے دو اجل انکو لیے آتی ہے زد پر

[illegible]

اس بھیڑ پہ بھی بند تھی دہشت سے دم اونکی
بڑھ بڑھ کے ہٹے جاتے تھے پیچھے قدم اونکی

۹۱

مضمون ہین یہ دست بدست آتی ہے تلوار
نانی ہین ہین دو لوگون کی ہر ایک کی ہے جان
قبضہ ہے اگر ہاتھ مین رکھین ہین خصم آنکھ
دم بھر ہین ہلادین ہے بلا دین کی طرح وار

ہر کونسا سر کش جو یہان پست نہین ہے
اسکے کوئی دنیا مین زبردست نہین ہے

۹۲

ناگاہ یہ للکار سنی سب نے کہ للہ
اکبر پسر دلبر و نوشہ پسر شہ
تلوار ہین بجلی کی طرح کوند رہی ہے
خلقت سے پکارا کہ یہ ہے دولت دنیا و سنوار

خورشید زمین تاج سر عرش بریں ہے
پہلا یہ شرف ہے کہ غلام شہ دین ہین

۹۳

کاتا اسد اللہ کو ہے کار دو عالم
دیندار ہے سنوار ہے بنا دار دو عالم
سلطان قضا منتظم کار دو عالم
سرتاج فلک جنت و دنیا دو عالم

سب امر مہم عقل کی میزان مین تولے
عقدہ وہ ہو کیا حل جو کسی سے نہ کھلے تھے

۹۴

نیزہ کمر اعدا مین ہے جس وقت لگاتے
ٹکڑے نہین جس لوگو کے ہو جاتے ہین دو ہاتھ
ہر ضرب ہے جو ایسی کہ ہو جاتے ہین دو ہاتھ
ہر ضرب ہے جو ایسی کہ ہو جاتے ہین دو ہاتھ

پروانی ہین شمع حرم لم یزلی پر
قبضہ انھین لوگو کی ہے شمشیر علی پر

۹۵

اسکے جد عالی سے ہوا بچپن ہی سے والا
جس شیر نے آغوش مین شبیر کو پالا
عورت ہین فزون بیس شجاعت مین ہزارون
جسکا ہے علی سا پسر اور علی سا

مصدر سے جو مشتق ہے تو اعلی ہی علی ہے
ایمان ہین اونکے جسے شک ہو وہ شقی ہے

۹۶

بازو ہی نہین دست خدا افضل و برتر
ہے ضرب مین و یکہ و طاہر و بابر و ظفر فر
شمشیر ہے کیا چیز کہ ہے خنجر و خنجر
کرتا ہے جو ہر ضرب مین اک صاف دو پیکر

اصنام سے کیا خانہ حق پاک کیا ہے
گہوارہ مین اژدر کا دہن چاک کیا ہے

۹۷

دو ہیبت مین ہیبت ہے یہ جان حرب ہے یہ حرب
ہاتھ اٹھتا ہے تو اٹھتے ہین سو سو ہاتھ کے طوطے
ہر وار مین جو اس کے ہو وہ کر کر مین ہو
ہر ضرب مین ہو جس کے ہو وہ ضرب سے ہو

یہ پاؤن ہٹاتے نہین مین جنگ پہ چڑھ کر
سر کٹنے پہ بھی گرتے ہین تو کھیت سی بڑھ کر

۹۸

وارث شہنشاہ دو عالم کا ہے مادر
وہ شیر خدا جسکی ہے شمشیر ذوالفقار
وہ شیر کہ ہے جسکی شجاعت مین فزون تر
آلودہ ہی خون مین رہی جس کی سپر آج

ہاتھون کے عوض حق سے سر دست ہی ہین
اللہ نے پر اونکو نہین دیدے ہین

۹۹

وہ جس کی ہے ہیبت سے ہوا جنگ مین ساکن
وہ جس کی ہے ہیبت سے ہوا جنگ مین ساکن
وہ جس کی ہے ہیبت سے ہوا جنگ مین ساکن
وہ جس کی ہے ہیبت سے ہوا جنگ مین ساکن

دیکھے اوسے آگاہ جو حیدر سے نہین ہے
بہتر کوئی شاہد در خیبر سے نہین ہے

۴۲

تھم کے بھی چلنے میں سب انداز ہوا کا
مڑنے میں سمان برق کا اوڑنے میں ہما کا
پائے اونھین مقدور یہ کیا پیک صبا کا
نہ وہم کا وان دخل نہ فہم شعرا کا

یہ عجز ہے تعریف جو کرتا نہین کوئی
باندھین کسی مضمون تو ٹھہرتا نہین کوئی

۴۳

یون ذہن مین آتے ہی نکل جاتے ہین سن سے
جس طرح نسیم آکے نکل جاتی چمن سے
جرأت مین فزون شیر سے سرعت مین ہرن سے
آگاہ ہین وہ جرأت و سرعت کے چلن سے

نعل اونکے سروہی سے چلے فوج ستم پر
پڑتے تھے قدم دونونکے دلدل کے قدم پر

۴۴

گھوڑونکو اوڑاتے ہوئے پہونچے جو بہادر
فوج ستم آرا ہوئی سب غرق تحیر
اک شور ہوا کونسے دریا کے ہین یہ در
لڑکے ہین یہ اللہ رے اقبال و تہور

کیا جانیے کیا نام ہین انکے اب و جد کے
تیور سے یہ پیدا ہے کہ بچے ہین اسد کے

۴۵

پیشانیان خورشید جہانتاب سے بہتر
رخسارۂ رنگین گل شاداب سے بہتر
دانتونکی صفا گوہر نایاب سے بہتر
چہرونکا عرق موتیونکی آب سے بہتر

ابرو نہین پیشانی ذیقدر کے نیچے
ہین دو مہ نو بال سے اک بدر کے نیچے

۴۶

حیران ہین عدو حسن پہ اور دونونکے سن پر
ابرو وہ کمانین ہین کہ قربان ہین سب ان پر
آنکھین وہ کہ پریونکی نظر پڑتی ہے جن پر
گیسو ہین کہ سایہ کیا ہے رات نے دن پر

یہ گیسو و رخ خون مین بھرے رنج کی جا ہے
دو بدر شبین چار شش و پنج کی جا ہے

۴۷

آنکھونکی سیاہی پہ فدا نرگس شہلا
یہ عین شجاعت ہے کہ ہے معرکہ پہلا
ہین پنجتنی دل کبھی انکا نہین دہلا
بے تیغونکے کھیلے کوئی بچہ نہین بہلا

تلوار چلی پھر گئی چتون جدھر انکی
غصے مین سروہی سے سوا ہے نظر انکی

۴۸

دلبر ہین دلیرونکے حسینونکے حسین ہین
گویا یہ دہن خاتم قدرت کے نگین ہین
شیرین سخن اسطرح کے عالم مین نہین ہین
یہ طرفہ حلاوت ہے کہ باتین نمکین ہین

جملے ہین وہی صاف وہی شرط و جزا ہے
تقریر مین سب مصحف ناطق کا مزا ہے

۴۹

شرمندہ ہے شمشاد بھی قد معتدل ایسے
رکھدیتے ہین سینونکو سنانونپہ دل ایسے
مختوم ہین خط خال کے نقطے سجل ایسے
دیکھے ہین کسی چشم کی پتلی نے تل ایسے

سطرین ہین یہ سب گیسوونکے بال نہین ہین
مہرین یہ خط حسن پہ ہین خال نہین ہین

۵۰

دو چاندی سینے کہ وفا کا ہے گھر اونمین
عدل و کرم و صنعت و علم و ہنر اونمین
شیرونکا ہے بیشہ کہ دل اونمین جگر اونمین
اسرار جناب احدی کے گہر اونمین

خود جنمین ہو دریا یہ سفینے نہین دیکھے
اسطرح کے سینے تو کسی نے نہین دیکھے

لہ مختوم بمعنی مہر کیا ہوا ۱۲

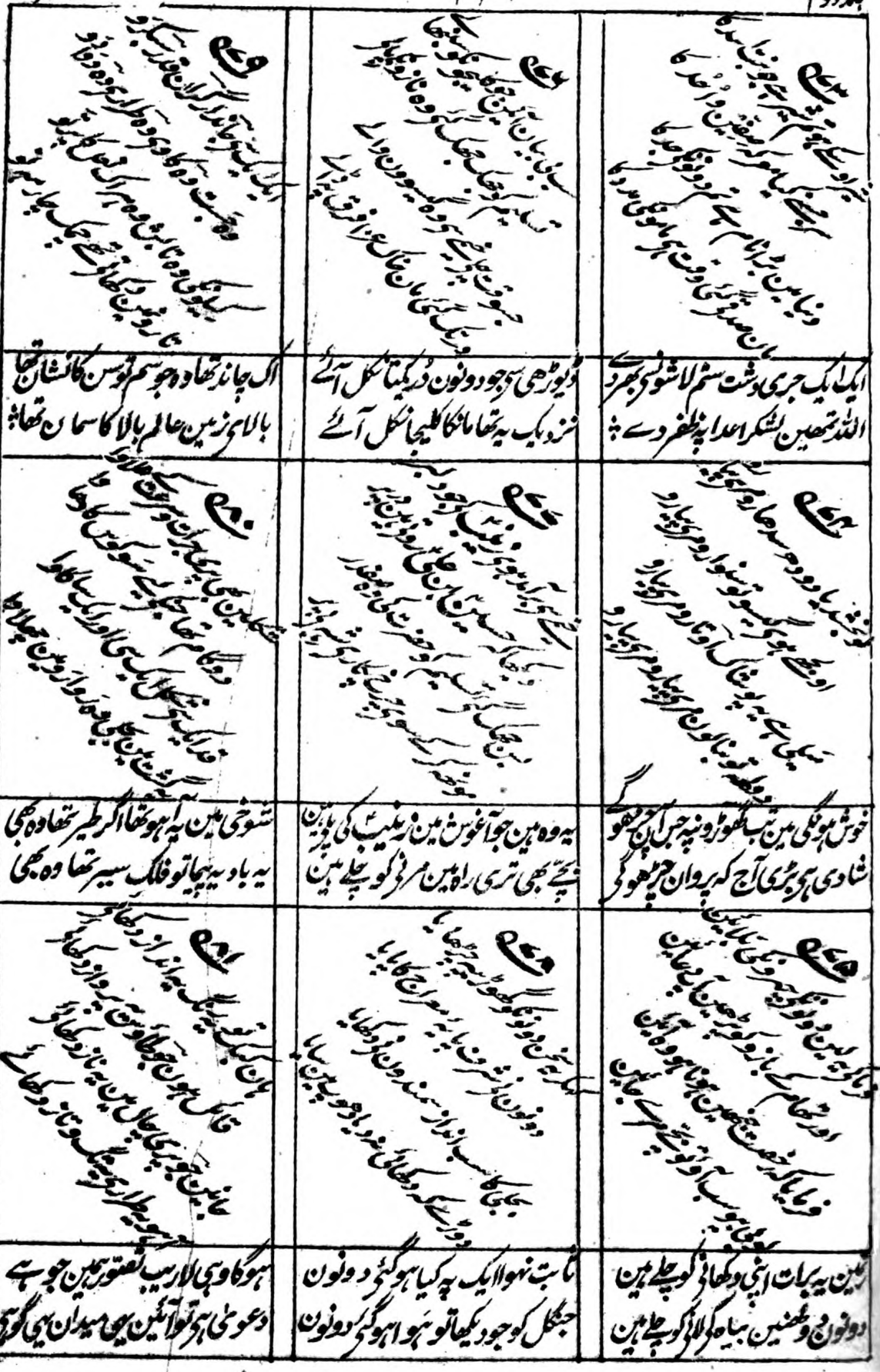

[illegible]

ایک ایک جری دشت ستم لاشون سے بھر دے
اللہ تمھین لشکر اعدا پہ ظفر دے

[illegible]

ڈیوڑھی سے جو دونون دُر یکتا نکل آئے
نزدیک یہ تھا مانکا کلیجا نکل آئے

[illegible]

اک چاند تھا وہ جو سم توسن کا نشان تھا
بالائے زمین عالم بالا کا سمان تھا

[illegible]

خوش ہونگی مین تب گھوڑون پہ جس آن چڑھو گے
شادی ہے بڑی آج کہ پروان چڑھو گے

[illegible]

یہ وہ ہین جو آغوش مین زینب کی پلے ہین
بچے بھی تری راہ مین مرنے کو چلے ہین

[illegible]

شوخی مین یہ آہو تھا اگر طیر تھا وہ بھی
یہ باد یہ پیما تو فلک سیر تھا وہ بھی

[illegible]

رن مین یہ برات اپنی دکھانے کو چلے ہین
دونون دولھنین بیاہ کے لانے کو چلے ہین

[illegible]

ثابت نہوا ایک پہ کیا ہو گئے دونون
جنگل کو جو دیکھا تو ہوا ہو گئے دونون

[illegible]

ہوگا وہی لاریب تصور ہمین جو ہے
دعوی ہے تو آئین یہی میدان یہی گو ہے

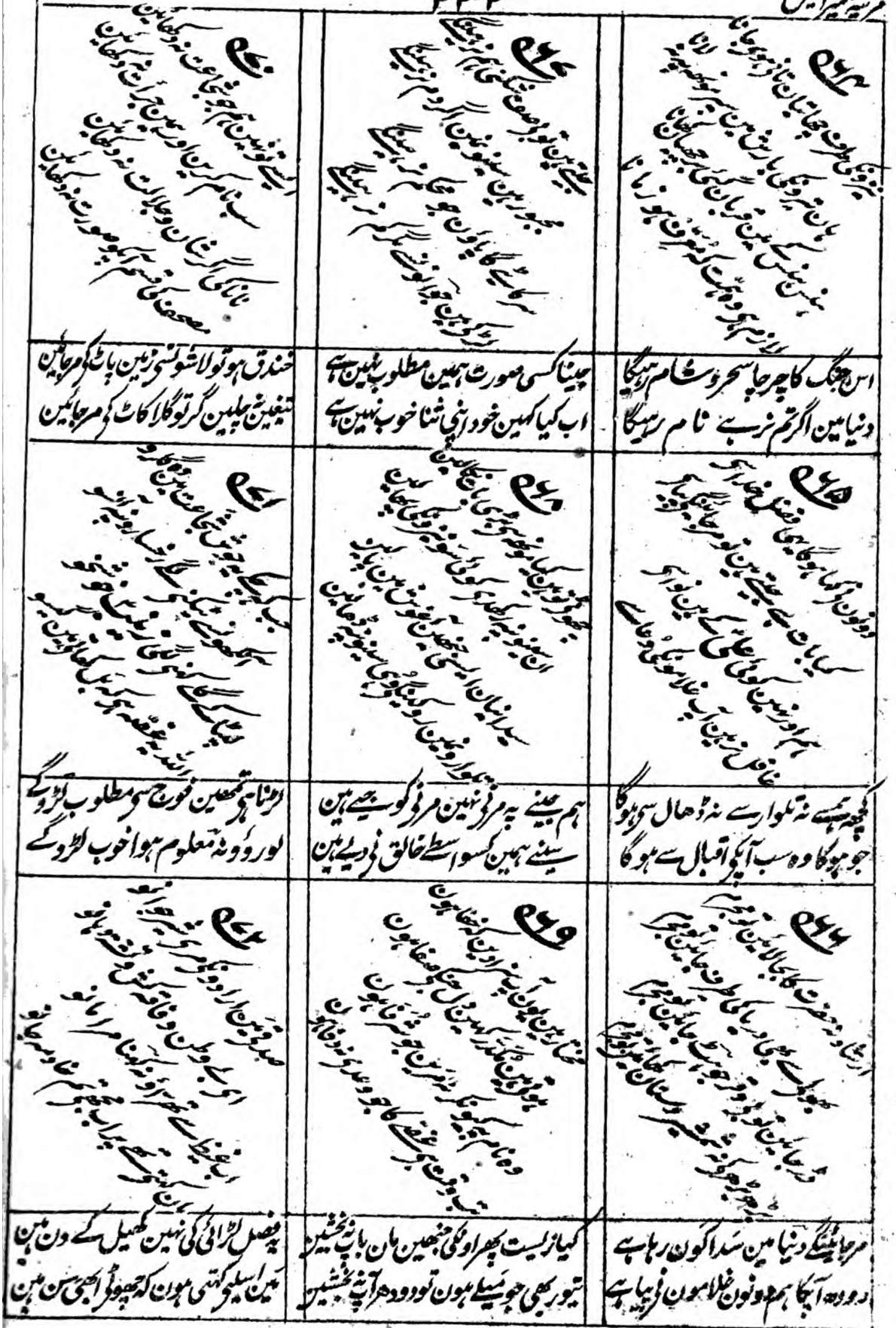

۵۵

خالی ہوا جب قلعہ تو بھاگے وہ پکارا
ہمراہ نہ لے جائیں کہیں ہم کو ہمارا
مانند سمندر کے ہر اک موج کو چھوڑا
تھرائے تھے کفار تزلزل میں زمین تھی
سر فتح کا تھا پاؤں پہ خالق کے ولی کے
وہ کام ہو جس کام میں کو ترپہ گذر ہو
دم بھر کے لیے کیوں عرق شرم میں تر ہو

۵۶

جب دست ید اللہ میں تیغ دو دمی آئی
بس قبضہ قدرت میں یہ بے نظیر ادھی آئی
بجھتے ہی یہ اور دھر فوج پہ نصرت ادھی آئی
پڑھتے ہیں وہ کلمہ جو مسلمان ہو دب کے
جبار ہو سب حال سے محرم ہیں تمہارے
جو امر کہ مشکل ہے وہ دشوار نہ ہوگا

۵۷

واری کی اطاعت کو بجا لاتی تھی دونوں
آقا کی اشارت پہ فدا ہوتی تھی دونوں
ان چاہتی تھیں ایک سی فوج کی دونوں
جبرئیل امیں چومتے تھے ہاتھ علیؑ کے
محکو ابھی دھڑکا ہے کہ سن کم ہیں تمہارے
اک دل ہوئی جب دو تو کوئی چار نہ ہوگا

۵۸

خندق کی وہ گہرائی وہ عرض اور وہ قد اس کا
تھرا تا تھا سنکر جسے ہر بہادر کا کلیجا
دو رکعت اسد اللہ نے پڑھا خاصہ رقم کا
اک ضرب میں نہ کر زنہ مغفر تھا نہ سر تھا
ماں صدقے گئی کھائے جو تلوار پدر کی
ایسے تو نہیں جو تجھے محبوب کروں گے
ہمراہ نہ لے جائیں کہیں ہم کو ہمارا

۵۹

ارشاد ہوا فوج سے جب قلعہ کشا کا
ہاں صدقے گئی کھائے جو تلوار پدر کی
ساحل پہ ہو طوفان ہو ہوا ہو کہ بھنور ہو
ہمراہ نہ لے جائیں کہیں ہم کو ہمارا
ہمراہ نہ لے جائیں کہیں ہم کو ہمارا
ہمراہ نہ لے جائیں کہیں ہم کو ہمارا

۶۰

ارشاد ہوا فوج سے جب قلعہ کشا کا
ہاں صدقے گئی کھائے جو تلوار پدر کی
ساحل پہ ہو طوفان ہو ہوا ہو کہ بھنور ہو
ہمراہ نہ لے جائیں کہیں ہم کو ہمارا
ہمراہ نہ لے جائیں کہیں ہم کو ہمارا
ہمراہ نہ لے جائیں کہیں ہم کو ہمارا

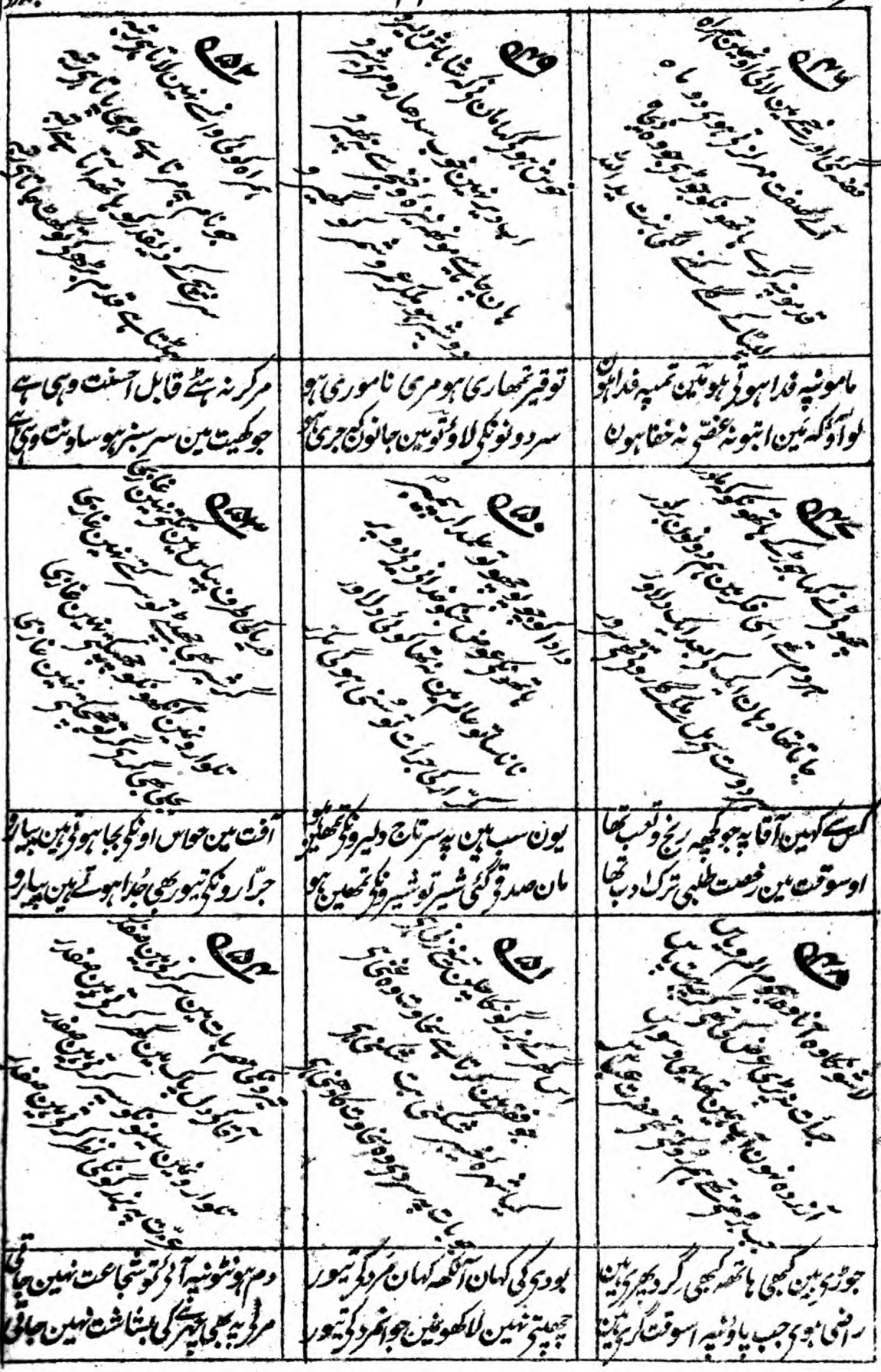

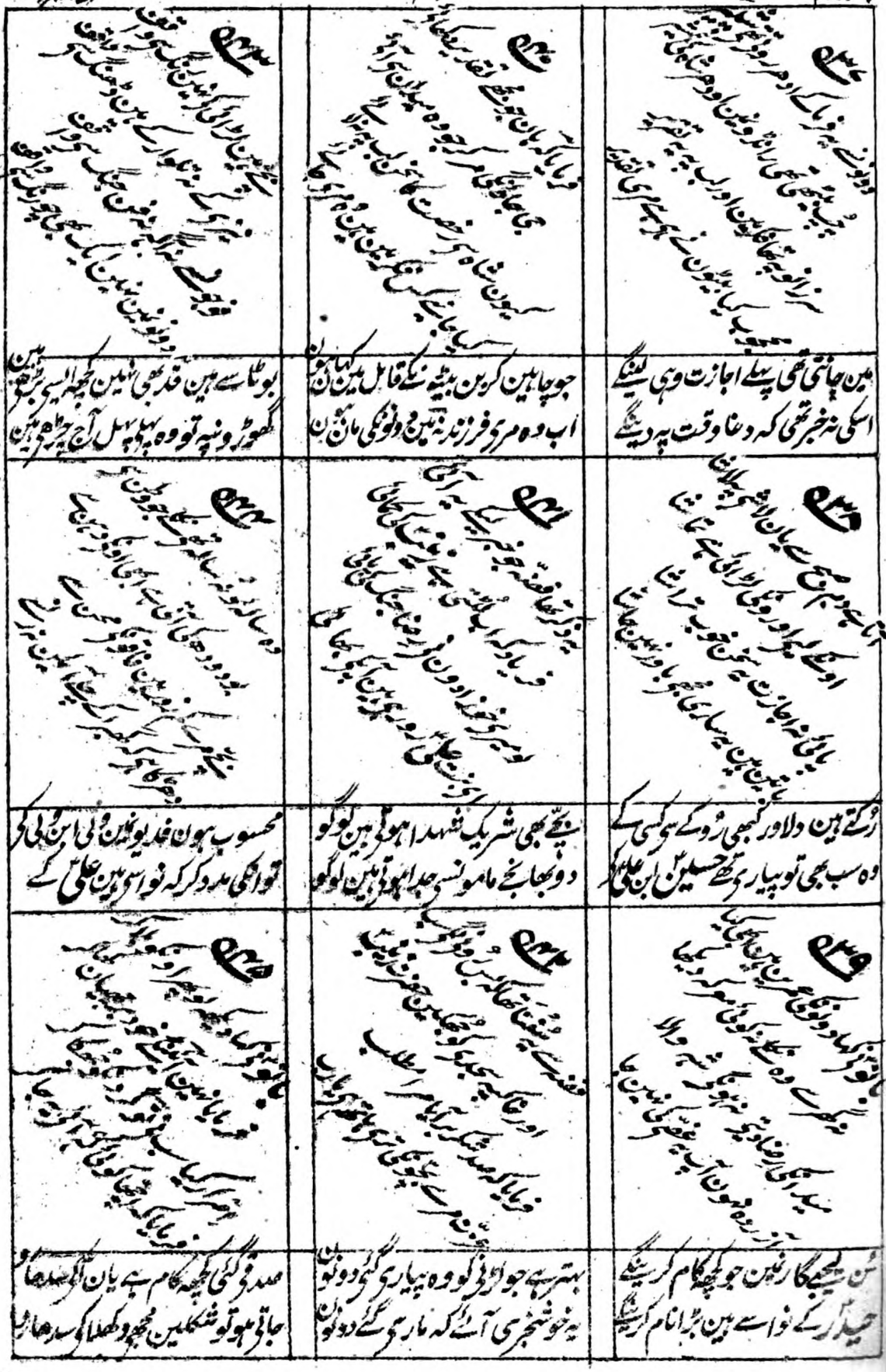

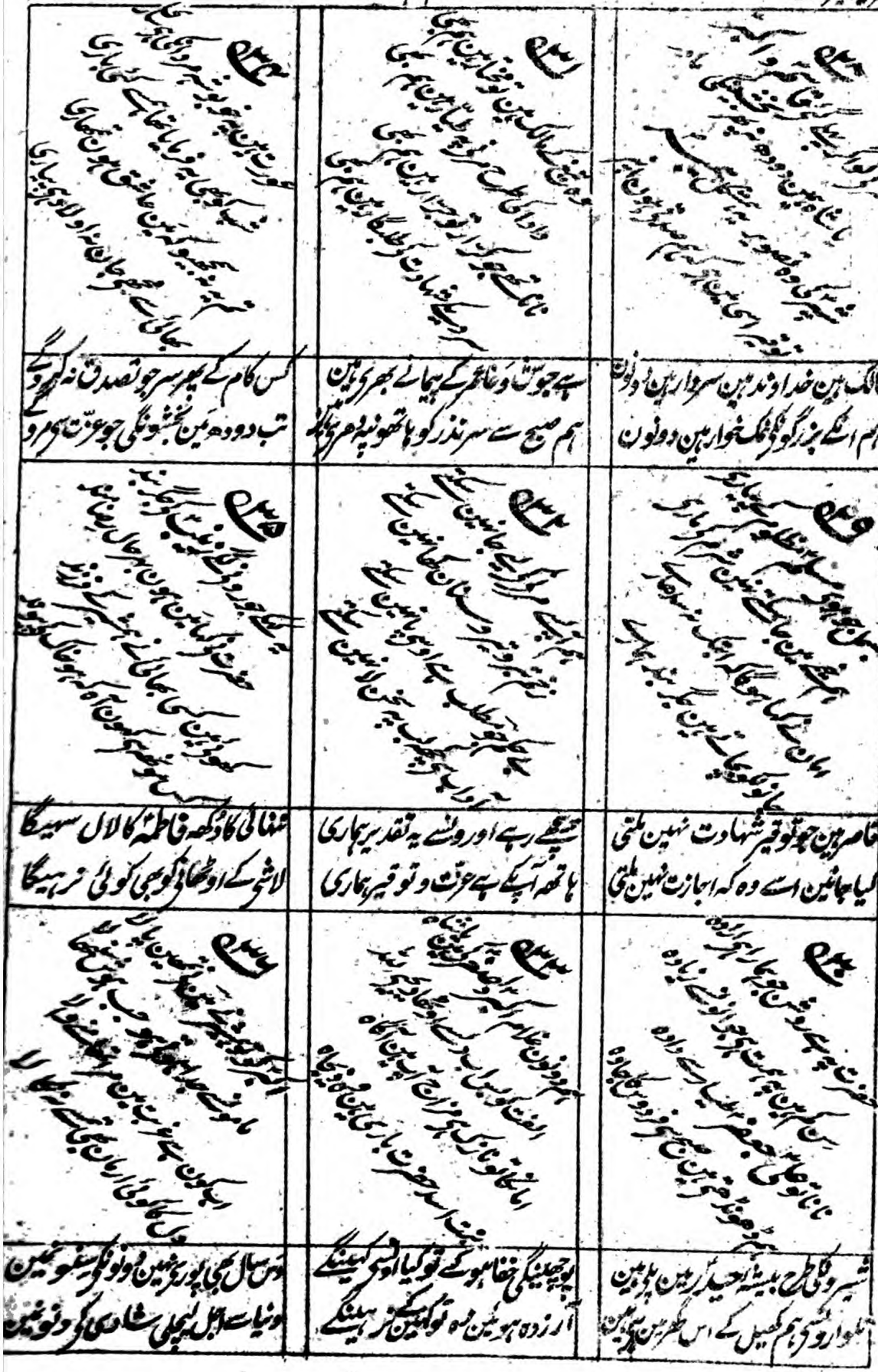

۱۹



لاکھوں نے لڑی حضرت عباس کے بھائی
حملوں میں دکھائی شہ مردان کی لڑائی
سب شان پدر بیٹوں نے جعفر کو دکھائی
مسلم کی جو میراث تھی فرزندوں نے پائی

لاکھوں میں پھر اس شان سے شاہ دو جہاں تھے
دو طفل جلو میں فقط اور تین جوان تھے

۲۰

دو طفل وہ جو تین شب و روز کے پیاسے
زینب کے پسر شیر الٰہی کے نواسے
خود اپنی شہادت کے طلبگار خدا سے
بیتاب کہ کیوں رہ گئے پیچھے شہدا سے

جینے کی ہماری جو خبر پائینگی امان
لاشے بھی یقین ہے کہ نہ تنگوائینگی امان

۲۱

قاسم حسن سبز قبا کا مہ تابان
عباس علی چشم و چراغ شہ مردان
ہمشکل نبی نور نگاہ شہ ذیشان
زینب کے پسر جعفر و زہرا کے دل و جان

تابان نظر آتا تھا قمر پاس قمر کے
پانچوں یہ جری چاند تھے شبیر کے گھر کے

۲۲

ایک یک جری ملک شجاعت کا شہنشاہ
بچپن میں الوالعزم کہ العظمۃ للہ
ذیقدر سرافراز وفا کیش دل آگاہ
شیر اونکی نظر دیکھکے بنجاتے تھے روباہ

پیدا یہ تہور سے کہ لاکھوں ہیں تو کیا ہیں
دعویٰ تھا ہر اک کو کہ ہمیں شیر خدا ہیں

۲۳

کھولے کوئی رایت کوئی تولے ہوئے شمشیر
بیتاب کہ تلوار کے چلنے میں ہیں کیوں دیر
فاقوں میں زبردست کہ لاکھوں سے نہوں زیر
بیشے میں پلے جو اسد اللہ کے وہ شیر

جز سجدۂ حق سر کبھی اونکے نہ جھکے تھے
یہ قبلۂ عالم کا ادب تھا جو رکے تھے

۲۴

اوس وقت عجب غم تھا شہ جن و بشر کو
نہ روح کو راحت تھی نہ آرام جگر کو
کھو سکتے تھے بھائی کو نہ اکبر سے پسر کو
نہ عون و محمد کو نہ شبیر کے قمر کو

میوے تھے سب اک باغ کے پھول ایک چمن کے
وہ بھائی کا بیٹا تھا یہ بیٹے تھے بہن کے

۲۵

فرماتے تھے موت آئے تو چھٹ جاؤں الم سے
یارب مرا گھر ہے انھیں جرار و کرم سے
بچھڑیں ہمیں ان سے یہ جدا ہوئیں نہ ہم سے
کٹ جائیگا اجلد کہیں تیغ دو دم سے

ہاتھوں سے یہ محبوب گنوائے نہیں جاتے
داغ اب تری بندی سے اوٹھائے نہیں جاتے

۲۶

ناگاہ ہوا شور مبارز طلبی کا
پھر قصد لعینوں نے کیا بے ادبی کا
مونھ سرخ ہوا غیظ سے ہمشکل نبی کا
رایت بھی بڑھا فوج رسول عربی کا

حیدر کے نواسوں کی بھی ابرو پہ بل آیا
چھوٹا تو یہ بگڑا کہ پری سے نکل آیا

۲۷

گھبرا کے پکارے جو اوسے سید ابرار
بس پھر کے گرے پاؤں پہ آقا کے وہ جرار
کی عرض بصد عجز کہ اے کل کے مددگار
ہم دونوں غلام اب ہیں اجازت کے طلبگار

بیتاب ہیں دل جان لڑائی میں لڑی ہے
اے نور خدا ذرہ نوازی کی گھڑی ہے

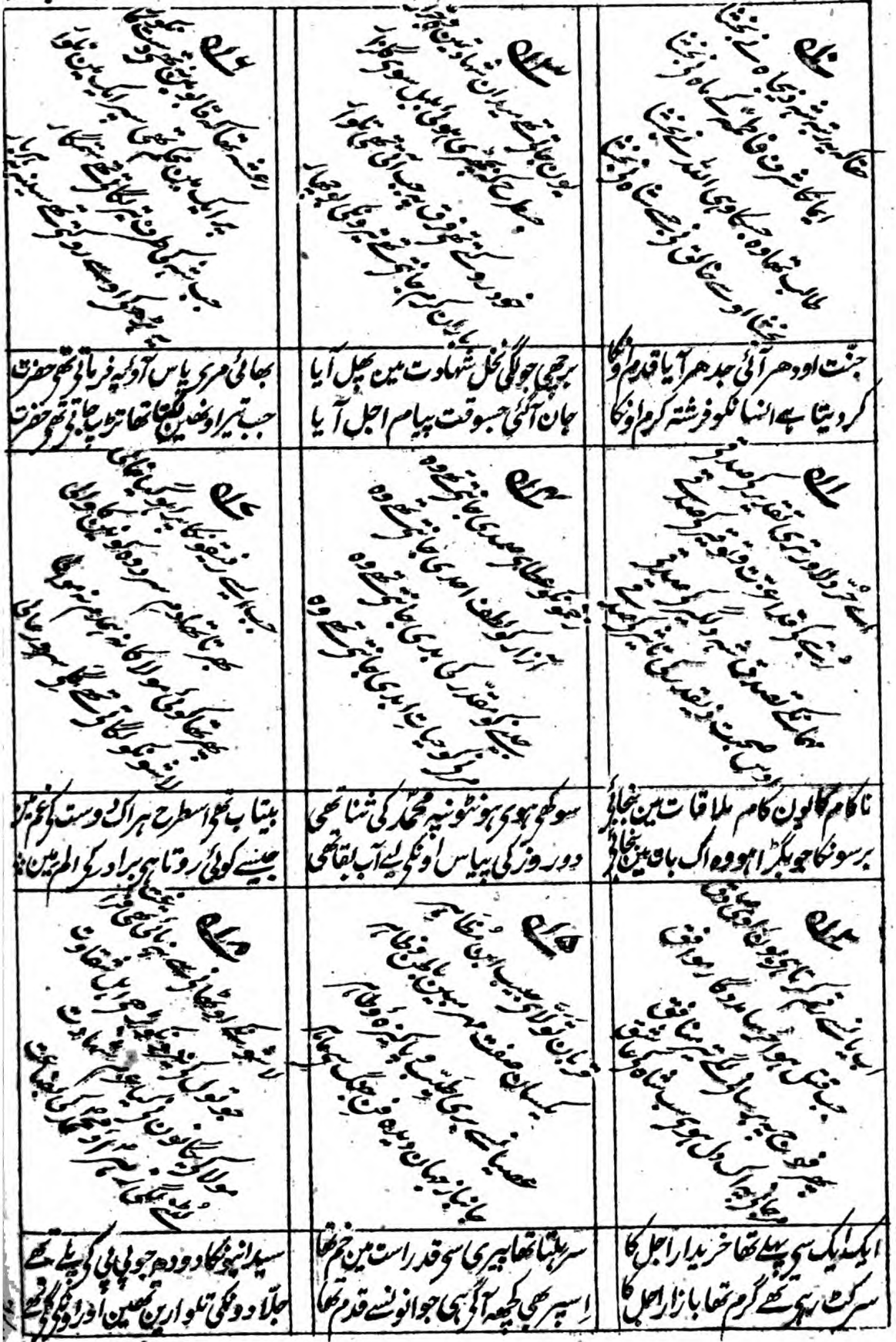

۱ مرثیہ

جب حُر کو ملا خلعت پُر خون شہادت
جنت میں گیا رائض گلگون شہادت
مستوجب رحمت تھا وہ مفتون شہادت
جان بیچ کے پایا دُرِ مکنون شہادت

بے سر دیے ہرگز یہ مہم سر نہیں ہوتی
ہاتھ آئی وہ دولت جو میسّر نہیں ہوتی

۲

یہ مرتبہ بے شکر گذاری نہیں ہوتا
یہ اوج بجز رحمت باری نہیں ہوتا
بے فیض یہ چشمہ کبھی جاری نہیں ہوتا
کم قدر کا پلہ کبھی بھاری نہیں ہوتا

راحت بھی اوٹھائی ہے جب آزار ملے ہیں
غوّاص کو اکثر دُرِ شہوار ملے ہیں

۳

غل تھا کہ یہ اچھوں کی رفاقت کا ثمر ہے
جنت گل زہرا کی محبت کا ثمر ہے
ایمان فقط نخل ولایت کا ثمر ہے
سرسبزی حُر باغ ریاضت کا ثمر ہے

مولا جسے چاہیں وہ گناہوں سے بری ہو
کھیتی یہ ہر اول کی ہے کیونکر نہ ہری ہو

۴

اک جا تھے حُر و شمر یہ عالم میں ہے مشہور
کیا شان خدا ہے کہ یہ مغفور وہ مقہور
وہ ہوتا ہے جو ہوتا ہے اللہ کو منظور
انسان رہے حق کی طرف اپنے بمقدور

دولت کو نہ حشمت کو نہ آرام کو دیکھے
آنکھیں وہی رکھتا ہے جو انجام کو دیکھے

۵

اللہ کے محبوب کے دربار میں پہونچا
سردی کے یداللہ کی سرکار میں پہونچا
بے رنج و خلش گلشن بیخار میں پہونچا
وہ نار میں یہ خلد کے گلزار میں پہونچا

مالک نے لیا اوسکو اسے شاہ عرب نے
رحمت نے اسے گھیر لیا اوسکو غضب نے

۶

رویا اسے زہرا کا پسر واہ ری قسمت
زانوئے حسین اور وہ سر واہ ری قسمت
طوبیٰ کے تلے خلد میں گھر واہ ری قسمت
دنیا سے یہ راحت کا سفر واہ ری قسمت

کیا جلد گیا سوئے ارم دار فنا سے
سوکھا جو پسینا بھی تو جنت کی ہوا سے

۷

خواہش یہ ہر اک حور کی تھی حُر ادھر آئے
یہ صاحب اقبال و تہوّر ادھر آئے
لہراتا تھا کوثر بھی کہ یہ دُر ادھر آئے
فرماتے تھے حیدر یہ بہادر ادھر آئے

مشتاق ملاقات کے سب چھوٹے بڑے تھے
محبوب خدا ہاتھوں کو پھیلائے کھڑے تھے

۸

فرماتی تھی زہرا مری غمخوار کو لاؤ
جلدی مری پیارے کے مددگار کو لاؤ
تعظیم سے تکریم سے جرّار کو لاؤ
لاؤ مری آگے حر دیندار کو لاؤ

پایا نہ کفن واں تو یہاں شاد کرونگی
میں حُلّۂ جنت اوسے امداد کرونگی

۹

حوروں کا وہ میووں کے طبق سامنے لانا
در پردہ اشارے کہ ہماری طرف آنا
کوثر ہے وہ منظور ہے گر پیاس بجھانا
اس قصر جواہر سے کہیں اور نہ جانا

جو کہہ وہ کریں فخر ہے خدمت شہدا کی
ہم سب ہیں کنیزیں پسر شیر خدا کی

۱ رائض بمعنی چابک سوار اور گلگون بمعنی سرخ رنگ اور نام اسپ شیریں کا جو معشوقۂ فرہاد اور خسرو پرویز بھی اور مجازاً ہمارے بہتر کو کہتے ہیں ۱۲

بند ۱۵

بند ۱۶

بند ۱۷

بند ۱۸

بند ۱۹

بند ۲۰

بند ۲۱

سلام

۱ یہ کون بیٹھا ہوا جو مسند پہ جلوہ فرما ہے
۲ کہ جس کے آگے ادب سے ہر اک ہے دست بستہ
۳ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۴ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۵ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۶ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار

شہ ذکما یہ جو ترے غم میں ملول ہیں
مادر مری وہ فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں

سلام

۱ یہ کون ہے جو ہے سجدہ میں سر زمین پہ جانب ارم
۲ لاشے پہ اور سر پہ ہے دست دعا کہ بہر شیون و ماتم
۳ کس کی ہے لاش کس پہ ہے یہ گریہ و بکا کہ چشم نم
۴ بیٹا ہوا ہے کس کا یہ کس کی ہے یہ عزا کہ ہے ماتم

بیٹے مدد کہ رنج و الم بیشمار ہیں
میں اک نحیف و زار ہوں دشمن ہزار ہیں

سلام

۱ یہ کون ہے جو مسند پہ جلوہ فرما ہے
۲ کہ جس کے آگے ادب سے ہر اک ہے دست بستہ
۳ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۴ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۵ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۶ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار

شہ ذکما یہ جو ترے غم میں ملول ہیں
مادر مری وہ فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں

سلام

۱ یہ کون بیٹھا ہوا جو مسند پہ جلوہ فرما ہے
۲ کہ جس کے آگے ادب سے ہر اک ہے دست بستہ
۳ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۴ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۵ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار
۶ یہ کون ہے جس کے سامنے ہیں ذلیل و خوار

شہ ذکما یہ جو ترے غم میں ملول ہیں
مادر مری وہ فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں



[illegible]

گردون پہ وان نہ برق کی چشمک تمام ہو
اور شرق مین یہان فرس تیز گام ہو

[illegible]

سر پر پڑی تو صاف گئی قاش زین پر
زین سے کھنچی تو آنکے ٹھیری زمین پر

[illegible]

مین پیٹنے کو لاشۂ مہمان پہ آؤنگی
مین اوسکے واسطے صف ماتم بچھاؤنگی

[illegible]

نیزے پہ بس اوٹھا کے اوسے صدر زین سے
دے مارا یون کہ گرد نہ اوٹھی زمین سے

[illegible]

تینون سوار گھر گئے پر حُر لڑا کیا
تنہا ہی فوج سے وہ بہادر لڑا کیا

[illegible]

اب چین سے مزار مین ہرگز نہ سوؤنگی
چالیس روز لاش پہ مہمان کی روؤنگی

[illegible]

جب تیسرے کو دوڑ کے مارا غلام نے
احسنت کی صدا دی شہ خاص و عام نے

[illegible]

غازی قریب لاش پسر جا کے گر پڑا
مہمان شاہ گھوڑے سے تیورا کے گر پڑا

[illegible]

کیا رتبے مین نے آپکے صدقے سے پائے ہین
محبوب کبریا مرے لینے کو آئے ہین

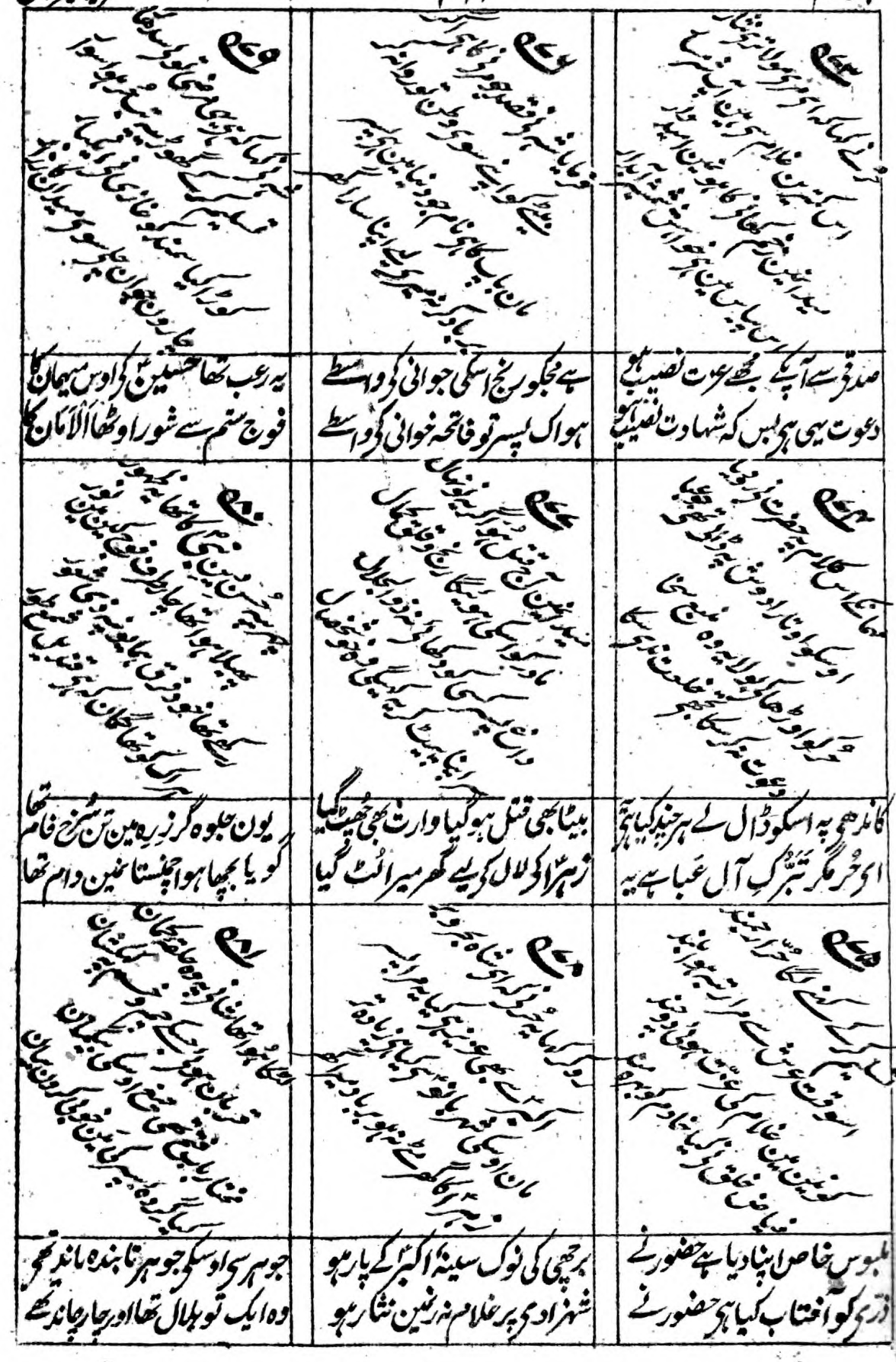

[illegible]

یان ہو قصاص ای مرے سرور تو خوب ہی
دنیا سی پاک ہو کر اوٹھون گر تو خوب ہی

[illegible]

کوثر کا جام ساقی کوثر سے پائیگا
تو پہلے مجھسے گلشن جنت مین جائیگا

[illegible]

انصار شاہ کا تھا ہجوم اوس جوان پر
احسنت و مرحبا تھا ہر اک کی زبان پر

[illegible]

دنیا مین تو نے دولت عقبی حصول کی
بھائی کریم نے تری توبہ قبول کی

[illegible]

واللہ تو محب ہی محمد کی آل کا
حورونکو اشتیاق ہے تیری جمال کا

[illegible]

قصد نبرد گاہ ابھی ای جوان نکر
شرمندہ تو حسین کو ای میہمان نکر

[illegible]

کی عرض حر نے ذکر یہ کیا یا امام ہے
وہ آپکی کنیز ہے خادم غلام ہے

[illegible]

کیا جانیے وہ کون بزرگ ای امام تھے
شہ نے کہا وہ خضر علیہ السلام تھے

[illegible]

بچہ ہر ایک پیاس کے مارے نڈھال ہی
فاقے سے تین دن کی محمد کی آل ہے



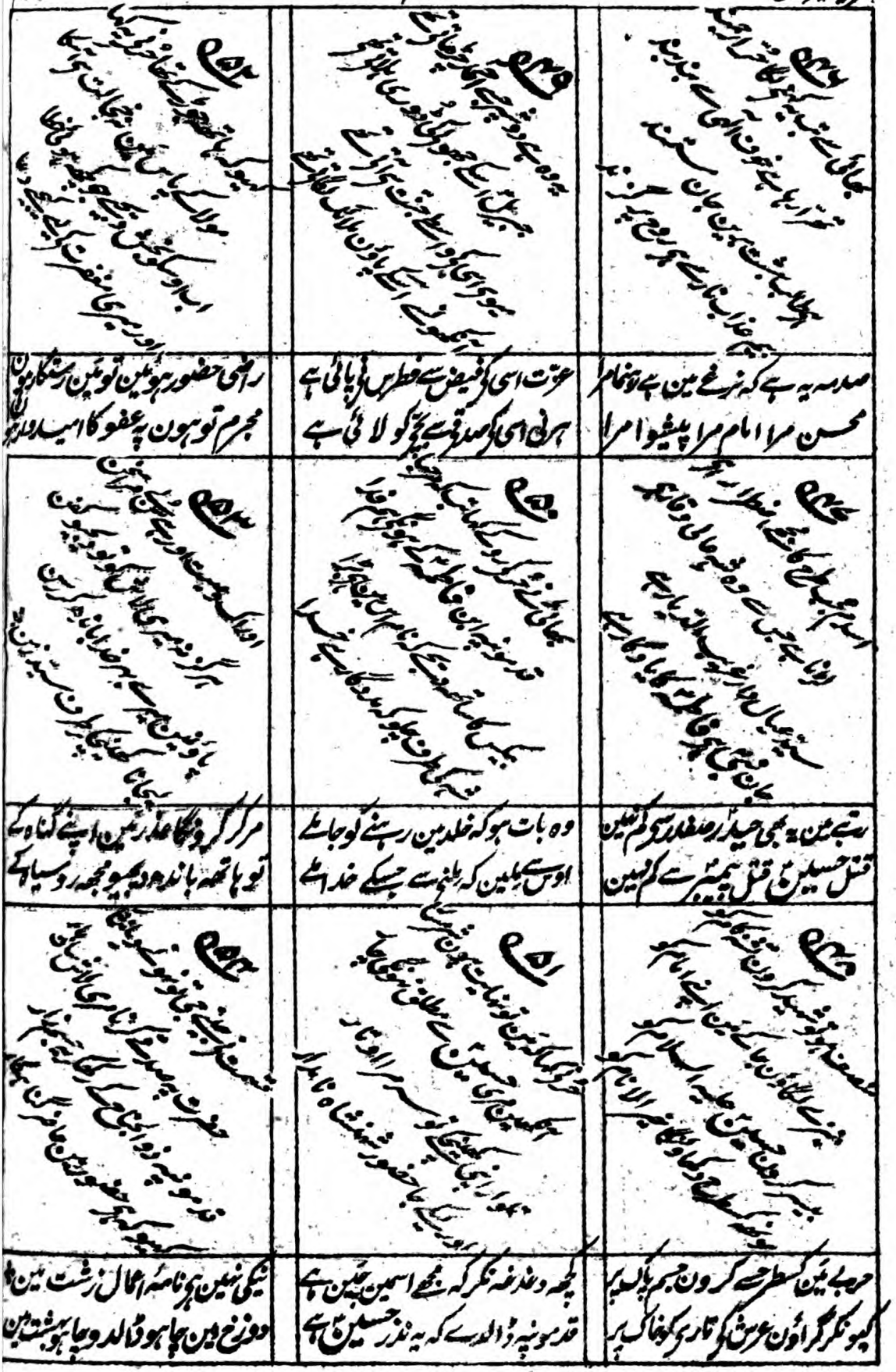



۲۸

[illegible]

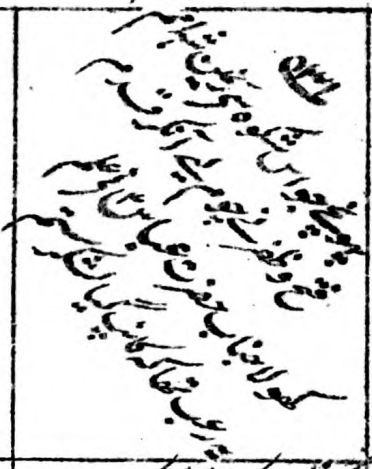

پروانۂ سراج نبی وہ سعید تھے
زاہد تھے متقی تھے جری تھے شہید تھے

۲۹

[illegible]

اک غل ہوا کہ صلِّ علیٰ کیا جوان ہے
یہ مرتضیٰ علی ولی کا نشان ہے

۳۰

[illegible]

ہین چھوٹے چھوٹے سن پہ قیامت دلیر ہین
کیونکر نہون کہ شیر الٰہی کے شیر ہین

۳۱

[illegible]

اوسدن اجل گلونکی جو اون سب کی ہار تھی
باغ جناب فاطمہ پر کیا بہار تھی

۳۲

[illegible]

حسن حسن کی چہرہ پہ کیا خوب شان تھی
قالب تھا رزم کہ مین دولھن پاس جان تھی

۳۳

[illegible]

حضرت پہ اپنی جانین فدا کرکے جائینگے
اب جائینگے جو گھر مین تو ہم مرکے جائینگے

۳۴

[illegible]

ہے سامنے بہشت دلیرو بڑھے چلو
تلوارین تولتے ہوے شیرو بڑھے چلو

۳۵

[illegible]

ہر ایک کو گمان تھا تجلی طور کا
جلوہ مگر فقط تھا محمد کے نور کا

۳۶

[illegible]

سبقت مری طرف سے نہ زنہار کیجیو
جب اونکی وار ہو لین تو تم وار کیجیو

۱۹

جس طرح دل پہ تمنے اوٹھائے نہین داغ چاک
یہ پانچوان بھی داغ سہو بہر کردگار
زینب نے تب کہا سر و سینہ پہ ہاتھ مار
مر جائین پنجتن نہ مرون مین جگر فگار

گھر فاطمہ کا سامنے آنکھونکے خاک ہو
سب ہون ہلاک اور نہ زینب ہلاک ہو

۲۰

بعد از نبی و فاطمہ و حیدر و حسن
حضرت کے سایہ مین ہی رہی آج تک بہن
رخصت کا آپ مجھسے جو فرماتے ہین سخن
وارث بہن کا کون ہے اے سرور زمن

نانا نہین علی نہین مان دلجلی نہین
اب آپکے سوا تو بہن کا کوئی نہین

۲۱

جب آپ بھی نہ ہوئینگے اے شاہ بحر و بر
اعدا پھر آئینگے مجھے بلوے مین تنگ سر
اوسوقت وارثی کریگا کون آنکر
فرمایا شہ نے رو کے بہن دھیان ہے کدھر

سر پر تمھارے خالق ارض و سما تو ہے
بھائی اگر نہین تو نہو وے خدا تو ہے

۲۲

کچھ بن پڑا نہ زینب بیکس کو اوس گھڑی
غش آگیا زمین پہ گری کہکے یا علی
اوس شور و غل مین آئی صدا یہ رسول کی
اب صبر کر حسین کو اے میرے لاڈلی

بیٹونکا کر خیال نہ بھائی کا نام لے
بیڑے کو عاصیونکی تباہی سے تھام لے

۲۳

فرزند فاطمہ ہے مرا پارۂ جگر
مین نے اسی نواسے پہ صدقے کیا پسر
ماتم مین اسکے نکلا ہون جنت سے نوحہ گر
زینب عزیز رکھتا ہون امت کو بھی مگر

داغ حسین اپنے جگر پر اوٹھاؤنگا
دوزخ سے عاصیونکو مگر بخشواؤنگا

۲۴

حضرت سے رو کے زینب بیکس نے تب کہا
بھیا سدھارو مین نے سہا داغ آپکا
خیمے سے نکلے روتے ہوئے شاہ کربلا
مجرے کو جھک گئے رفقا باندھ کر پرا

طیار دیکھ کر شہ گردون جناب کو
روح الامین نے آنکے تھا مار کاب کو

۲۵

جس دم سوار دوش پیمبر ہوا سوار
آگے بڑھا پرے سے علمدار باوقار
فوج ملائکہ مین یہ اوس دم ہوئی پکار
کس شان سے چلا ہے محمد کا یادگار

دیکھو سواری بادشہ مشرقین کی
ہے آج آخری یہ زیارت حسین کی

۲۶

کیا شوکت سواری سرور کرون بیان
آگے علم تھا لشکر اسلام کا نشان
غرق سلاح گھوڑونپہ تھے ہاشمی جوان
سر پر عمامے نور خدا چہرونسے عیان

سوکھی ہوئی زبانونپہ ذکر الٰہ تھا
ایک ایک ملک صبر و قناعت کا شاہ تھا

۲۷

تھی اک طرف تو کثرت ارواح انبیا
اور ایک سمت فوج ملائک کا تھا پرا
دامن تلک پھٹا تھا گریبان مرتضیٰ
گھوڑونکے آگے آگے تھے سر ننگے مصطفیٰ

کیا شان لشکر شہ والا صفات تھی
روح جناب فاطمہ بھی سات سات تھی

[illegible]

آراستہ نورہ کو تن پاک پر کیا
حیدر کی ذوالفقار کو زیب کمر کیا

[illegible]

بھینا گناہگارونکی حاجت روا کرو
امت پہ نانا جان کی مجکو فدا کرو

[illegible]

ہر شخص یان مسافر پا در رکاب ہے
بحر جہان مین زیست کا عالم حباب ہے

[illegible]

حالت تباہ ہو گئی بانوئے شاہ کی
ہاتھون سے دل کو تھام کے زینب نے آہ کی

[illegible]

سب ساتھ ہین پسر کا نہ بھائی کا داغ ہے
زینب مگر تمھاری جدائی کا داغ ہے

[illegible]

آج اوسکی راہ مین نہ اگر سر کٹاؤنگا
تو رتبۂ عظیم شہادت نہ پاؤنگا

[illegible]

مظلوم پر سپاہ لعین کی چڑھائی ہے
بھائی بہن سے چھٹتا ہے نانا دوہائی ہے

[illegible]

اعدا ستون دین نبی کو گرائینگے
زہرا کے کیا کلیجے پہ خنجر پھرائینگے

[illegible]

ساری بزرگ تابع امر خدا رہے
نہ مین رہونگا نہ حسن مجتبا رہے

واں طبل جنگ بجنے لگا رزم گاہ میں تکبیریان بلند تھی ناموس شاہ میں	کچھ باغیوں کو ڈر نہیں زہراؑ کی آہ کا لٹتا ہے آج باغ رسالت پناہ کا	زخمی کریں یہ سب تن اطہر حسینؑ کا چھاتی پہ چڑھ کے کاٹیو تو سر حسینؑ کا
ہوتا ہے گھر تباہ شہ مشرقین کا دنیا سے آج کوچ ہے میرے حسینؑ کا	پانی نہیں ملا ہے کسی گلعذار کو لوٹے گی اب خزانِ ستم اس بہار کو	پٹواؤنگا لحد میں جناب بتولؑ کو پیاسا کرونگا ذبح میں سبطِ رسولؐ کو
قدسی تمام مضطرب و اشکبار تھے خوابندگان لحد بیقرار تھے	منظور تھا یہی عمر بد خصال کو پانی ملے نہ ساقیِ کوثر کے لال کو	باندھو کمر یہ حکم خدائے جلیل ہے ہنگام کارزار ہے وقت رحیل ہے

بس اے انیس شاہ کا شیدا گذر گیا
شبیر کہتے تھے کہ مرا بھائی مر گیا

۱۲۷

خون بند ہو گیا تو یہ بولا وہ نامدار
اے نور چشم فاطمہ زہرا ترے نثار
رو کر کہا حبیب نے اے حر باوقار
دیکھا جناب قبلہ و کعبہ کا تو نے پیار

پہونچا دماغ عرش پہ اک مشت خاک کا
رومال ہے یہ فاطمہ کے دست پاک کا

۱۲۸

حر نے کہا حبیب سے رو رو کے زار زار
صدقے کرو غلام کو آقا پہ سات بار
مونھ رکھ کے مونھ پہ کہنے لگے شاہ نامدار
اے ناصر نبی و علی میں تری نثار

کچھ ہو سکا نہ فاطمہ کی نور عین سے
بھائی تری وفا کوئی پوچھے حسین سے

۱۲۹

ہچکی یہ کیسی آئی ہے اب کیا ہے دل کا حال
حر نے کہا قریب ہے دنیا سے انتقال
محبوب حق ادھر ہیں ادھر شہ ذوالجلال
اک بی بی پائینتی ہے کھڑی کھولے سر کے بال

یوں رو رہی ہے میرے تن پاش پاش پر
ماں جس طرح بلکتی ہے بیٹے کی لاش پر

۱۳۰

شہ نے کہا وہ بنت پیمبر ہیں نوحہ گر
جعفر ہیں بیقرار تو شبر ہیں نوحہ گر
اے حر تری لیے مری مادر ہیں نوحہ گر
خیمے میں اہلبیت کھلے سر ہیں نوحہ گر

الفت ہے جنکو مجھسے وہ آنسو بہاتے ہیں
بچے بھی نام لیکے ترا بلبلاتے ہیں

۱۳۱

مژدہ یہ سنکے چوم لیے شاہ کے قدم
ہچکی جو آئی پھر تو یہ بولا بدرد و غم
مولا دعا پڑھو کہ نکلتا ہے تن سے دم
رخصت ہے یا حسین چلے اب جہان سے ہم

یہ کہکے آنکھیں پھیر دیں منکا بھی ڈھل گیا
دیکھا رخ حسین کو اور دم نکل گیا

۱۳۲

ہر اک پکارین مر گیا ہے ہے حر جوان
سر اپنا پیٹ پیٹ کے روئے شہ زمان
عباس نامدار سے پھر یہ کیا بیان
مہمان کی لاش لیچلو ڈیوڑھی پہ بھائی جان

ماتم کی صف بچھیگی بہادر کے واسطے
پیٹینگے اہلبیت نبی حر کے واسطے

۱۳۳

لاشہ اوٹھا کے لیچلے عباس نامور
تھے ساتھ ساتھ سبط پیمبر برہنہ سر
میت لٹا کے خیمے کے در پر بچشم تر
آواز دی کہ اے حرم سید البشر

یاور بس اب ملیگا نہ حر سا حسین کو
دو آکے میہمان کا پرسا حسین کو

۱۳۴

بیکس یہ ہے بہت کہ ہے بیکس کا میہمان
اہل و عیال ہیں نہ بہن ہے نہ اسکی مان
روئیگا اسکے غم میں جو با نالہ و فغان
دیگا جزا اے خیر اوسے رب دو جہان

سر دیکے عزتیں مری مہمان نے پائی ہیں
جنت سے فاطمہ اسے رونے کو آئی ہیں

۱۳۵

زاری یہ سنکے سبط رسول انام کی
صف بچھی ماتم حر عالیمقام کی
سر اپنا پیٹنے لگیں بہنیں امام کی
اور بیٹیاں بھی روئیں شہ تشنہ کام کی

یہ پا تھا حشر حر کے تن چاک چاک پر
بچے ذرا ذرا سے تڑپتے تھے خاک پر

۱۱۸

لاکھونکو دی شکست کسی کا جگر یہ ہے
واللہ فاطمہؑ کی دعا کا اثر یہ ہے

۱۱۹

مختار کائنات ہو عالم پناہ ہو
نعلین جسکے سر پہ رکھو بادشاہ ہو

۱۲۰

صدمے سے دم اوکھڑ کے جو سینہ میں رہ گیا
حسینؑ کہکے وہ ہرنے پہ جھک گیا

۱۲۱

خنجر کھنچے ہوے ہین اجل سر پہ آئی ہے
اے دلبر علیؑ دم مشکلکشائی ہے

۱۲۲

زہراؑ کی بیٹیان خرد ذیشان کو روئینگی
سیدانیان حضور کے مہمان کو روئینگی

۱۲۳

خمی گیسو جو کھنچتی ہین صدمہ ہے جان پر
سختی اجل کی سہل کرو میہمان پر

۱۲۴

دیکھا جو وہ آتا ہوا چہرہ غبار سے
زانو پہ سر کو رکھ لیا حضرتؑ نے پیار سے

۱۲۵

آتی ہین آج حرؑ کی ملک پیشوائی کو
کہدو کہ ہم بھی آتی ہین مشکلکشائی کو

۱۲۶

ایسا کسی شہید کو رتبہ نہین ملا
مرنے سے پہلے خلد بریں ملا

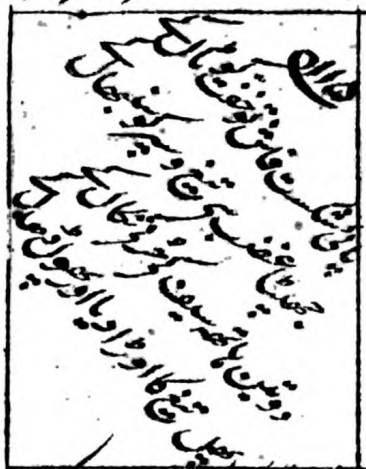

اوجھی نہ چوٹیون نہ پاکھر نہ زین مین
وہ خاک پر گرا یہ دو آئی زمین مین

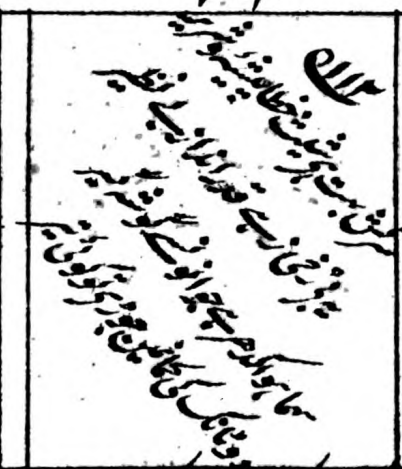

دیکھین تو کسنے فوج پہ سرکش بھگا دیے
کتنے خدنگ کاٹ کی تو دے لگا دیے

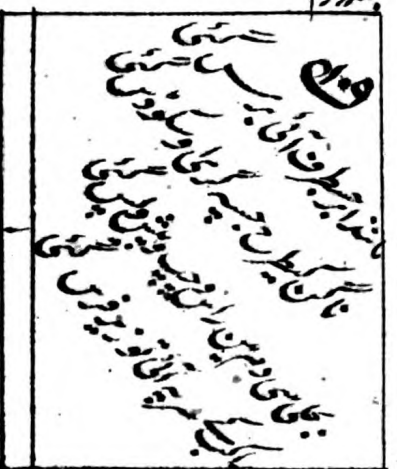

دشمن پہ گر کے رکتی ہے تیغ اجل کہین
قبضہ کہین تھا تیغ ستمگر کا پھل کہین

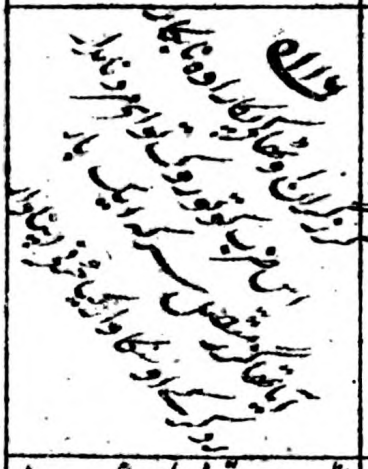

دستانہ نکو اوڑا گئی ڈھالونکی اوٹ مین
چارآئینہ کو چار کیا ایک چوٹ مین

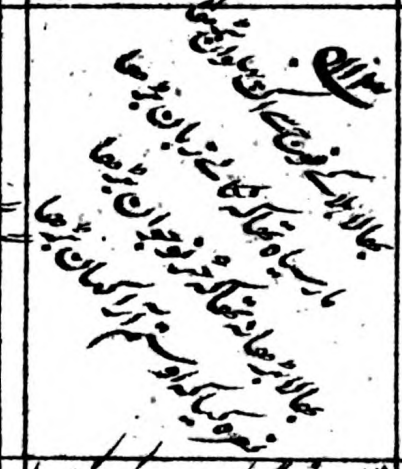

غازی نے جنگ کا ہنر اوسکو دکھا دیا
مانند کلک نیزۂ خطی اوڑا دیا

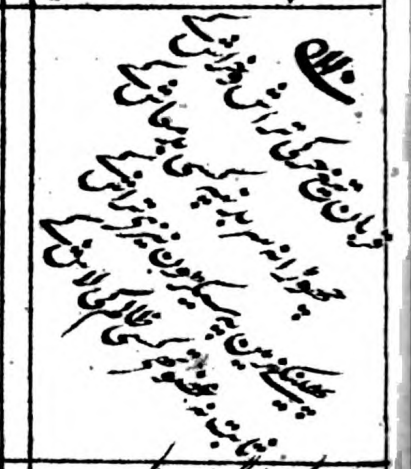

بیٹھی جو ضرب تیغ دلاور عمود پر
مثل خیار کاٹ کے صاف آئی خود پر

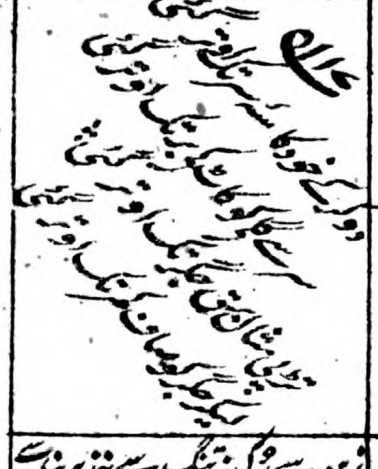

غیرت جو ہو کسی کو تو پھر کیا درنگ ہے
ہان گو یہی ہے اور یہی میدان جنگ ہے

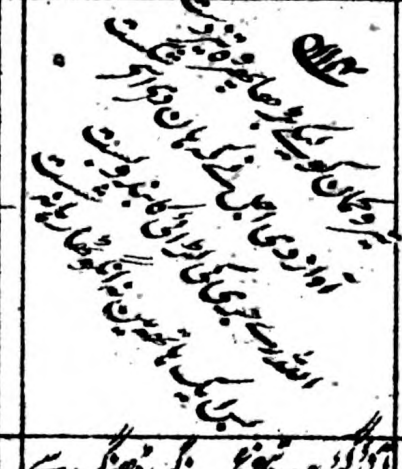

آئی گئی وہ تیغ عجب رنگ ڈھنگ سے
چلّہ کمان سے اوڑ گیا اور پر خدنگ سے

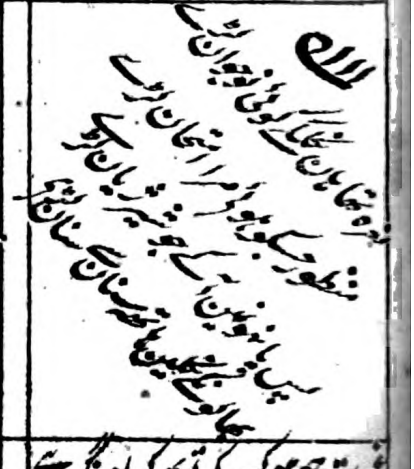

زین سے رکی نہ تنگ سے نہ زیر بند سے
بوسہ دیا زمین پہ اوتر کر سمند سے

[illegible]

اک صاعقہ گرا کہ ضیا تا فلک گئی
ابر سیاہ شام مین بجلی چمک گئی

[illegible]

سرکش سے چھین لے جو نشان اسمین نام ہے
مُردونکا مارنا نہین مَردونکا کام ہے

[illegible]

کوندی جو مثل برق شرر بار ہاتھ مین
دریا لہو کا پیر گئی چار ہاتھ مین

[illegible]

روپوش مردمان جہان دیدہ ہو گئے
ڈھالونکی پھول برگ خزان دیدہ ہو گئے

[illegible]

شعلے اوٹھے ہین آتش شمشیر تیز کے
دوزخ کھلا ہے بند ہین کوچے گریز کے

[illegible]

تھا قہر حق کا طور جری کی جدال مین
کشتونکی پشتے ہو گئے دشت قتال مین

[illegible]

سارے علم زمین پہ گرے کانپ کانپ کے
تیغین چھپین تھین ڈھالونمین منھ ڈھانپ ڈھانپ کے

[illegible]

ہر دم نئی تھی چال جدال و قتال مین
مشرق مین مغربی تھی جنوبی شمال مین

[illegible]

کس صف مین کس پری مین حربا وفا نہ تھا
کوسون زمین پہ فوج ستم کا پتا نہ تھا

۹۱
ناگاہ کی خبر سے فضہ بے اضطراب
چادر قدم تلک در و دیوار پر نقاب
کی عرض یا امام دو عالم فلک جناب
سر پیٹتی ہیں بیبیاں روتے ہیں بوتراب

۹۲
یہ سن کے شہ نے پھیر لیا منہ طرف سے
پر تو جو پڑ گیا تھا امام غیور کا
اونکا یہی ہے کام جو خوش اعتقاد ہیں
جلوہ تھا روئے پاک پہ ایمان کے نور کا

۹۳
زہراؑ کی بہو ہیں بیٹیاں سب اونکی شاد ہیں
رخسار تھے کہ پھول ہوں جیسے کھلے ہوئے
پلکوں کی صف بھری ہوئی ابرو ملے ہوئے

۹۴
فرمایا بے کسوں کے بھائی کی ہے یہ جواہ
بستی محمدؐ عربی کی اوجڑ نہ جائے
کیا ارادہ ہے کہ سید ہے سیاہ
پردیسین حسینؑ سے زینبؑ بچھڑ نہ جائے
اللہ جانتا ہے کہ سید ہے بیگناہ

۹۵
یہ کہہ کے اپنے ہاتھ سے دولھا کو دی سپر
جاتا ہے یوں جہاد کو اہل نفاق سے
جیسے علی بھرے تھے غضب کی لڑائی میں
بلبل چمن میں جاتی ہے جس اشتیاق سے

۹۶
پہنچے جو فوج میں تو یہ عالم تھا جا بجا
سینے میں زنگ کفر جو تھا دور ہو گیا
اسپوں میں سبک تاختیں تیغوں میں برق تھی
نور خدا سے آپکی ملا نور ہو گیا

۹۷
کی عرض اس گروہ کو لوگو بھلا نہ کام
ہم پنجہ کون ہو کہ ید اللہ ساتھ ہیں
ڈیوڑھی کی سمت بھی نہ کرو فاتح انام
دستانوں سے عیاں تھا کہ لوہے کے ہاتھ ہیں
بھاگو کہ اس گروہ کو لوگو بھلا نہ کام

۹۸
یہ سن کے فوج کہنے لگی کیا ہے کیا ہے یہ
بجلی گری فوج پہ میری حسام سے
نعرہ تھا یہ کہ جنگ میں اب سیکھیں گے یہ
بڑھ کر لڑو امام امم کے غلام سے

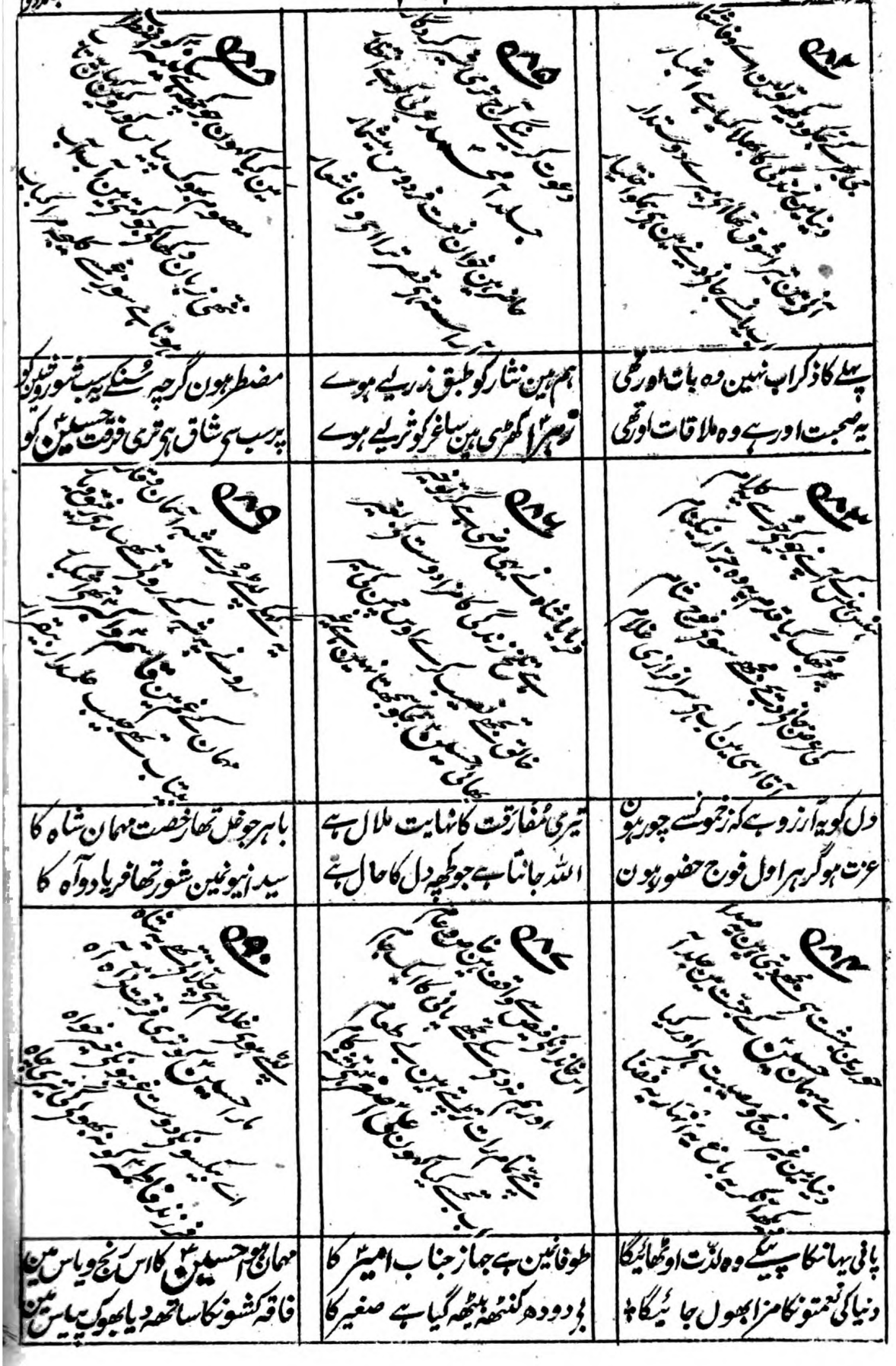

پہلے کا ذکر اب نہیں وہ بات اور تھی
یہ صحبت اور ہے وہ ملاقات اور تھی

ہم ہیں نثار کو طبق زر لیے ہوئے
زہرا کھڑی ہیں ساغر کو ثر لیے ہوئے

مضطر ہوں گرچہ سُنکے یہ سب شور و غل کو
پر سب سے شاق ہے تری فرقت حسینؑ کو

دل کو یہ آرزو ہے کہ زخموں سے چور ہوں
عزت ہو گر ہر اول فوج حضور ہوں

تیری مُفارقت کا نہایت ملال ہے
اللہ جانتا ہے جو کچھ دل کا حال ہے

باہر جو غل تھا رخصت مہمان شاہ کا
سید انیسِ نین شور تھا فریاد و آہ کا

پانی یہاں کا پیئے وہ لذت اوٹھائیگا
دنیا کی نعمتوں کا مزا بھول جائیگا

طوفانیں ہے جہاز جناب امیرؑ کا
ہر دو دھ کنٹھ بیٹھ گیا ہے صغیر کا

مہمان ہو حسینؑ کا اس رنج و یاس میں
فاقہ کشوں کا ساتھ دیا بھوکے پیاس میں

کیون تجکو اتنی دہشت نارِ جحیم ہے
بھائی خدا کی ذات غفور و رحیم ہے

جاری ہے فیض خانۂ ربِ جلیل مین
حصہ ہر ایک تیرا خلد مین اور سلسبیل مین

بھائی کرم سے حضرت شبیر کہتے ہین
بخشا اسکو کہتے ہین اسے تقدیر کہتے ہین

ناجی ہے اوسکی راہ مین جو خاک ہوگیا
دریا سے جو قریب ہوا پاک ہوگیا

قربان یا حسینؑ تری حسن پاک کے
پرتو سے مہر کر دیا ذرے کو خاک کے

مولا ابھی کسی کو نہ اذن وغا ملے
پہلے نئے غلام کو رن کی رضا ملے

تو ہوئے اور گلشن جنت کی سیر ہو
میری بھی یہ دعا ہے کہ عقبیٰ بخیر ہو

دیکھو رسولِ حق کے نواسے کی شان کو
لاتا ہے کس خوشی سے سخی میہمان کو

دشوار ہے یہ زخم سی برچھی کی نوک کے
جانا نہانسے سہل نہین ہلکو روک کے

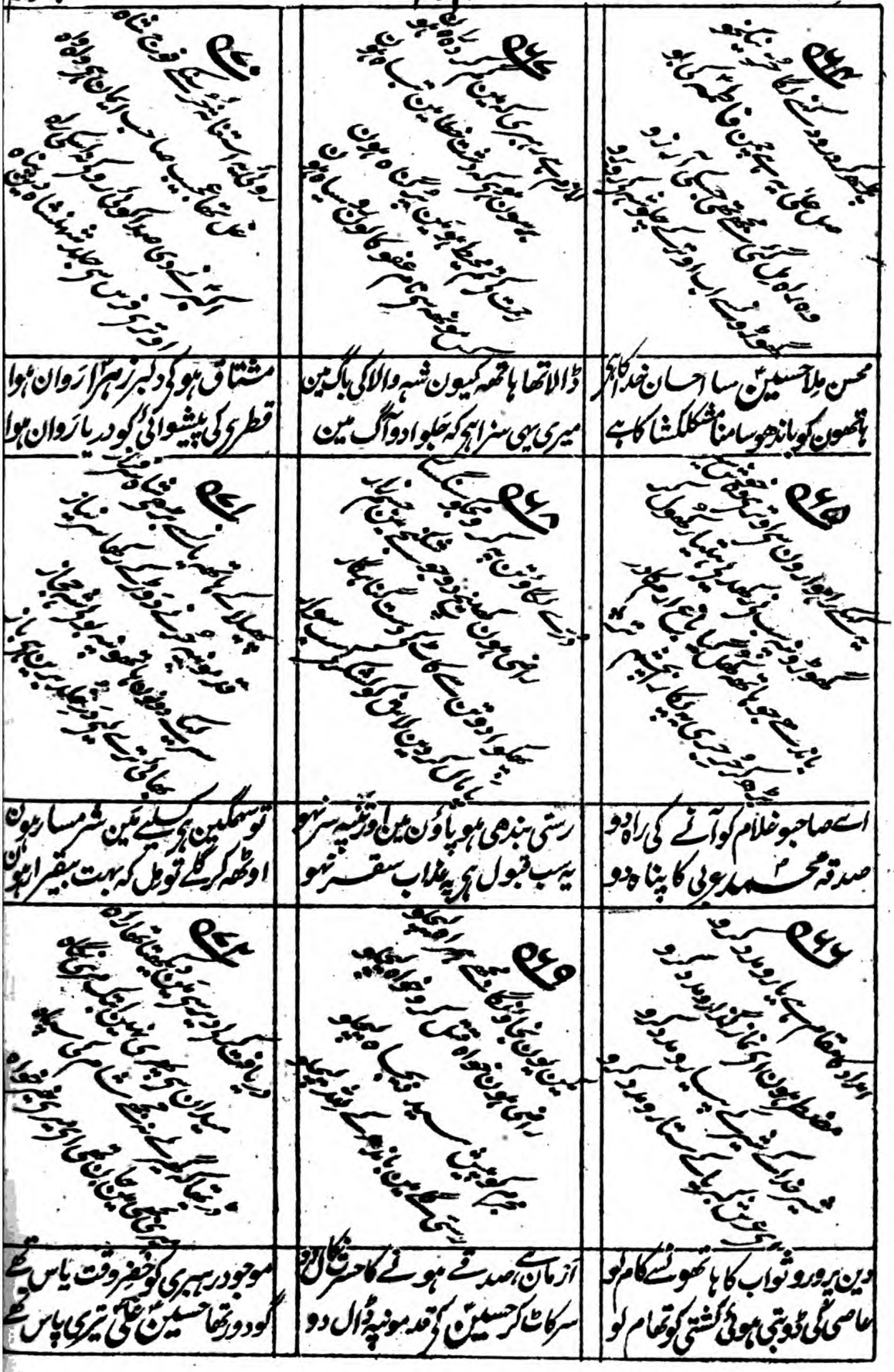

محسن ملا حسینؑ سا احسان خدا کا ہے
ہاتھوں کو باندھو سامنا مشکلکشا کا ہے

ڈالا تھا ہاتھ کیوں شہ والا کی باگ میں
میری یہی سزا ہے کہ جلوا دو آگ میں

مشتاق ہو کی دلبر زہرا روان ہوا
قطرے کی پیشوائی کو دریا روان ہوا

اے صاحبو غلام کو آنے کی راہ دو
صدقہ محمدؐ عربی کا پناہ دو

رستی بندھی ہو پاؤں میں اور تشنہ سر نہو
یہ سب قبول ہے پہ عذاب سقر نہو

تو سھگین ہے کسلیے میں شرمسار ہوں
اوٹھ کر گلے تو مل کہ بہت بیقرار ہوں

دین پرور و ثواب کا ہاتھوں سے کام لو
عاصی کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تھام لو

سر کاٹ کر حسینؑ کی قدموں پہ ڈال دو
موجود رہبری کو خضر وقت یاس تھے
گو دور تھا حسینؑ علی تیری پاس تھے

۵۵

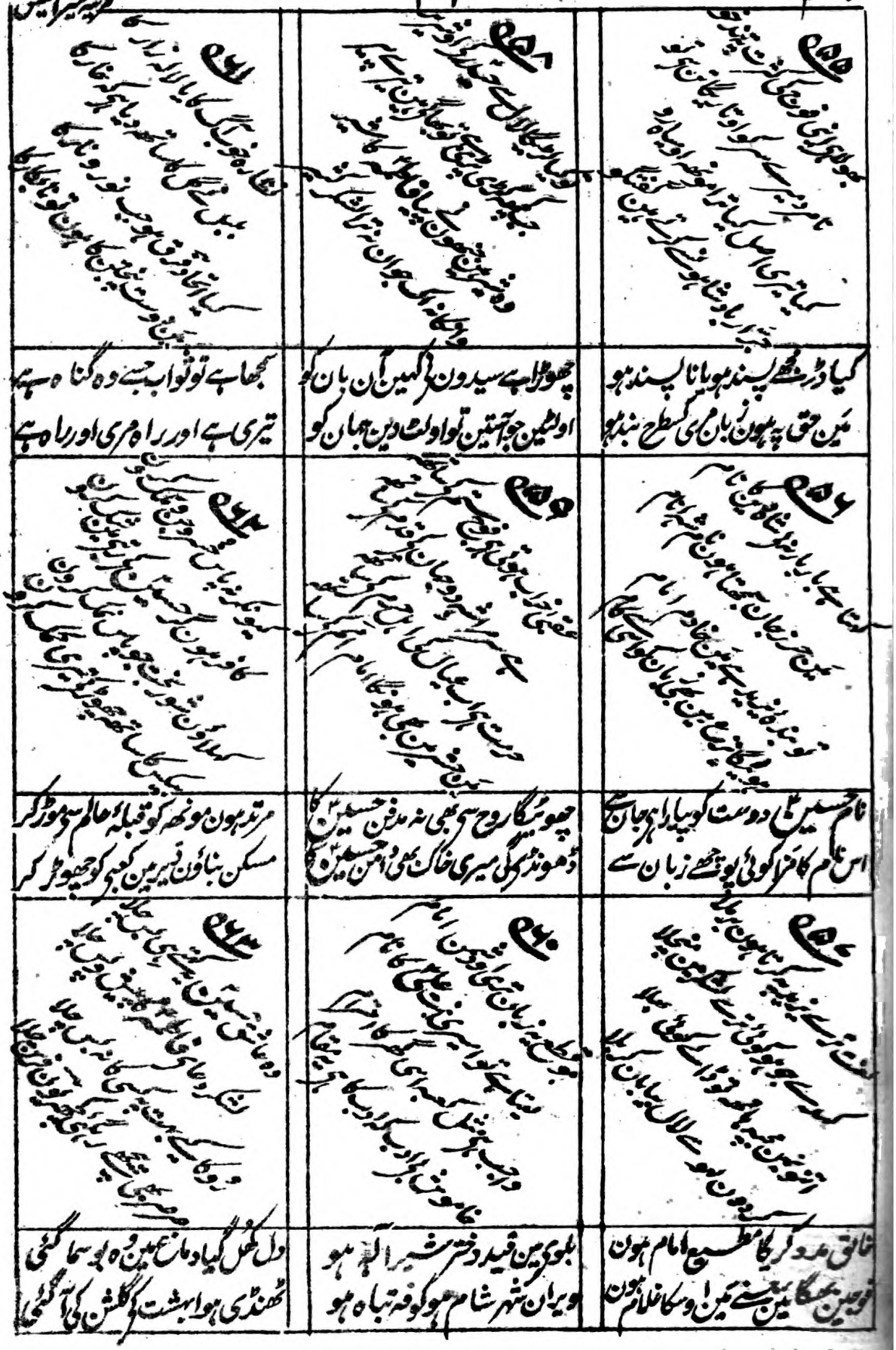

[illegible]

کیا ڈر مجھے پسند ہو یا ناپسند ہو
مین حق پہ ہون زبان مری کسطرح بند ہو

۵۸

[illegible]

چھوڑا ہے سیدون نے کہین آن بان کو
اولٹین جو آستین تو اولٹ دین جہان کو

۶۱

[illegible]

سمجھا ہے تو ثواب جسے وہ گناہ ہے
تیری ہے اور راہ مری اور راہ ہے

۵۶

[illegible]

نام حسینؑ دوست کو پیارا ہے جان سے
اس نام کا مزا کوئی پوچھے زبان سے

۵۹

[illegible]

چھوٹیگا روح سے بھی نہ مدفن حسینؑ کا
ڈھونڈیگی میری خاک بھی دامن حسینؑ کا

۶۲

[illegible]

مرتد ہون مونھ کو قبلۂ عالم سے موڑ کر
مسکن بناؤن دیر مین کعبے کو چھوڑ کر

۵۷

[illegible]

خالق مدد کریگا مطیع امام ہون
فوجین بھگائین جسنے مین اوسکا غلام ہون

۶۰

[illegible]

بلوے مین قید دختر شیر الٰہ ہو
ویران شہر شام ہو کوفہ تباہ ہو

۶۳

[illegible]

دل کھل گیا دماغ مین وہ بو سما گئی
ٹھنڈی ہوا بہشت کے گلشن کی آ گئی

[illegible]

پہونچائی رنج قبر مین خیر الانام کو
ولوا کے زہر جان سے مارا امام کو

[illegible]

چھوڑا کنشت صاحب مسجد کے ساتھ ہون
تیرا شریک اب نہین سید کے ساتھ ہون

[illegible]

زحمت اوٹھا کے زیور و زر لینے آئے ہین
کوسون سے یان حسین کا سر لینے آئے ہین

[illegible]

لایا تھا گھیر کر مین شہ مشرقین کو
پہونچا بھی آؤن قبر علی پر حسین کو

[illegible]

نام حسین منھ سے نہ بس بار بار لے
کہدون کہ کوئی تن سے ترا سر اوتار لے

[illegible]

ہونگی علی کی بیٹیان بلوا ہی عام مین
بندی نبی کی آل کی جائیگی شام مین

[illegible]

مردود تھا یہ دونون جہان مین پکار ہے
آتش کے گرز پڑتے ہین لعنت کی مار ہے

[illegible]

جانے دے جان جائیگی جانیمین کد نکر
اچھا یہی ہے گر تو کسی کی مدد نکر

[illegible]

گر نام نامی اسد ذوالجلال لون
انسان تو کیا ہے شیر کی آنکھین نکال لون

۳۷

سوچے اگر تو عاقل و ہشیار ہے بشر
ہے دوزخی جو شر کا طلبگار ہے بشر
ہر دم خدا کا یون تو خطاوار ہے بشر
شر ہو کہ خیر فاعل مختار ہے بشر

ایمان کا فیض رب علا کی طرف سے ہے
شر اس طرف سے خیر خدا کی طرف سے ہے

۳۸

کتنے ہی تشنہ رہتے ہین حب علی سے مست
کتنون نے دل سے محو کیا وعدۂ الست
کتنون کی ہے جو فتح تو کتنون کی ہے شکست
کتنے ہوا پرست ہین کتنے خدا پرست

احوال مختلف ہے شقی و سعید کا
عاشق کوئی حسین کا کوئی یزید کا

۳۹

کے راہ نیک یہ ہے تجھے ہو اگر پسند
فرزند فاطمہ کو نہ پہونچا کوئی گزند
پانی مسافرون پہ بھی کرتا ہے کوئی بند
واللہ بے قصور ہے وہ شاہ ارجمند

اوس مست عقل پاس بھی تجکو کسی کا ہے
مجرم بھی ہو اگر تو نواسا نبی کا ہے

۴۰

نادم ہو دل مین مونہہ کو گریبان مین ڈالے
ایمان کسکے گھر سے ملا یہ نہین خیال
توبہ کر اے امیر گروہ جفا خصال
محسن کشی یہ کونسے مذہب مین ہے حلال

دنیا مین اک علی کا یہی نور عین ہے
جو مصطفے کی جان ہے یہ وہ حسین ہے

۴۱

حاکم ہے حرمت شرفا چاہیے تجھے
روح رسول حق سے حیا چاہیے تجھے
پردیسیون پہ مہر و وفا چاہیے تجھے
امداد بندگان خدا چاہیے تجھے

جو اپنے گھر مین آئے اوسے گھیرتے نہین
مہمان کے گلے پہ چھری پھیرتے نہین

۴۲

مہمان بھی کونسا کہ رسول خدا کا لال
زہرا کی جان لخت دل شیر ذوالجلال
نہ ملک جسکے پاس نہ دولت نہ زر نہ مال
سید عیال دار مسافر شکستہ حال

کیا جانے یہ ستم تجھے کیونکر پسند ہے
سولہ پہر سے آب رواں اوسپہ بند ہے

۴۳

لالچ نکر حکومت ری کا خدا سے ڈر
کعبے کو ڈھا کے کوئی بناتا ہے اپنا گھر
اوس شے سے آدمی کو سدا چاہیے حذر
جسکی طلب مین دولت ایمان کو ہو ضرر

دنیا مین کیا خبر کہ رہے یا نہ تو رہے
وہ کام کر کے جا کہ سدا آبرو رہے

۴۴

انسان کو پاس حرمت اسلام چاہیے
عقبی بخیر جسمین ہو وہ کام چاہیے
منعم کو مثل ابر کرم عام چاہیے
گو صاحب نگین نہو پر نام چاہیے

فیض محبت شہ نامی نصیب ہو
گر ہو تو پنجتن کی غلامی نصیب ہو

۴۵

کیا حاکم شقی کی محبت کا اعتبار
بدعہد و پر دغا و شریر و شراب خوار
نامرد بدترین جہان ننگ روزگار
دنیا پرست و فاسق و بیدین و بدشعار

دن رات اوسکو شغل شراب و غنا کا ہے
شیطان کا مطیع ہے عادی زنا کا ہے

۲۸

کہتا تھا شمر سے یہ بہ نخوت وہ خود پرست
کھلوا نشان لڑائی کا ہو جلد بند و بست
کہدے درست ہو جو زمین ہے بلند و پست
دریا پہ جائین اور جوانان تیز دست

آل نبی کو تشنہ دہن ذبح کیجیو
گر پاس آبرو ہے تو پانی نہ دیجیو

۲۹

حاکم کے حکم سے کوئی ہو منحرف اگر
قطعی یہ حکم ہے کہ جدا کر بدن سے سر
مجرم ہی جائیگا جو ادھر سے کوئی ادھر
بچے اسیر ہوئینگے تاراج ہوگا گھر

حاکم ہون مین سزا کا مجھے اختیار ہے
درہ ہی بیڑیان ہین اسیری ہی دار ہی

۳۰

تھرا رہے تھے سنکے یہ تاکید خاص و عام
چین بر جبین قریب گیا حر نیکنام
دیکھا کیا شقی پہ نہ حر نے کیا سلام
کافر سے کیا جھکے وہ خدا سے جو ہو کام

چین بر جبین قریب جو وہ شیر نر گیا
اللہ ری رعب حق پسر سعد ڈر گیا

۳۱

ڈر کر کہا عمر نے کہ اے حر نامور
نہین سوار تیرے رسالے کے ہین کدھر
کتنے جوان صفون مین ہین کتنے ہین نہر پر
حر نے کہا کہ اسکی مجھے کچھ نہین خبر

دنیا مین زور اپنا ہی اور اپنا ہاتھ ہے
مین ہون کسی طرف نہ کوئی میرے ساتھ ہے

۳۲

بولا وہ بیحیا کہ نہ برہم ہو اے جری
اچھی نہین یہ تند مزاجی یہ برہمی
حر نے کہا عزیز نہ سر ہے نہ افسری
مین وہ کرونگا جسمین ہو ایمان کی بہتری

کیا اوسکا ساتھ جسکی اطاعت گناہ ہو
حاکم ہو یا رئیس ہو یا بادشاہ ہو

۳۳

کہنے لگا یہ حر سے بہ نرمی وہ حیلہ ساز
مدت سے ہے یزید کو تیری وفا پہ ناز
سر پر نہونگے ہے کبھی سرور حجاز
اب بعد فتح اور بھی تو ہوگا سرفراز

دیر اوسمین کیا جو امر قریب الوقوع ہو
تو مصلحت جو دی تو لڑائی شروع ہو

۳۴

جو اس مین تیری رای مجھے ہے وہی پسند
پانی تو تین دن سے ہے پر دیسیون پہ بند
تھوڑے بہت ہین یاور سلطان ارجمند
لین جائینگے اوٹھائے سوارون نے جب سمند

لشکر مین یان چھہ لاکھ دلاور جوان ہین
وان ایک صف ہی جسمین بہتر جوان ہین

۳۵

اونمین بھی چھوٹے چھوٹے ہین کچھ طفل نونہال
تلوار جنکے ہاتھ سے اوٹھیگی اور نہ ڈھال
کیا جانے دل مین سوچے ہین کیا شاہ خوشخصال
روکینگے پہلوانونکے حربے یہ خرد سال

فوجون کے ریلے ہونگے جو دشت نبرد مین
دب جائینگے سوارونکے گھوڑونکی گرد مین

۳۶

آمادہ قتل شاہ پہ ہین سب جوان و پیر
کٹتا ہے اب سر پسر شاہ قلعہ گیر
کیون برچھیان حسین پہ پہلے چلین کہ تیر
حر نے کہا کہ مجھسے نہ یہ پوچھ اے امیر

انسان کو اختیار ہی خود اپنے کام مین
مجھکو شریک کرتا ہے قتل امام مین

۱۹

[illegible]

وہ فکر کر کہ فوج کا کچھ بند و بست ہو
آپس مین لڑ مری تو غضب کی شکست ہو

۲۰

[illegible]

سب ایک دل ہین قتل شہ مشرقین پر
وہ اپنی جان دیتا ہے نام حسینؑ پر

۲۱

[illegible]

رخ اوسکا پھر گیا ہے ہماری سپاہ سے
وہ جا ملیگا سبط رسالت پناہ سے

۲۲

[illegible]

اب یان رہین کہ سوی شہ بحر و بر چلین
عاقل اگر ہے تو تو بتا دی کدھر چلین

۲۳

[illegible]

پانی کیا ہے بند امام سعید پر
دشمن ہے آل پاک کا لعنت یزید پر

۲۴

[illegible]

یہ غیظ تھا عمر کی طلب سی دلیر کو
جسطرح ٹوک دی کوئی غصہ مین شیر کو

۲۵

[illegible]

دھڑکا کہ دیکھیے پسر سعد کیا کہی
ایسا نہو حسینؑ کو ظالم برا کہے

۲۶

[illegible]

غرہ تھا بیحیا کو ہجوم سپاہ پر
سایہ ہزار ڈھال کا تھا روسیاہ پر

۲۷

[illegible]

ظالم کے حکم مین سپہ شام و روم تھی
چارون طرف سلامی کی باجون کی دھوم تھی

[illegible]

گر ہو تو حق پرست کے دامن پہ ہاتھ ہو
ساتھ اوس ولی کا دی کہ خدا جسکے ساتھ ہو

[illegible]

ایسے کی پیشوائی کو جانا ثواب ہے
لاکھون بدون مین نیک جو ہو انتخاب ہے

[illegible]

انجام کا خیال ہے ایمان کا درد ہے
رعشہ تمام جسم مین اور رنگ زرد ہے

[illegible]

انسان کھو کے وقت کو پاتا نہین کبھی
جو دم گذر گیا وہ پھر آتا نہین کبھی

[illegible]

کیونکر رکھون عزیز نہ اس خوشخصال کو
جسنے حسین کے لیے چھوڑا عیال کو

[illegible]

محجوب ہون خجل ہون شہ مشرقین سے
کیا جانتا تھا مین کہ لڑینگے حسین سے

[illegible]

دنیا مین نور چشم نبی کو نہ پائیگا
انمین سے بعد عصر کسی کو نہ پائیگا

[illegible]

فوجین لیے کمک کو رئیسان شام ہین
پھل برچھیونکی جانب فوج امام ہین

[illegible]

کیا پاس کچھ نہین دل و جان بتول کا
بیدرد چھد نہ جائے کلیجہ رسول کا

[illegible]

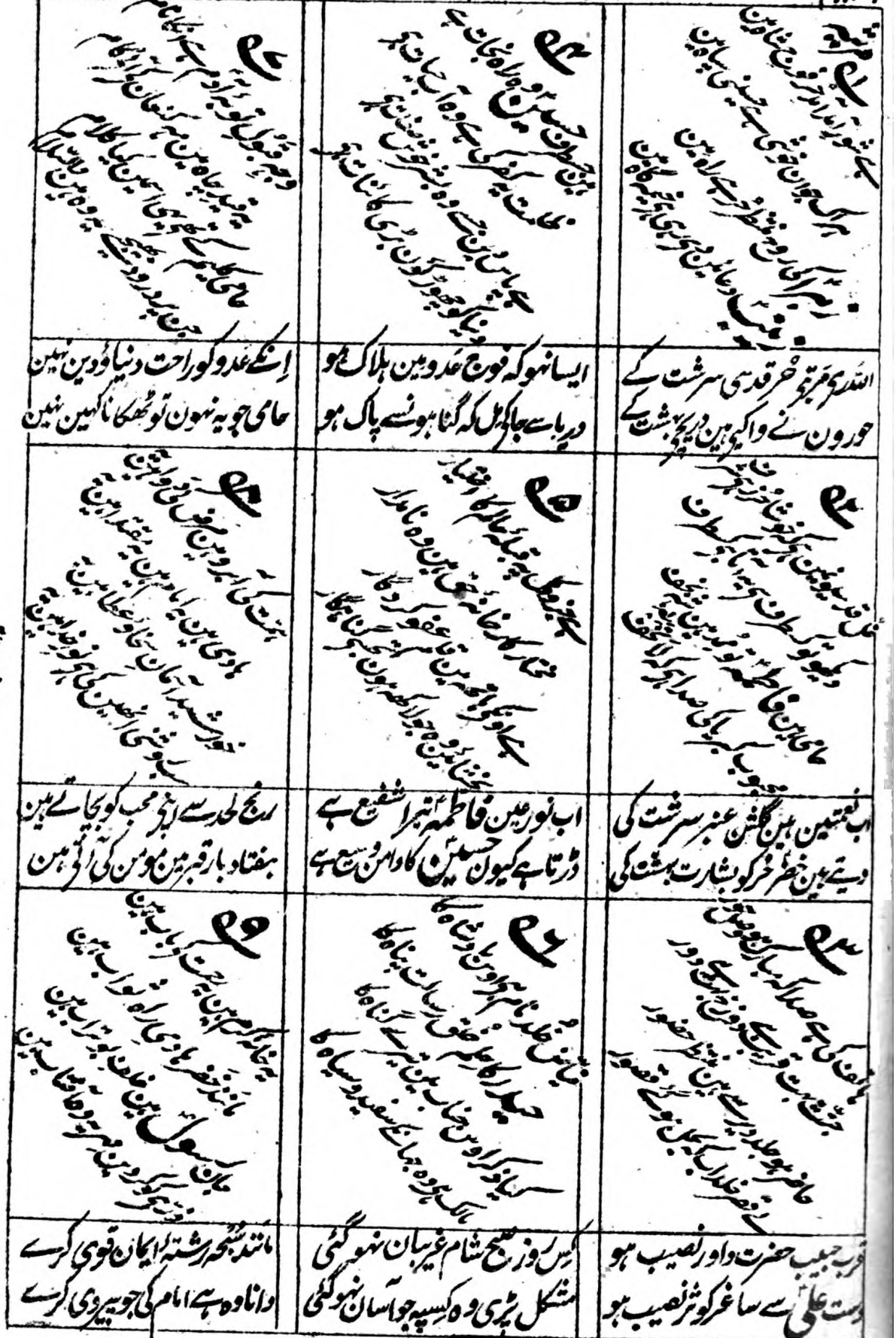

اللہ رے مرتبہ حُر قدسی سرشت کے
حوروں نے واکیے ہیں دریچے بہشت کے

ایسا نہو کہ فوج عدو میں ہلاک ہو
دریا سے جا کے مل کہ گنہ ہو نسے پاک ہو

اِنکے عدو کو راحت دنیا و دین نہیں
حامی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں

اب نعمتیں ہیں گلشن عنبر سرشت کی
دیتے ہیں خضر حُر کو بشارت بہشت کی

اب نورِ عین فاطمۂ اطہر شفیع ہے
ڈرتا ہے کیوں حسینؑ کا دامن وسیع ہے

رنج لحد سے اُنکے محب کو بچاتے ہیں
ہفتاد بار قبر میں مومن کی آتی ہیں

قرب حبیب حضرت داور نصیب ہو
دستِ علیؑ سے ساغرِ کوثر نصیب ہو

اِس روز صبح شام غریبان نہو گئی
مشکل پڑی وہ کیسی جو آسان نہو گئی

مانند سبحہ رشتۂ ایمان قوی کرے
دانا وہ ہے امام کی جو پیروی کرے

۱۳۶

[illegible]

زخمی ہے جدا کیجیو یون روح بدن سے
جسطرح اوٹھاتا ہی کوئی پھول چمن سے

۱۳۹

[illegible]

احوال یہ ہی زینب آوارہ وطن کا
جو بھائی کی مرجانی مین عالم ہو بہن کا

۱۴۲

[illegible]

عقبیٰ بھی سنور جاتی ہی جب کام ہو ایسا
یون عشق مین مرجائی تو انجام ہو ایسا

۱۳۷

[illegible]

شبیر کا مہمان ہے سب پر تری حق ہین
یہ حلۂ جنت ہین یہ میوونکے طبق ہین

۱۴۰

[illegible]

رتبہ مرا افلاک سی برتر ہوا آقا
مین ثانی سلمان و اباذر ہوا آقا

۱۴۳

[illegible]

بندہ در مولا سے کہین دور نہ ہجائی
محروم زیارت سی یہ مہجور نہ ہجائی

۱۳۸

[illegible]

شبیر پہ غربت مین ستم ہوگیا ہی ہی
اک دوست بڑھا تھا سو وہ کم ہوگیا ہی ہی

۱۴۱

[illegible]

بس دیکھکے دیدار امام ازلی کا
رخصت ہوا مہمان حسین ابن علی کا

رباعی

[illegible]

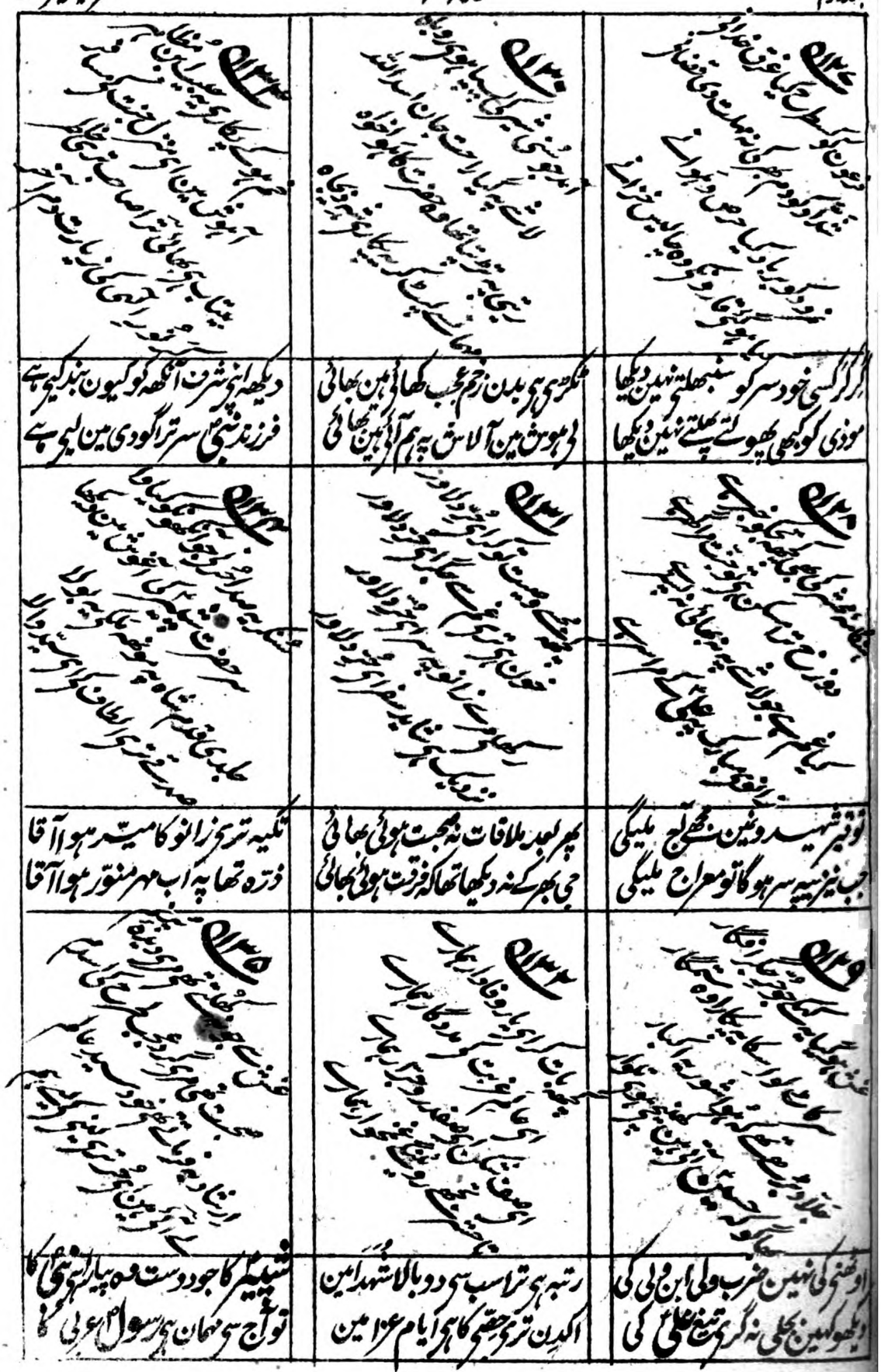

اگر کر کسی خود سر کو سنبھلتے نہیں دیکھا
موذی کو کبھی پھولتے پھلتے نہیں دیکھا

ٹکڑے ہی ہے بدن زخم عجب کھائی ہیں بھائی
لی ہوش میں آلاش پہ ہم آئی ہیں بھائی

دیکھے اپنی شرف آنکھ کو کیوں بند کیے ہے
فرزند نبی سر ترا گودی میں لیے ہے

تو قبر شہید وطن مجھے آج ملیگی
جب نیزہ پہ سر ہوگا تو معراج ملیگی

پھر بعد ملاقات نہ صحبت ہوئی بھائی
جی بھر کے نہ دیکھا تھا کہ فرقت ہوئی بھائی

تکیہ ترے زانو کا میسر ہوا آقا
ذرہ تھا پہ اب مہر منور ہوا آقا

اوٹھنی کی نہیں ضرب ولی ابن ولی کی
دیکھو کہیں بجلی نہ گری تیغ علی کی

رتبہ ہے ترا سب سے دوبالا شہدا میں
اکدن ترے حصے کا ہے ایام عزا میں

شبیر کا جو دست وہ پیارا ہے نبی کا
تو آج ہے مہمان ہے رسول عربی کا

۱۱۸



دیکھا جو فرس بے سوار مالک نہین زین پر
اللہ ری وفا مر گیا گر تا ہی زمین پر

۱۱۹



خادم نہین بھائی نہین پیارا نہین میرا
مولا کے سوا کوئی سہارا نہین میرا

۱۲۰

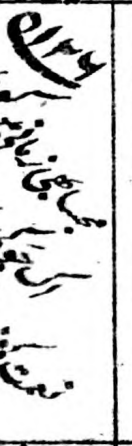

مین پاس مون پھیر کسلیے گھبرا تا ہی بھائی
روتا ہوا صاحب بھی ترا آتا ہی بھائی

۱۲۱

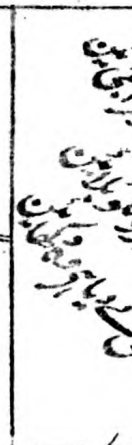

یہ ہاتھ کہین بند نہین عقدہ کشا مین
جس درد کا درمان نہین ہم اوسکی دوا ہین

۱۲۲

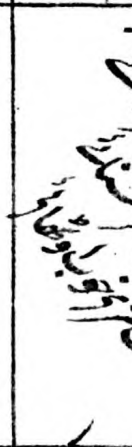

اس وقت کوئی آکے حمایت نہین کرتا
جاہل بھی کوئی ایسی حماقت نہین کرتا

۱۲۳

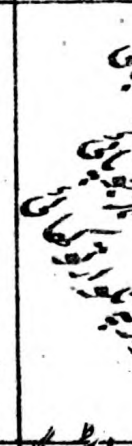

ہان مرتبہ اوسوقت شہیدون مین بڑھیگا
جب نوکِ سنان پر ترا سر کٹ کے چڑھیگا

۱۲۴



بڑھتا نہین یہ خوف و خطر طاری ہی مجھپر
مرتا ہون پہ مُردہ بھی مر ابھاری ہی مجھپر

۱۲۵



سر عرش پہ اونکا ہی جو رتبہ مین بڑی ہین
ہدیے یہ ہاتھ تو نہین ملک گرد کھڑے ہین

۱۲۶



ہینا ہے تو خلعت کو نہ انعام کو دیکھے
عاقل اوسے کہتے ہین جو انجام کو دیکھے

۱۲۷ ہزار دینار فی بیت

ہاں کسر دال بمعنی ہموار
کہین کہین کاف فارسی بمعنی ہموار
اور در اصطلاح بمعنی اوار
کرتا ہی بسبب جرم بخشش کو
درماندہ کرتے ہین ۱۲

۱۰۹
رہوار کی چال اور تلوار کا جلنا
بھاگا وہ بیاباں کی صفت کاہ و بلا پر
غصہ میں وہ شبدیز کہ آنکھوں سے لگا کرنے
سرکش موجھ ہو گرد کرے توسن کاہ کا بدلنا

مارا تھا قدم اوسنے شجاعت کے چلن پر
یوں گھوڑے پہ جاتا تھا اسد جیسے ہرن پر

۱۱۰
رہوار کے چلا اوسے خربے مارنا
وہ جست وہ چالیں وہ لپک اور وہ جھپٹ
وہ کاوے میں نظر شوخ کی اور کان میں چمکارنا

ایسا تو سبکرو فرس برق سفر ہو
پیلی پہ ہو تیلی تو نہ آنکھوں کو خبر ہو

۱۱۱
گھوڑے کی تعریف جو سیاہ رنگ ہو
بڑھ کر ہو کمان چھوٹ سے دونا جو پیارا
ہو سرو کے قد میں جو بدن اوسکا ہمارا

دو لاکھ جوان ایک کا سر لا نہیں سکتے
ہاں نیزے لگاؤ جو قرین جا نہیں سکتے

۱۱۲
اوازہ دی حر نے کہ او ظالم غدار
غیرت ہے تو اس قافلہ سے آ کے بھڑ یک بار
بتلا ابھی انداز و ادا کھینچ تو تلوار
یوں صورت روباہ و بکتا ہے جا بکار

تو دشمن لخت جگر شیر خدا ہے
اوس صف سے نکل کر جو ادھر آ تو مزا ہے

۱۱۳
شمشیر شہ قلعہ شکن ہے اسی گھر میں
اوس ضرب کے سکے کا چلن ہے اسی گھر میں

۱۱۴
وہ قلعہ کہ جس قلعہ میں لختے کا بھرا ہے
کھا سال ہی بھر کا ہے کھرا ہے

۱۱۵
کہنا یہ حسن قلب میں رنگ کر آیا
ہوا جو تپ کر ادھر آیا اودھر آیا
مضطر ہو سب ایک مضطر ہو آیا

باندھے تھے کمر شرم و عمر خیرہ سری پر
بوچھار ہوئی دور سے تیروں کی جری پر

۱۱۶
تیغوں کی جھنکار اور گھوڑوں کی ٹاپ
ہوتا تھا یہ میدان میں اوس دم کا ہمارا
تھا گرد کا عالم سو اندھیرا تھا ہمارا

بازار کے دن کوئی نہ فریاد سنے گا
وہ سامنے مالک کے جہنم میں بھنے گا

۱۱۷
جب وقت برابر ہوا پھر ٹل نہیں سکتا
گھوڑے کا اشارا تھا کہ اب چل نہیں سکتا

۱۰۰



[illegible]

جم جائی جہان کوہ وہان کاہ سی کیا ہو
جب شیر کو غیظ آئی تو روباہ سی کیا ہو

۱۰۱

[illegible]



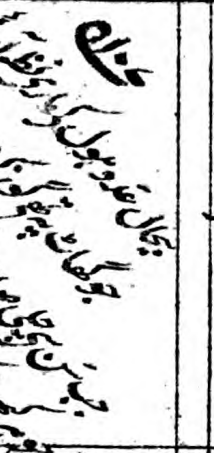

جی ہی تو جہان خون مین نہایا نہین جاتا
دھارا تو کجا گھاٹ پہ جایا نہین جاتا

۱۰۲

[illegible]



پھل اوسکا نظر بندی اعدا پہ تلا تھا
اسمین کوئی پردہ نہین منھ صاف کھلا تھا

۱۰۳

[illegible]

سر پاؤن تلی پستے تھے بیداد گرونکے
ٹکرانے سے بال آگئی کاسونمین سرونکے

۱۰۴

[illegible]

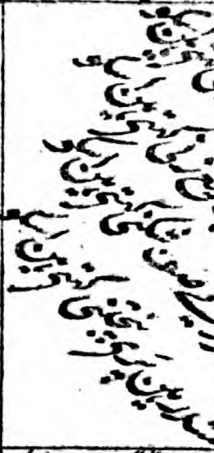

حیدر کے محبونمین نیا ڈھنگ ہے اسکا
جو راکب و مرکب ہی وہ چورنگ ہی اسکا

۱۰۵

[illegible]

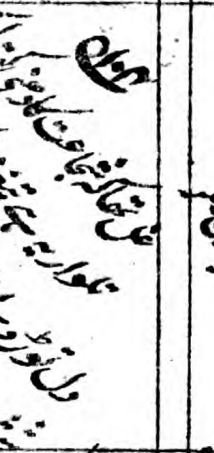



سکتہ تھا ہر اک دل پہ عجب ضرب پڑی تھی
پُنڈی کیا اوسکو بھی زرہ لاکھ کڑی تھی

۱۰۶

[illegible]

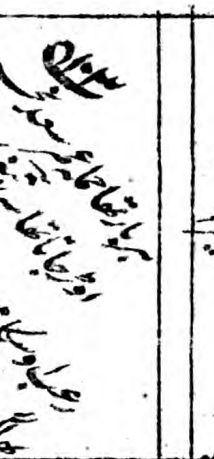

اژدر تھا کہ تلوار تھی دم تھا کہ ستم تھا
نابین تھین کہ گھر موت کا پانی تھا کہ سم تھا

۱۰۷

[illegible]

اوس تیغ کا پھل کھا کی عدو خون مین طپان تھی
جب سامنی تیغ آگئی سب پھول خزان تھی

۱۰۸

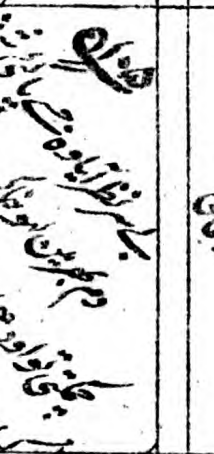

[illegible]

سر پر تھی وہ جب تک کہ عدو راہ عدو
کیا دخل جو بیدم لیی دم بھر کہین دم

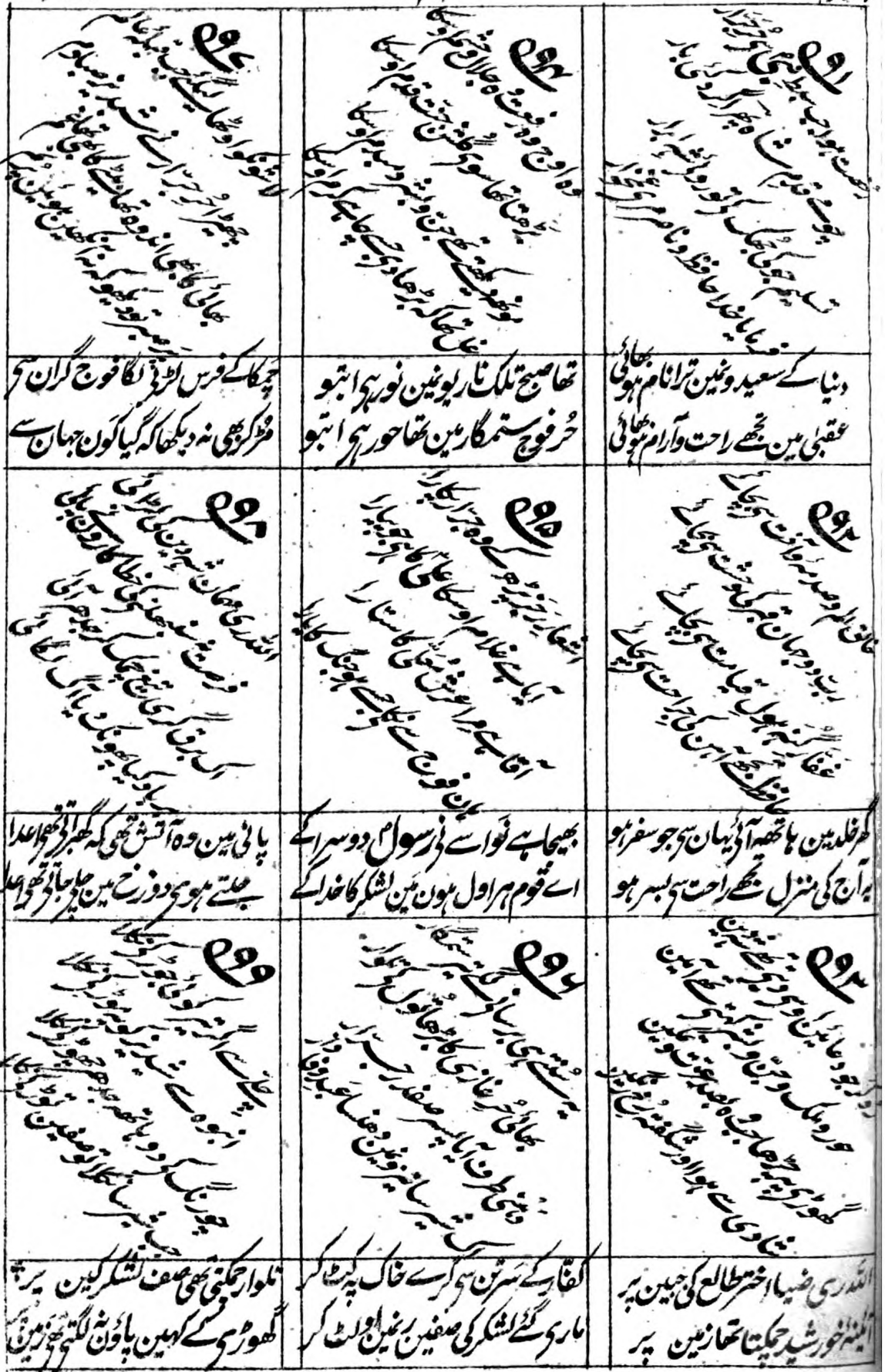

۴۲

مجھے کوئی پوچھے تو کہ کیا لیکے چلا ہون
مقبول الٰہی کی دعا لیکے چلا ہون
سید کی غلامی کا صلا لیکے چلا ہون
کافی ہے ابد تک وہ عطا لیکے چلا ہون



نام اسکا ہے بخشش یہ عنایت یہ مدد ہے
رخصت نہین آزادی دوزخ کی سند ہے

۴۳

ناجی ہے وہی آل پیمبر جسے بخشین
فردوس مین قصر اوسکو ملے گھر جسے بخشین
عالم کا ہو سرتاج یہ افسر جسے بخشین
سونے کا بنائے وہ محل زر جسے بخشین

وہ کیا ہے جو محتاج کو حاصل نہین ہوتا
اس در کا گدا پھر کبھی سائل نہین ہوتا

۴۴

کی حر نے فصاحت سے جو مداحی سرور
نھوڑا لیا شرما کے سخی نے سر انور
اکبر سے اشارے مین یہ فرمایا کہ دلبر
کہدو کہ خوشی تیری اسی مین ہے تو بہتر

مداح کو مہمانکو بہادر کو صلا دو
آؤ یہ عبا لیکے مری حر کو اوڑھا دو

۴۵

مولا سے مجھے خلد کی جاگیر ملی ہے
غبطہ ہے ملائک کو وہ تقدیر ملی ہے
اکسیر غبار در شبیر ملی ہے
اس خاک پہ سونا ہے یہ توقیر ملی ہے

ہاتھ آئی وہ دولت جو زمانے مین نہین ہے
یہ زر کسی خاقان کی خزانے مین نہین ہے

۴۶

گھر ہو کہ زر و مال ہو یہ کیا نہین دیتے
کس کشت پہ منھ فیض کا برسا نہین دیتے
دیتے ہین یہ سب کچھ مگر ایذا نہین دیتے
اس حسن سے دیتے ہین کہ گویا نہین دیتے

کہدے کوئی یہ خیر کبھی اور نے کی ہے
اک روٹی کے سائل کو قطار اونٹونکی دی ہے

۴۷

اکبر نے عبا لیکے جو مہمان کو اوڑھائی
شہ بولے کہ نانا کا تبرک ہے یہ بھائی
عباس پکارے کہ زہے عقدہ کشائی
لے خلعت رحمت تری امید بر آئی

کونین کا اقبال و حشم جانیو اسکو
فردوس کے حلے سے نہ کم جانیو اسکو

۴۸

سرکار یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا
ہونٹون پہ کبھی حرف نہین کا نہین آیا
اللہ رکھے خلق مین تا حشر یہ سایا
فیاض دو عالم ہے ید اللہ کا جایا

کسریٰ ہو کہ حاتم ہو یہ ہمت نہین رکھتا
اس گھر سے کوئی بڑھ کے سخاوت نہین رکھتا

۴۹

شاہی انھین اللہ نے دی بعد نبی کے
یہ بعد علی کے ہین علی بعد نبی کے
ایسا نہین دنیا مین سخی بعد نبی کے
ہوتے یہی ہوتا جو نبی بعد نبی کے

وہ کونسی خوبی ہے جو پیدا نہین انمین
اک مہر نبوت کے سوا کیا نہین انمین

۵۰

بولے یہ حبیب ابن مظاہر کہ خوشا حال
قسمت کے یہ معنی ہین اسے کہتے ہین اقبال
دم مین یہ ترقی یہ حشم اور یہ اجلال
کر دیتا ہے قطرے کو گہر فاطمہ کا لال

سید سے بھلا کونسا رتبا نہ ملیگا
یہ گھر ہے سخی کا ابھی کیا کیا نہ ملیگا

۱ غبطہ آرزو بردن بمال کسی بے آنکہ زوال او خواہد ۱۲ منتخب

۷۳

فرمایا بہ شفقت علی اکبر نے کہ اچھا
ساتھ اوسکو لیے آئے حضور شہ والا
کی عرض کہ اے قبلۂ دین سید بطحا
پہلے حر غازی کو ہے رخصت کی تمنا

بھیجین اسے گر حکم امام مدنی ہو
بہتر ہے کہ مہمان کی نہ خاطر شکنی ہو

۷۴

اب تو ہین بلا شبہ ہم اسکے یہ ہمارا
پیارے جو ہم اسکو ہین تو یہ ہے ہمین پیارا
پیاسا کہین دریا سے بھی کرتا ہے کنارا
تکلیف کوئی دوست کی کرتا ہے گوارا

محجوب ہین راحت کا سر انجام نہین ہے
پانی نہین کھانا نہین آرام نہین ہے

۷۵

کس پر ستم گردش دوران نہین ہوتا
دنیا مین کسے صدمۂ ہجران نہین ہوتا
کسکو الم فرقت مہمان نہین ہوتا
ہے کونسا مجمع جو پریشان نہین ہوتا

دو مر کے رہین ایک جگہ یہ بھی نہین ہے
اک دوست کی ہے قبر کہین ایک کہین ہے

۷۶

حضرت نے کہا رو کے یہ کیا کہتے ہو پیارے
تم ہمسے جدا کرتے ہو مہمان کو ہمارے
بیکس کے عزیز و رفقا چھٹتے ہین سارے
آیا ہے ابھی اور ابھی کہدون کہ سدھارے

دم بھر نہین گذرا کہ ملاقات ہوئی ہے
باتین نہ ابھی کچھ نہ مدارات ہوئی ہے

۷۷

اللہ ری عجلت ابھی آنا ابھی جانا
مشتاق محبت کو ہنساتے ہی رولانا
بیتابی تحصیل سعادت ہے یہ مانا
سوچو تو کہ کچھ بھی ابھی گذرا ہے زمانا

کیونکر ہو کہ تلوارون سے بیدم اسے دیکھین
یہ دیکھلے جی بھر کے ہمین ہم اسے دیکھین

۷۸

حر سے علی اکبر نے یہ فرمایا کہ بھائی
منظور ابھی شہ کو نہین تیری جدائی
گر کر قدم شہ پہ یہ بولا وہ فدائی
مر جاؤنگا پہلے جو رضا رنگی نہ پائی

اولاد بھی فیاض ہے مان باپ سخی ہین
محروم نہ خادم کو رکھین آپ سخی ہین

۷۹

پہلے بھی ملاقات مین برپا تھا تلاطم
دونون طرف آمادۂ پیکار تھے مردم
مین بھی متردد تھا حواس اسکے بھی تھے گم
آپس مین نہ صحبت ہوئی دم بھر نہ تکلم

دستے جو سپاہ ستم و جور کے آئے
آئے بھی جو لب پر سخن اوس طور کے آئے

۸۰

یہ دوست اسیطرح مدینے مین جو آتا
خود اوٹھ کے حسین ابن علی ہاتھ دھو لاتا
جس شے کی تمنا اسے ہوتی وہی پاتا
سادات کے مسکن سے یہ محروم نہ جاتا

بے حسن طلب دیتے ہین جو اہل سخا ہین
خیر آج تو ہم آپ گرفتار بلا ہین

۸۱

بے مانگے تو سب طرح کی دولت مجھے بخشی
توقیر عنایت ہوئی عزت مجھے بخشی
حورین مجھے دین اپنے جنت مجھے بخشی
حر ہو گیا دوزخ سے وہ حرمت مجھے بخشی

یہ سب تو ملا اذن وغا بھی مجھے دیجے
پھیلائے ہون دامن کہ رضا بھی مجھے دیجے



عصیاں کی جو دہشت تھی وہ بالکل گئی مولا
صدقے سے تری دل کی گرہ کھل گئی مولا

محبوب الٰہی تری امداد کرینگے
ہم نعمت عقبیٰ سے تجھے شاد کرینگے

ڈنکے پہ ادھر چوب پڑی لشکر کین مین
تکبیر کے نعرے ہوئے فوج شہ دین مین

باعث یہ بڑا تھا کہ نہ جلّاد و نمین لکھا
حُر کو قلم عفو نے آزاد و نمین لکھا

پہلے سے اوسے بھیجدی جو تجکو ملا ہے
اوس گھر کا چراغ آل محمدؐ کی ولا ہے

فرمایا کہ اب کیا ہے لڑو لشکر شر سے
بس دیر اسی کی تھی کہ سبقت ہو اودھر سے

دم بھر مین در رحمت غفار کھلینگے
ہو جائیگی بند آنکھ تو ہتیار کھلینگے

سب جیتے ہی جی تک کا یہ قصہ ہی برادر
حصّے مین ہمارے ترا حصّہ ہی برادر

دلوا دو اجازت کہ غریب الغربا ہون
حسرت ہی کہ پہلے مین ہی آقا پہ فدا ہون

۵۵

حسن کمال ہین ہو آگہی کو راہ نہ ہے
ہاتھ کہ وہ ان کی حسن سے برابر نہ ہے
کاشانہ نجیب ہین حسب سے برابر نہ ہے
جنت ہین مرکھپے کے برابر نہ ہے

فیاض ہین صادق ہین سخی ابن سخی ہین
مہمان ہمین پیارا ہے کہ ہم آل نبی ہین

۵۶

زندہ ہے جو مرتا ہے جو بخشش مین نہی ہے
سب اجر ہے طاعت کا اطاعت مین ہماری
غفو و کرم و رحم ہے طینت مین ہماری
سب کچھ ہے ہمی سے جو جہان مین ہماری

دشمن سے دل صاف ہین کینہ نہین رکھتے
کچھ جسمین کدورت ہے وہ سینہ نہین رکھتے

۵۷

ہنستے ہوئے نزدیک جو وہ گلبدن آئے
سمجھا وہ کہ لینے کو مری پنجتن آئے

یہ عین عنایت ہے قسم ہمکو خدا کی
آنکھین تری جانب ہین امام دوسرا کی

۵۸

اکرام سے توقیر سے تعظیم سے لائے
مہمان کو بڑی عزت و تکریم سے لائے

زردی جو گئی رنگ سرور آگیا مونہہ پر
نعلین پہ سر رکھتے ہی نور آگیا مونہہ پر

۵۹

فاقہ سے تھا بیتاب جو وہ ماہ بنی ہاشم
ارشاد ہوا بہر سکینہ شہ عالم
ہمراہ ہو اے ماہ بنی ہاشم صفدر
فاقہ سے کوئی پیارے کرے نیت کبھی دم

عباس سے فرمایا کہ لے جاؤ علم کو
اس گھر کا کرم خلق مین مشہور ہے پیارو
مہمان کے آنے کا دستور ہے پیارو

۶۰

ممکن ہے کہ وہ دوست کو غمناک کرینگے
دم بھر مین گنا ہو نسے تجھے پاک کرینگے

اوج اوسکے لیے ہے جو جھکا جاتا ہے بھائی
یہ عجز ہی اللہ کو خوش آتا ہے بھائی

۶۱

عباس سے فرمایا کہ لے جاؤ علم کو
حیدر سے نواسے مین کہ ہے اسکو بھی بلاؤ
حیدر سے نواسے مین کہ ہے اسکو بھی بلاؤ
حیدر سے نواسے مین کہ ہے اسکو بھی بلاؤ

فاقہ سے تھا بیتاب جو وہ ماہ بنی ہاشم
ارشاد ہوا بہر سکینہ شہ عالم
ہمراہ ہو اے ماہ بنی ہاشم صفدر
فاقہ سے کوئی پیارے کرے نیت کبھی دم

۶۲

حضرت بھی ابھی آئے ہین اس راہ گذر سے
ممنون ہو اے غیب ہو دل شاہ نجف سے
حضرت بھی ابھی آئے ہین اس راہ گذر سے
ممنون ہو اے غیب ہو دل شاہ نجف سے

چھائی ہے گھٹا رحمت حق کی ہے برسنے
خالق سے ہے امید کہ بخشے گا سبھی کو
اس خوف سے ہے کفر کی ظلمت سے نکالے
غفلت سے ہے رحمت کی گھٹا ہے کہ برسنے

۴۶

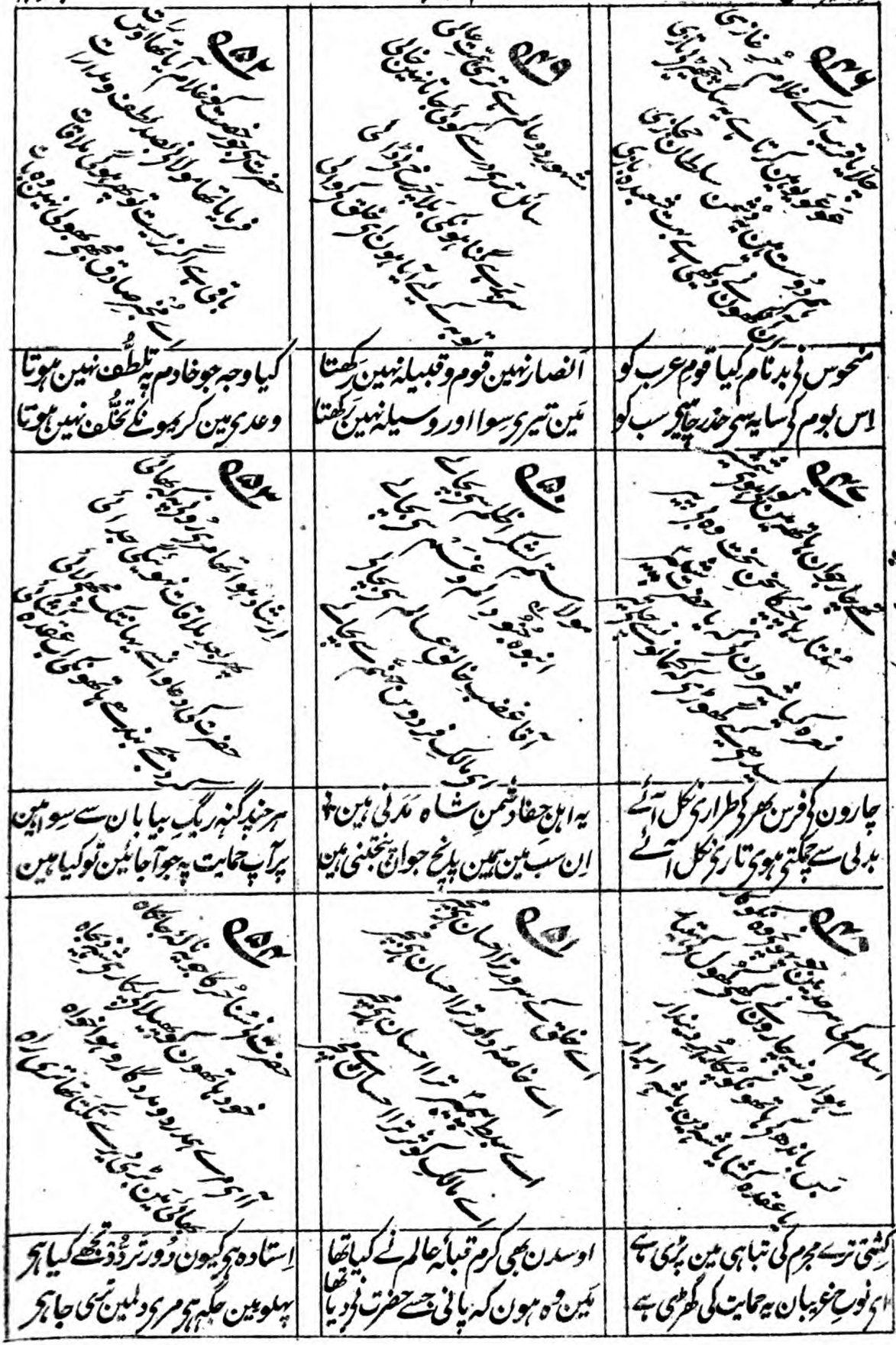

چلایا قریب آ کے غلام حر غازی
عو عو یوہین کرتا ہے یہ سگ چھیڑ کے تازی
ہم دوست ہین یہ دشمن سلطان حجازی
ان آنکھون نے دیکھی ہے بہت شعبدہ بازی

منحوس نے بدنام کیا قوم عرب کو
اس بوم کے سایہ سے حذر چاہیے سب کو

۴۷

تھے چار جوان ہاتھ مین تولے ہوئے شمشیر
سنتا رہا چپکا سخن سخت وہ بے پیر
نعرہ کیا شیرون نے کہ یا حضرت شبیر
سیدھے کیے گھوڑے کہ کمانون سے چلے تیر

چارون کے فرس بھر کے طرارے نکل آئے
بدلی سے چمکتے ہوئے تارے نکل آئے

۴۸

اسلام کی سرحد مین جو پہونچے وہ نکوکار
رہوارون پہ چارون نے رکھے کھول کے ہتیار
بس باندھ کے ہاتھون کو پکارا حر دیندار
یا عقدہ کشا یا شہ دین یا شہ ابرار

کشتی ترے مجرم کی تباہی مین پڑی ہے
اے نوح غریبان یہ حمایت کی گھڑی ہے

۴۹

مشہور دو عالم ہے تری ہمت عالی
سائل ترے در سے کوئی جاتا نہین خالی
سر ہد ہے گناہون کی بلا چرخ نے ڈالی
توبہ کے لیے آیا ہون اے خلق کے والی

انصار نہین قوم و قبیلہ نہین رکھتا
مین تیرے سوا اور وسیلہ نہین رکھتا

۵۰

مولا ستم لشکر اظلم سے بچا لے
انبوہ جنود الم و غم سے بچا لے
آقا غضب خالق عالم سے بچا لے
اے مالک فردوس جہنم سے بچا لے

یہ اہل جفا دشمن شاہ مدنی ہین
ان سب مین ہمین پانچ جوان پنجتنی ہین

۵۱

اے خلق کے سرور ترا احسان ہے مجیر
اے خاصۂ داور ترا احسان ہے مجیر
اے سبط پیمبر ترا احسان ہے مجیر
اے مالک کوثر ترا احسان ہے مجیر

اوس دن بھی کرم قبلۂ عالم نے کیا تھا
مین وہ ہون کہ پانی جسے حضرت نے دیا تھا

۵۲

حضرت سے جو رخصت کو غلام آیا تھا اوس رات
فرمایا تھا مولا نے بصد لطف و مدارات
باقی ہے اگر زیست تو پھر ہوگی ملاقات
اے مخبر صادق مجھے بھولی نہین وہ بات

کیا وجہ جو خادم پہ تلطف نہین ہوتا
وعدے مین کریمون کے تخلف نہین ہوتا

۵۳

ارشاد ہوا تھا مرے رونے پہ کہ بھائی
پھر بعد ملاقات نہوئیگی جدائی
حضرت کی دعا وان سے یہانتک مجھے لائی
کر دیجے بندھے ہاتھون کی اب عقدہ کشائی

ہر چند گنہ ریگ بیابان سے سوا ہین
پر آپ حمایت پہ جو آجائین تو کیا ہین

۵۴

حضرت نے سنا حر کا جو یہ نالۂ جانکاہ
خود ہاتھون کو پھیلا کے پکارے شہ ذیجاہ
آ اے مرے ہمدرد و مددگار و ہوا خواہ
بھائی مین بڑی دیر سے تکتا تھا تری راہ

استادہ ہے کیون دور تردد تجھے کیا ہے
پہلو مین جگہ ہے مرے دل مین تری جا ہے

جنود جمع جند بمعنی لشکر ۱۲



سادات کے بدخواہ نہ پھولے نہ پھلینگے
چھد جائیگا دل کسکا جو تیر انپہ چلینگے

جنگِ اُحد و بدر مین کیا کھیت پڑی ہین
وہ کون تھے آخر جو پیمبر سے لڑی ہین

ناشاد و دل آزردہ و مغموم رہیگا
دنیا کی تمتع سے بھی محروم رہیگا

جابر ہے یزید اسکا بھی کچھ خوف نہین ہے
ہین لوگ رسالے کے کہین آپ کہین ہے

جنت ہے گھر اوسکا جو غلام شہ دین ہے
لیتا ہون وہ دولت کہ فنا جسکو نہین ہے

جاہل کو نصیحت سے کبھی سود نہو گا
سامع سخن حق کا یہ مردود نہو گا

فرقہ یہ پیادون کا ہے آفت نہ بپا ہو
دنکا ابھی لشکر مین جو بڑھ جاؤ تو کیا ہو

گر سبطِ پیمبر پہ ترا زور چلے گا
تو تابہ ابد نارِ جہنم مین جلے گا

بدخواہِ جگر بندِ رسول مدنی ہے
یہ دشمن دین خلق مین گردن زدنی ہے



۱۹

کھانے کا نہ خواہان ہون نہ پانی کا طلبگار
کیا وجہ جو تم سب ہو مری درپئے آزار
یا وسپہ تعدی جو بلا مین ہو گرفتار
حاجی بھی ہون اور قبر نبی کا بھی ہون زوار

ماتم ہے بپا آلِ رسولؐ مدنی مین
پانی کو ترستا ہون غریب الوطنی مین

۲۲

حضرت نے کہا خیر خوشی جس مین تمہاری
کچھ جنگ سے فرزند پیمبر نہین عاری
ہان بیکس و بے پرتو ہون اے فرقۂ ناری
پر لیگا مری خون کا عوض حضرت باری

اللہ نے چاہا تو کبھی شاد نہو گے
بستی کو مری لوٹ کے آباد نہو گے

۲۵

شہزادۂ کونین ہے وہ صاحب توقیر
بیجرم نبی زادے کے درپے ہین یہ بے پیر
بیکس کے لیے تیر ہین تیغ و تبر و تیر
کس طرح بچاؤن کوئی بنتی نہین تدبیر

دو روز سے خاصان خدا تشنہ گلو ہین
مظلوم کی اک جان ہے اور لاکھ عدو ہین

۲۰

بچون کے تڑپنے کو گوارا کیا مین نے
اس گرمی مین دریا سے کنارا کیا مین نے
دکھ درد مین کیا پاس تمہارا کیا مین نے
کچھ اپنے نہ آرام کا چارا کیا مین نے

صابر ہون نظر جانب دریا نہین کرتا
دو روز کا پیاسا ہون پہ شکوا نہین کرتا

۲۳

اعدا سے یہ کہکر جو پھرے سید خوشخو
تھرا گئے مظلومی حضرت پہ جفا جو
یون تو نرہا دل پہ کسی شخص کا قابو
آنکھون سے مگر حر کی ٹپکنے لگے آنسو

مونھ بھائی کا تکتا تھا کبھی گاہ پسر کا
بسمل کا جو عالم ہو وہ نقشا تھا جگر کا

۲۶

لڑتا ہون تو بربادی عقبیٰ ہے سراسر
قتل پسر فاطمہ ہے قتل پیمبر
دشمن ہو یزید ستم آرا نہ لڑون گر
بچے ہون مصیبت مین گرفتار ہے گھر

سب خوش ہین مری جان پہ دونون سے بنی ہے
مر جاؤن گلا کاٹ کے یہ دل مین ٹھنی ہے

۲۱

یہ سنکے پکارا پسر سعد جفاکار
بے سود یہ تقریر ہے یا سید ابرار
ہم حکم سے حاکم کے نہین پھرنے کے زنہار
بیعت نہین منظور تو پھر کھینچیے تلوار

جلادون سے خواہان امان قبلۂ دین ہین
اس جنگ مین یا ہم نہین یا آپ نہین ہین

۲۴

کانپا جو کئی بار وہ مولا کا فدائی
ثابت ہوا بیٹے پہ کہ سر دیسی پہ آئی
بڑھکر کہا بھائی نے یہ کیا حال ہے بھائی
تب حر جری نے اوسے یہ بات سنائی

سید پہ جفا ہوتی ہے مر جانے کی جا ہے
یہ خوف جہنم سے بدن کانپ رہا ہے

۲۷

کیا شور تھی قسمت کہ ہوئے کسکے نمکخوار
اللہ کے محبوب کا دشمن ہے جو غدار
کچھ غم نہین سر جائے کہ تاراج ہو گھر بار
حق جسکی طرف ہے مین اوسی کا ہون طلبگار

ہون قول کا صادق جو کہا ہے وہ کرونگا
فرزند پیمبر کی رفاقت مین مرونگا

۱۰

وہ جانفزا ہوا وہ سہانا سماں وہ نہر
وہ جھلملاتا نور وہ چمکیلی زمیں وہ نہر
لہرا رہا تھا موج میں وہ آبِ سلسبیل
وہ عکس وہ حباب وہ چادر وہ چیں وہ نہر
بجتے تھے وہ عرب کے جو تھے ساز نیستاں
مشتاق تھے حسین کے ہر نے کہ بین وہ نہر

اک جوشِ محبت تھا جو دکھلاتا تھا کوثر
کیا سب کی ملاقات پہ لہراتا تھا کوثر

۱۱

ہر سمت وہ طائف تھے ہوا کے جو بہر نہر
خیمے تھے کہ اک شہر تھا آباد تھا گھر گھر نہر
ہر سمت سے آتی تھی صدا آبِ رواں کی
بستی ہوئی تھی ساری زمیں سبز شجر نہر
فوجیں تھیں کہ ہر سمت تھا اک بحرِ تلاطم
ہر موج تھی اک فوج کی تھا آبِ گہر نہر

باہر علم فوج خدا لاتی ہیں جلدی
سب لوگ مسلح ہوں کہ ہم آتی ہیں جلدی

۱۲

ہر سمت سے اسلام کے لشکر تھے امڈ کر
ہر فوج کے سردار تھے ہر غول کے سرور
ہر سمت سے آتے تھے علم باندھے ہوئے لوگ
تھا نہر پہ اک حشر کا سا روزِ مکافر
چلاتے تھے سب ہاے مدد گاہ مدد گار
پہنچے ہوئے تھے نہر پہ لاکھوں سپہ و لشکر

پہلو سے پرے کے نہ سرکتی تھی سکینہ
پیاسی ہوئی دامن سے لپکتی تھی سکینہ

۱۳

ہر سمت سے آتے تھے علم باندھے ہوئے لوگ
تھا نہر پہ اک حشر کا سا روزِ مکافر
چلاتے تھے سب ہاے مدد گاہ مدد گار
پہنچے ہوئے تھے نہر پہ لاکھوں سپہ و لشکر

پہلو سے جدا سرور نامی کے نہ ہونگے
باہر کبھی حلقے سے غلامی کے نہ ہونگے

۱۴

ڈیرے تھے ہوا دار جو ہر سمت نہر پر
تھا عشق عجب نہر پہ عجب نہر پہ تھا زور
ہر سمت سے آتی تھی صدا آبِ رواں کی
بستی ہوئی تھی ساری زمیں سبز شجر نہر
فوجیں تھیں کہ ہر سمت تھا اک بحرِ تلاطم
ہر موج تھی اک فوج کی تھا آبِ گہر نہر

ڈیرے تھے با تھا بدن عطر میں ایک ایک حسین کا
بر دا جو ہٹا کھل گیا در خلدِ برین کا

۱۵

ہر سمت سے آتے تھے علم باندھے ہوئے لوگ
تھا نہر پہ اک حشر کا سا روزِ مکافر
چلاتے تھے سب ہاے مدد گاہ مدد گار
پہنچے ہوئے تھے نہر پہ لاکھوں سپہ و لشکر

اس فوج کا مالک پسرِ شاہِ نجف تھا
کثرت تو ادھر تھی پہ خدا انکی طرف تھا

۱۶

ہر سمت سے آتے تھے علم باندھے ہوئے لوگ
تھا نہر پہ اک حشر کا سا روزِ مکافر
چلاتے تھے سب ہاے مدد گاہ مدد گار
پہنچے ہوئے تھے نہر پہ لاکھوں سپہ و لشکر

مہمان سے یوں ترک مروّت نہیں کرتے
تم لوگ تو خالی ہی محبت نہیں کرتے

۱۷

ناگاہ جھکا گنبدِ نیلی جو زمیں پر
تھے سامنے عباس علمدار حسین پر
فرمایا کہ بھائی ہے یہ کیا وقت سونے کا
اٹھو کہ ہوا وقت ہمارے بین کا

للہ کرو پاسِ رسولِ عربی کا
آخر میں نواسا ہوں تمہارے نبی کا

۱۸

ہر سمت سے آتے تھے علم باندھے ہوئے لوگ
تھا نہر پہ اک حشر کا سا روزِ مکافر
چلاتے تھے سب ہاے مدد گاہ مدد گار
پہنچے ہوئے تھے نہر پہ لاکھوں سپہ و لشکر

روئیگی اگر بنتِ نبی عرش ہلیگا
بربادیِ سادات سے کیا تم کو ملیگا

۱۲ مرثیہ جب رات عبادت میں بسر فاطمہ کی ہو دیکھا جو پیمبر نے کہ بستر فاطمہ کی ہو فرمایا سحر قتل کی ظاہر ہوئی بیٹا لو اُٹھ کہ اذان دو کہ شب آخر ہوئی بیٹا	۱۲ بندہ وہ ہے جو رکھے نہ غرض کام سے کام اک جان ہے سو موجود ہر اک کام سے کام بہتر ہے عبادت سے کسی کی عبادت خلقت ہمیں سر پیٹ کے روئیگی جہانمیں اب صبح کوئی ہمکو نہ ہوئیگی جہانمیں	۱۲ ہر نخل کو اک وجد تھا اوس ظلم کے بن میں تھا بلبلِ حق کوکہ چہکتا تھا چمن میں
۱۳ مسجد میں نماز اوس نے پڑھی فاطمہ کی ہو روشن کی مذلّت کی عبادت کی ہو حسرت پیارے یہ پیمبر نے کہا فاطمہ کی ہو لٹنے کا تباہی کا پریشانی کا دن ہے اولادِ پیمبر کی یہ قربانی کا دن ہے	۱۳ جو ہاتھ کہ ہے ہاتھ میں اوسکے سر دربار لکھیں گے یہی رانڈ نہ بیٹھے نہ بسے گھر سکتہ ہے کسی کو نہ کسی کو ہے تحیر غش ہوگی کبھی اور کبھی اُٹھ کر گریگی زہرا کی بہو شام میں سر ننگے پھریگی	۱۳ ہر شام یہ ہیں طاعتِ معبود ادا ہو ہر صبح کو اس دین کے ڈنکے کی صدا ہو
۱۴ دنیا میں نہ آئی کبھی ایسی سحر آئی یہ صبح دکھاتی تھی بھرے گھر کی صفائی دولت نہ رہے گی نہ یہ اعزاز رہیں گے آج احمد و حیدر کے گریباں پہ چھینگے اٹھارہ نبی فاطمہ کے حلق کٹینگے	۱۴ ہے ہے یہ کہاں لے چلے بیکس کو پکڑ کر بیڑی میں قدم ہونگے گلا طوق میں ہوگا دنیا میں پدر تجھ نہ کبھی ہونگے کسی کے معراج میں تھے ساتھ حسین ابن علی کے	۱۴ ہے ہے یہ کہاں لے چلے بیکس کو پکڑ کر بیڑی میں قدم ہونگے گلا طوق میں ہوگا دنیا میں پدر تجھ نہ کبھی ہونگے کسی کے معراج میں تھے ساتھ حسین ابن علی کے

۱۲ صورت نبی کی نماز
اور حسن نبی کی نماز

[illegible]

کوئی برچھی ماریگا کوئی تلوار ماریگا
چھاتی پہ چڑھ کے شمر مرا سر اوتاریگا

[illegible]

جز یاس و بیکسی نہ کوئی پاس ہوئیگا
زانو پہ رکھ کے سر کو مری کون روئیگا

[illegible]

بعد فنا بھی ہوئینگے رنج و محن مجھے
چالیس دن تلک نہ ملیگا کفن مجھے

[illegible]

آنکھین پھرائین زیست کا نقشا بدل گیا
حسرت سے دیکھا شاہ کو اور دم نکل گیا

[illegible]

کیا کچھ نہ کہتے جائینگے کیا کچھ کہا نہین
سچ ہے غم حسینؑ کی کچھ انتہا نہین

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

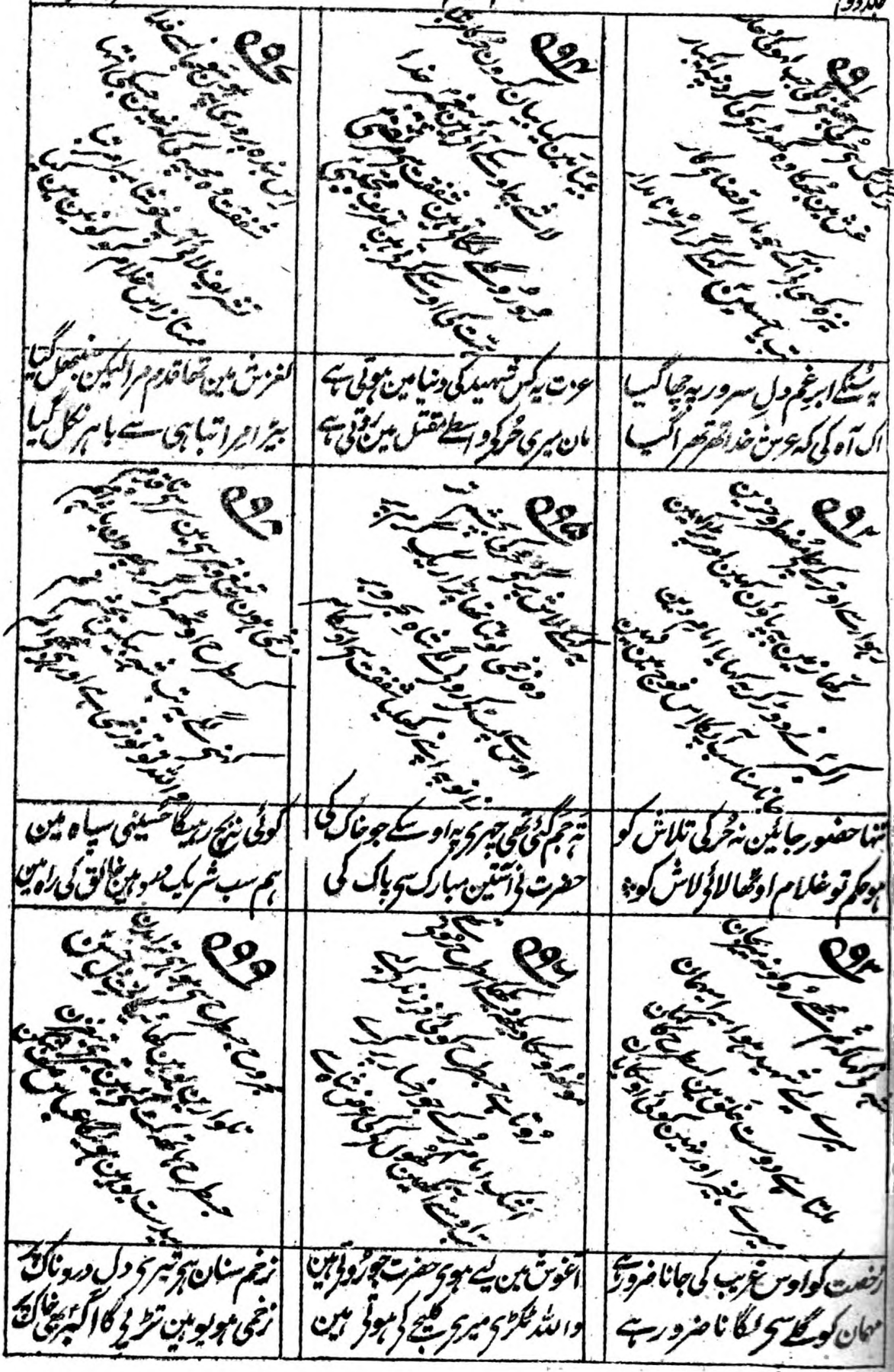

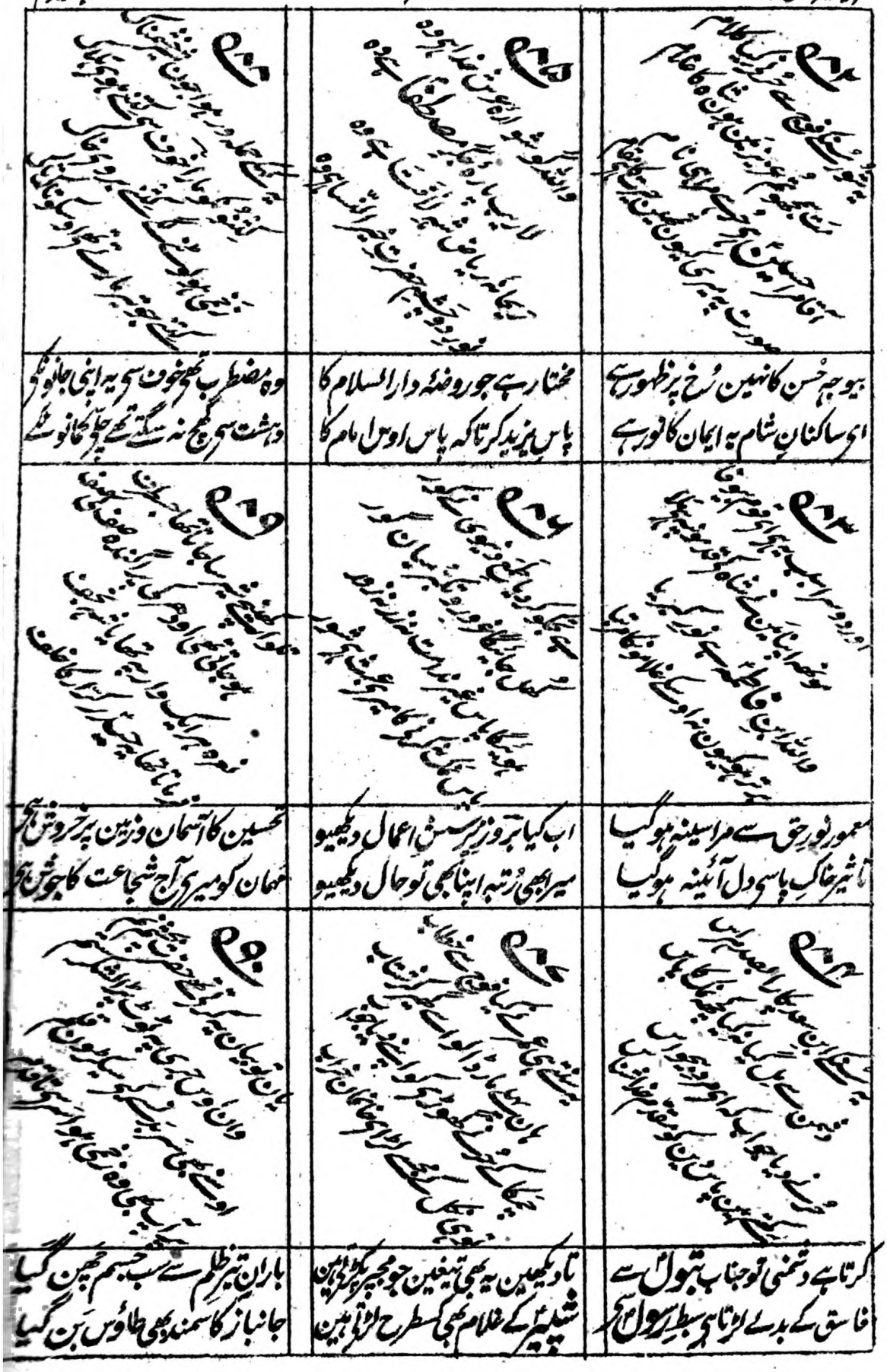

بیوہ جو حسن کا نہیں رخ پر ظہور ہے
مختار ہے جو روضۂ دار السلام کا
وہ مضطرب تھی خوف سے یہ اپنی جانو کے

ای ساکنانِ شام یہ ایمان کا نور ہے
پاسِ یزید کرتا کہ پاس اولِ امام کا
دہشت سے کج نہ سکتے تھے چلّے کمانو کے

معمور نورِ حق سے مرا سینہ ہو گیا
اب کیا بروزِ حشر رسن اعمال دیکھیو
تحسین کا آسمان و زمین پر خروش ہے

تاثیر خاکِ پا سے دلِ آئینہ ہو گیا
میر ابھی رتبہ اپنا بھی تو حال دیکھیو
مہمان کو میری آج شجاعت کا جوش ہے

کرتا ہے دشمنی تو جنابِ بتول سے
نا دیکھیں یہ بھی تیغیں جو مجھ پر کڑی ہیں
باران تیرِ ظلم سے سب جسم چھن گیا

فاسق کے بدلے لڑتا ہے سبطِ رسول سے
شبیر کے غلام بھی کس طرح لڑتے ہیں
جانباز کا سمند بھی طاؤس بن گیا

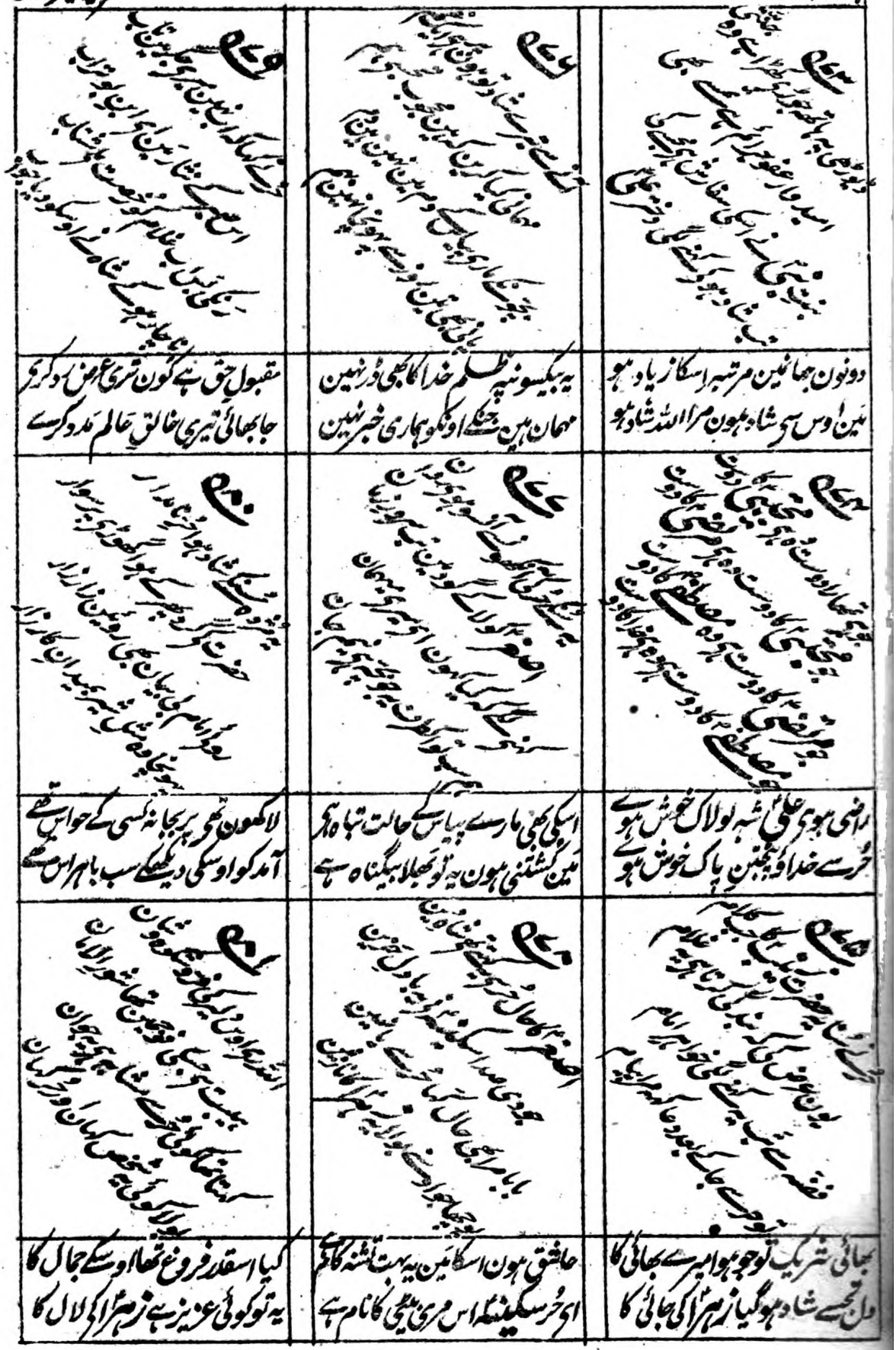

دونون جہانمین مرتبہ اسکا زیاد ہو
مین اوس سے شاد ہون مرا اللہ شاد ہو

یہ بیکسونپہ ظلم خدا کا بھی ڈر نہین
مہمان ہین جنکے اونکو ہماری خبر نہین

مقبول حق ہے کون تری عرض رد کرے
جا بھائی تیری خالق عالم مدد کرے

راضی ہو علی شہ لولاک خوش ہو
ڈرسے خدا و پنجتن پاک خوش ہو

اسکی بھی مارے پیاس کے حالت تباہ ہے
مین کشتنی ہون یہ تو بھلا بیگناہ ہے

لاکھون تھے پر بجا نہ کسی کے حواس تھے
آمد کو اوسکی دیکھکے سب باہر اس تھے

بھائی شریک تو جو ہوا میرے بھائی کا
دل تجھسے شاد ہو گیا زہرا کی جائی کا

عاشق ہون اسکا مین یہ بہت تشنہ کام ہے
اے حر سکینہ اس مری بچی کا نام ہے

کیا اسقدر فروغ تھا اوسکے جمال کا
یہ تو کوئی عزیز ہے زہرا کے لال کا

۶۴



واللہ اسکو خوبیٔ اعمال کہتے ہین
بخت اسکو کہتے ہین اسے اقبال کہتے ہین

۶۵



ذی ہوش تھا تجھ کے خطاؤ صواب کو
تھا ما سوارِ دوشِ نبیؐ کی رکاب کو

۶۶



جو راہ راست تھی قدم اوس راہ پر گئے
کام اوسکے جتنے بگڑے ہوے تھے سنور گئے

۶۷

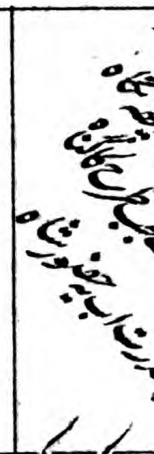

لطف و کرم ہے بات نہین کچھ ملال کی
دیکھو رحیمی فاطمہؑ زہراؑ کی لال کی

۶۸



دین پروری تو دیکھو تم اس وقار کی
ہے یہ خوشی کہ راہ خدا اختیار کی

۶۹

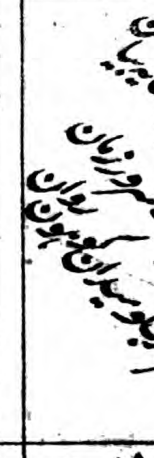

کوئی ابھی نہ مستعدِ کارزار ہو
ان قدمونپر غلام ہی پہلے نثار ہو

۷۰



ہرگز تسلّی جینے سے میری نہو ئیگی
بی زخم کھائی اب مجھے سیری نہو ئیگی

۷۱

پوچھا ہے یہ کہ بھائی جُدا کس سے ہوتے ہو
یہ کون ہے کہ جسکے گلے لگ کے روتے ہو

۷۲

غازی ہے حق پرست ہے اور باتمیز ہے
وہ مجھکو بھائیونسے زیادہ عزیز ہے

۵۵

آنکھین ہمون سے ملتا تھا رو رو کے بار بار
کہتا تھا اے شفیع دو عالم کے یادگار
تقصیر وار ہے یہ غلام سیاہ کار
تعزیر مین ہے بندے کی آقا کو اختیار

جو دیجیے سزا وہ مری حق مین بد نہین
ایسا گنہ کیا ہے کہ کچھ جسکی حد نہین

۵۶

ہانکی صدا یہ سنکے ہوئے شاہ بیقرار
گھوڑے سے جلد کود پڑے روتے زار زار
حر کو اوٹھایا خاک سے اللہ رے افتخار
چھاتی لگا لگا کے کیا خوب اوسکو پیار

فرمایا اب خوشی ہو عبث تو ملول ہے
واللہ پیش حق تری توبہ قبول ہے

۵۷

قسمت نے اسکو راہ ضلالت سے دی نجات
بے فضل حق کسی کو نہین سوجھتی یہ بات
اب دامن حسین ہے اور اس جوان کا ہات
مارا بھی گر گیا تو ابد تک ملی حیات

عزت دو چند کیون نہو اس خیر خواہ کی
اسنے تو دلمین فاطمہ زہرا کے راہ کی

۵۸

پر ہین کریم ابن کریم آب بیگمان
ہادی و بندہ پرور و آقای دو جہان
ای شاہ جرم پوش و خطا بخش عاصیان
بخشا نہ آپنے تو ٹھکانا مرا کہان

اس آستان بغیر نہین جا پناہ کی
توبہ قبول کیجیے اس روسیاہ کی

۵۹

ای حر خدا ای عز و جل کی مجھے قسم
تیرا ہی انتظار مین کرتا تھا دمبدم
گنتی مین میری فوج کے تھا ایک تو ہی کم
پہلے سے تیرا نام شہیدون مین تھا رقم

یون شاد ہو کے تجھسے ہم اے باوفا ملے
بچھڑا ہوا عزیز کوئی جیسے آ ملے

۶۰

اللہ رے اس جوان کے نصیبے کی یاوری
اصحاب مصطفی سے ہوئی اسکو ہمسری
دینداری اختیار کی چھوڑی ستمگری
آکر ہوا شریک جوانان حیدری

عصیان سے پاک خط عمل یک قلم ہوا
نام اسکا دفتر شہدا مین رقم ہوا

۶۱

حر سے یہ سنکے رونے لگے شاہ کربلا
آئی جناب فاطمہ زہرا کی یہ صدا
مادر ترے نثار ہو اے ابن مرتضی
حر ہے تمھارے گھوڑے کے قدمون پہ لوٹتا

یہ تو مین جانتی ہون کہ تم اس سے صاف ہو
صدقے گئی قصور اب اسکا معاف ہو

۶۲

یہ مرتبہ جو حر کا ہر اک پر عیان ہوا
مہمان شہ سے ہم بغل اک آن جوان ہوا
رتبہ یہ اپنا دیکھ کے حر شادمان ہوا
تسکین کا غل زمین سے تا آسمان ہوا

سب کہتے تھے یہ شخص عجب خوش نصیب ہے
دوزخ اب اس سے دور ہے جنت قریب ہے

۶۳

یون اوسطرف سے آیا ادھر وہ نکو سرشت
دوزخ سے جسطرح کوئی جاوے سوے بہشت
جتنے کیے تھے آج تلک اسنے فعل زشت
وہ سب ثواب ہو گئے اللہ ری سرنوشت

پرسش نہو گی حشر کے دن بیحساب ہے
ذرے سے کم تھا کل مگر آج آفتاب ہے

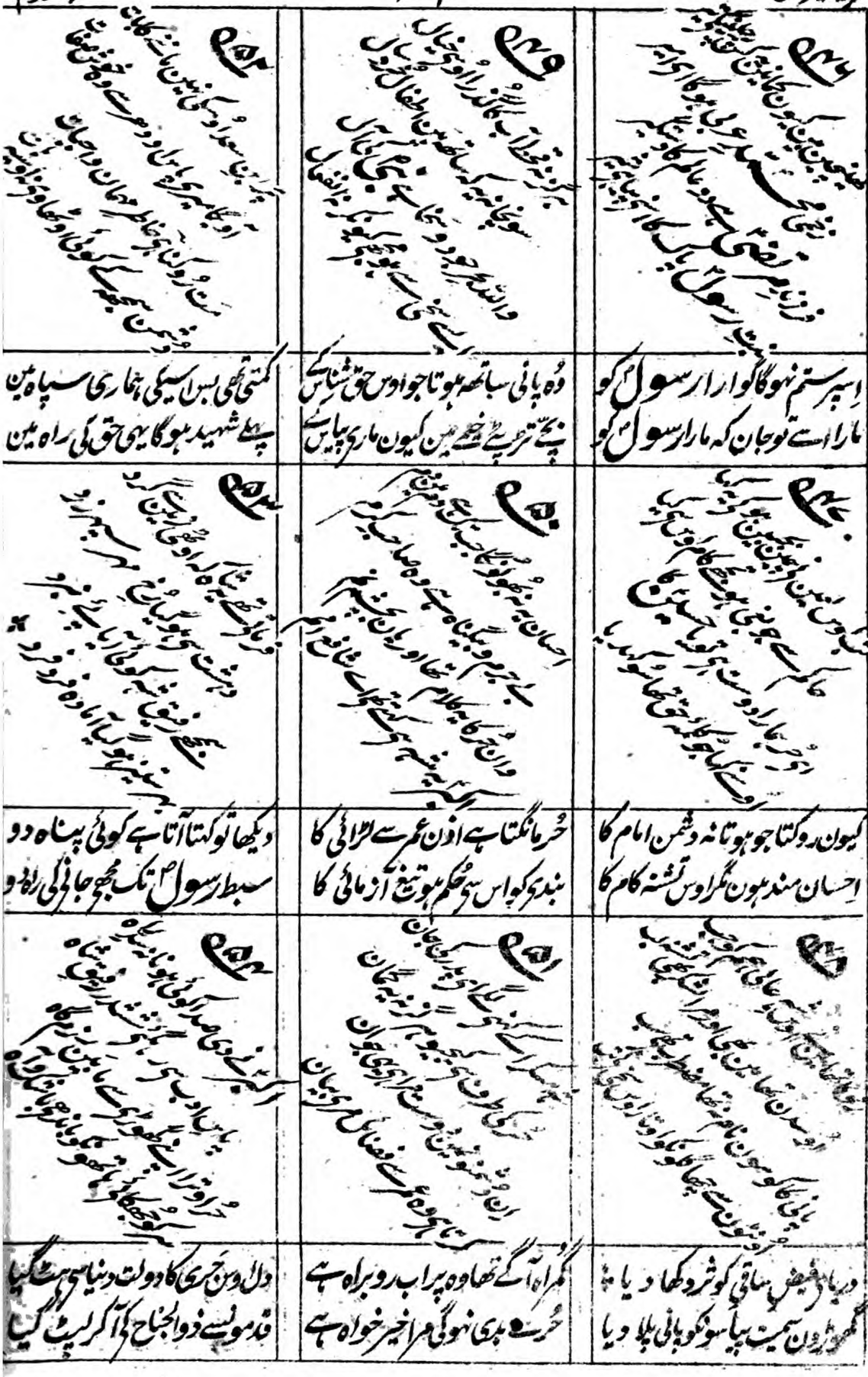

اِس پر ستم نہو گا گوارا رسولؐ کو
مارا اسے تو جان کہ مارا رسولؐ کو

وُہ پانی سامنے ہو تا جو اوس حق شناس کے
بچّے ترپتے دیکھے مین کیون ماری پیاس کے

کمتی تھی بس اسیکی ہماری سپاہ مین
پہلے شہید ہو گا یہی حق کی راہ مین

کیون روکتا جو ہوتا نہ دشمن امام کا
اِحسان مند ہون مگر اوس تشنہ کام کا

حُر مانگتا ہے اذن عمر سے لڑائی کا
بندہ ہو اس سے حکم ہو تیغ آزمائی کا

دیکھا تو کہتا آتا ہے کوئی پناہ دو
سبط رسولؐ تک مجھے جانی کی راہ دو

دریا پہ فیض ساقیٔ کوثر دکھا دیا
گھوڑون سمیت پیاسون کو پانی پلا دیا

گمراہ آگے تھا وہ پر اب روبراہ ہے
حُر سے بدی نہو گی مرا خیر خواہ ہے

دل دین حُر کی دولت دنیا سے ہٹ گیا
قد موسے ذوالجناح کے آکر لپٹ گیا

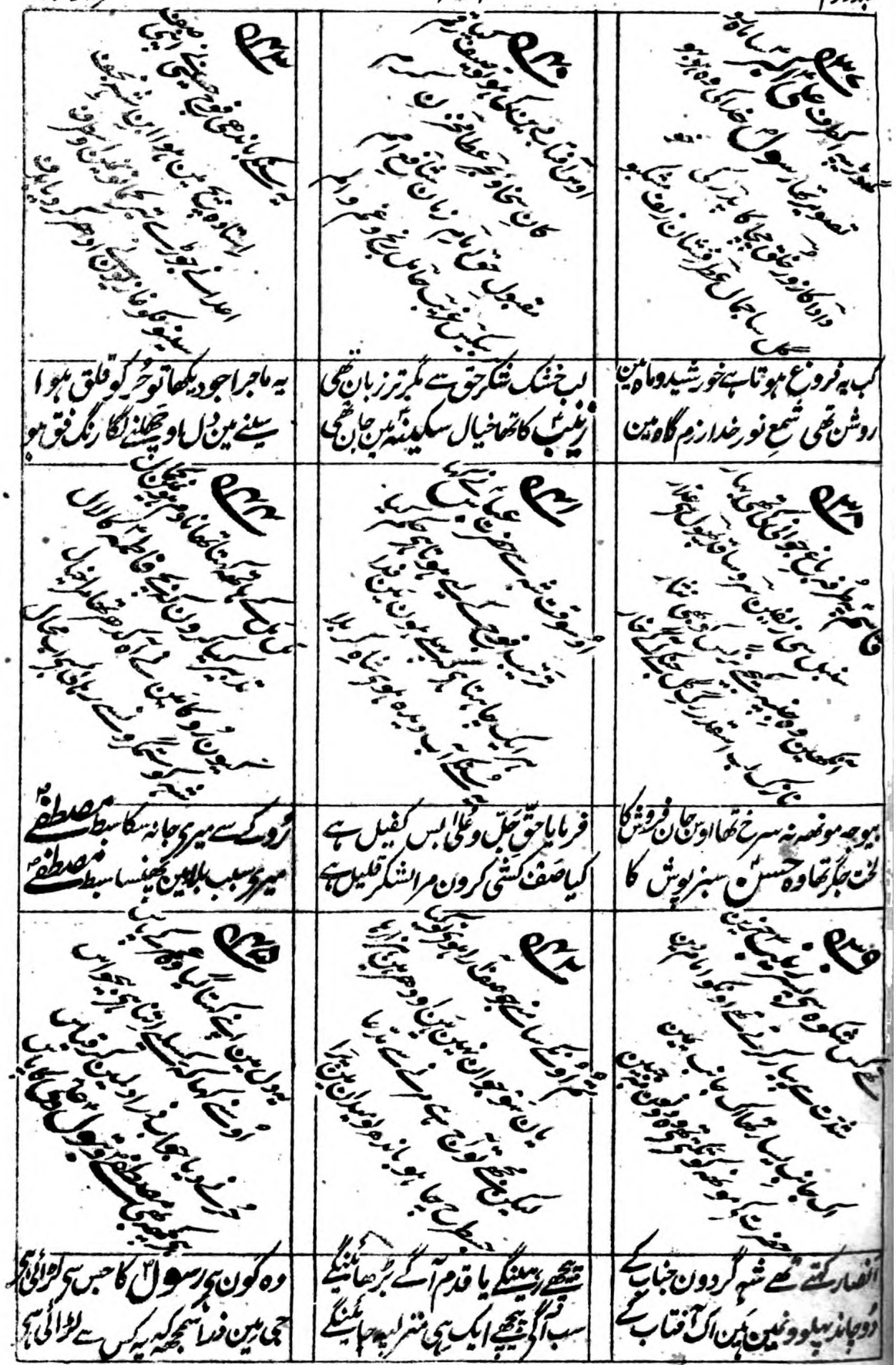

[illegible]

گھیرا ہے سرکشون نے شہ باکمال کو
یارب بچائے فاطمہ زہرا کے لال کو

[illegible]

کیونکر بہکتے بادۂ عرفان سے مست تھے
واللہ حق یہ ہے کہ وہی حق پرست تھے

[illegible]

یوسف کا اونکے سامنے بازار سرد تھا
اک اک جوان جریدۂ عالم مین فرد تھا

[illegible]

آئی صدا بتول کی کیون بیقرار ہو
اس شاہ کم سپاہ پہ مادر نثار ہو

[illegible]

ہیبت سے خاک کرب و بلا زرد ہو گئی
شان و شکوہ فوج ستم گرد ہو گئی

[illegible]

مطلب یہ اونکا تھا کہ ابھی سب کنارے ہون
میدان جنگ مین ہمین پہلے اوتارے ہون

[illegible]

پیاسے تھے پر دلون مین شجاعت کے جوش تھے
کیا حسن اعتقاد تھے کیا سرفروش تھے

[illegible]

خوشرو تھے سب غازی تھے شیرین کلام تھے
دانا تھے مثل سبحہ مطیع امام تھے

[illegible]

غازی تھا صف شکن تھا شجاعت شعار تھا
چہرے سے رعب مرتضوی آشکار تھا

[illegible]

۱۹

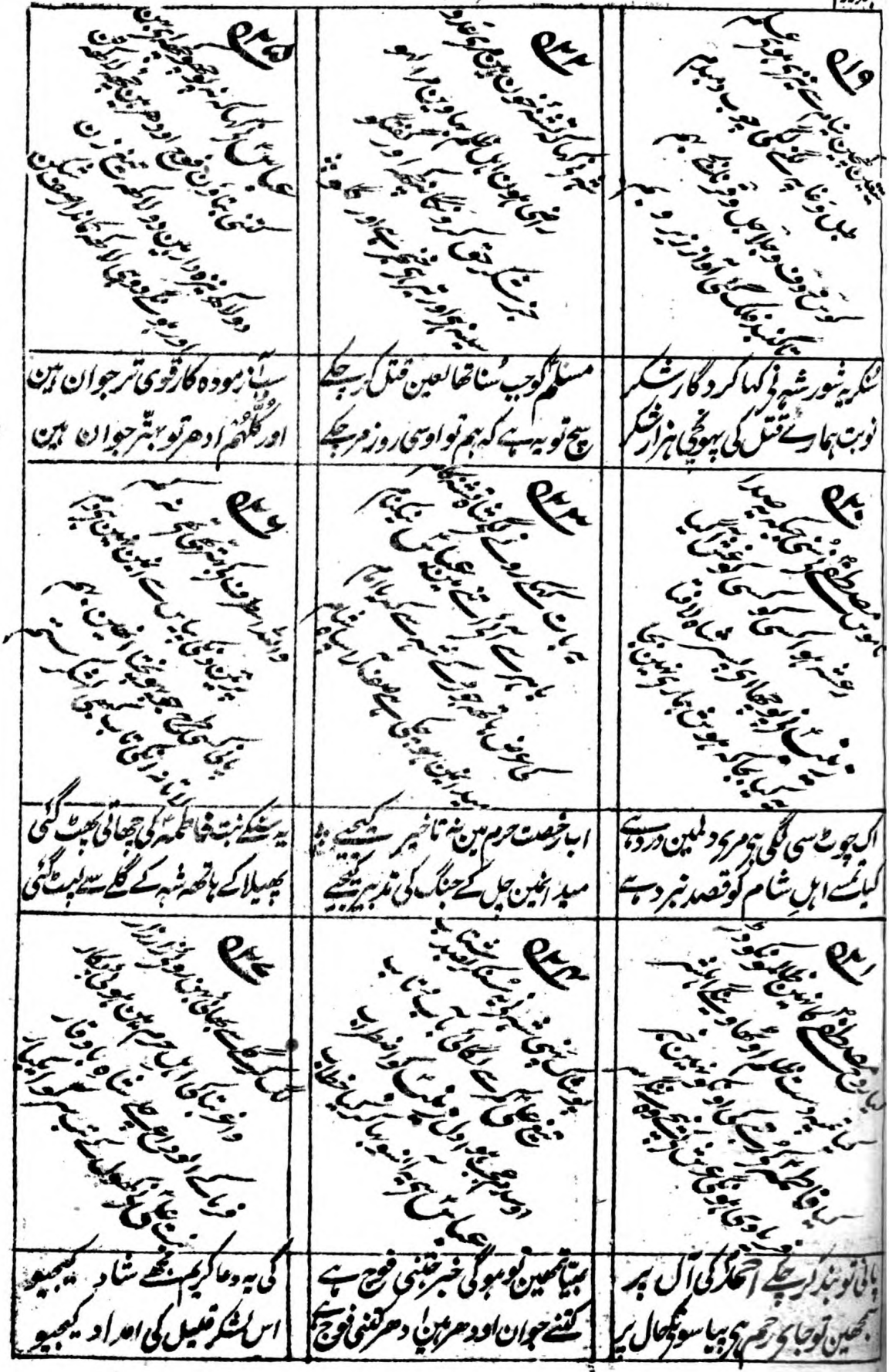

[illegible]

سنکر یہ شور شہ نے کہا کردگار شکر
نوبت ہمارے قتل کی پہونچی ہزار شکر

۲۲

[illegible]

مسلم کو جب سنا تھا لعین قتل کر چکے
سچ تو یہ ہے کہ ہم تو اوسی روز مر چکے

۲۵

[illegible]

سب آزمودہ کار قوی تر جوان ہین
اور کلہم ادھر تو بہتر جوان ہین

۲۰

[illegible]

اک چوٹ سی لگی ہے مرے دل مین درد ہے
کیا تم سے اہل شام کو قصد نبرد ہے

۲۳

[illegible]

اب رخصت حرم مین نہ تاخیر کیجیے
میدان مین چل کے جنگ کی تدبیر کیجیے

۲۶

[illegible]

یہ سنکے بنت فاطمہ کی چھاتی پھٹ گئی
پھیلا کے ہاتھ شہ کے گلے سے لپٹ گئی

۲۱

[illegible]

پانی تو بند کر چکے احمد کی آل پر
سمجھین تو جائے رحم ہے پیاسونکے حال پر

۲۴

[illegible]

بیٹا تمھین تو ہوگی خبر جتنی فوج ہے
کتنے جوان اودھر ہین ادھر کتنی فوج ہے

۲۷

[illegible]

کی یہ دعا کریم مجھے شاد کیجیو
اس لشکر قلیل کی امداد کیجیو

۱۰

بچونکو ماری پیاس کے آتی ہین غش پہ غش
دو دن سے اہلبیت مین ہے شور و غش
ہین بیعت یزید سے حضرت کنارہ کش
مرنے پہ مستعد ہین جوانان ماہ وش

راکب جو اونکے تیر الم کے نشانہ ہین
گھوڑے بھی تین روز سے بے آب و دانہ ہین

۱۱

اعجاز ہے فقط جو کرو منصفی سے غور
ہرگز قدم ٹھہرتے نہ ہوتا کوئی جو اور
ہے کسقدر تعدی و ظلم و جفا و جور
پر ہین وہی حواس بزرگونکا تھا جو طور

پیاسے نہ سمجھو حکم کی آقا کے دیر ہے
شہ کی قلیل فوج مین ایک ایک شیر ہے

۱۲

اون سب کی ضرب تیغ سے دشوار ہے امان
مکی و ہاشمی و قریشی ہین یہ جوان
غازی ہین سرفروش ہین کیا خرد کیا کلان
وہ حملہ ور ہوئے تو یہ انبوہ پھر کہان

دیکھو ہی گے جو خوف کی مارے نہ مر گئے
لاکھون سوار کیا ہوئے پیدل کدھر گئے

۱۳

یہ ذکر تھا ابھی کہ ہوئی یک بیک خبر
خیمے سے بہر جنگ برآمد ہوا عمر
سرکردہ ہائے فوج نے صف اپنی باندھ کر
مجرا کیا شقی کو ادب سے جھکا کے سر

میدان مین سرکشی جو ہر اک نے پسند کی
ایک ایک پر لعین نے نوازش دو چند کی

۱۴

نیزہ دیا کسی کو تو برچھی کسی کو دی
بخشی کسی جوان کو شمشیر قیمتی
تیر و کمان منگا کے کسی کو حوالے کی
بخشا کسی کو دشنہ و خنجر بصد خوشی

جو نامور تھے فوج مین اونکو علم دیے
پیدل جو تھے اونھین فرس خوش قدم دیے

۱۵

سمجھا کے ایک ایک کو کیا دنے کہا
تم غازیونکو آج ہے شیرونکا سامنا
حاکم کا چاہیے کرو حق نمک ادا
پیچھے ہٹے نہ پاؤن کسی کا دم وغا

جو جسکو ماری حکم یہ بے اختلاف ہے
اوسکا سلاح و اسپ اوسی کو معاف ہے

۱۶

اور دوسری کروگے جو تم اس مہم کو سر
لوٹینگے چل کے خیمۂ سلطان بحر و بر
واللہ یزدجرد کی بیٹی کا ہے وہ گھر
بیحد و بیحساب ملیگا متاع و زر

لینے کا اوسکے کچھ نہین ہمکو خیال ہے
سب بانٹ لیجیو وہ تمھارا ہی مال ہے

۱۷

زہرا کی بیٹیان ہین غریب و شکستہ بال
دنیا کا اونکے پاس نہین کچھ متاع و مال
اونکا وہی ہے حال جو تھا فاطمہ کا حال
پر تم کچھ اونکے پردے کا مت کیجیو خیال

حیدر کی دین دوہائی کہ روئین پکار کے
لے آنا اونکے سر سے ردائین اوتار کے

۱۸

یہ کہکے فوج کا وہ لگا کرنے بند و بست
منظور اوسکو فوج حسینی کی تھی شکست
ہموار ہوگئی جو زمین تھی بلند و پست
آگے بڑھائے جن کے جوانان تیز دست

چاؤش دل بڑھانے لگے نوجوانونکے
اوڑنے لگے ہوا سے پھریرے نشانونکے

لہ کیا و بمعنی مکار و بسیار حیلہ گر ۱۲

۱ مرثیہ

مشرق سے صبح کی جو سپیدی عیاں ہوئی
اور پردۂ حجاب میں ظلمت نہاں ہوئی
روشن چراغ مہر سے بزم جہاں ہوئی
اعدا میں فکر قتل امام زماں ہوئی

نیزے سنبھالے تیغ و سپر باندھنے لگے
آل نبیؐ کے خون پہ کمر باندھنے لگے

۲

کہتا تھا کوئی اوس سے کر اپنی زبان کو بند
اللہ کو غرور کی باتیں نہیں پسند
مقدور پر بھی عجز ہی کرتے ہیں ہوشمند
لرزاں ہے مارے خوف کے اپنا تو بند بند

جنگ اوس سے ہے جو سبط رسالت پناہ ہے
سید ہے ابن فاطمہؑ ہے بیگناہ ہے

۳

رکھا کسی نے خود کو سر پر بعزم جنگ
خنجر بجا کمر میں کسی نے چٹا کے سنگ
پہنی زرہ کسی نے نہیں کر قبائے تنگ
بولا زرہ کہاں میں کوئی جوڑ کر خدنگ

چٹکی سے میری تیر یہ جسدم روانہ ہو
پیشانی حسینؑ الٰہی نشانہ ہو

۴

کہتا تھا کوئی یہ کرتا تھا گفتگو
اسپر علم کرونگا سر شاہ نیکخو
کہتا تھا تیغ تول کے یوں کوئی کینہ جو
ہے آب اسکی اور شہ لب تشنہ کا گلو

چن چن کے آج آل پیمبرؐ کو مار لیے
برچھی سے لاکھ میں علی اکبرؑ کو مار لیے

۵

دستانوں کو پہن کے یہ کہتا تھا کوئی بات
بھرتے ہیں خون آل محمدؐ میں آج ہات
اور سج کے چار آئینہ کوئی زبون صفات
کہتا تھا جب لڑینگے شہنشاہ کائنات

مجروح ہونگے پہلے ہی وہ میرے وار سے
اسپر نہ خط پڑیگا کبھی ذوالفقار سے

۶

چمکا کے اسپ کو کوئی کرتا تھا یہ کلام
سنتا ہوں ہے قلیل بہت لشکر امام
کیوں اسقدر ہیں خوف زدہ ساکنان شام
واللہ راہوار ونکی جسوقت لیں لگام

اکدم میں جا پڑینگے یہ بجلی سے کوند کر
پیاسوں کو مار ڈالینگے ٹاپوں سے روند کر

۷

ہم تم ہیں جس طرف ہے اودھر فوج لاتعد
چاروں طرف سے اسپہ چلی آتی ہے مدد
حیدر ہے جسکا باپ محمدؐ ہے جسکا جد
اوسکو جوان ملے ہیں بہتر بجد و کد

ناحق ہے اوسپہ ظلم جدھر حق ثبوت ہے
غیرت کی یہ جگہ ہے مقام سکوت ہے

۸

کچھ مرضی خدا میں نہیں جا ہے دم زدن
نانا ہو جس امام کا محبوب ذوالمنن
افسوس ہے کہاں وہ کہاں کربلا کا بن
خاصان حق ہی سہتے ہیں رنج و غم و محن

شاید خدا کو بیکسی اسکی پسند ہے
کھانے کا ذکر کیا ہے کہ پانی بھی بند ہے

۲۴۴

اے دیدہ یار و سرو سامان الوداع
اے بنت مصطفیٰ کے دل و جان الوداع
اے دو جہان کے سید و سلطان الوداع
اے شیعیان ہند کے مہمان الوداع

آہ و بکا سے ہم کبھی غافل نہ ہوئینگے
جب تک جئینگے آپکی غربت پہ روئینگے

۲۴۵

مولا ضریح پاک پہ بلوائیے شتاب
اب ہجر کی انیس کے دل کو نہیں ہے تاب
رہ جائیگی ہوس جو دیا زیست نے جواب
خاک شفا ملے مجھے یا ابن بوتراب

اچھی نہیں مریض کو دوری مسیح سے
حسرت یہ ہے کہ روؤں لپٹ کر ضریح سے

سلام

۱ مرا راز دل آشکارا نہیں
وہ دریا ہوں جسکا کنارا نہیں

۲ وہ گل ہوں جدا سب سے ہے جسکا رنگ
وہ بو ہوں کہ جو آشکارا نہیں

۳ وہ پانی ہوں شیریں نہیں جسمیں شور
وہ آتش ہوں جسمیں شرارا نہیں

۴ بہت زال دنیا نے دیں بازیاں
میں وہ نوجوان ہوں کہ ہارا نہیں

قطعہ

۵ فقیروں کی مجلس سے سب سے جدا
امیروں کا یاں تک گذارا نہیں

۶ سکندر کے خاطر بھی ہے سد باب
جو دارا بھی ہو تو مدارا نہیں

۷ گئے پہنے نعلین وان مصطفیٰ
فرشتے کا جس جا گذارا نہیں

۸ جہنم سے ہم بیقراروں کو کیا
جو آتش پہ ٹھیرے وہ پارا نہیں

۹ پھرے دوست جب ہو گئی قبر بند
کھلا اب کہ کوئی ہمارا نہیں

۱۰ گرے ڈگمگا کر زمیں پر حسین
فرس سے کسی نے اوتارا نہیں

۱۱ ترے صبر کے میں فدا یا حسین
مچھری کے تلے دم بھی مارا نہیں

۱۲ کسی نے تری طرح سے اے انیس
عروس سخن کو سنوارا نہیں

رباعی

گھر میں ڈھونڈو نہ انجمن میں ڈھونڈو
مرقد میں نہ ڈھونڈو نہ کفن میں ڈھونڈو
گلزار نجف میں مدح خواں ہوگا انیس
بلبل کو جو ڈھونڈو تو چمن میں ڈھونڈو

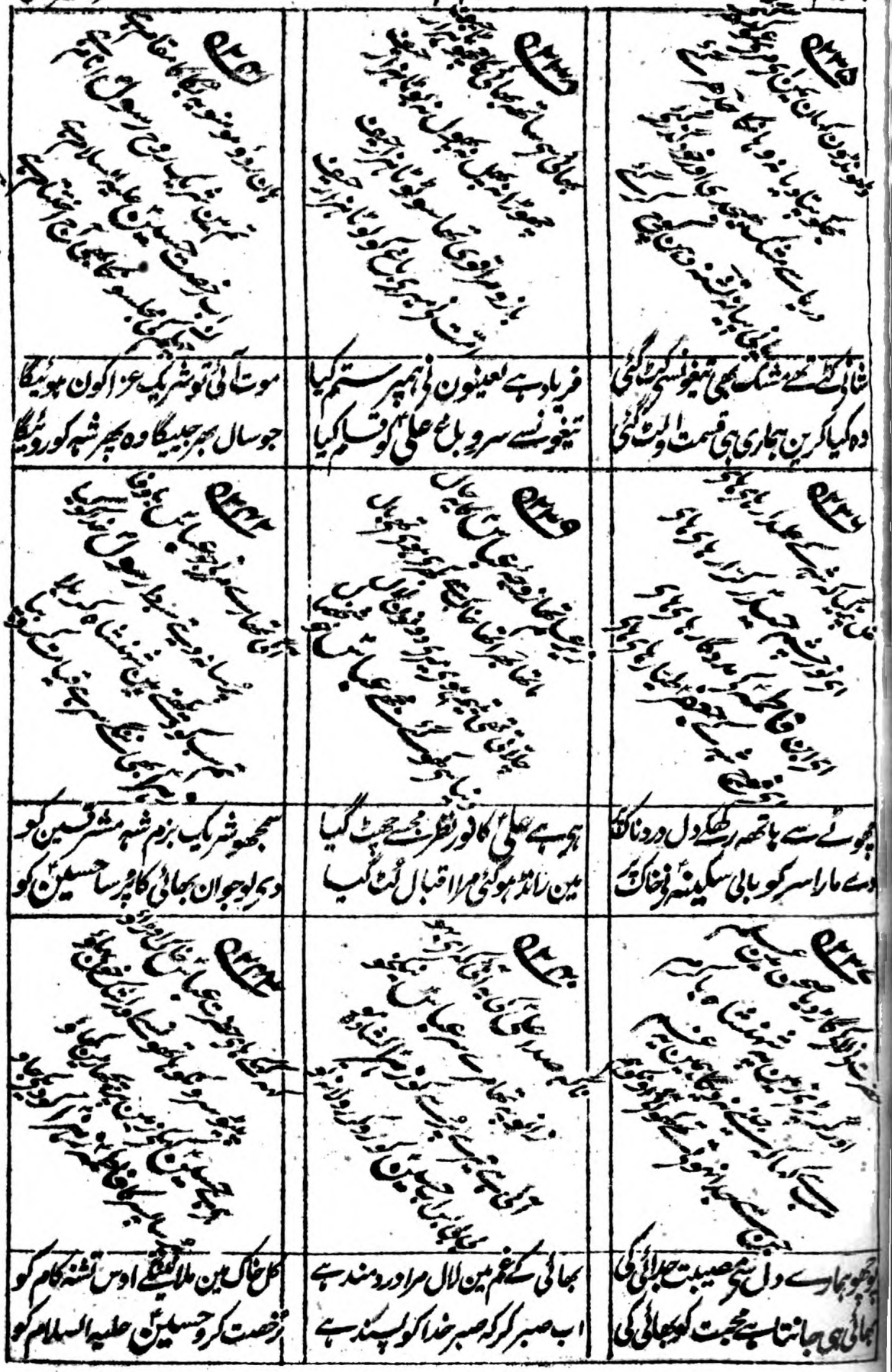

۲۳۵

[illegible]

شانے کٹے تھے مشک بھی تیغوں سے کٹ گئی
وہ کیا کرین ہماری ہی قسمت اولٹ گئی

۲۳۶

[illegible]

چھوٹے سے ہاتھ رکھکے دل دردناک پر
دے مارا سر کو بالی سکینہؑ نے خاک پر

۲۳۷

[illegible]

پوچھو ہمارے دل سے مصیبت جدائی کی
بھائی ہی جانتا ہے محبت کو بھائی کی

۲۳۸

[illegible]

فریاد ہے لعینون نے ہم پر ستم کیا
تیغون سے سر و بازو علیؑ کو قلم کیا

۲۳۹

[illegible]

ہے ہے علیؑ کا نور نظر مجھ سے چھٹ گیا
مین رانڈ ہو گئی مرا اقبال لٹ گیا

۲۴۰

[illegible]

بھائی کے غم مین لال مرا دردمند ہے
اب صبر کر کہ صبر خدا کو پسند ہے

۲۴۱

[illegible]

موت آئی تو شریک عزا کون ہوئیگا
جو سال بھر جئیگا وہ پھر شہ کو روئیگا

۲۴۲

[illegible]

سمجھو شریک بزم شہ مشرقین کو
دے لو جوان بھائی کا پرسا حسینؑ کو

۲۴۳

[illegible]

کل خاک مین ملائینگے اوس تشنہ کام کو
رخصت کرو حسینؑ علیہ السلام کو

۲۲۶

اکبر نے عرض کی کہ چچا جان مر گئے
جھک کر پکارے شاہ کہ بھیا کدھر گئے
مونھ تو اوٹھاؤ خاک سے رخسار بھر گئے
واحسرتا حسین کو بو آس کر گئے



اب کون دیگا دکھ مین نبی کے پسر کا ساتھ
دم بھر مین تمنے چھوڑ دیا عمر بھر کا ساتھ

۲۲۷

اے میرے شیر صف شکن اے میرے نوجوان
پاؤنگا تمسا چاہنے والا مین اب کہان
شیر خدا کا آج جہان سے مٹا نشان
تمکو حسین جانتا تھا اپنے تن کی جان

تیغون مین اب سپر نہین بھائی کی ہوتے ہو
بازو کٹائے شیر سے دریا پہ سوتے ہو

۲۲۸

آتی ہی بھائی تھی ترائی کی جا تمھین
اللہ کیا پسند تھی یا نکی ہوا تمھین
بخشی خدا نے قبر بھی سب سے جدا تمھین
آخر وہی ہوا کہ جو منظور تھا تمھین

اتنی جگہ کے واسطے بچھڑے حسین سے
بھیا ہوا ہی سرد مین اب سو وچین سے

۲۲۹

قسمت مین ہی کہ دھوپ ہو جنگل کی اور ستم
کیا تفرقہ دکھایا ہے گردون نے ہی ستم
کیا خوب ہو اگر یہین نکلے ہمارا دم
الفت یہ چاہتی تھی کہ قبرین بھی ہون جم

روئین سرہانے بیٹھ کے جو سوگوار ہون
ہم دونون بھائیون کے برابر مزار ہون

۲۳۰

آئی صدا ای حضرت خاتون روزگار
ہے ہے جہان سے اوٹھ گیا ایسا وفا شعار
اے میرے لال تیرے تڑپنے کے مین نثار
میرا پسر ہے آج سے عباس نامدار

بیٹا بلائین لاش کی لینے کو آئی ہون
پرسا تمھارے بھائی کا دینے کو آئی ہون

۲۳۱

واری تم اب یہ مشک و علم لیکے جاؤ گھر
ایسا نہو نکل پڑے زینب برہنہ سر
چلائے تب یہ رو کے شہنشاہ بحر و بر
امان کمر ٹوٹ گئی جائین اب کدھر

ہم مر گئے کہ خلق سے بھائی گذر گیا
بازو ہمارا تھامنے والا تو مر گیا

۲۳۲

اکبر سے پھر کہا کہ علم خاک سے اوٹھاؤ
پرخون یہ مشک خیمۂ عصمت مین لیکے جاؤ
بیوہ ہوئی چچی اوسے پرسا دو خاک اوڑاؤ
بیٹا چچا سے بچون کو جا کر گلے لگاؤ

پوچھین جو سب کہ سبط پیمبر کدھر گئے
کہدیجیو کہ بھائی کے لاشے پہ مر گئے

۲۳۳

اکبر یہ شہ سے سنکے جو روئے بصد بکا
تڑپے نہ کیا آہ کر کے شہنشاہ کربلا
ناگاہ آئی در سے سکینہ کی یہ صدا
بابا مین اب نکلتی ہون گھر سے برہنہ پا

روتی ہین آپ کیون مری عمو کدھر گئے
حضرت نے دی صدا کہ جہان سے گذر گئے

۲۳۴

فرمائے یہ زمین سے اوٹھے شاہ انس و جان
رو کر علم سے باندھ دی وہ مشک خونچکان
پہونچے حرم سرا کے جو نزدیک ناگہان
سر پیٹ کے سکینہ نے تب یہ کیا بیان

اندھیر ہے جہان مجھے کچھ سوجھتا نہین
ہے ہے علم تو آیا ہے میرا چچا نہین

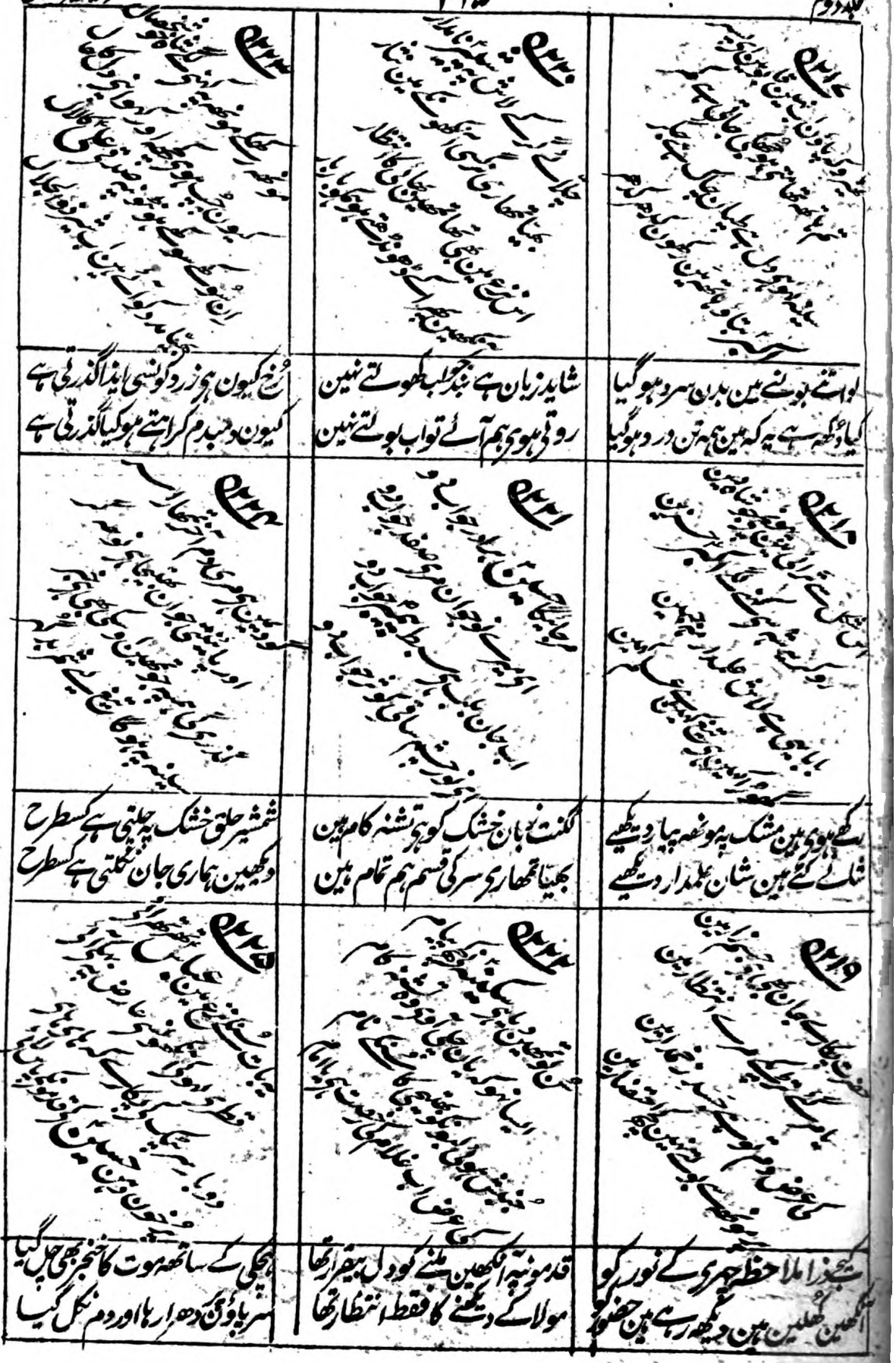



۹۹

کہتا تھا گر رسول سے اک بار ہل مدد
کیا منھ جو مشک لے کوئی جنت کا ہاتھ میں

دیکھو وہ مشک آئی ہے شہ انس و جان کی
ای بے حمیتو مری جاں اسکے ساتھ ہے

بڑھکے جواب دیتے تھے عباس نوجوان
بھائی کے ہاتھ بھائی سے بھائی ملا ہوا

۲۰۰

طفلی سے تھی یہ این علی کو لگن بہت
دونو برابر این ہیں اک شاہ کے دو فوج

دونو اماں ہیں ایک شہنشاہ کے دو فوج
اک مشک ہے تو ایک ہے دریا کے دو فوج

اک سے ہیں ایک نام ہے دونو کی آن کا
گر مر گئے تو رنج و الم لیکے جائینگے

مختار انکا جو ہے اوسے دیکے جائینگے
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۰۱

جھپٹے کبھی تھے تیغ پہ دونو کی تیغ پر
دونو طرف کا نیزہ خطی تھا قریب قریب

دونو طرف کی صورت شیر اور ریب قریب
عباس صف شکن تھے علی کے نصیب قریب

تھی تیغ دو دم کی بھی بلندی نصیب قریب
سن سن پلٹ کے چلنے میں کمریں جو کٹ گئیں

آدھی صفیں تو بیچ گئیں آدھی اوٹ گئیں

۲۰۲

وقت بھاگ کر وہ بڑھے صاحب ذوالفقار
بیٹھے تھے مشک لے کے جو ہو کر امیر نہر

دیکھا یہ سب نے ہو گئے عباس نہر پر
پانی کے واسطے یہ کبھی رن پڑا نہیں

کاندھے پہ مشک لے کے کوئی یوں لڑا نہیں
صدمہ ادھر تو مشک کا جاں حزیں پہ تھا

دیکھا جو پھر کے دست مبارک زمین پہ تھا

۲۰۳

ہاتھ اور فوج کا ہوا وہ پار جان جان
خافہ وہ میں وہ نکلا وہ سوئی ہوئی جہان

لڑنے کی فکر شکل کا دھڑکا علی کو جان جان
چمکی سنان تو روح بدن سے رواں ہوئی

جی سن سے ہو گیا کہ یہ برچھی کہاں گئی
رو کا سپر پہ تیر تو خاطر نشان ہوئی

۲۰۴

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
نیزے تھے اور چاند سے بہلو دلیر کے

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
تیروں نے چھان ڈالا تھا سینے کو شیر کے

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۰۵

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
دیکھلا رہے تھے رنگ علی کی لڑائی کا

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
احدا کی خون سے لال تھا سبزہ ترائی کا

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۰۶

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
بھاگے عدو کو روکے کھڑے تھے بار بار

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
دو ذوالفقار تھیں کہ دو شیر تھے کچھار

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۰۷

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
نعرے تھے حیدری کہ پھریرے تھے بار بار

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
تھی تیغ دو دم کی بھی بلندی نصیب قریب

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۰۸

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
بڑھ بڑھ کے حملے کرتے تھے لشکر پہ بار بار

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
تیروں نے چھان ڈالا تھا سینے کو شیر کے

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۰۹

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
نیزے تھے اور چاند سے بہلو دلیر کے

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
تیروں نے چھان ڈالا تھا سینے کو شیر کے

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۰

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
چمکی سنان تو روح بدن سے رواں ہوئی

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
رو کا سپر پہ تیر تو خاطر نشان ہوئی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۱

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۲

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۳

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۴

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۵

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۶

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۷

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۸

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۱۹

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۰

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۱

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۲

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۳

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۴

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۵

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۶

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۷

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۸

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۲۹

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۰

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۱

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۲

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۳

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۴

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۵

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۶

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۷

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۸

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۳۹

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۰

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۱

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۲

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۳

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۴

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۵

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۶

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۷

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۸

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۴۹

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۰

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۱

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۲

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۳

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۴

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۵

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۶

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۷

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۸

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۵۹

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۰

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۱

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۲

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۳

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۴

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۵

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۶

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۷

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۸

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۶۹

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۷۰

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۷۱

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۷۲

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۷۳

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۷۴

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۷۵

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۷۶

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہر ہر طرف سناں

تیغیں چلیں عقب سے شہ بے نظیر کی
ہر سمت تھی سپر ہر طرف تھی سپر کی

پہنچی نہ تھی کہ بیچ میں برچھی سپر کی
احداہدف بنائی تھے کینہ سے مشک کو

پر یہ جدا نہ کرتی تھے سینے سے مشک کو

۲۷۷

دیکھا یہ ایک نے کہ علی کا ہے نیزہ باز
ہر ہر طرف سے تیر تھے ہ

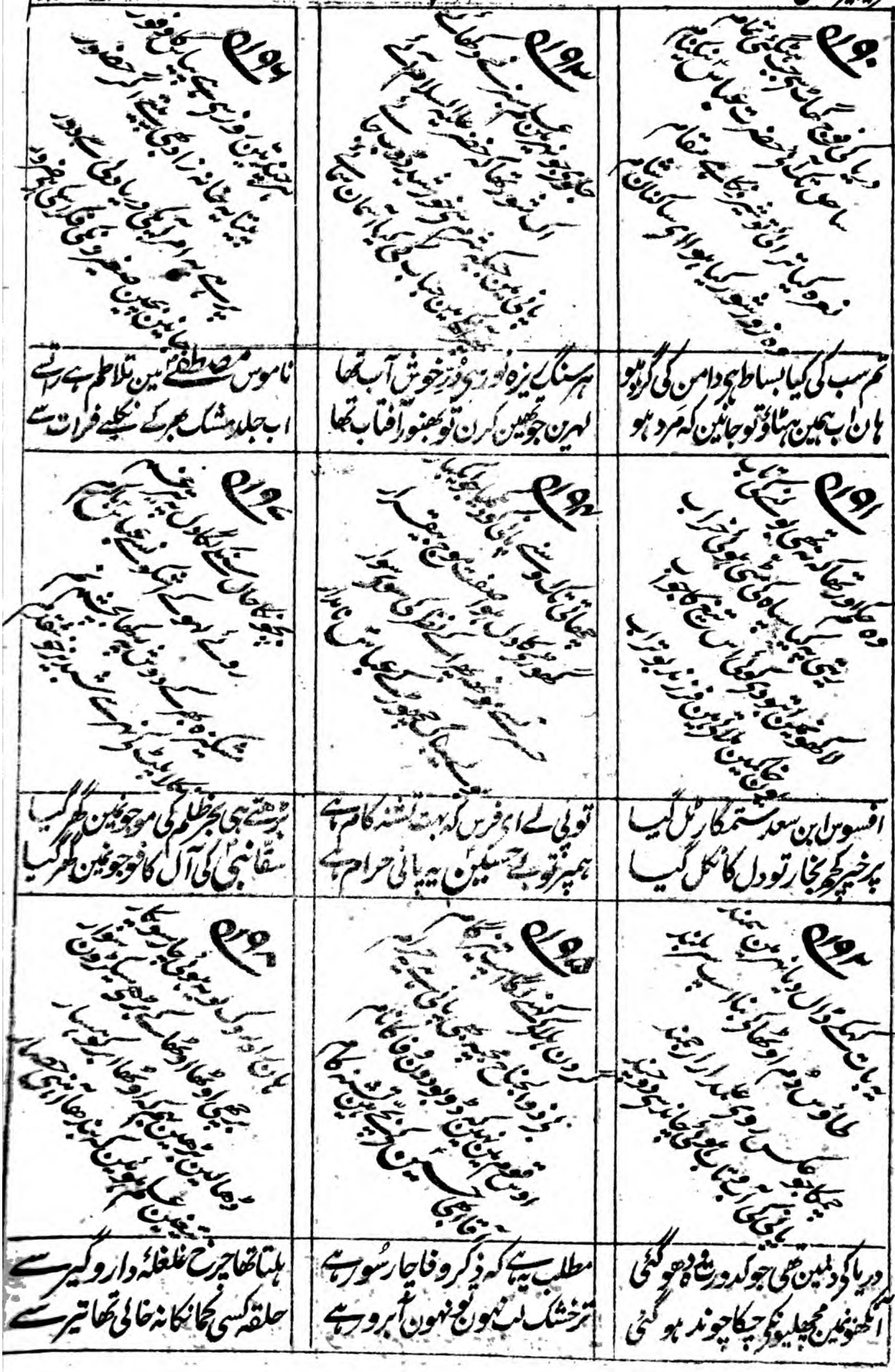

تم سب کی کیا بساط ہے دامن کی گر ہو
ہان اب ہمین ہٹاؤ تو جانین کہ مرد ہو

ہر سنگ ریزہ نور کی دُر خوش آب تھا
لہرین جو تھمین کرن تو بھنور آفتاب تھا

ناموس مصطفےٰ مین تلاطم ہے رات سے
اب جلد مشک بھر کے نکلیے فرات سے

افسوس ابن سعد ستمگار ٹل گیا
پر خیر کچھ بخار تو دل کا نکل گیا

تو پی لے اے فرس کہ بہت تشنہ کام ہے
ہمپر تو بے حسین یہ پانی حرام ہے

بڑھتے ہی بحر ظلم کی موجین گھر گیا
سقائ نبی کی آل کا فوجون مین گھر گیا

دریا کی دل مین تھی جو کدورت وہ دھو گئی
آنکھون مین مچھلیون کی چکاچوند ہو گئی

مطلب یہ ہے کہ ذکر وفا چار سُو رہے
تر خشک لب نہون تو نہون آبرو رہے

ہلتا تھا چرخ غلغلۂ دار و گیر سے
حلقہ کسی کمان کا نہ خالی تھا تیر سے

۱۵۱

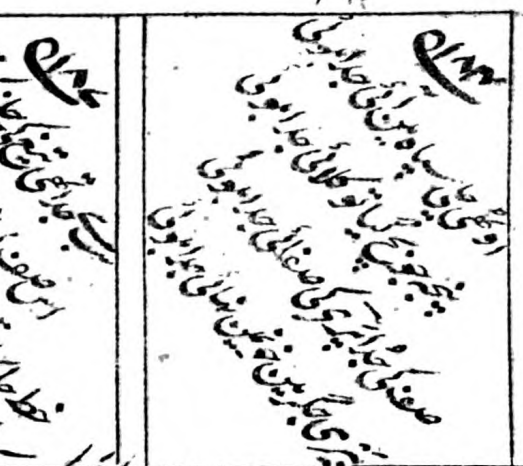

دو تلیاں بھی بہر تماشا تلی رہیں
سر کٹ کے گر پڑا مگر آنکھیں کھلی رہیں

۱۵۲

دم توڑتے پیامرے کوئی پروا ذرا نہ تھی
نکلی جو خون میں پیر کے پھر آشنا نہ تھی

۱۵۳

کترا کے لو بچر آئی لہو جاتی ہوئی
چلتی ہے بہ تو راہ کو بھی کاٹتی ہوئی

۱۵۴

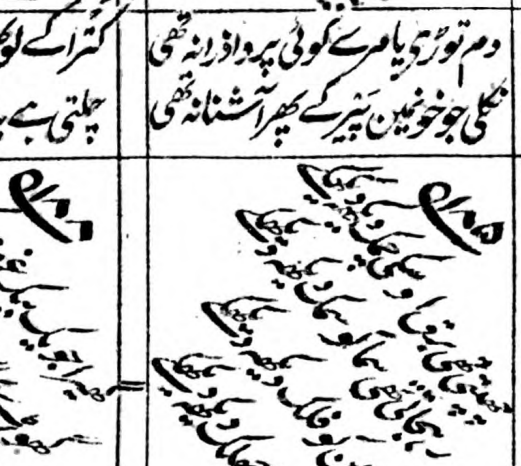

وہ تہلکے بھی ہول قیامت سے کم نہ تھے
کیا تفرقہ پڑا تھا کہ اعضا بہم نہ تھے

۱۵۵

جوہر میں پیچ و تاب تھا زلفوں کے جال کا
بجلی کی زرق برق تھی چشم غزال کا

۱۵۶

دن چھپ گیا یہ گرد پڑی روئے مہر پر
مٹی کا پل بندھا تھا محیط سپہر پر

۱۵۷

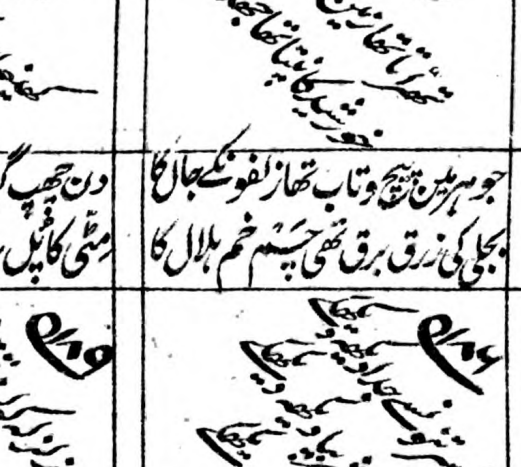

جو اوسکا کام تھا سو وہ چھری کے ساتھ تھا
جسکا قدم بڑھا نہ سپر تھی نہ ہاتھ تھا

۱۵۸

کہتی تھی تیغ گو کہ سر وہی کا ہاتھ ہوں میں
تو میرے دم کے ساتھ ہے میں تیرے ساتھ ہوں

۱۵۹

اندھیر ہے اودھی برکت اب جہان سے
اوٹھ گیا زمین کا طبق آسمان سے

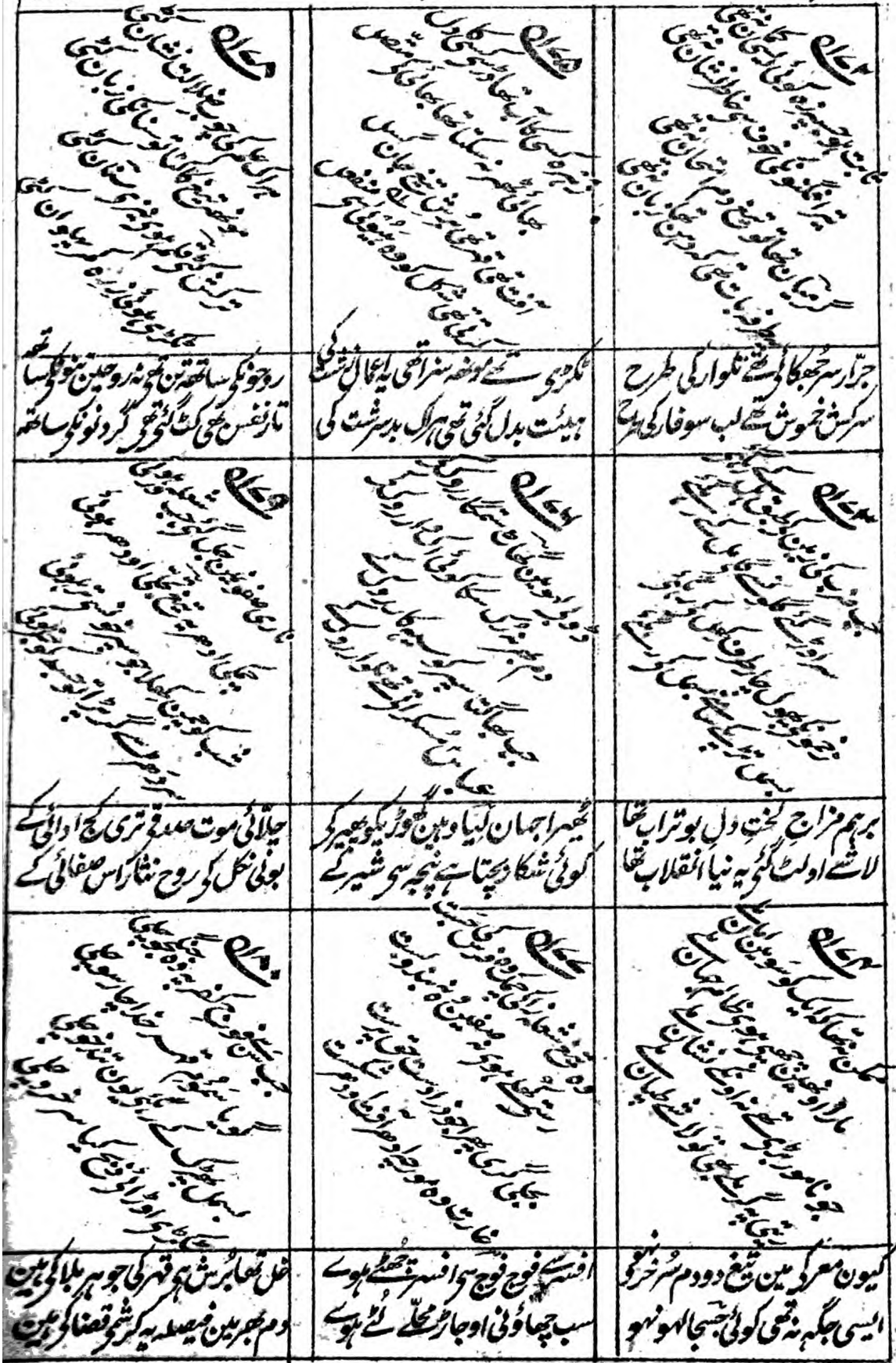

۱۶۳

کھا کھا گئی صفوں کو برابر لڑائی مین
ٹھیری نہ بے لہو پیے دم بھر لڑائی مین
ثابت رہے تھے جنکے قدم ہر لڑائی مین
پہلے اونھین کے کاٹ گئی سر لڑائی مین

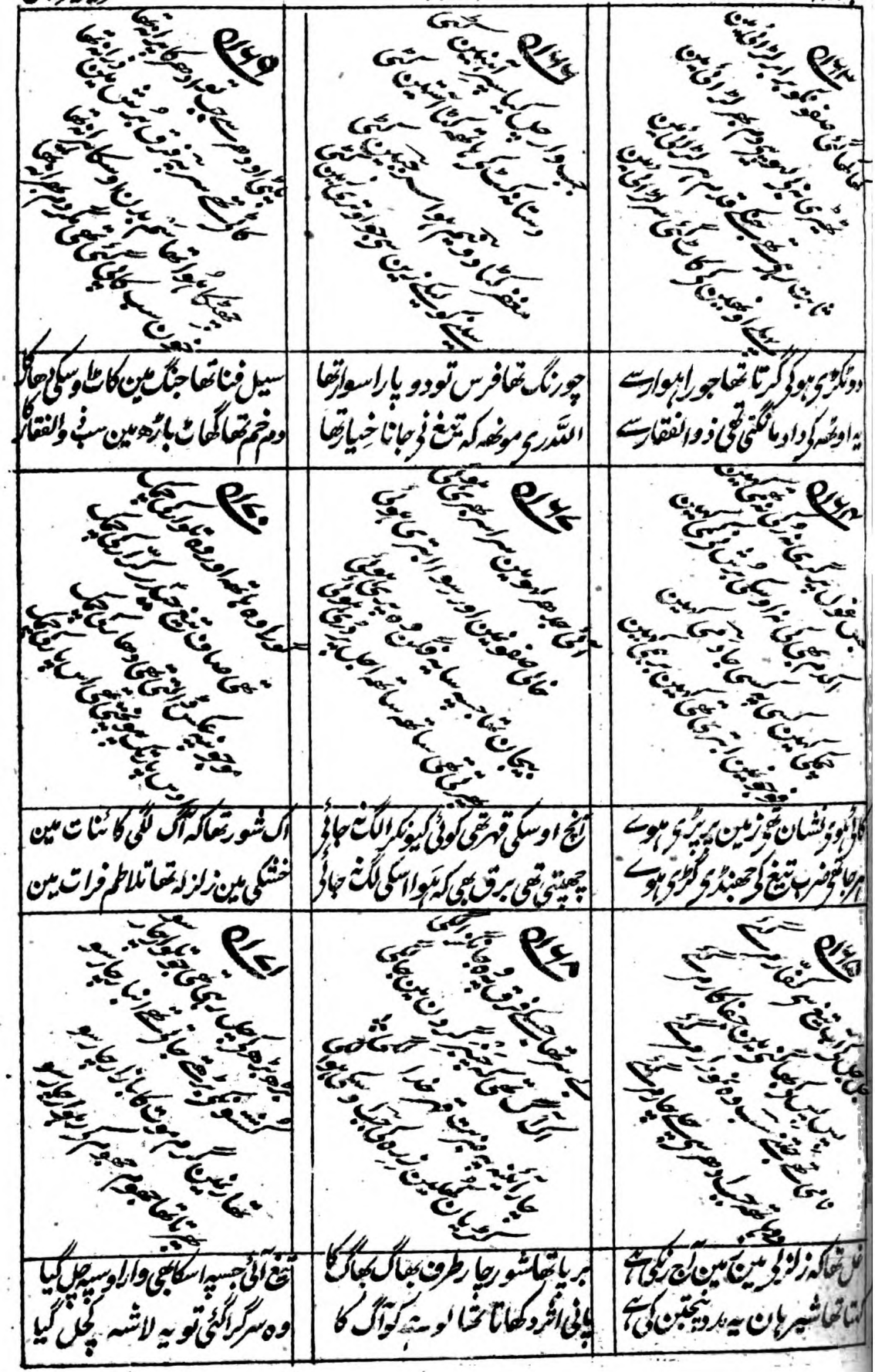

دو ٹکڑے ہو کے گرتا تھا جو راہوار سے
یہ اوٹھ کے داد مانگتی تھی ذوالفقار سے

۱۶۴

جس غول پر گری نہ رکی نہ تھمی کہین
اک دم بھی کی نہ اوسکی برش نے کمی کہین
چمکی کہین کسی پہ کسی جا دمی کہین
فوجون مین ابتری تھی کہین برہمی کہین

کاٹے ہوئے نشان تھے زمین پر پڑے ہوئے
ہر جا تھے ضرب تیغ کے جھنڈے گڑے ہوئے

۱۶۵

جل جل کے آب تیغ سے کفار مر گئے
پس پس کے بھاگنے مین جفاکار مر گئے
نامی تھے جتنے سب وہ نمودار مر گئے
دو ہاتھ جب ادھر سے چلے چار مر گئے

غل تھا کہ زلزلے مین زمین آج رنگی ہے
کہتا تھا شیر ہان یہ مدد پنجتن کی ہے

۱۶۶

جب وار چل گیا سپر آہنین کٹی
دستانہ کٹ کے ہاتھ کٹا آستین کٹی
مغفر کٹا دو نیم ہوا سر جبین کٹی
سینے کو لیکے زین سے جو اوتری زمین کٹی

چورنگ تھا فرس تو دو پارا سوار تھا
اللہ ری مونھ کہ تیغ نے جانا خیار تھا

۱۶۷

آئی جدھر لہو مین سراسر بھری ہوئی
خالی صفون مین اور رسوا ابتری ہوئی
بیجان تھا جسپہ سایہ فگن وہ پری ہوئی
بھرتی تھی ساتھ ساتھ اجل پر ڈری ہوئی

آنچ اوسکی قہر تھی کوئی کیونکر الگ نہ جائے
چھپتی تھی برق بھی کہ ہوا اسکی لگ نہ جائے

۱۶۸

بے سر تھا جسکے فرق پہ وہ جانگزا لگی
اک آگ تھی کہ چنبر گردن مین جا لگی
چار آئینہ پہ ضربت قہر خدا لگی
کڑیان کھلین زرہ کی جب اوسکی ہوا لگی

برپا تھا شور چار طرف بھاگ بھاگ کا
پانی اثر دکھاتا تھا لوہے کو آگ کا

۱۶۹

پٹی اودھر سے جب تو ادھر کا پرانہ تھا
کاٹے تھے سر پہ فرق برش مین ذرا نہ تھا
چھٹکا ہوا تھا سم بدن اوسکا ہرا نہ تھا
خون سب کا پی گئی تھی مگر دم بھرا نہ تھا

سیل فنا تھا جنگ مین کاٹ اوسکی دھار کا
دم خم تھا گھاٹ باڑھ مین سب ذوالفقار کا

۱۷۰

گورا وہ ہاتھ اور وہ تلوار کی چمک
تھی صاف تیغ حیدر کرار کی چمک
موجون پہ عکس ڈالتی تھی دھار کی چمک
دس پار تک پہونچتی تھی اس پار کی چمک

اک شور تھا کہ آگ لگی کائنات مین
خشکی مین زلزلہ تھا تلاطم فرات مین

۱۷۱

بڑھ بڑھ کے چل رہی تھی جو تلوار چار سو
کشتون کے بڑھتے جاتے تھے انبار چار سو
تھا زمین گرم موت کا بازار چار سو
پھرتا تھا جھوم جھوم کے رہوار چار سو

تیغ آئی جسپہ اسکا بھی وار اوسپہ چل گیا
وہ سر گرا گئی تو یہ لاشہ کچل گیا

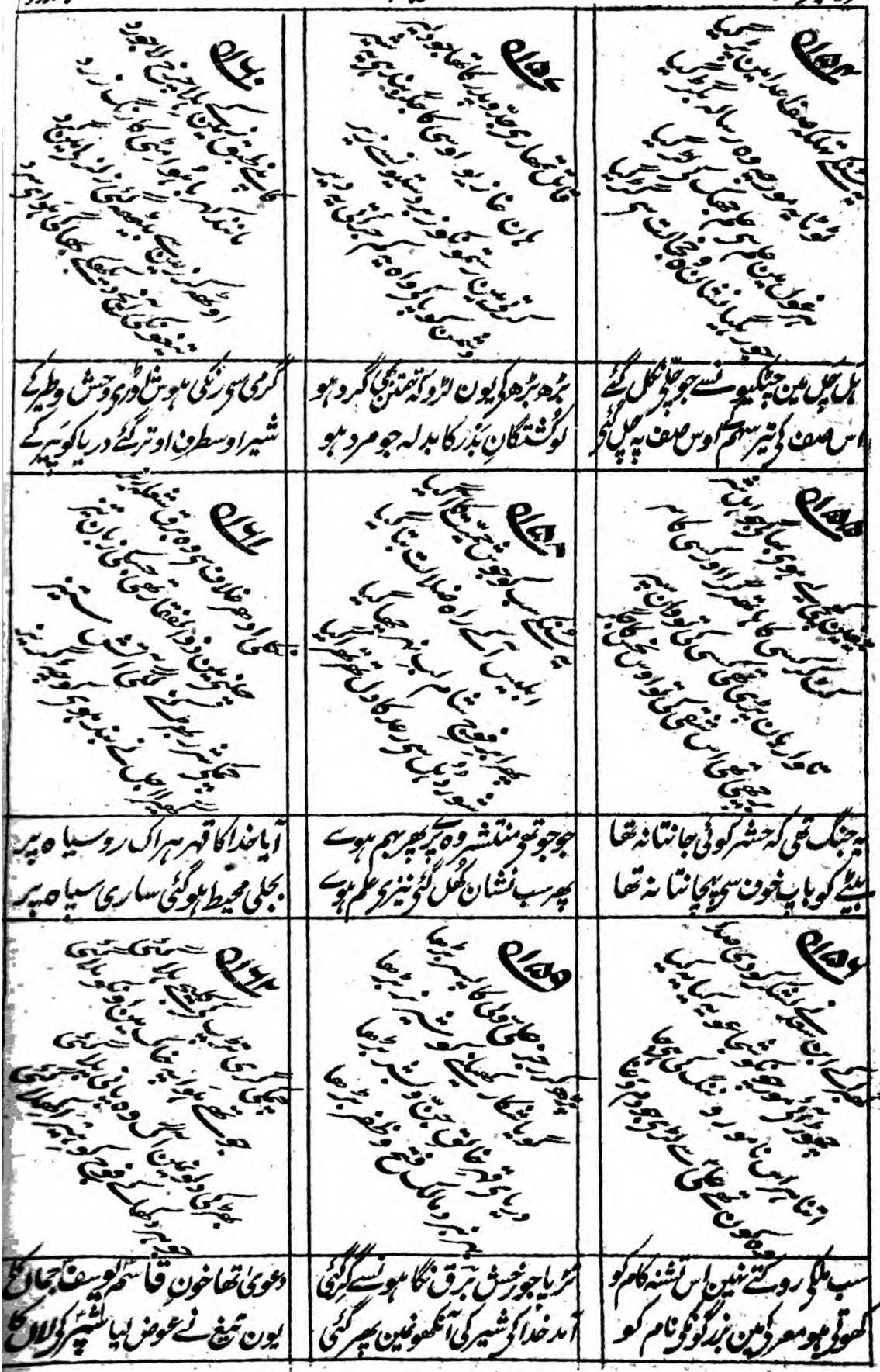

۱۴۵

[illegible]

بجلی چمک کے چھپ گئی پارا تڑپ گیا
جنگل مین یون اوڑا کہ چکارا تڑپ گیا

۱۴۶

[illegible]

راکب وہ ہین جو فرق دو عالم کے تاج ہین
گھوڑا بھی جانتا تھا کہ نازک مزاج ہین

۱۴۷

[illegible]

وہ قصر آسمان پہ بھی جانے مین طاق تھا
دو پر اگر خدا اوسے دیتا براق تھا

۱۴۸

[illegible]

پنجہ نہ تھا نشان ثریا مآب کا
تھا فرق جبرئیل پہ تاج آفتاب کا

۱۴۹

[illegible]

مطلب منافقون کے جو ہین ملتوی رہین
یارب ترے حسین کے بازو قوی رہین

۱۵۰

[illegible]

ذرون کی ضو سے مہر جانتاب زرد تھا
مٹی مین یہ دمک تھی کہ کندن بھی گرد تھا

۱۵۱

[illegible]

غازی ہے صف شکن ہے جری ہے دلیر ہے
ہٹتا نہ تھا ترائی سے جو وہ یہ شیر ہے

۱۵۲

[illegible]

پلکون کی تیزیون سے کلیجے فگار تھے
جنبش بھوون کی تھی کہ سروہی کے وار تھے

۱۵۳

[illegible]

اوس معرکہ مین بس نہ چلا اسکا بھائی سے
دیکھو یہ شیر اب نہ ہٹیگا ترائی سے

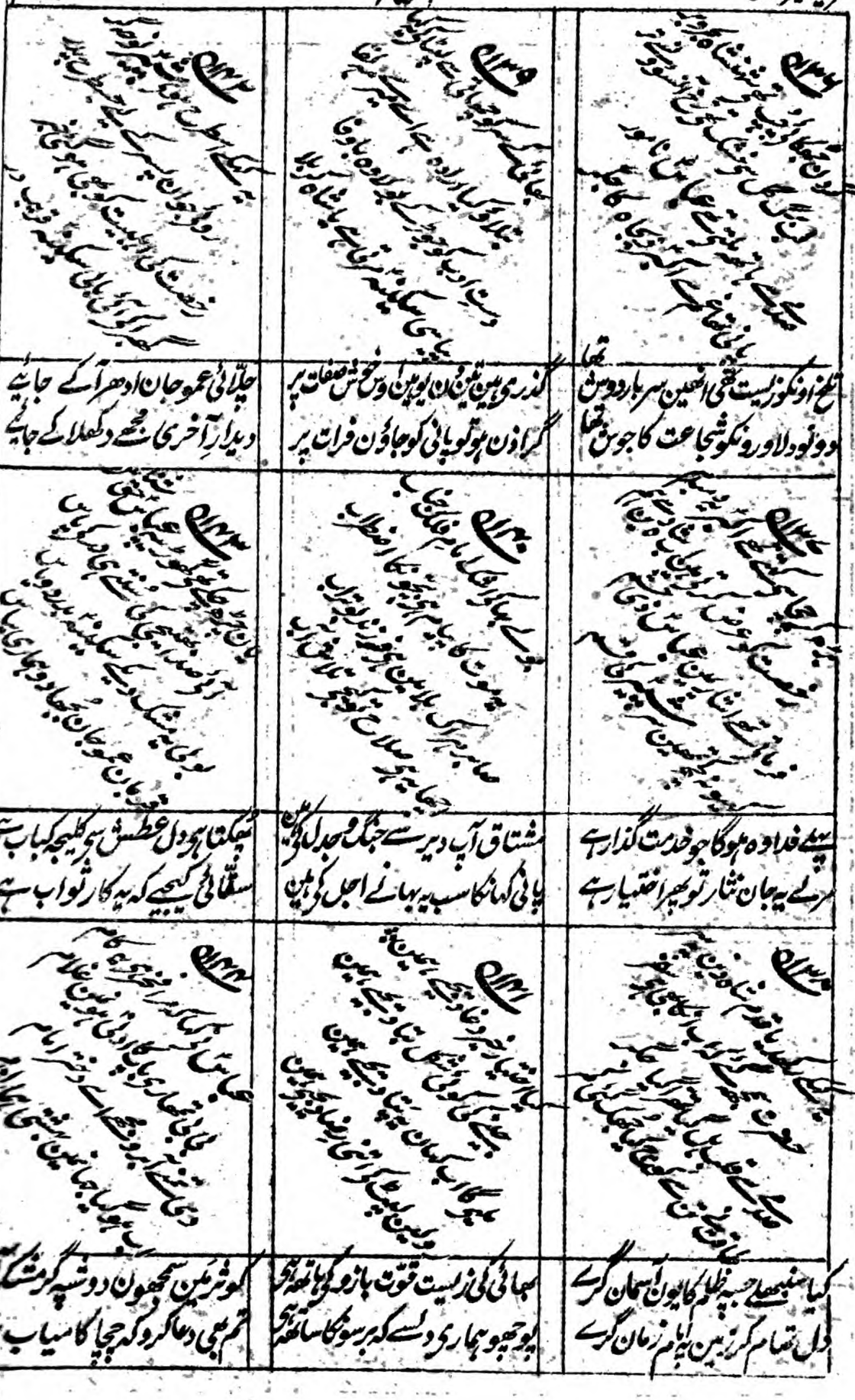

۱۲۷

چلو نہین جو ڑنے لگے وان تیر اہل شر
سینے حسینیون نے ادھر کر دیے سپر
لشکر سے چند گام بڑھے شاہ بحر و بر
حجت تمام کی پہ نہ سمجھے وہ بد گہر

مطلق نہ کی تمیز خطا و صواب مین
تیر آئی سرکشونکی طرف سے جواب مین

۱۲۸

عباس نے کہا کہ ہوا پر ہین یہ شریر
مولا کہان کلام نصیحت کہان یہ تیر
خاموش ہین ادب سے جوانان بے نظیر
موقع بس اب ہے جنگ کا اے آسمان سریر

کیا قدرت خدا ہے کہ روباہ شیر ہون
جب انسے چھین لے کوئی دریا تو زیر ہون

۱۲۹

بولے حبیب رحم کی بھی انتہا ہے اب
دیجے رضا جہاد کی یا شاہ تشنہ لب
گذرے ہین سات روز کہ ہے روح پر تعب
بچون کو بھوک پیاس مین یہ تیسری ہے شب

کٹ جائین پیاسے حلق ادا سر سے دین ہو
اب سلسبیل پر کہین پہونچین تو چین ہو

۱۳۰

فرمایا وان کثیر ہے لشکر یہان قلیل
اچھا لڑو کہ خالق کونین ہے کفیل
نزدیک اب ہے کوثر و تسنیم و سلسبیل
دیگا مجاہدونکو خدا رتبہ جلیل

ہان اشتیاق خنجر قاتل ہمین بھی ہے
در پیش عصر تک یہی منزل ہمین بھی ہے

۱۳۱

یہ سنکے شاد شاد ہوے وہ خوش اعتقاد
رخصت اونھین ملی کہ ملا گوہر مراد
تیغین پکڑ پکڑ کے جو نکلے پئے جہاد
میدان سے اوٹھ گئے قدم لشکر عناد

کس آبرو سے فدیۂ راہ خدا ہوے
سر دیکے سب امام کے حق سے ادا ہوے

۱۳۲

نصف النہار تک تھا یہی شور کارزار
مرنے کو یہ چلا وہ تڑپ کر ہوا نثار
رخصت اسے کیا تو اوسے روئے زار زار
جاتے تھے آپ لاش اوٹھانے کو بار بار

ایک ایک نے سعادت عقبیٰ حصول کی
دم نکلے سب کے گود مین سبط رسول کی

۱۳۳

لگنے لگی علی کی بضاعت دم زوال
کام آئے زمین جعفر و مسلم کے نونہال
زینب کے نور عین بھی جب کر چکے جدال
حضرت کو داغ دیکے سدھارا حسن کا لال

ستر دلیر قتل ہوے حق کی راہ مین
دو تشنہ کام رہ گئے ساری سپاہ مین

۱۳۴

اوس وقت تھا عجب شہ دین پر ہجوم یاس
ڈھلنا وہ دوپہر کا وہ آندھی وہ لون وہ پیاس
لاشے پڑے ہوے تھے عزیزونکے آس پاس
روکر فلک کو دیکھتے تھے شاہ حق شناس

اوٹھتا تھا درد دل تو قدم لڑکھڑاتے تھے
فرما کے یا علی ولی بیٹھ جاتے تھے

۱۳۵

ہل من مبارز کی جو اعدا مین تھی پکار
بھائی کو دیکھتے تھے کنکھیون سے بار بار
ڈیوڑھی پہ تھا یہ شور کہ یا شاہ نامدار
دوڑو چلی جہان سے سکینہ جگر فگار

ہے ہے یہ کیسی آگ لگی ہے زمانے کو
قطرہ نہین ہے پانی کا مونھ مین چوانے کو

مطلع
جب رنگو بادشاہ زمین و زمان چلا

۱۱۸
رخصت کو اہلبیت نبی مین گئے امام
قدمون پہ لوٹنے لگین سیدانیان تمام
وہ شور الفراق کا وہ یاس کے کلام
سچے بھی سر پٹکتے تھے لے لے کے شہ کا نام

روتے تھے یون تو لپٹے ہوی سب حسین سے
لیکن کلیجے پھٹتے تھے زینب کی بین سے

۱۱۹
روتے تھے مانکے پہلو مین زینب کے نونہال
پر غم مین بھائی کے اوسے مطلق نہ تھا خیال
گرنے مین تھامتے تھے جو مانکو وہ خوشخصال
کہتی تھی مرنے جاتا ہے خیر النسا کا لال

قربان جاؤن مونھ نہ پھرانا لڑائی سے
ہشیار رہیو بہر خدا میری بھائی سے

۱۲۰
قاسم سے کوئی کہتی تھی اے میرے نوجوان
چھپ جائیگی اب آنکھون سے ہے ہے حسن کی شان
اک سو تھا مادر علی اکبر کا یہ بیان
اٹھارہ برس مین بچھڑتے ہو میری جان

رخصت کو مانسے آئی ہو زلفین سنوار کے
چڑھنا جہاد پر مجھے صدقے اوتار کے

۱۲۱
دیکھا گیا نہ شاہ سے سیدانیون کا حال
بس الوداع کہکے چلا فاطمہ کا لال
باہر جو آئے روتے ہوئے شاہ خوشخصال
دیکھا کہ فوج سب ہے مسلح پئے جدال

جھک کر سلام غازیون نے با ادب کیا
گھوڑا سوار دوش نبی نے طلب کیا

۱۲۲
آیا عجب شکوہ سے شبدیز تیز گام
طاؤس و کبک دیکھتے تھے جلوۂ خرام
دامن قبا کا رکھکے کمر مین بڑھے امام
عباس نے رکاب کو تھاما باحترام

چھوٹی قدم سے مین یہ ہوا غم زمین کو
جبریل جھاڑنے لگے شہپر سے زین کو

۱۲۳
حاصل ہوا جو فیض قدم بوسی جناب
اللہ ری ضیا مہ نو بن گئی رکاب
روشن تھے بدر سے سم اسپ صبا شتاب
ثابت تھا صدر زین سے کہ ہے برج آفتاب

انسان تو کیا ہین دیدۂ انجم بھی بند ہین
تار شعاع موی ابال سمند ہین

۱۲۴
کس اوج سے خدیو زمین و زمان چلا
رہوار کیا زمین پہ چلا آسمان چلا
لیکر نشان علی ولی کا نشان چلا
دامن بھرے ہوئے علم زرفشان چلا

اختر نثار بخشش سبط رسول تھے
ذرے نہ تھے زمین پہ سونے کے پھول تھے

۱۲۵
سادات کے وہ چہرون کی ضو وہ علم کی شان
تکتا تھا اوس زمین کے ستارون کو آسمان
وہ برچھیان سنبھالے ہوئے ہاشمی جوان
زمین نہ مرتے مرتے گئی جنکی آن بان

وار اونکے معرکہ مین ہزارون پہ چل گئے
قبضے چھٹے نہ ہاتھون سے اور دم نکل گئے

۱۲۶
پہونچے جو اس شکوہ سے وہ غازیان دین
گاڑا سپاہ کفر کے آگے نشان دین
اللہ ری جلوۂ قمر آسمان دین
روشن تھا جسکے نور سے سب خاندان دین

افروختہ تھا چہرۂ اقدس جناب کا
شوکت تھی عرش کی تو جلال آفتاب کا

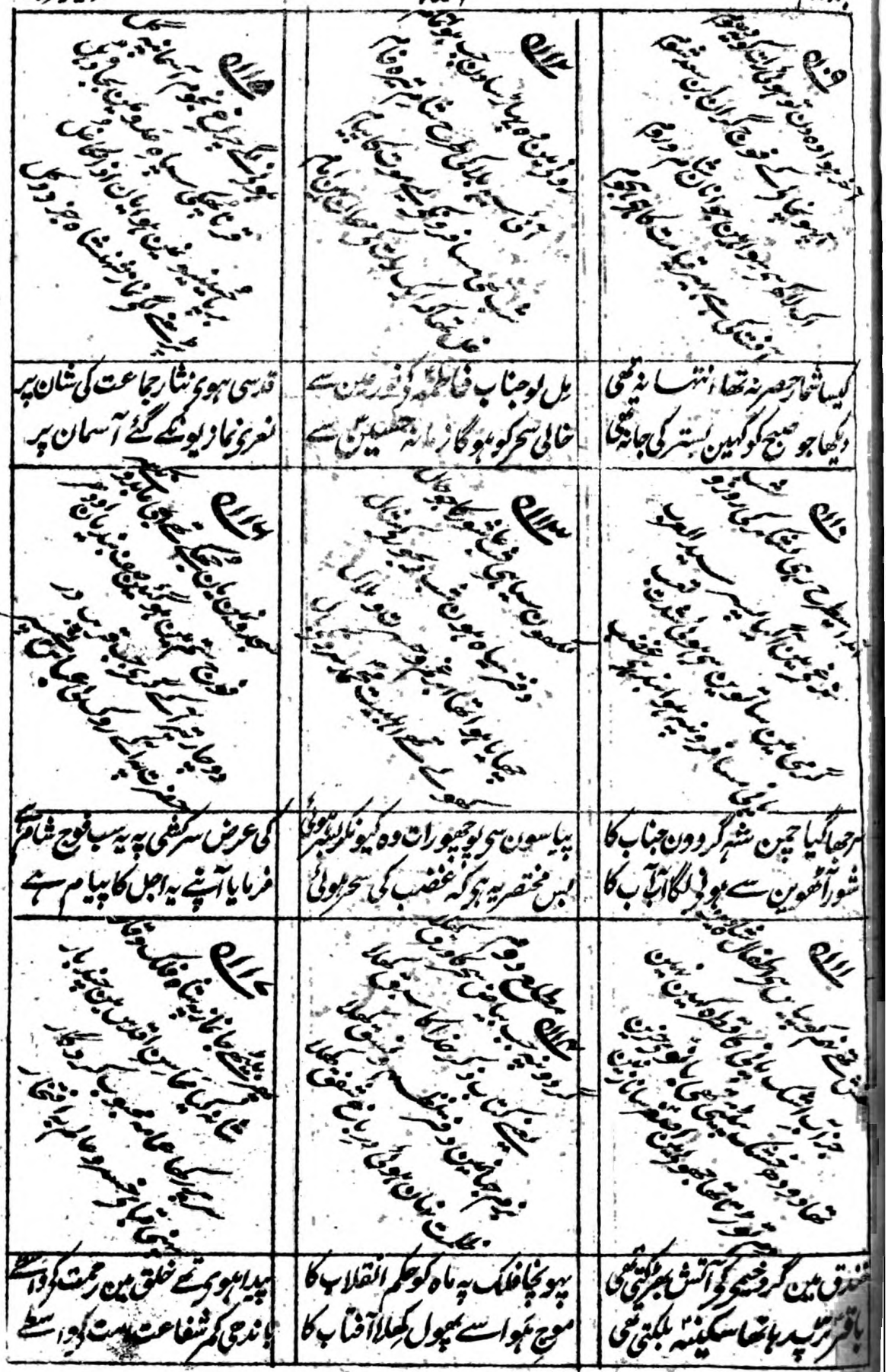

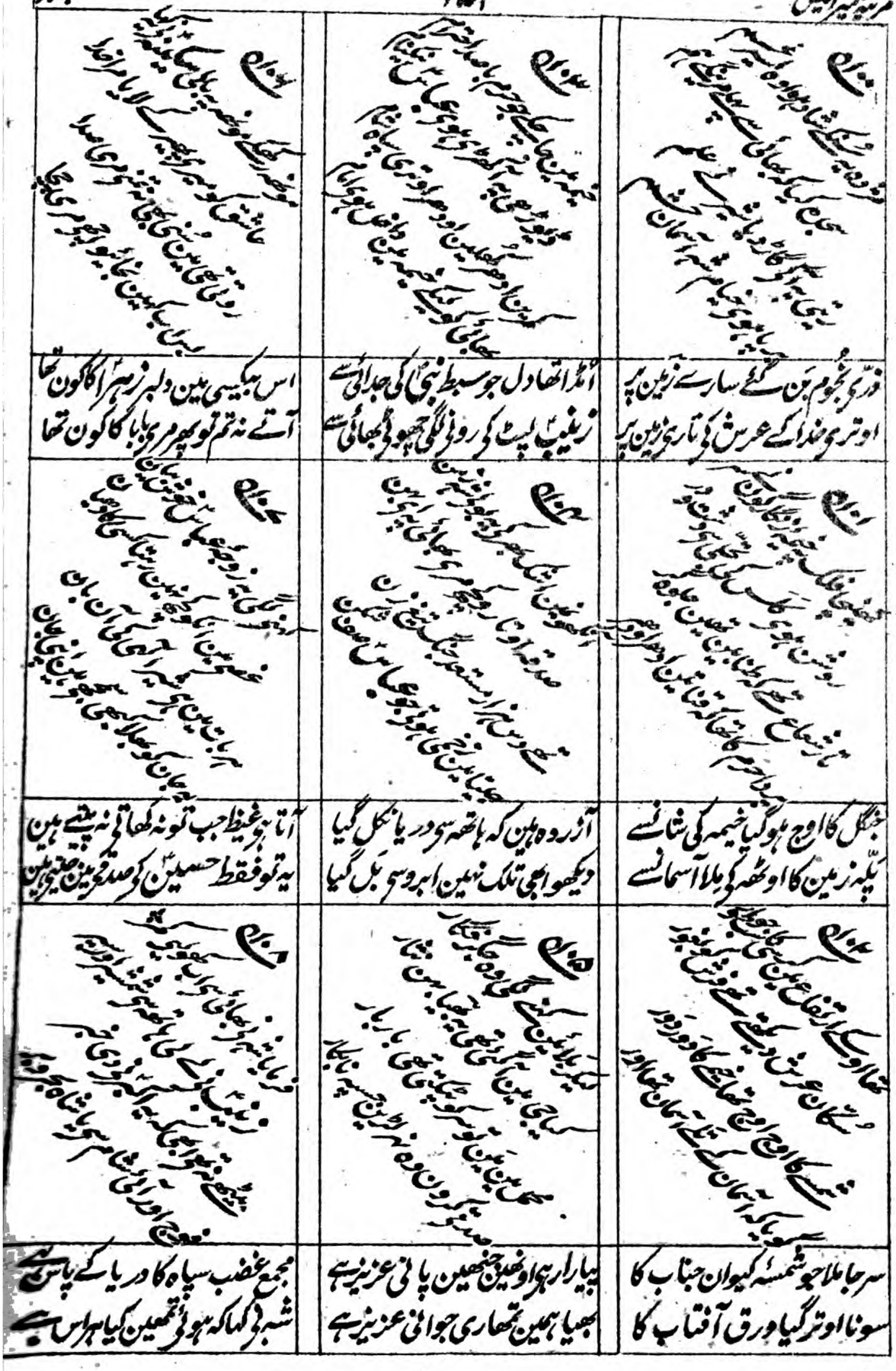

۹۱

وہ شیر ہو کہ دھاک ہو ساری خدائی میں
دیکھو کوئی تمہارے سوا ہو ترائی میں

۹۲

دیندار گرد قبر کے بستی بسا لینگے
شہر و نسب لوگ یا نکی زیارت کو آئینگے

۹۳

بھائی مقام خیمۂ آل عبا ہو وہ
باہر ہے جو نشیب سے تربت کی جا ہو وہ

۹۴

بھائی جگہ ہزاروں نکی پہچانتا ہوں میں
جو ہو گا اس زمین پہ وہ سب جانتا ہوں میں

۹۵

لنگر ہو تم نجات کی کشتی کے واسطے
لازم ہے قرب نہر بہشتی کے واسطے

۹۶

مجکو بہت خیال ہے زہرا کی جائی کا
مرنا کوئی بہن نہ سنے اپنے بھائی کا

۹۷

دولت ہیگی یان اسد کردگار کی
بھیا یہی جگہ ہے تمہارے مزار کی

۹۸

میدان ہو اور لاش حسین بے غریب ہو
بھائی قریب ہو نہ ترائی قریب ہو

۹۹

مجبوری ہے کہ بھائی کو ہاتھوں سے کھوئینگے
روؤگی تم نہ ہمکو ہمیں تمکو روئینگے

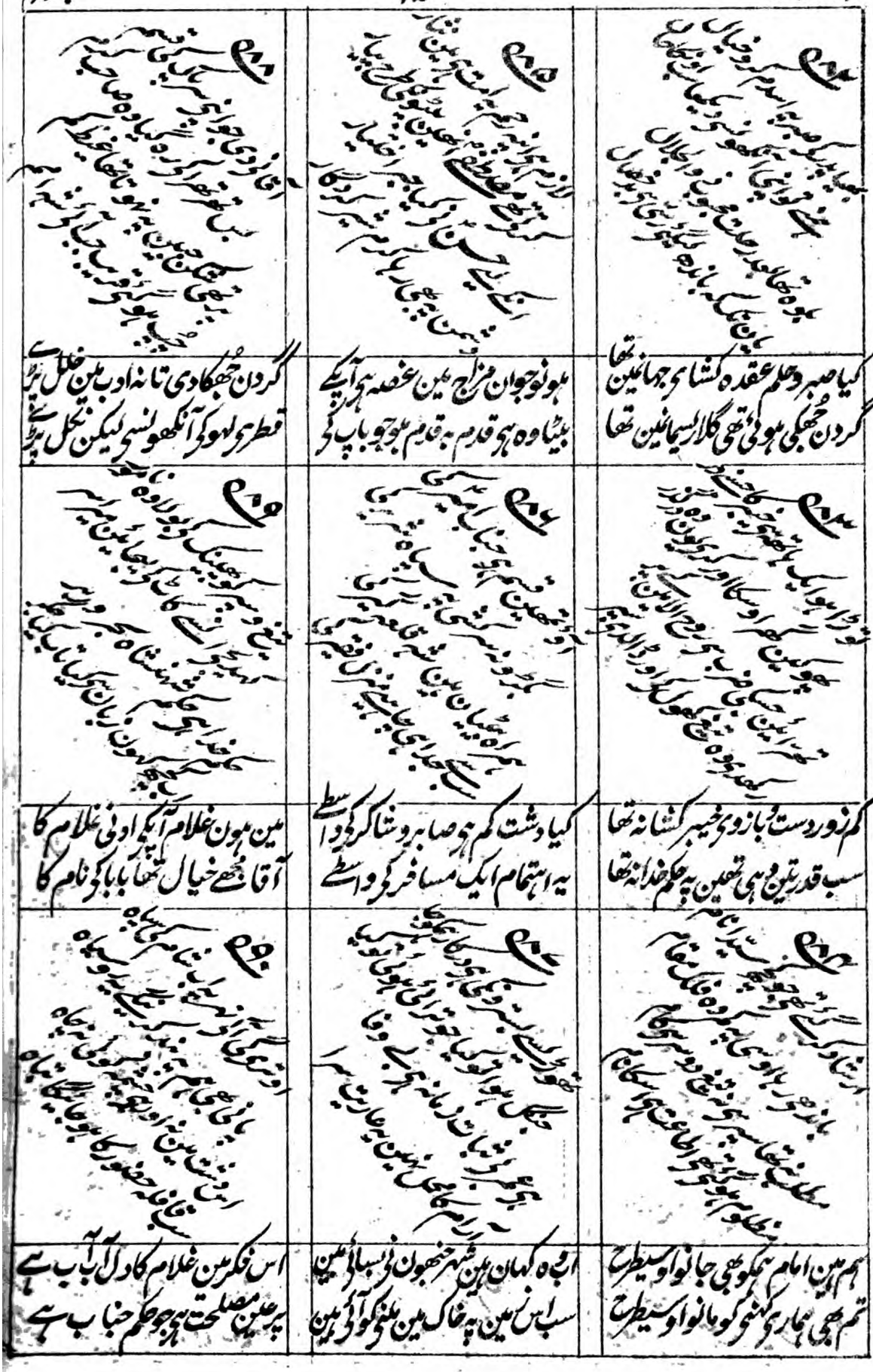

کیا صبر و حلم عقدہ کشای جہان تھا
گردن جھکی ہوئی تھی گلا رسیمان تھا

ہو نوجوان مزاج مین غصہ ہو آپکے
بیٹا وہ ہے قدم بہ قدم ہو جو باپ کے

گردن جھکا دی تا نہ ادب مین خلل پڑے
قطرے لہو کے آنکھو نسے لیکن نکل پڑے

کم زور دست و بازو ی خیبر کشا نہ تھا
سب قدرتین وہی تھین پہ حکم خدا نہ تھا

یہ اہتمام ایک مسافر کے واسطے
کیا دشت کم ہے صابر و شاکر کے واسطے

مین ہون غلام آپکا ادنی غلام کا
آقا مجھے خیال تھا بابا کے نام کا

ہم ہین امام ہمکو بھی جانو اوسیطرح
تم بھی ہمارے کہنے کو مانو اوسیطرح

اب وہ کہان ہین شہر خبون نے بسائے ہین
سب اس زمین پہ خاک مین ملنے کو آئے ہین

اس فکر مین غلام کا دل آب آب ہے
پر عین مصلحت ہے جو حکم جناب ہے

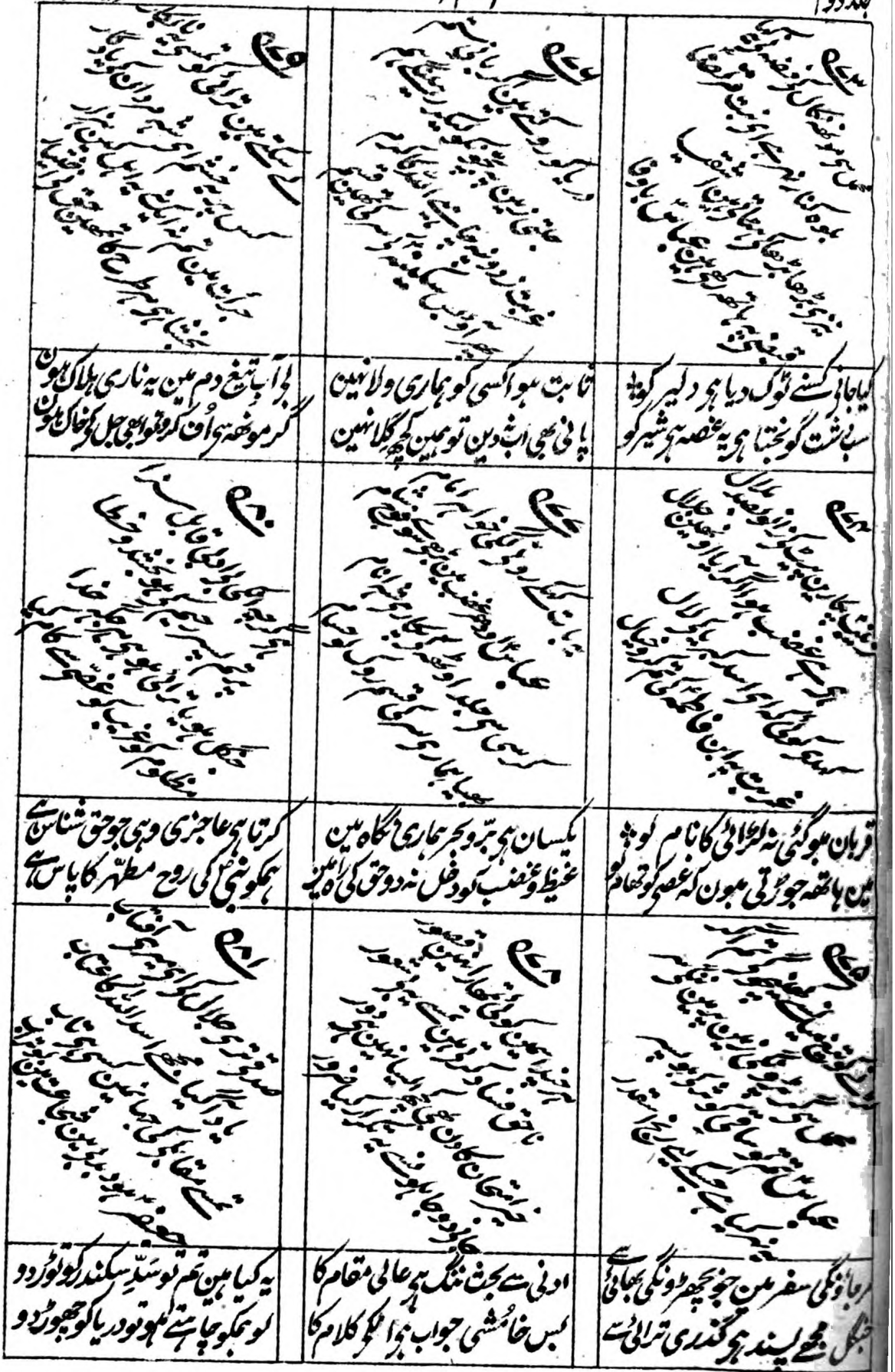

۶۴

[illegible]

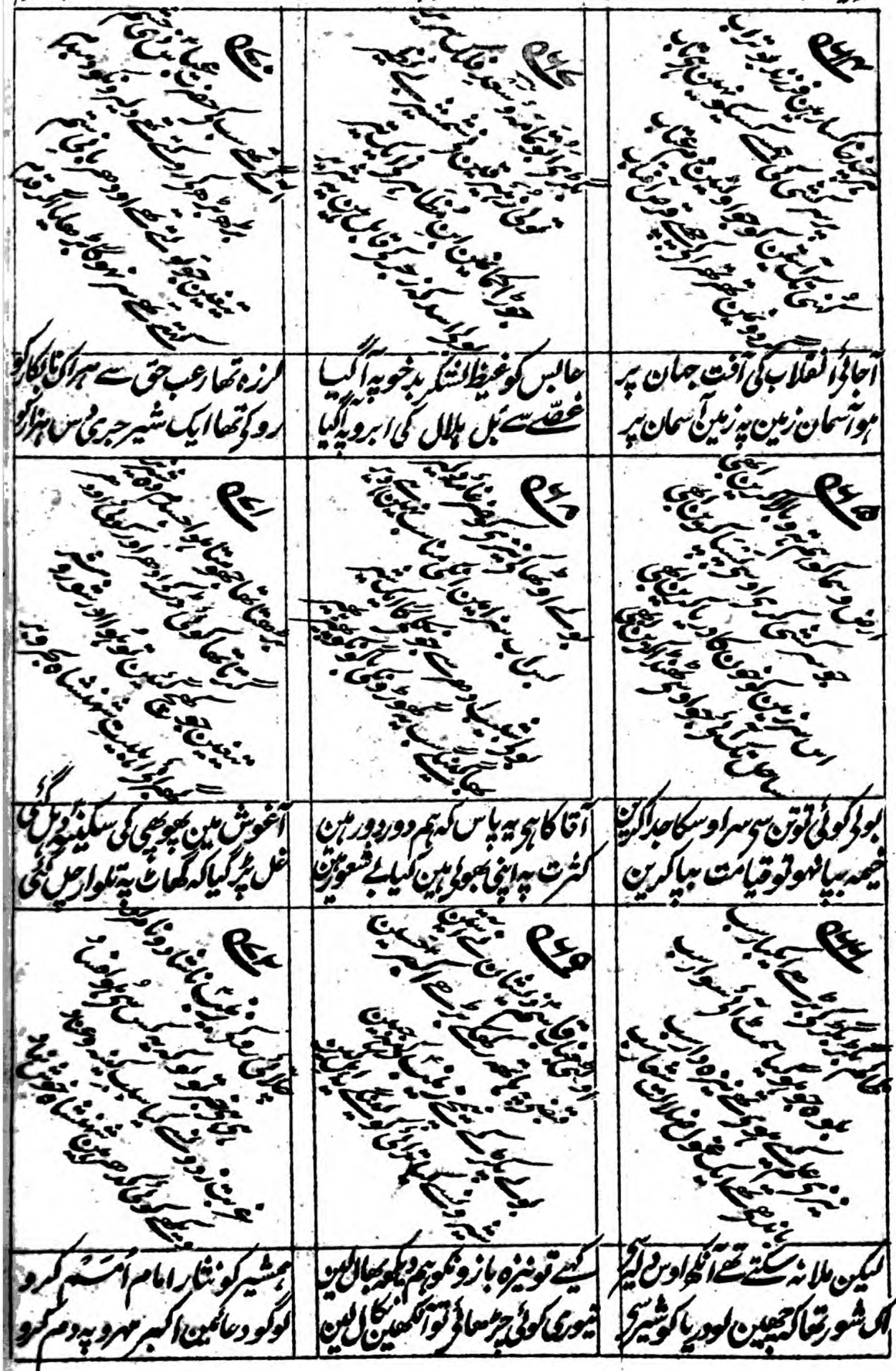

آجائی انقلاب کی آفت جہان پر
ہو آسمان زمین پہ زمین آسمان پر

۶۵

[illegible]

بولی کوئی تو تن سے سر اوسکا جدا کرین
خیمہ بپا نہو تو قیامت بپا کرین

۶۶

[illegible]

لیکن ملا نہ سکتے تھے آنکھ اوس دلیر سے
اک شور تھا کہ چھین لو دریا کو شیر سے

۶۷

[illegible]

عابس کو غیظ لشکر بدخو پہ آگیا
غصے سے بل ہلال کی ابرو پہ آگیا

۶۸

[illegible]

آقا کا ہے یہ پاس کہ ہم دور دور ہین
کثرت پہ اپنی بھولے ہین کیا بے شعور ہین

۶۹

[illegible]

کہیے تو نیزہ بازونکو ہم دیکھ بھال لین
تیوری کوئی چڑھائی تو آنکھین نکال لین

۷۰

[illegible]

لرزہ تھا رعب حق سے ہر اک نابکار کو
روکے تھا ایک شیر جری دس ہزار کو

۷۱

[illegible]

آغوش مین پھوپھی کی سکینہ دہل گئی
غل پڑ گیا کہ گھاٹ پہ تلوار چل گئی

۷۲

[illegible]

ہمشیر کو نثار امام امم کرو
لوگو دعائین اکبر مہرو پہ دم کرو

۵۵

کیا ابن سعد شوم کی فوج اور کیا حشم
سر لوٹتے پھرینگے بڑھایا اگر قدم
اوترین ہین آکے فخر سلیمان کے ساتھ ہم
کیا اونکے مورچے کہ جو ہون چوٹیون سے کم

کچھ ڈر نہین چھ لاکھ اگر بد خصال ہین
ہم بھی کنندۂ در خیبر کے لال ہین

۵۸

چھوڑین نہ یہ زمین جو گری سر آسمان
بڑھ کر ہٹا نہین کبھی اس فوج کا نشان
جبتک کہ دم مین دم ہے نجائیگی آن بان
ریتی پہ ہم بپا کرین خیمہ خدا کی شان

مر جائین وہ جو ساتھ کئی شیر خوار ہین
فی الواقعی ہم ایسی ہی تقصیر وار ہین

۶۱

سونچو تمھین دلون مین کہ حقدار کون ہے
عالم مین بر و بحر کا مختار کون ہے
ہادی ہے کون سید ابرار کون ہے
ہے بے قصور کون گنہگار کون ہے

لازم ہے تمکو پاس کلام مجید کا
کلمہ نبی کا پڑھتے ہو تم یا یزید کا

۵۶

کیا سر پہ موت آئی ہے بس سامنے سے جاؤ
فوجون کا ذکر کر کے کسی اور کو ڈراؤ
دعوی ہے کچھ سپاہ گری کا اگر لواؤ
بیٹا رحیم کا ہون مجھے غیظ مین نہ لاؤ

تلوار ادھر کھنچی کہ اودھر کھیت پڑ گیا
پھر کچھ نہ بن پڑیگا اگر مین بگڑ گیا

۵۹

ہم پہلے آئے ہین کہ تم آئے ہو تا بہ نہر
کیون غاصبو یہ نہر نہین فاطمہ کا مہر
چھوڑ آئے ہین تمھارے بلانے پہ اپنا شہر
کوئی مسافر و نہ یہ کرتا ہے جبر و قہر

اوترے ابھی نہین کہ لڑائی ٹھہر گئی
وعدے وہ کیا ہوے وہ محبت کدھر گئی

۶۲

یہ کسکے گھر سے دین کی دولت ملی تمھین
صدقہ ہے کس ولی کا جو عزت ملی تمھین
خوان کرم سے کسکے یہ نعمت ملی تمھین
ہادی ہوے جو ہم تو ہدایت ملی تمھین

پھلتا نہین نہال حسد پھولتا نہین
محسن کو اسطرح سے کوئی بھولتا نہین

۵۷

ہم شیر ہین قسم اسد کردگار کی
رکھتے ہین ناخنون مین برش ذوالفقار کی
سنو کی نہ اصل یان نہ حقیقت ہزار کی
ٹوکے یہ کیا مجال کسی نابکار کی

گرجین ابھی تو رعد ہین برسین تو ابر ہین
اک مین نہین بہت ابھی ایسے ہزار ہین

۶۰

ستر اسقدر زمین پہ تمھارے سر و بن کے
مٹی ہوے لکھے تھے عریضون مین جو تپاک
ہے بوترابیون کی جگہ یہ زمین پاک
ہوئینگی تربتین بھی یہین گر ہوے ہلاک

تم لوگے کسطرح یہ جگہ ہمکو بھائی ہے
مشہور ہے کہ شیرونکا مسکن ترائی ہے

۶۳

ہم تو تمھین سمجھتے ہین سید کا خیر خواہ
کیا خوب میہمانونکی دعوت ہے واہ واہ
الفت نہ دلدہی نہ تعارف نہ رسم و راہ
معصوم سے وہ کونسا ایسا ہوا گناہ

چشمے پہ جنگ فاطمہ کے نور عین سے
نا منصفو پھراتے ہو آنکھین حسین سے

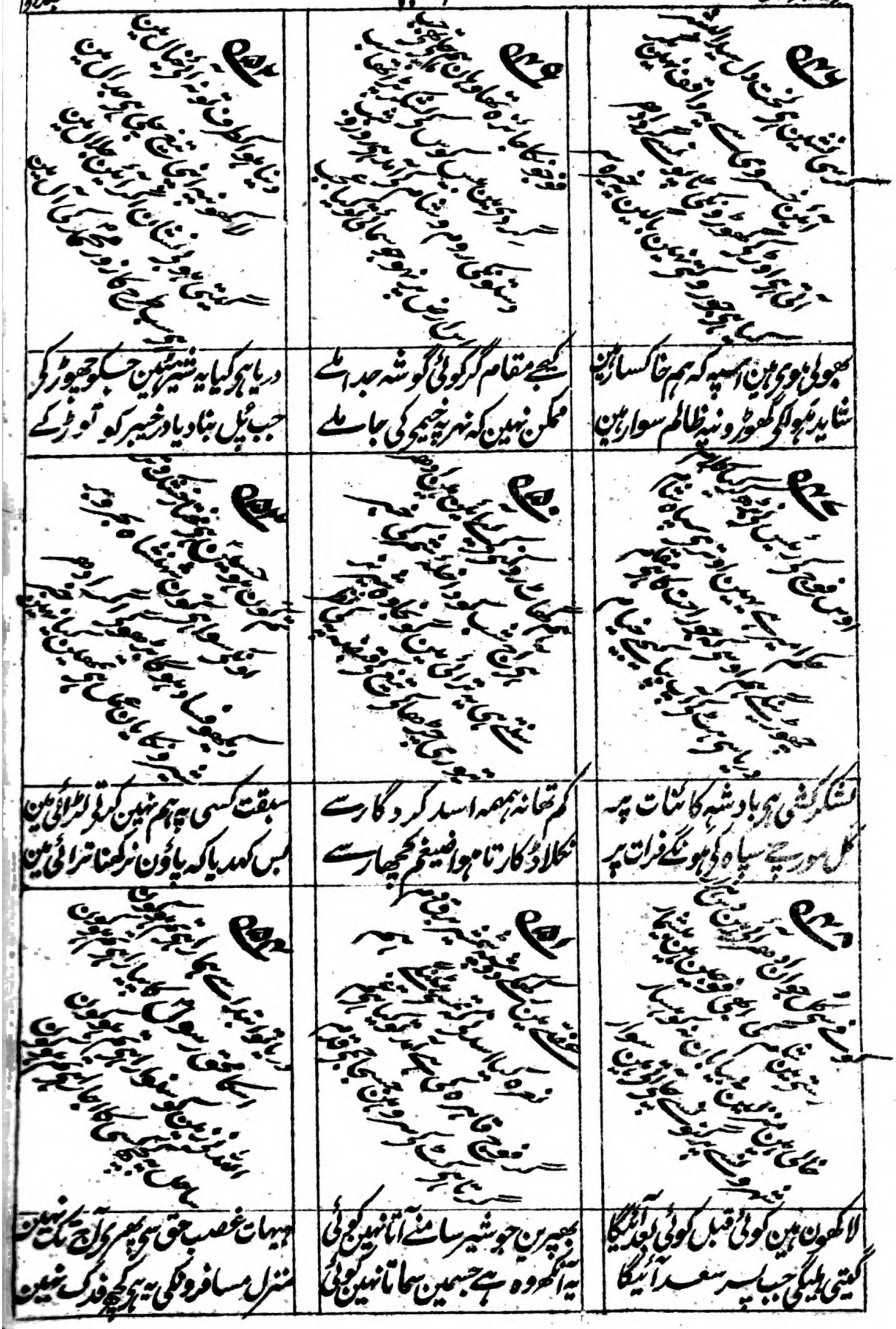



۲۸

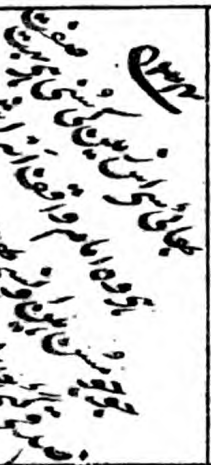

بولے یہ ہاتھ جوڑ کے عباس نامور
خیمہ کہان بپا کرین یا شاہ بحر و بر
ایذا ہی محملون مین بہت اہلبیت پر
بچے ہین نازکی مین گلون سے زیادہ تر

کب سے عماریونکے ہین پردے چھٹے ہوے
گرمی کی مارے دم ہین سبھونکے گھٹے ہوے

۲۹

سونچکر امام دو عالم نے یہ کہا
زینب جہان کہین وہین خیمہ کرو بپا
پیچھے ہٹے یہ سنتے ہی عباس باوفا
جا کر قریب محمل زینب یہ دی صدا

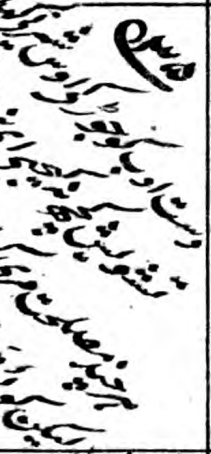

حاضر ہے جان نثار امام غیور کا
برپا کہان ہو خیمۂ اقدس حضور کا

۳۰

بولی یہ سنکے دختر خاتون روزگار
اس امر مین بھلا مجھے کیا دخل مین نثار
خشکی ہو یا ترائی چمن ہو کہ سبزہ زار
ہر جا مسافرونکا نگہبان ہے کردگار

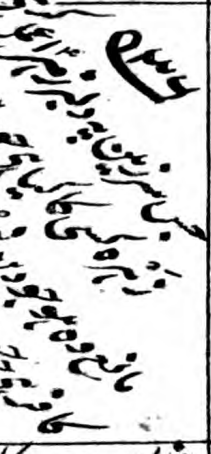

مختار کائنات کے تم نور عین ہو
اوترو وہان جہان مرے بھائی کو چین ہو

۳۱

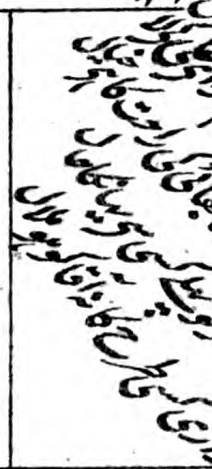

عاقل ہو تم تو نام خدا اے علی کے لال
مجھسے زیادہ بھائی کی راحت کا ہے خیال
دریافت کر لو پہلے کسی سے یہانکا حال
واری کسی طرح کا نہ آقا کو ہو ملال

گوشہ ملے ہمین نہ فضا ہو نہ سیر ہو
اب تو یہی پڑی ہے کہ جانونکی خیر ہو

۳۲



آرام کو ترس گئے جب سے چھٹا ہے گھر
کن آفتون مین پانچ مہینے ہوئے بسر
یہ آندھیان یہ گرمی کے ایام یہ سفر
دن بھر جلے ہین دھوپ مین جاگے ہین رات بھر

گرمی سے کھیت خشک تھے جنگل اوجاڑ تھا
ایک ایک کوس راہ جبل مین پہاڑ تھا

۳۳

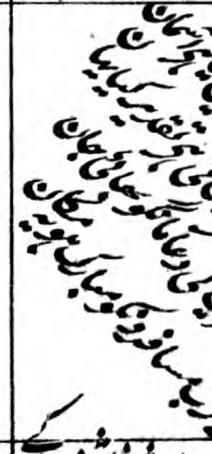

آج اس زمین پر ہمین لایا ہے آسمان
اب دیکھیے دکھاتی ہے تقدیر کیا یہان
آقا کی خیریت کی دعا مانگو بھائی جان
یارب مسافرونکو مبارک ہو یہ مکان

دشمن بہت ہین بادشہ خوشخصال کے
بھائی بہن نثار ذرا دیکھ بھال کے

۳۴

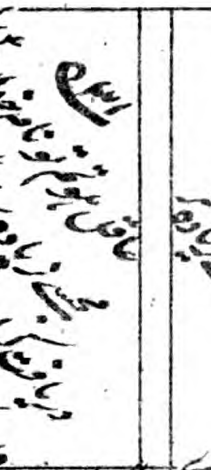

بھائی سے اس زمین کی سنی ہے بہت صفت
ہے وہ امام واقف اسرار شش جہت
جو جو مسن ہین اونسے بھی لازم ہے مصلحت
صدقے گئی حبیب سے بھی کر لو مشورت

ساحل پہ دشمنون مین کسی کا عمل نہو
بھیا مجھے یہ ڈر ہے کہ رد و بدل نہو

۳۵

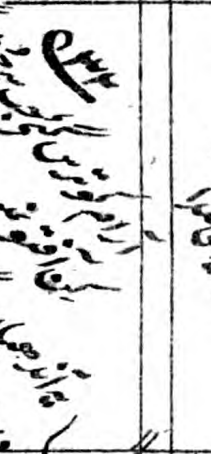

دست ادب کو جوڑ کے اوس شیر نے کہا
تشویش کچھ نہ کیجیے اے بنت مرتضیٰ
ہر چند مصلحت مری کیا اور عقل کیا
لیکن کوئی ترائی سے بہتر نہین ہے جا

جو مہر فاطمہ مین ہے یہ وہ فرات ہے
گرمی مین قرب نہر کا آب حیات ہے

۳۶



جس سرزمین پہ دلبر زہرا عمل کرے
زہرہ کسی کا کیا ہے جو رد و بدل کرے
مانع وہ ہو جو دین نبی مین خلل کرے
کافر ہے جو حسین سے جنگ و جدل کرے

دخل اسمین روم کا ہے نہ سلطان شام کا
دنیا کی سب زمین پہ ہے قبضہ امام کا

لہ یعنی حبیب ابن مظاہر ۱۲

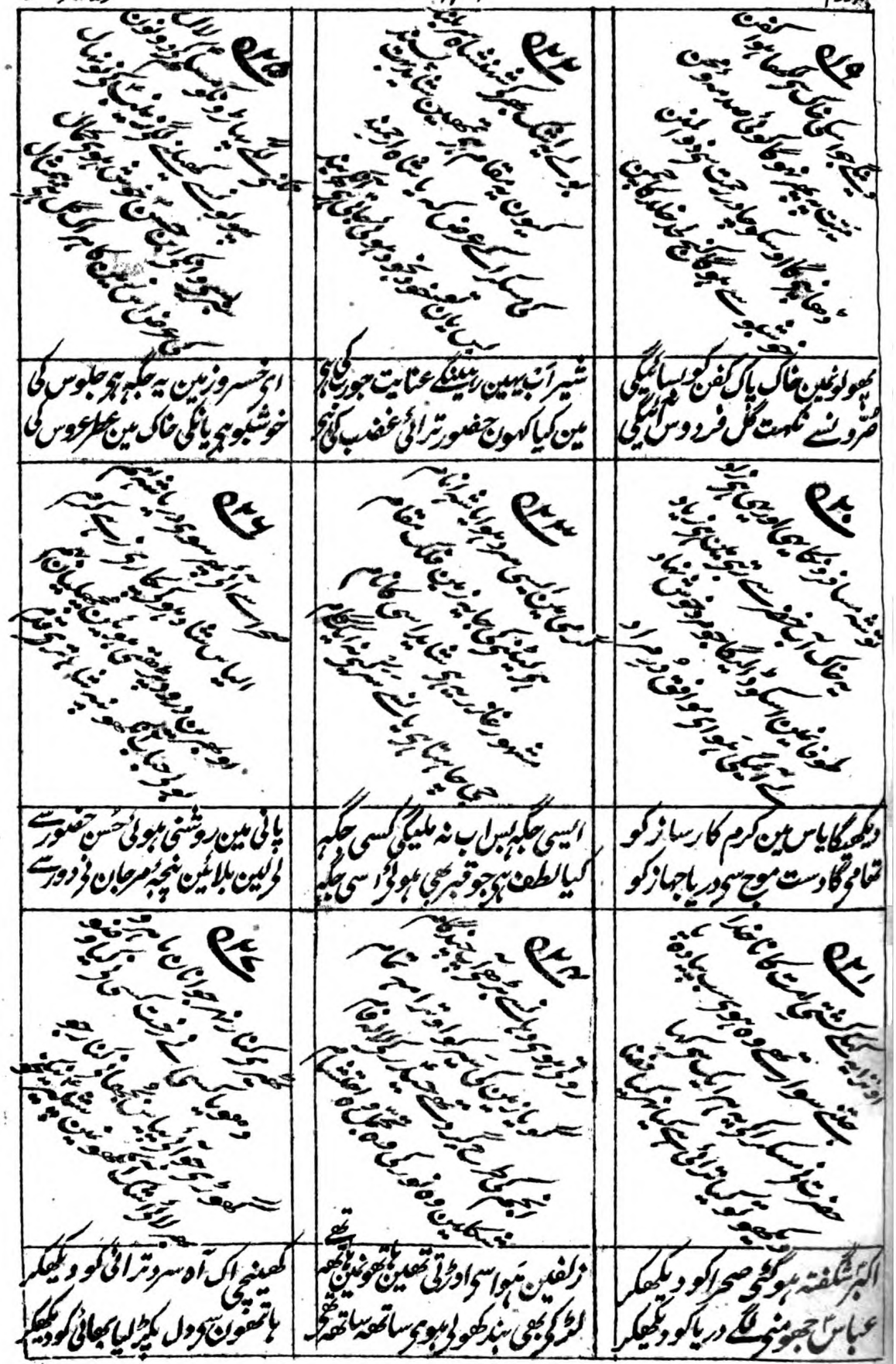

۱۰

ساحل پہ ہونگے جلوہ نما اب امام دہر
دریا دلی کا ہوگا تری شور شہر شہر
پہ سنکے بیقرار ہوئی علقمہ کی نہر
سر کو قدم کیے ہوئی دوڑی ہر ایک لہر

آمد سنی جو سبط رسالت مآب کی
ساحل سے آنکھ لڑ گئی اک اک حباب کی

۱۱

بولے فرس کو روک کے شاہ فلک وقار
منزل پہ ہم پہونچ گئے احسان کردگار
آگے نہ اب بڑھائے کوئی یاں سے رہوار
یہ وہ زمین ہے جسکے لیے دل تھا بیقرار

قربان اس مکان سعادت نشان کے
پایا دُرِ مراد بڑی خاک چھان کے

۱۲

اوترو مسافرو کہ سفر ہو چکا تمام
کوچ اب نہ ہوگا حشر تلک ہے یہیں مقام
مقتل یہی زمین ہے یہی مشہد امام
اونٹوں سے بار اوتار کے برپا کرو خیام

بستر لگاؤ شوق سے اس ارض پاک پر
چھڑکا ہوا ہے آب بقا یاں کی خاک پر

۱۳

مثل زمین خلد مصفا ہے یہ زمین
ساتوں فلک سے اوج میں بالا ہے یہ زمین
روئے زمین پہ عرش معلی ہے یہ زمین
فردوس کا کھنچا ہوا نقشا ہے یہ زمین

اسکے مکین نہونگے پراگندہ نشر میں
بے سر اسی زمین سے ہم اوٹھینگے حشر میں

۱۴

مرغوب طبع ہے یہ زمین فلک جناب
سوئیگا اسکی خاک پہ فرزند بوتراب
ہے اسطرح یہ ساری زمینوں میں انتخاب
جسطرح ذی شرف ہے ستاروں میں آفتاب

مرنا لکھا ہوا ہے یہیں سرنوشت میں
جائیگا ہاتھوں ہاتھ یہ طبقہ بہشت میں

۱۵

سجدے کرینگے جسپہ ملک وہ زمین یہ ہے
جسپر کھدا ہے نقش شفا وہ نگین یہ ہے
بطحا یہ ہے مدینۂ ارباب دین یہ ہے
کعبہ یہ ہے نجف یہ ہے خلد برین یہ ہے

تھی اس زمین کی قدر رسولان پاک کو
آنکھوں سے سب لگا گئے ہیں یاں کی خاک کو

۱۶

ذروں سے اسکے اشرفی مہر زرد ہے
مٹی طلا ہے نسخۂ اکسیر گرد ہے
کردے سقر کی آگ کو پانی یہ سرد ہے
کحل بصر ہے داروئے اندوہ و درد ہے

زندے الم سے بچتے ہیں مردے فشار سے
آنکھوں میں نور آتا ہے اسکے غبار سے

۱۷

خاک اوسکے دل میں ہو جسے اس خاک سے غبار
مجرم بھی اسکے فیض سے اوٹھیگا رستگار
پڑ جائے جسکے جسم پہ خاک اسکی ایکبار
سایہ سے اوسکے آتش دوزخ کرے فرار

یوں دور ہوں گناہ سب اوس نیک بخت سے
پتے خزاں میں گرتے ہیں جیسے درخت سے

۱۸

کام آئیگی لحد میں یہ ہنگام درد و یاس
اس خاک سے بنیگا کفن نور کا لباس
تسبیح اسکی قبر میں ہوئیگی جسکے پاس
سو سو طرح کی پائیگا راحت وہ حواس

فرمائینگے ملک ارم اسکا مقام ہے
سونے دو چین سے یہ مطیع امام ہے

پایا فروغ نیّرِ دیں کے ظہور سے
جنگل کو چاند لگ گئے چہرہ کے نور سے

آئی زمیں ڈھونڈھتی ہوئی اس ارضِ پاک کو
سچ ہے کہ خاک کھینچتی ہے اپنی خاک کو

رفعت کا اوسکی فرش سے خل عرش تک گیا
لو آج خاک کا بھی ستارا چمک گیا

دامن جو پاک صاف تھا دشت مصاف کا
احرام باندھا کعبہ نے اوسکے طواف کا

فخر اوس زمین کا جسپہ شہ انس و جن پھرے
دیکھو خدا کی شان کہ جنگل کو دن پھرے

اتبو یہ خاکسار بھی کیوان اساس ہے
زیور جو عرش کا تھا وہ سب میری پاس ہے

خورشید دیں کی فیض سے کیا کیا تنیر ملے
روشن ہے جس سے عرش وہ در نجف ملے

خورشید بن گئے سب طبقے ارض پاک کے
تارونکو گرد گرد یا ذرون نے خاک کے

جب تک وہ بحر فیض برابر وضو بڑھے
بڑھ کر قدم تو لے کہ تری آبرو بڑھے



۷۶

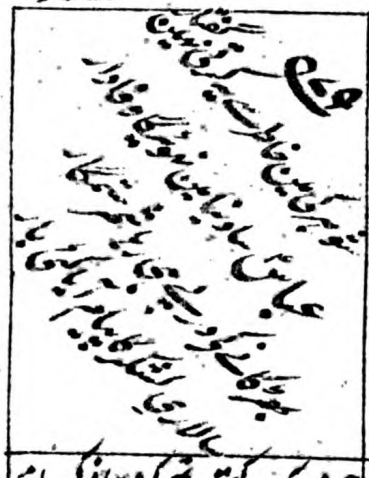

خادم شہ دین کی ہین تو عباس علی ہین
اس عہدہ کے لائق جو اگر ہین تو وہی ہین

۷۷

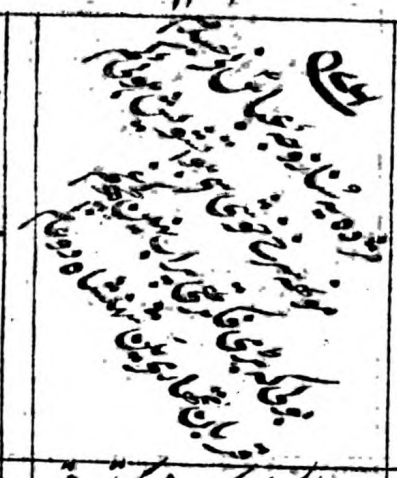

مخدومۂ کونین کی جانی کے تصدق
آقا مین تری مرتبہ دانی کے تصدق

۷۸



جھنجلا کے وہ کہتے تھے کہ مر جانے کی جا ہے
تلوار کی ہی زخم سے یہ زخم سوا ہے

۷۹

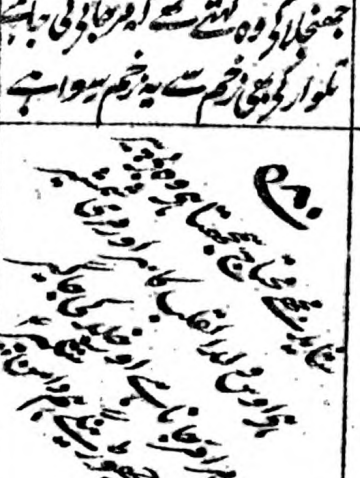

اسوقت اونھین پر نظر مرد دین ہے
اور ایسا جوان بھی کوئی لشکر مین نہین ہے

۸۰

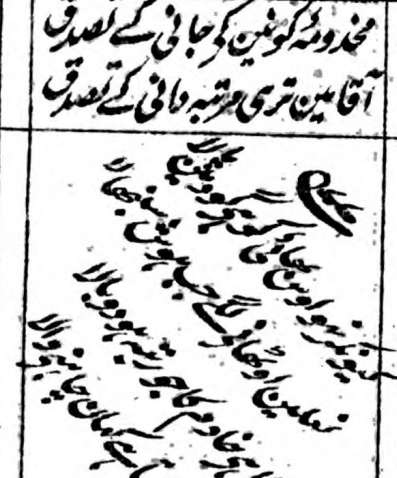

تو قہر جو اونکی ہے تو نام شہ دین ہے
جانینگے یہی سب کہ غلام شہ دین ہے

۸۱

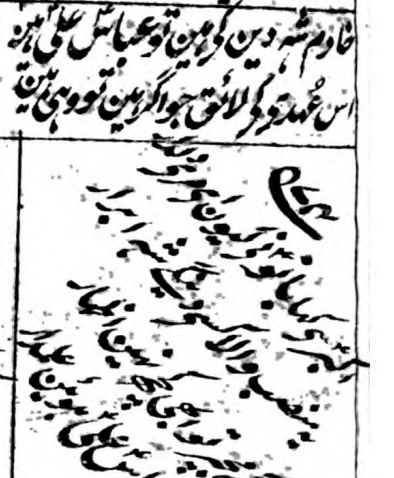

کیا قہر ہے کیونکر نہ مجھے رنج و تعب ہو
سن لیوین کہین قبلۂ عالم تو غضب ہو

۸۲

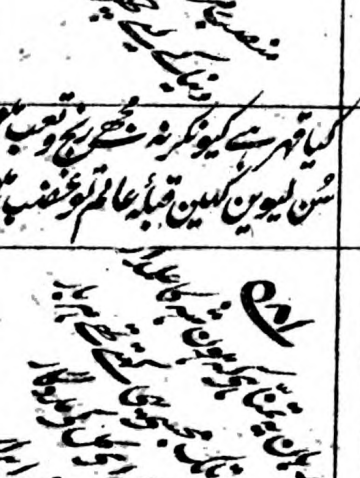

شہ دیکھتے ہین اشک بھری دیدۂ تر مین
تصویر علی پھرتی ہے بابا کی نظر مین

۸۳

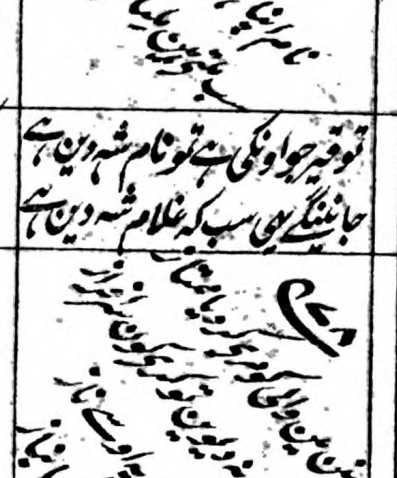

شمشیر کا شعلہ ہے نہ ٹل جائیگا عباس
آنچ آئیگی آقا پہ تو جل جائیگا عباس

۸۴

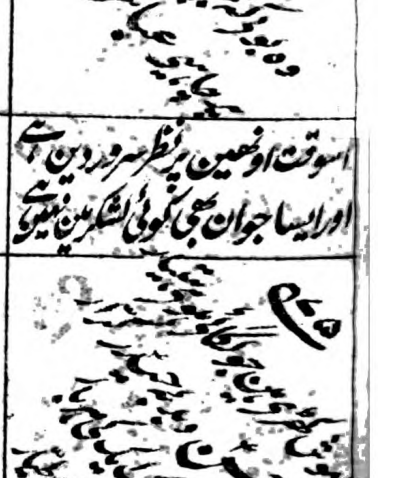

حسرت ہے کہ جب سامنے افواج ستم ہو
اس دوش پہ ہو لاش اور اوسپہ علم ہو



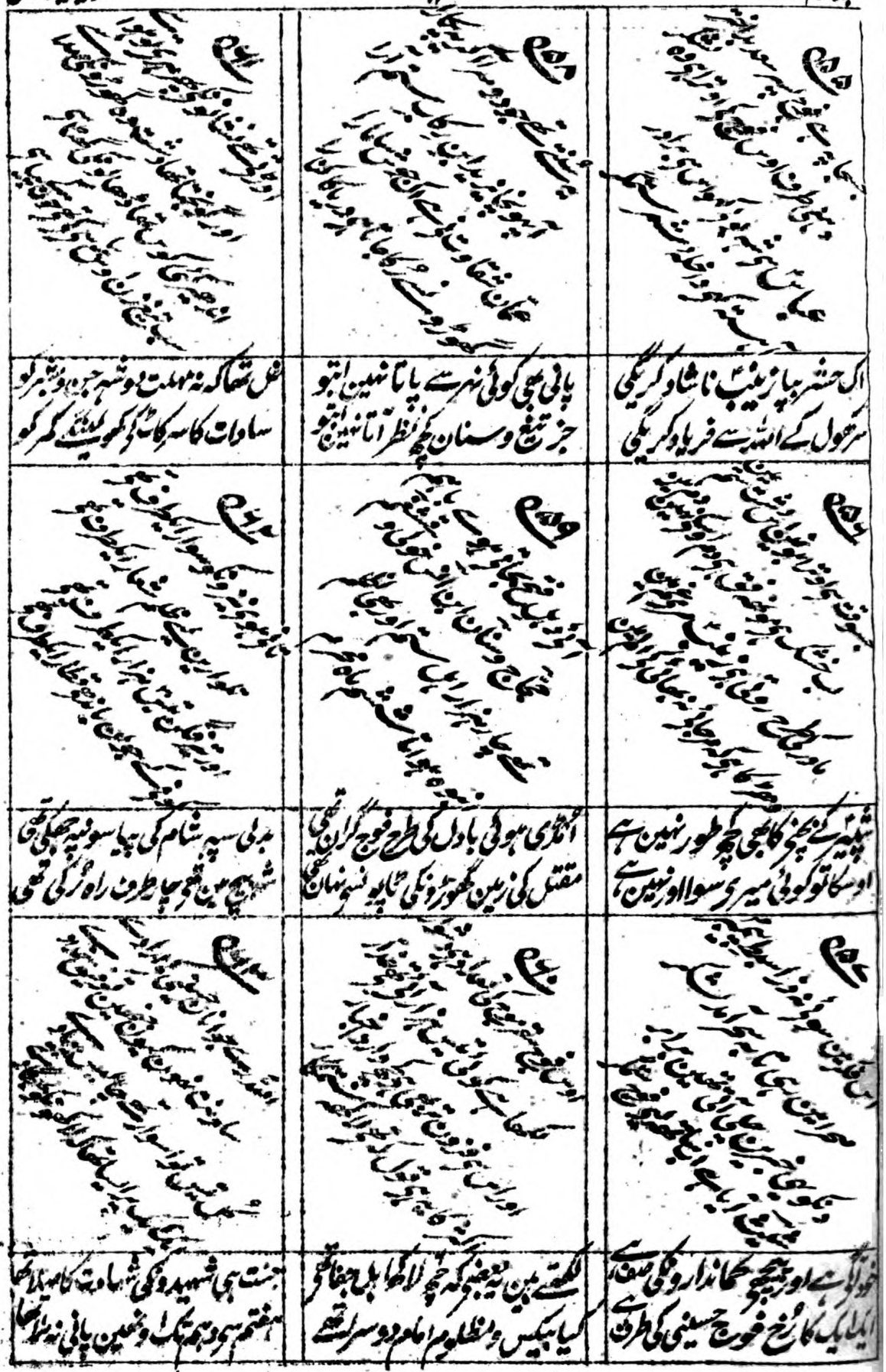

۴۶

مظلوم ہین ہم غیظ سے مظلوم کو کیا کام
غصہ کا نہین وقت یہ ہے صبر کا ہنگام
ہر رنج کو سمجھو رہ معبود مین آرام
منظور ہے یان بخشش امت کا سرانجام

کچھ جان کا صرفہ نہین حیدر کے پسر کو
وہ مانگین تو خود کاٹ کے مین بھیجدون سر کو

۴۷

کیا ہوتا ہے کہنے دو جو کہتے ہین ستمگر
طاقت ہے کوئی ہاتھ اوٹھا سکتا ہے مجھ پر
موجود ہے اکبر سا پسر تمسا برادر
کیون روتے ہو تم کاٹتا ہے کون مرا سر

آنسو نہ بہاؤ کہ لہو میرا گھٹے گا
آگے نہ تمھارے سر شبیر کٹے گا

۴۸

تمسا کوئی دنیا مین نہین صاحب شمشیر
موقع نہین غصہ کا ہر اک وقت مرے شیر
عالم کے زبردستون کو بابا نے کیا زیر
کیا کیا نہ سہے رنج ہوئے زیست سے جب سیر

اوس روز نہ تقدیر سے کچھ زور چلا تھا
رسی سے بھلا بندھنے کے قابل وہ گلا تھا

۴۹

ہر دم یہ صدا آتی تھی تیغ دو زبان سے
یا شیر خدا مجکو نہ کھینچو گے میان سے
فرماتے تھے اوس صاعقہ شعلہ فشان سے
مجبور ہین ہم حکم خدا ہے دو جہان سے

یہ دیدہ و دانستہ جفا مین نے سہی ہے
تلوار وہی ہاتھ وہی زور وہی ہے

۵۰

امان مری پہلوے شکستہ کو سنبھالے
پیچھے چلی جاتی تھین رداد و شپہ ڈالے
چلاتی تھین کوئی مرے وارث کو بچالے
بازار مین سر پیٹتے تھے دیکھنے والے

نہ ہمپہ نہ امان کے کھلے سر پہ نظر تھی
بابا کی فقط خالق اکبر پہ نظر تھی

۵۱

غصہ تھا تمھاری ہی طرح ہمکو بھی بھائی
کچھ غیظ مین آنکھون سے نہ دیتا تھا دکھائی
مرجانے پہ تیار تھے پر کچھ نہ بن آئی
بابا نے قسم روح محمد کی دلائی

جب والدہ روتی تھین تو چلاتی تھی ہم بھی
لپٹے ہوے بابا سے چلے جاتے تھے ہم بھی

۵۲

میری تو کسی نے ابھی باندھی نہین گردن
شبیر کو پکڑے لیے جاتے نہین دشمن
بہنین مری نکلی نہین کرتی ہوئی شیون
گھر میرا جلا دینے کو آئے نہین بدظن

بے تیغ چلے غیظ مین تم آگئے بھائی
سر کٹنے کی مذکور پہ تھرا گئے بھائی

۵۳

تیرون کا نشانہ جو بنائینگے ستمگر
پھر تمسے بھلا صبر کیا جائیگا کیونکر
اس پیار سے معلوم یہ ہوتا ہے برادر
مرجاؤ گے جب تیغ کوئی کھینچے گا مجھ پر

لو بس کرو اتنا بھی کوئی روتا ہے بھائی
بھائی تو ابھی ذبح نہین ہوتا ہے بھائی

۵۴

اتنے مین صدا دور سے نقارون کی آئی
آواز جفا کارون کے رہوارون کی آئی
شہ بولے کہ پھر فوج جفا کارون کی آئی
پھر ساتھی ہی جوڑی بھی خبردارون کی آئی

کی عرض وہ لشکر ہے سیہ جسکے علم ہین
اک شمر ہے اور چار ہزار اہل ستم ہین

۴۰

وہ بین وہ فریاد و بکا یاد ہے مجکو
وہ ہائے حسینا کی صدا یاد ہے مجکو

۴۱

سب چار ہزار اونمین زرہ پوش جوان ہین
یہ بھی تو صفین فوج کی ہین آگے نشان ہین

۴۲

کہتا تھا یہ لشکر عمر سعد شقی کا
سر لینے کو آئی ہین حسینؑ ابن علیؑ کا

۴۳

ماتم ہین ترے کوکھ مری جل گئی بیٹا
تو ذبح ہوا مجھ پہ چھری چل گئی بیٹا

۴۴

ڈھالین عقب دوش ہین چار آئینے بر ہین
تلوارین تو قبضون مین ہین خنجر ہین کمر مین

۴۵

سونچی کہ نہ آداب مین شہ کی خلل آئے
غصے سے یہ تھرائی کہ آنسو نکل آئے

۴۶

ہان جلد خبر لا کہ یہ لشکر کدھر آیا
اوس سمت نشانون کے ہین رخ یا ادھر آیا

۴۷

دشمن کو اگر ری کی حکومت کی خوشی ہے
موجود ہین ہمکو بھی شہادت کی خوشی ہے

۴۸

غصہ کی یہ جا گہ نہین کیا اسمین ضرر ہے
سر لینے کو آئین ہین تو حاضر مرا سر ہے



۱۹

[illegible]

اک ہاتھ علی اکبر ذیجاہ نے تھاما
اک ہاتھ جگر بند ید اللہ نے تھاما

۲۰

[illegible]

آگاہ نہ تھی اس ستم چرخ کہن سے
کھل جائیگا سر ہاتھ بندھے ہونگے رسن سے

۲۱

[illegible]

کمرونکو پیادون نے اور اسوارون نے کھولا
دوکانونکو لشکر کے دکاندارون نے کھولا

۲۲

[illegible]

صورت نظر اللہ کے مقبولونکی آئی
ہنستے گئے جس سمت مہک پھولونکی آئی

۲۳

[illegible]

دستار پہ رکھ ہاتھ جو دیکھا ہے فلک سے
خورشید کا مونھ زرد ہے شمسے کی چمک سے

۲۴

[illegible]

کانٹونکی جہان ڈھیر تھے گلشن نظر آیا
پھولونسے بھرا دشت کا دامن نظر آیا

۲۵

[illegible]

مہمانونپہ رحم آیا نہ پیمان شکنونکو
فاقونکی پیام آنے لگے بے وطنونکو

۲۶

[illegible]

جون دانۂ تسبیح برابر وہ جوان تھے
صف پیچھے تھی اور آگے امام دو جہان تھے

۲۷

[illegible]

داخل ہوئے حضرت حرم شاہ نجف مین
اختر تو رہے ماہ گیا برج شرف مین

۱۰

[illegible]

گرمی کی ہین دن سرد ہوا بھاتی ہے اکثر
شیرونکو ترائی ہی مین نیند آتی ہے اکثر

۱۱

[illegible]

دریا جو مری سامنے لہراتا ہے بھائی
دل خود بخود اسوقت بھرا آتا ہے بھائی

۱۲

[illegible]

کھایا تھا نہ کھانا نہ ذرا سوئے تھے بابا
تا دیر کھڑے ہو کے یہین روئے تھے بابا

۱۳

[illegible]

اک دن تو مری بعد یہان آئیگا شبیر
عقدہ مرے اس رونے کا کھل جائیگا شبیر

۱۴

[illegible]

کم سن کئی معصوم ہین اور گرم ہوا ہے
برپا ہو لب نہر جو خیمہ تو بجا ہے

۱۵

[illegible]

منزل پہ مین رکھواتا تھا مشکیزونکو بھر کر
پانی پہ کری پڑتے تھے ناقونسے اوتر کر

۱۶

[illegible]

دریا پہ اوترنے کا سرانجام نہ کیجے
جس بات مین تکرار ہو وہ کام نہ کیجے

۱۷

[illegible]

فکر اسکی عبث ہے کہ نہ ہاتھ آئیگا پانی
اللہ وہین پیاسونکو پہونچائیگا پانی

۱۸

[illegible]

پاس آکے گھٹا ٹوپ کو گھروائے تھے عباس
ہر بی بی کو محمل سے اوتروائے تھے عباس

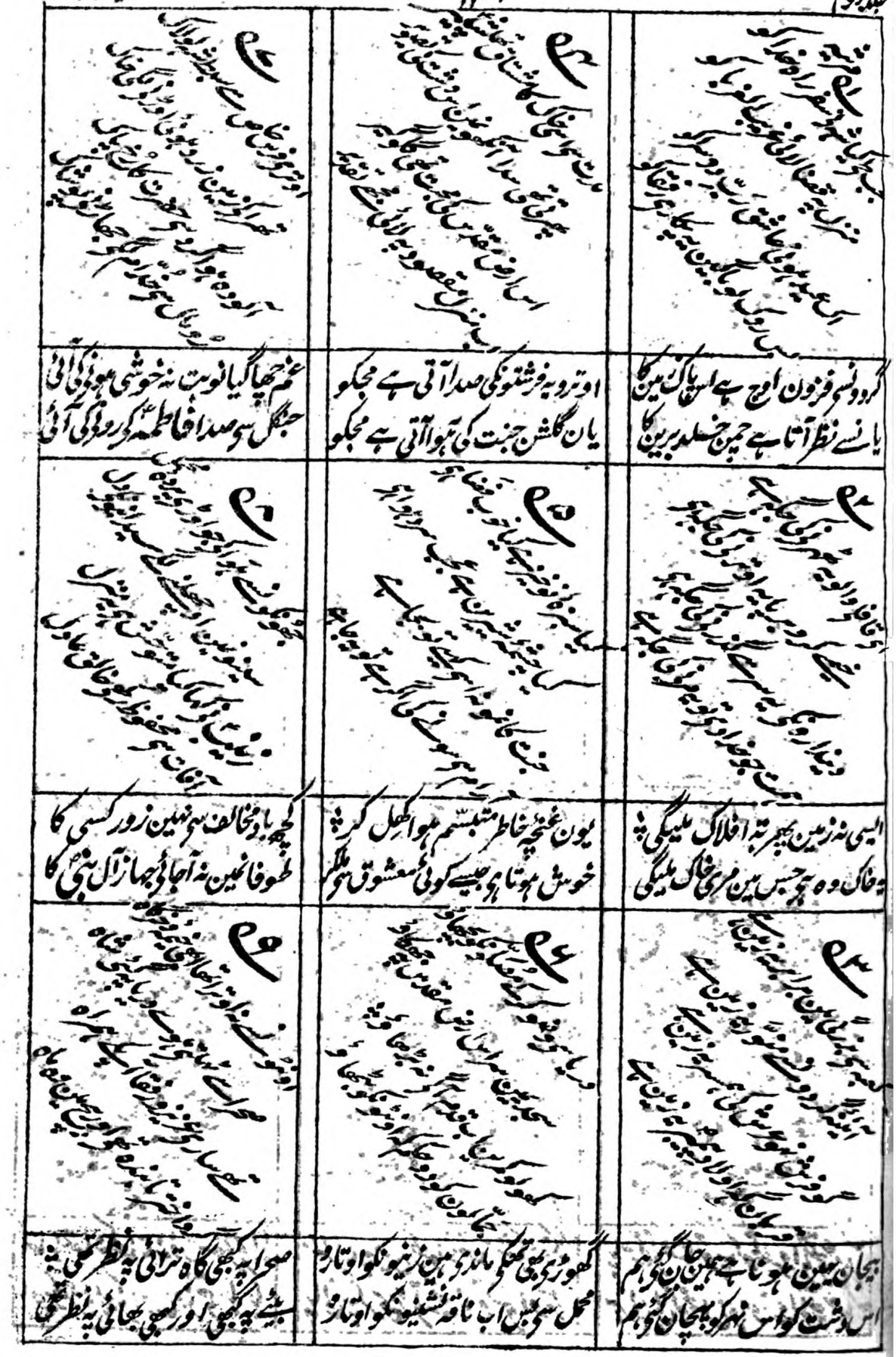

آواز مجھے کیوں مرا بھائی نہیں دیتا
امداد پہ ہے کچھ مجھکو بھائی نہیں دیتا

ارشاد ہمیشہ ہے کہ پاس اپنے مکان دو
حُلّے ہی فردوس کو دو باغ جنان دو

۲۳۵

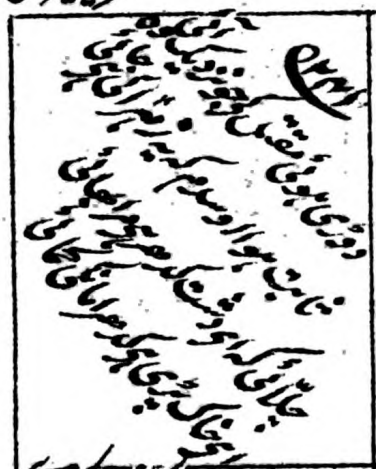

۲۳۶

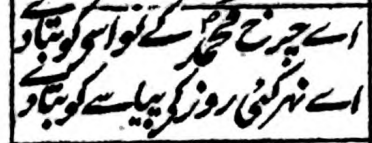

۲۳۷



۲۳۸

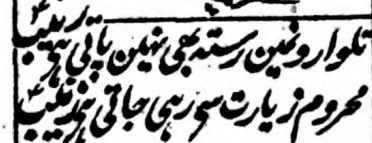

۲۳۹

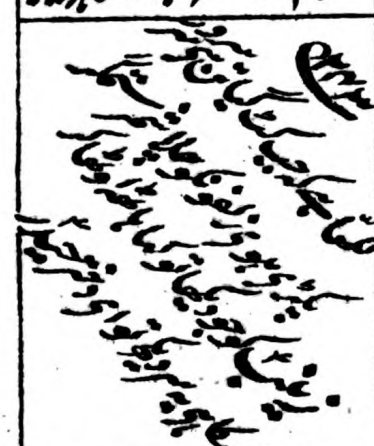

۲۴۰

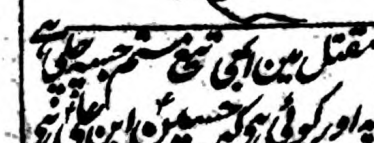

۲۴۱





۲۱۷

[illegible]

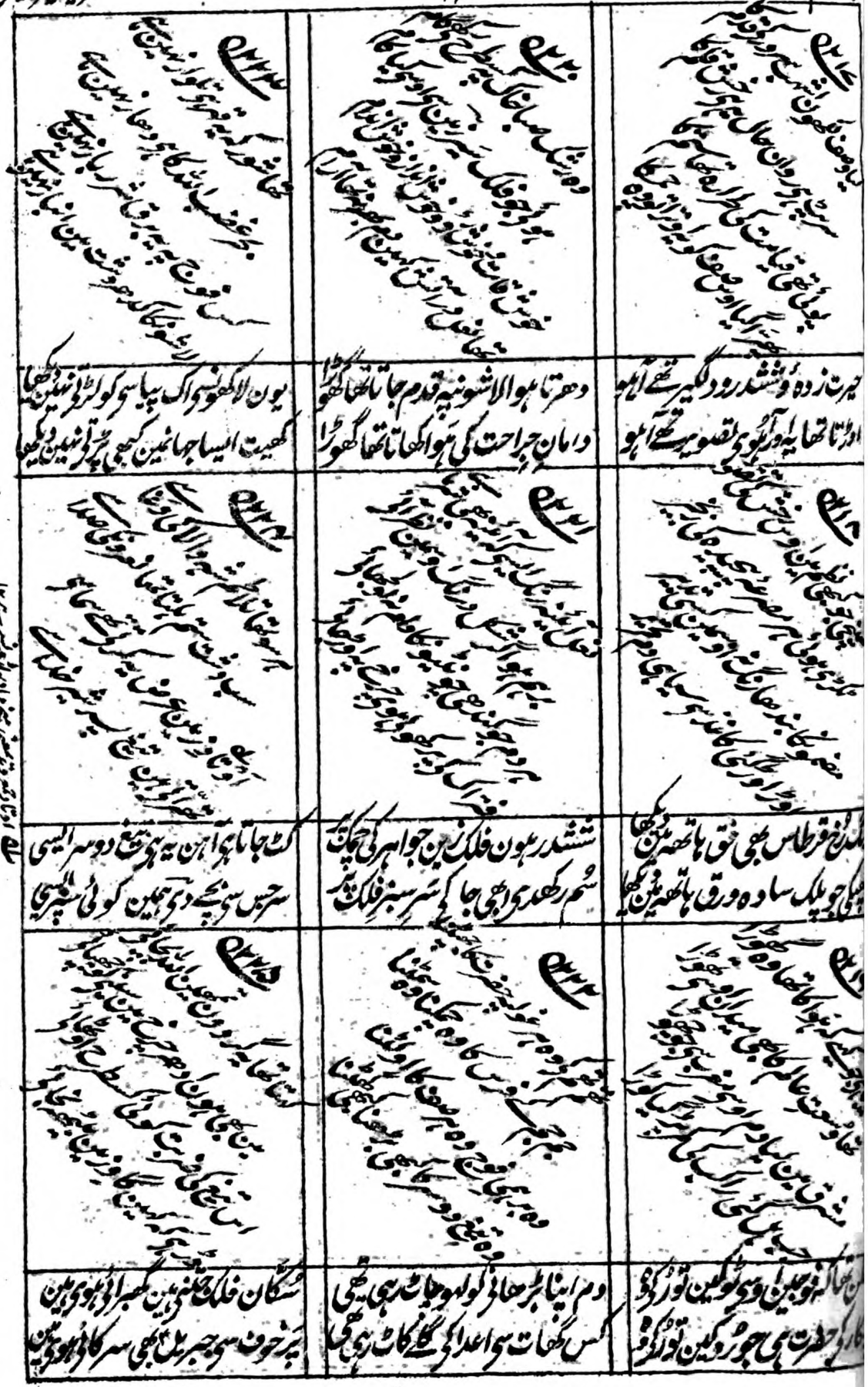

حیرت زدہ و ششدر و دلگیر تھے آہو
اوڑتا تھا یہ اور آہوی تصویر تھے آہو

۲۱۸

[illegible]

[illegible] قرطاس بھی فق ہاتھ مین دیکھا
[illegible] جو پلک سادہ ورق ہاتھ مین دیکھا

۲۱۹

[illegible]

[illegible] تھا کہ فوجین اوسی ٹوکین تو رکے وہ
[illegible] حضرت ہی جو روکین تو رکے وہ

۲۲۰

[illegible]

دھرتا ہوا لاشون پہ قدم جاتا تھا گھوڑا
دامان جراحت کی ہوا کھاتا تھا گھوڑا

۲۲۱

[illegible]

ششدر ہون فلک زین جواہر کی چمک پر
سم رکھدی ابھی جا کے سر سبز فلک پر

۲۲۲

[illegible]

دم اپنا بڑھانے کو لہو چاٹ رہی تھی
کس گھات سے اعدا کے گلے کاٹ رہی تھی

۲۲۳

[illegible]

یون لاکھون سے اک پیاسے کو لڑتے نہین دیکھا
کھیت ایسا جہان مین کبھی پڑتے نہین دیکھا

۲۲۴

[illegible]

کٹ جاتا ہے آہن یہ ہے تیغ دو سر ایسی
سر جس سے بچے دے ہمین کوئی سپر ایسی

۲۲۵

[illegible]

سکان فلک جتنے ہین گھبرائے ہوئے ہین
پر خوف سے جبریل بھی سرکائے ہوئے ہین

[illegible]

۲۰۸

[illegible]

جن بیر علم مین انھین شعلون سی جلی تھے
فقری یہ وہی ہین جو شریرون پہ چلی تھی

۲۰۹

[illegible]

یون تیغ سی ٹکڑی کیا ثابت قدمونکو
توڑا تھا ید اللہ نے جیسے صنمونکو

۲۱۰

[illegible]

سرکش کا لہو خاک پہ برسا دیا اوسنے
تب نکلی کہ جب خانۂ تن ڈھا دیا اوسنے

۲۱۱

[illegible]

پھر کس سی رکی وار امام ازلی کا
تلوار وہ اور ہاتھ حسین ابن علی کا

۲۱۲

[illegible]

دو کرتی تھی وہ ہر کس و ناکس کو یہ کس تھا
اک ہاتھ مین فارس تھا نہ زین تھا نہ فرس تھا

۲۱۳

[illegible]

ٹپکا جو لہو منھ سی شراری نکل آئی
دریا سی گہر ابر سے تاری نکل آئی

۲۱۴

[illegible]

کسکا یہ جگر تھا اوسی رو کے جو سپر سے
سینے مین در آمد تھی بر آمد تھی جگر سے

۲۱۵

[illegible]

سب جسم بھبھوکا تھا حرارت تھی غضب کی
کفار کو پھونکا تھا شرارت تھی غضب کی

۲۱۶

[illegible]

بوی تن رنگین نگار آگئی گویا
آیا وہ جدھر باد بہار آگئی گویا

۱۹۹

[illegible]

رہوار ہرن شیر ژیان ہو گئی شبیر
غل تھا کہ نئے سر سے جوان ہو گئی شبیر

۲۰۰

[illegible]

دل ہلگئے جی خوف سے چھوٹا نظر آیا
دیکھا تو ہر اک مورچہ ٹوٹا نظر آیا

۲۰۱

[illegible]

محروح جو بھاگے تھے اودھر فوج عدو کے
جنگل کی طرف دو نگڑے پڑتے تھے لہو کے

۲۰۲

[illegible]

لو تیغ کوئی دم مین چمکتی ہے علی کی
آگاہ مین کرتا ہون کہ امت ہو نبی کی

۲۰۳

[illegible]

تھی صاحب ضو کیون نہ اوجالا نظر آئے
اک دو مہ نو وان تہ و بالا نظر آئے

۲۰۴

[illegible]

مارا جسے دوزخ کو وہ راہی نظر آیا
چو رنگ سپاہی پہ سپاہی نظر آیا

۲۰۵

[illegible]

ہر چند کہ طاقت نہین ماتم مین پسر کی
جوہر تو دکھا دون تمھین شمشیر دو سر کی

۲۰۶

[illegible]

غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہین دیکھی
یہ کاٹ یہ کس بل یہ کشاکش نہین دیکھی

۲۰۷

[illegible]

زہر اوسکا چڑھا جسپہ وہ بسمل نظر آیا
فولاد کا جوہر سم قاتل نظر آیا

۱۹۰

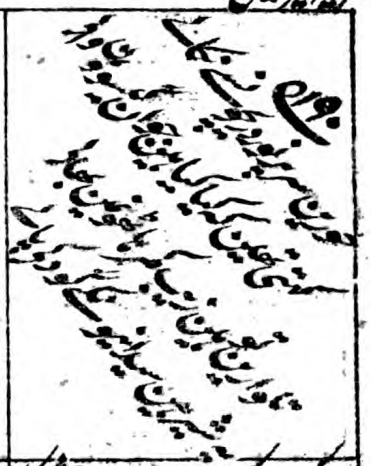

مجمع کبھی دیکھا نہین اس جاہ و حشم کا
دنیا بھی مرقع ہے گلستان ارم کا

۱۹۱



انسان نہین چاند اتارا ہے زمین پر
محبوب خدا عرش پہ سایہ ہے زمین پر

۱۹۲

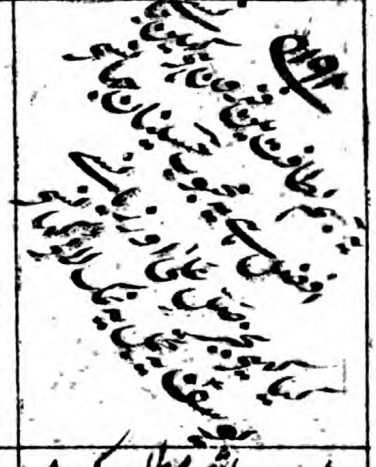

یہ جان ہے ہر ہاشمی و مطلبی کی
اسمین تو ملاحت ہے رسول عربی کی

۱۹۳

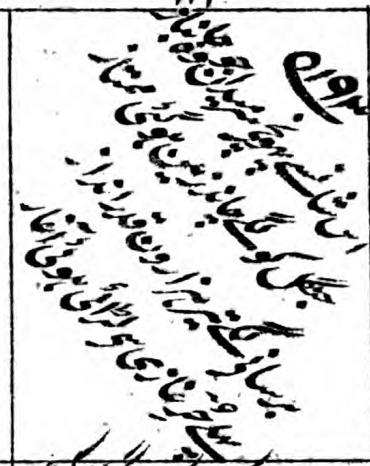

انجام ہوا یہ کہ سفر کر گئے اکبرؑ
سینہ پہ سنان کھا کے جوان مر گئے اکبرؑ

۱۹۴

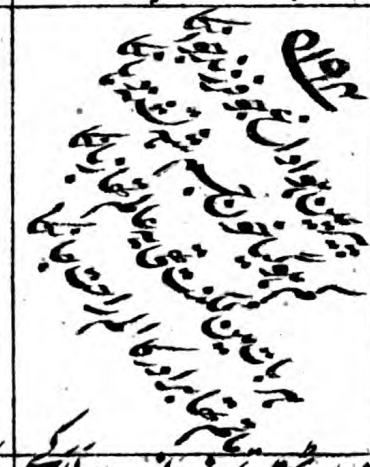

غل اٹھتے تھے فوجونسے مبارز طلبی کے
دو لاکھ کا نرغہ تھا نواسے پہ نبی کے

۱۹۵

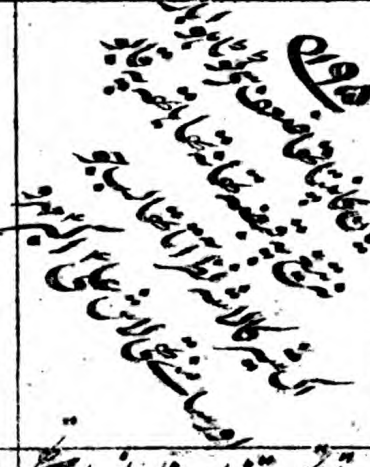

سوتے تھے وہ تنہا جو ہزارون سے لڑے تھے
ریتی پہ ورق مصحف ناطق کے پھرے تھے

۱۹۶

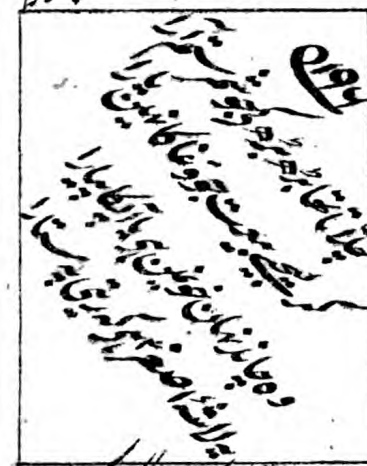

جلدی ہمین اب ہے کہ مہم جنگ کی سر ہو
بھیجو اگر اکبرؑ سا کوئی اور پسر ہو

۱۹۷

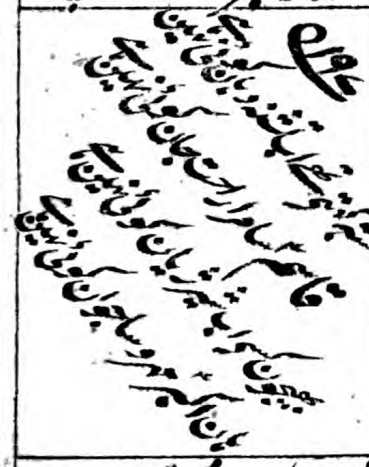

تکیہ نہ برادر پہ مجھے تھا نہ پسر پر
کچھ غم نہین اللہ تو موجود ہے سر پر

۱۹۸

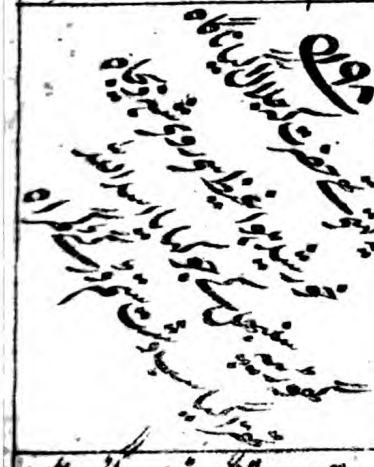

سیدھے جو ہوے تنگ زرہ ہو گئی برمین
باتھو نہین وہ عرشہ تھا نہ وہ خم تھا کمر مین

۱۸۱

ہشتم کو مصیبت تھی قیامت تھی نہم کو
اک حشر تھا خیمے میں یہ رقت تھی نہم کو
بچوں پہ عجب پیاس کی شدت تھی نہم کو
اللہ نہ دکھلائے جو آفت تھی نہم کو

وہ دن بھی کٹا جب تو مصیبت کی شب آئی
کھولی ہوئی بالوں کو شہادت کی شب آئی

۱۸۲

مرمر کے کٹی شب تو لڑائی کا دن آیا
ہمشیر و برادر کی جدائی کا دن آیا
غل تھا کہ تلاطم کا دوہائی کا دن آیا
زہرا کے بھرے گھر کی صفائی کا دن آیا

بیت الشرف صاحب معراج لٹیگا
محبوب الٰہی کا چمن آج لٹیگا

۱۸۳

مطلع پنجم

ظاہر ہوئی گردوں پہ سپیدی جو سحر کی
خود شاہ نے مشرق کی طرف اوٹھ کے نظر کی
فضہ نے ادھر دوڑ کے خیمہ میں خبر کی
لو صاحبو رخصت ہے شہ جن و بشر کی

تیار جماعت ہے نماز آپ پڑھینگے
اب فرض ادا کر کے لڑائی پہ چڑھینگے

۱۸۴

ناگاہ اذان دینے لگے اکبر ذیشان
چپ ہو گئے سب دشت کے مرغان خوش الحان
زینب نے صدا دی کہ اس آواز کے قربان
کیا صوت حسن ہے کہ زمانہ ہے ثنا خوان

آواز حزیں سنکے دلوں کو نہ گل آئی
بلبل بھی گلستاں سے پھڑک کر نکل آئی

۱۸۵

آنا وہ دم صبح کا وہ رات کا جانا
وہ وقت عبادت وہ تضرع کا زمانا
وہ جھومنا اشجار کا وہ وقت سہانا
پھولوں کی وہ بو سرد ہوا کا وہ آنا

بے ذکر نہ غنچے نہ گل و خار رہے تھے
مرغان چمن وجد میں چہکار رہے تھے

۱۸۶

مطلع ششم

فارغ ہوئے حضرت جو صلوٰۃ سحری سے
غائب ہوئے تارے فلک نیلوفری سے
طالع ہوا خورشید عجب جلوہ گری سے
ذرے بھی سرافراز ہوئے تاج زری سے

آمادہ جو تھی فوج لعین بے ادبی پر
تیر آنے لگی لشکر اللہ و نبی پر

۱۸۷

شاہ شہدا خیمہ میں جا کر نکل آئے
آنسو رخ اقدس پہ بہا کر نکل آئے
مشتاقوں کو دیدار دکھا کر نکل آئے
ہمشیر کو چھاتی سے لگا کر نکل آئے

خون بہتا تھا فریاد سکینہ پہ جگر سے
پوچھے کوئی بیٹی کے بچھڑنے کو پدر سے

۱۸۸

پچھلے سے مسلح تھا یہاں لشکر جرار
نکلے علم فوج خدا لیکے علمدار
گھوڑے پہ چڑھے پڑھ کے دعا سید ابرار
پیدل ہوئے ہمراہ فرس یاور انصار

بوسہ دیا نصرت نے قریب آکے قدم پر
اقبال نے سر رکھ دیا مولا کے قدم پر

۱۸۹

خورشید صفت جلوہ نما تھا علم آگے
عباس تو پیچھے تھے سیاہ حشم آگے
چاؤش یہ دیتے تھے صدا دم بدم آگے
سر بازو بڑھے جاؤ قدم با قدم آگے

گرد اوڑنے نہ پائے فرسوں کی تگ و دو میں
سر کھولے ہوئے فاطمہ زہرا ہیں جلو میں

لہ یعنی نقیب ۱۲

۱۷۲

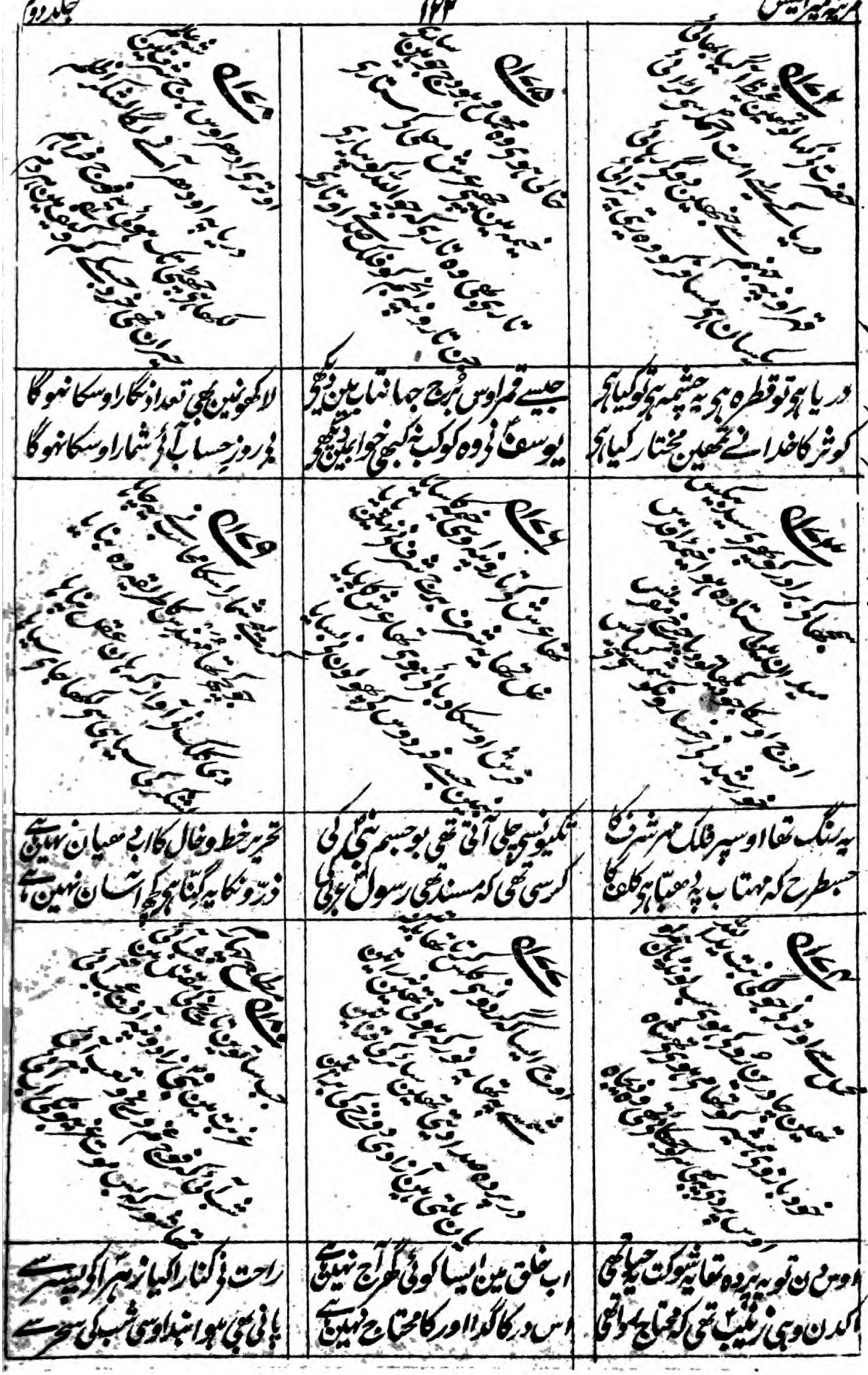

حضرت نے کہا تو تمھین غیظ آ گیا بھائی
دریا کے لیے امت احمد سے لڑائی
قہر اونپہ جہنم سے جنھین دوگے رہائی
یکسان ہے مسافر کو وہ تیری یہ ترائی

دریا ہے تو قطرہ ہے یہ چشمہ ہے تو کیا ہے
کوثر کا خدا نے تمھین مختار کیا ہے

۱۷۳

سمجھا کے برادر کو پھرے سید بیکس
میدان مین استادہ ہوا خیمۂ اقدس
اوج اوسکا جو دیکھا تو دبا چرخ مقرنس
خورشید نے رخسارونکو شمسے کیا مس

یہ رنگ تھا اوسپر فلک مہر شرف کا
جسطرح کہ مہتاب پہ دھبا ہے کلف کا

۱۷۴

محمل سے اوترنے جو لگی بنت ید اللہ
تھین چادرین روکے ہوئے سب لونڈیان ہمراہ
خود بازوئے ہمشیر کو تھامے ہوئے تھے شاہ
اوس پردے پہ بھی سر کو جھکائے تھی وہ ذیجاہ

اوس دن تو یہ پردہ تھا یہ شوکت یہ حیا تھی
اک دن وہی زینب تھی کہ محتاج ردا تھی

۱۷۵

خالی ہوئے وہ محمل و ہودج جو ہین سارے
خیمہ مین چھپے عرش معلی کے ستارے
تارے بھی وہ تارے کہ جو اللہ کو پیارے
جن تارونپہ انجم کو فلک صدقے اوتارے

جیسے قمر اوس برج جہانتاب مین دیکھے
یوسف نے وہ کوکب نہ کبھی خواب مین دیکھے

۱۷۶

تھا عرش کے تارونپہ اوسی خیمہ کا سایا
غل تھا یہ شرف برج شرف نے نہین پایا
فرش اوسکا دبائے ہوئے تھا عرش کا پایا
نہین جسنے فردوس کے پھولون نے بسایا

تکیونسے چلی آتی تھی بو جسم نبی کی
کرسی تھی کہ مسند تھی رسول عربی کی

۱۷۷

اوج ایسا کہ گردون سے کلس کرتا تھا پایہ
شمسے پہ تھا یہ نور کہ ہوتی تھین نہ راتین
در پردہ صدا دیتی تھین سائر کی قناتین
یان ملتی ہین آزادی دوزخ کی براتین

اب خلق مین ایسا کوئی گھر آج نہین ہے
اس در کا گدا اور کا محتاج نہین ہے

۱۷۸

اوترے ادھر اوس برج شرف مین شہ عالم
دریا پہ اودھر آنے لگا لشکر اظلم
لکھا ہے چھٹی تک ہوئی یہ فوج فراہم
حیران تھی خرد جسکے کم و کیف مین ہر دم

لاکھون مین بھی تعداد نگار اوسکا نہو گا
بے روز حساب آئے شمار اوسکا نہو گا

۱۷۹

کرتے لیے شمار اسکا محاسب نے یہ چاہا
جو کچھ تھا مہندس کا طریقہ وہ بنایا
دی کلک نے آواز کہ ہان عقل پناہا
لشکر کی سیاہی سے لکھا جائے سیاہا

تحریر خط و خال کا اب دھیان نہین ہے
ذرونکا یہ گنا ہے کچھ آسان نہین ہے

۱۸۰

مطلع چہارم

جب ساتوین تاریخ کی مقتل مین شب آئی
غربت مین نبی زادونپہ آفت عجب آئی
شب آئی کہ فوج غم و رنج و تعب آئی
تھا شور کہ بس موت غریبونکی اب آئی

راحت نے کنارا کیا زہرا کے پسر سے
پانی بھی ہوا بند اوسی شب کی سحر سے

۱ کم بمعنی فرزن اور کیف بمعنی کیفیت یہان مراد شمار فوج سے ہے ۱۲

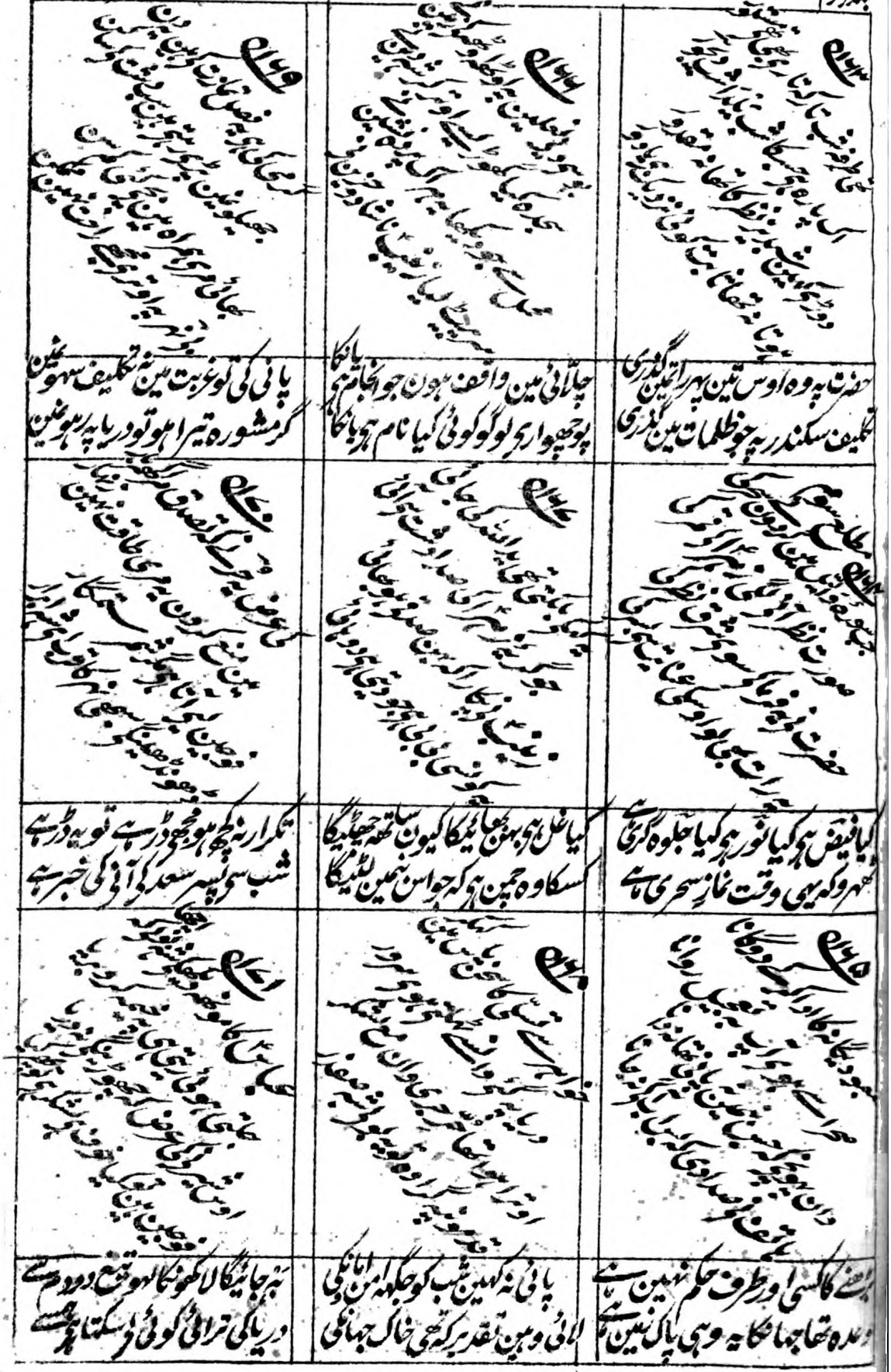

۱۵۴

[illegible]

تلوار مین لاکھونکو رفاہ انسی نہین ہے
گردون بھی سپر ہو تو پناہ انسی نہین ہے

۱۵۵

[illegible]

ذلت ہوئی اب موہنہ کسی دکھلاؤنگا مولا
مین اپنا گلا کاٹ کی مرجاؤنگا مولا

۱۵۶

[illegible]

فضہ کو غلامونکا بھی رتبا نہین رکھتا
زہرا کہون زہرا کو یہ زہرا نہین رکھتا

۱۵۷

[illegible]

ایمان سمجھ اس فاطمہ کی راحت جانکو
بھائی ہون پہ ہی فخر کنیزی مری مانکو

۱۵۸

[illegible]

کنبہ مرا آفت مین گرفتار رہیگا
نہ مال نہ فرزند نہ گھر بار رہیگا

۱۵۹

[illegible]

بہتر ہے جو اس طور سی یہ مرحلہ سر ہو
پھر مین ہون نہ بدنام نہ مولا کا ضرر ہو

۱۶۰

[illegible]

رد ہوگا اگر شر کوئی نا اہل کریگا
فرمایا بڑھ آگی کہ خدا سہل کریگا

۱۶۱

[illegible]

مجمع تھا یگانونکا شہنشاہ امم کے
اور بیچ مین سب فوج کی ناقی تھی حرم کی

۱۶۲

[illegible]

غربت مین یہ گردش یہ تباہی نہین دیکھی
ایسی کبھی آنکھونسی سیاہی نہین دیکھی

۱۴۵
وہ جا ہی فدا آپ کے گھوڑے پہ بھی کر دی
چشمہ جو ہو بہنے کو تو دریا بھی کر دی
وہ دل کہ صدف کر دیا دریا بھی کر دی
جس ہاتھ کو چھو جائے مسیحا بھی کر دی

۱۴۶
اب کہہ بھی دو کیا آج ہے مرنا بھی کرو گے
رہنا ہو تو سب کو بھی ملاقات کا ارمان
ہمراہ فلک نان جویں بھی ہیں کھانا

۱۴۷
فرمایا کہ بیٹا جو ہو مرنے کا ارادہ
اوسکو نہیں لازم ہے کہ ہمراہ ہو جائے
یہ فرض ہے جب ہو کوئی ہمراہ ہو جائے

۱۴۸
گر اوج وہ بخشی تو زمین عرش بریں ہو
حاضر ہے جو موجود ہے محتاج کو گھر میں
بیدین ہے جو حکم شہ خوش خو بجا نہیں
ذرّے پہ کرے مہر تو خورشید مبیں ہو
تجھے بھی وطن دور ہے ہم بھی ہیں سفر میں
بس چپ ہو زبان کیا ترے قابو میں نہیں ہے

۱۴۹
فرمایا کہ بیٹا یہ بڑا معرکہ ہوگا
بہتر ہے کہ اب گھر کو پھر جائے مسافر
ہر چند غلام پسر شیر خدا ہوں
ڈالیگا اگر ہاتھ لجام شہ دیں پر
ذکر اوسکا مناسب نہیں صدمہ ہے بہت جو
مامور ہوں اسپر کہ نہ حضرت سے جدا ہوں
سر ہوگا کہیں جسم کہیں ہوگا زمیں پر

۱۵۰
ہم نالۂ و فریاد بھی ہر چند کرینگے
در پے ہیں نہ تیر و نہ شمشیر و سناں کے
ہم شہ ہیں صحرا کی وہ نامرد ہے ظالم
حال اس مرے رونے کا بھی کھل جائیگا پھر
فرمایا کہ اس جا سے کہیں جا نہیں سکتے
بس ہم وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں وہ ہر دم
ہر ایک شقال ایک سگ زرد ہے ظالم

۱۵۱
واقف نہیں لو اس سے میرا راز نہاں کا
سنی ہے کہ بھی کی دن تشنہ دہانی
ہے خیمہ الف اک اور زرہ یا کی پہلی
ہم شہ ہیں صحرا کی وہ نامرد ہے ظالم

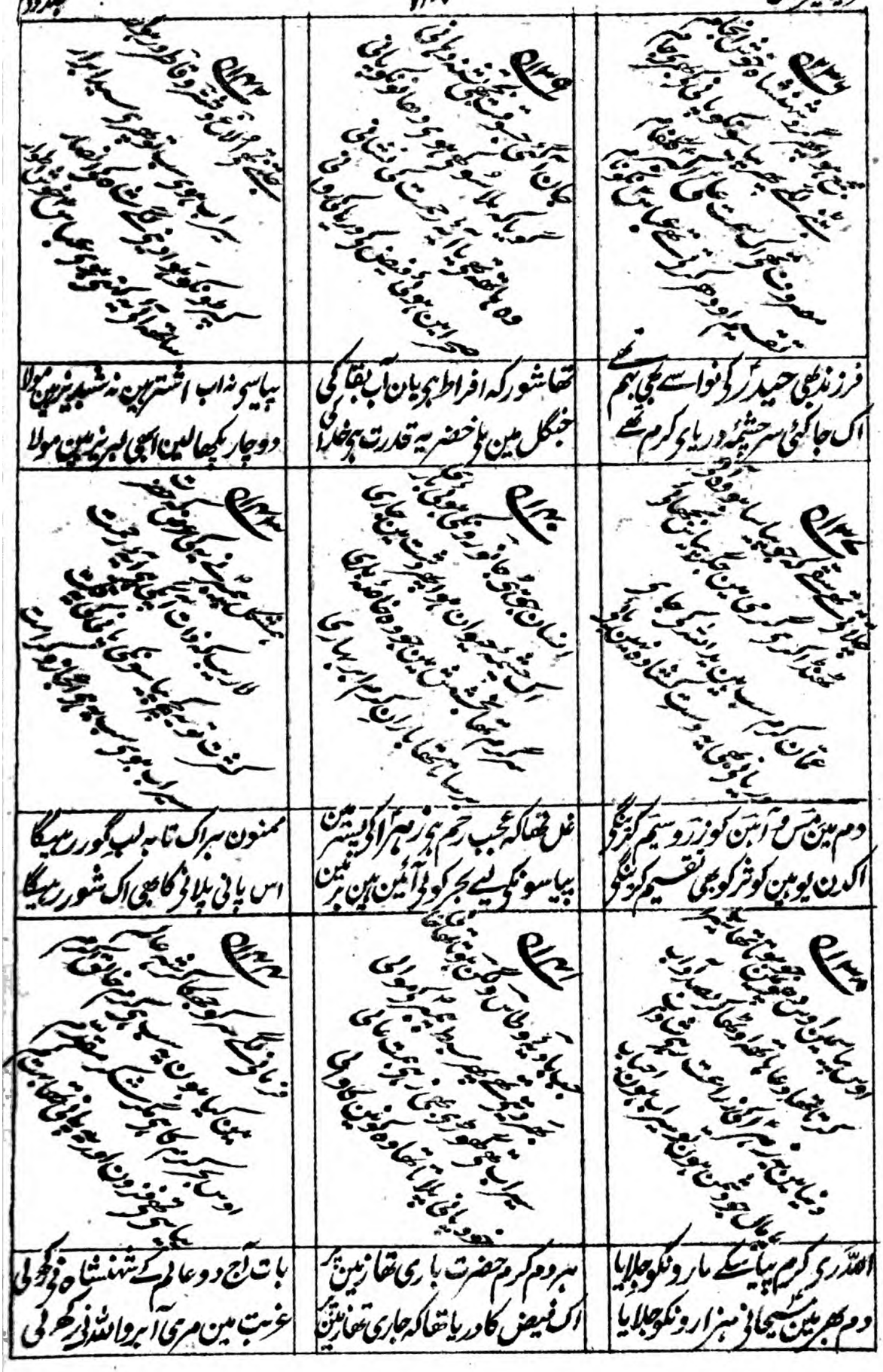

۱۲۷

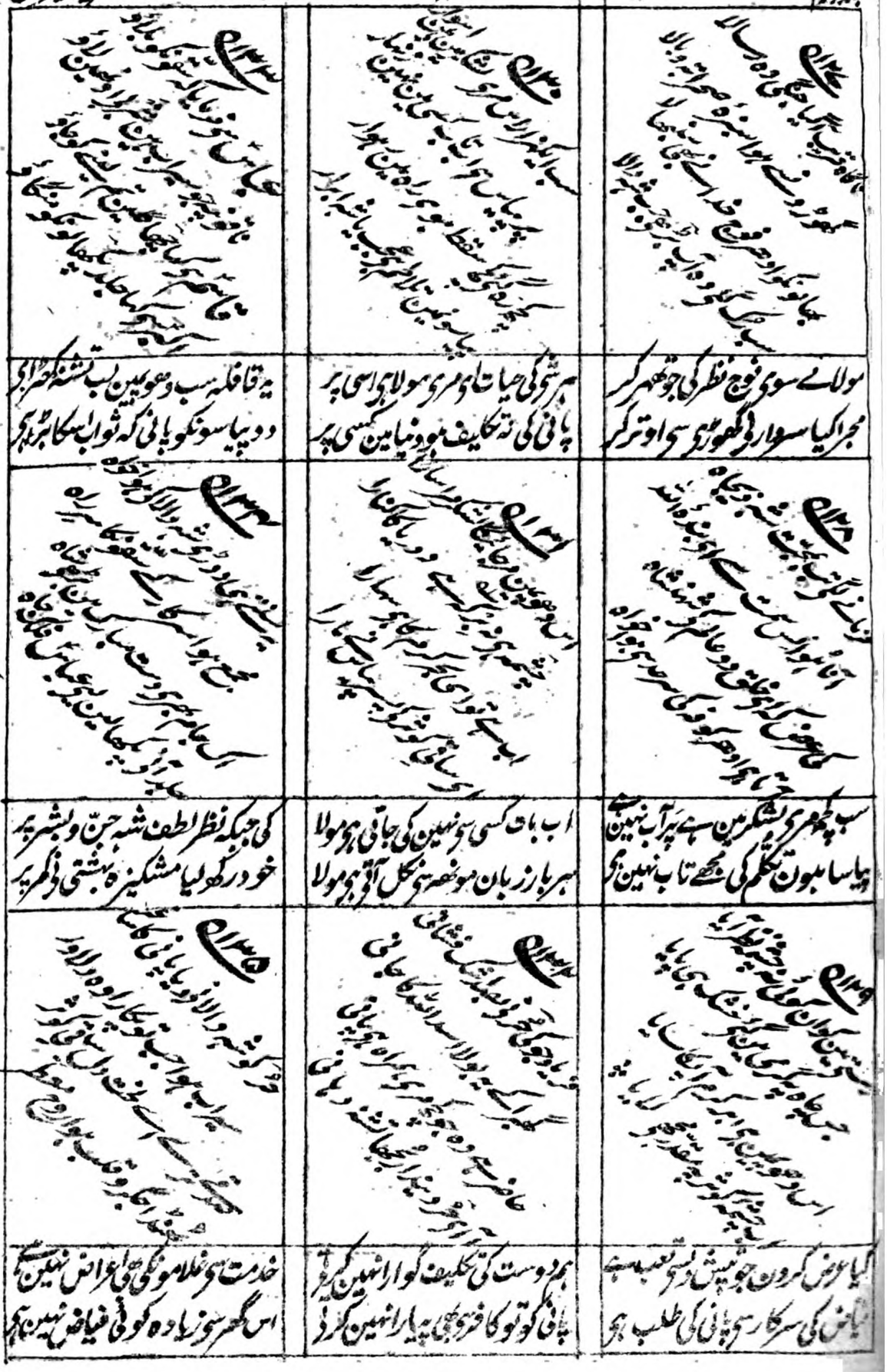

ناگاہ قریب آگیا جنگی وہ رسالا
گھوڑوں سے ہوا سبزۂ صحرا تہ و بالا
بھالوں کو ادھر فوج خدا نے بھی سنبھالا
سب رک گئے وہ آپ بڑھے جب شہ والا

مولا نے سوی فوج نظر کی جو ٹھہر کر
مجرا کیا سردار نے گھوڑے سے اوتر کر

۱۳۰

سب ایک ہزار اس مری لشکر میں ہیں اسوار
پر پیاس سے اب تاب کسی میں نہیں زنہار
کچھ رہ گئے کچھ سقط ہوئے راہ میں رہوار
پیاسوں میں تلاطم ہے عجب یا شہ ابرار

ہر شے کی حیات اے مری مولا ہے اسی پر
پانی کی نہ تکلیف ہو دنیا میں کسی پر

۱۳۳

عباس سے فرمایا کہ سقوں کو بلاؤ
ناقوں پہ جو سیراب ہیں شربت اونہیں لاؤ
قاسم سے کہا چھاگلیں تم لینے کو جاؤ
اکبر سے کہا جلد پکھالوں کو منگاؤ

یہ قافلہ سب دھوپ میں لب تشنہ کھڑا ہے
دو پیاسوں کو پانی کہ ثواب اسکا بڑا ہے

۱۲۸

فرمانے لگے تب بمحبت شہ ذیجاہ
آنا ہوا اس سمت سے اے بندۂ اللہ
کی عرض کہ اے خلق دو عالم کے شہنشاہ
آتا ہے ادھر کوفہ کی سرحد سے ہوا خواہ

سب کچھ مری لشکر میں ہے پر آب نہیں ہے
پیاسا ہوں تکلم کی مجھے تاب نہیں ہے

۱۳۱

اس دھوپ میں مر جائیگا لشکر مرا سارا
چشمہ ہے نہ برکہ ہے دریا کا کنارا
اب ہے تو اے بحر کرم کا ہے سہارا
اے ساقی کوثر کے پسر پیاس نے مارا

اب بات کسی سے نہیں کی جاتی ہے مولا
ہر بار زبان مونھ سے نکل آتی ہے مولا

۱۳۴

یہ سنتے ہی دوڑے شہ والا کے ہوا خواہ
مجمع ہوا سرکار کے سقوں کا سر راہ
اک جام بھرے دست مبارک میں بڑھے شاہ
جلد آئے پکھالیں لیے عباس فلک جاہ

کی جبکہ نظر لطف شہ جن و بشر پر
خود رکھ لیا مشکیزہ بہشتی نے کمر پر

۱۲۹

رستے میں کوان کوئی نہ چشمہ نظر آیا
جس چاہ پہ گرمی میں گئے خشک ہی پایا
اس دھوپ میں ہے ابر کرم آپکا سایا
اب چشمۂ کوثر پہ مقدر مجھے لایا

کیا عرض کروں جو تپش دل سے تعب ہے
فیاض کی سرکار سے پانی کی طلب ہے

۱۳۲

فریاد جو کی حر نے بصد اشک فشانی
گھبرا کے یہ بولا اسد اللہ کا جانی
حاضر ہے وہ جو کچھ مری ہمراہ ہے پانی
آئے حر دیندار بجھا تشنہ دہانی

ہم دوست کی تکلیف گوارا نہیں کرتے
پانی کو تو کافر سے بھی پیارا نہیں کرتے

۱۳۵

حر کو شہ والا نے دیا پانی کا ساغر
سیراب ہوا جب تو پکارا وہ دلاور
صدقے ترے اے لخت دل ساقی کوثر
ٹھنڈا جگر و قلب ہوا روح معطر

خدمت سے غلاموں کی بھی اعراض نہیں ہے
اس گھر سے زیادہ کوئی فیاض نہیں ہے

لہ برکہ بمعنی حوض ۱۲

۱۱۸



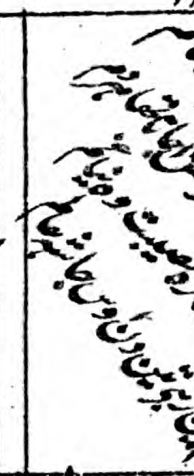

زینب کی قرین زوجہ مسلم تھی کھلی سر
کہتی تھی غضب ہو گیا اے شاہ کی خواہر
چلتی ہے چھری آٹھوین تاریخ سے مجھ پر
مین رانڈ ہوئی لٹ گیا کوفے مین مرا گھر



دو بچونکی دنیا سے گذرنے کی خبر ہے
یہ ایلچی شاہ کے مرنے کی خبر ہے

۱۱۹

یہ غل تھا کہ حضرت نے کہا خیمہ مین آکر
اے بی بی پیو صف ماتم کو بچھا کر
مسلم سوئے فردوس گئے برچھیان کھا کر
مارا ستم ایجاد ون نے تنہا اونھین پا کر

کوفے مین سر پاک اوتارا گیا تن سے
روز عرفہ کوچ کیا دار محن سے

۱۲۰

جس وقت یہ خیمہ مین غضب کی خبر آئی
ناموس حمار مین قیامت نظر آئی
خود سر سے کسی رانڈ کی چادر لو تر آئی
وان کوئی گئی بیٹی کوئی ادھر آئی

کیا درد کی باتین تھین غریبونکی زبان پر
سب بیٹھے تھے دختر مسلم کے بیان پر

۱۲۱

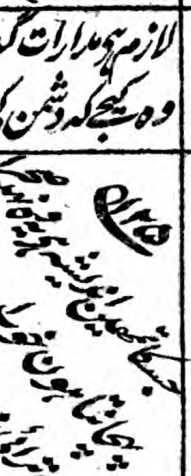

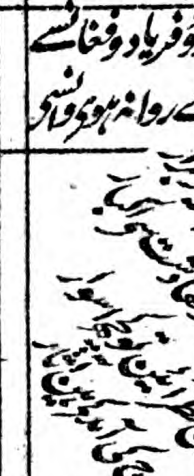



وہ بین نبی زادیونکے اور وہ ماتم
مقتول کی بیوہ کو غش آجاتا تھا ہر دم
پردیس مین وہ تازہ مصیبت وہ نیا غم
ماتم مین رہے تین دن اوس جا شہ عالم

فرصت نہ ملی نالہ و فریاد و فغان سے
بھائی کا سوم کر کے روانہ ہوئے وان سے

۱۲۲

منزل پہ ادھر کوفے سے تھے سید ابرار
جو اک منتق گرد اوٹھا دشت سے اک بار
کچھ نیزونکی نوکین نظر آئین تو کچھ اسوار
اکبر نے کہا فوج کی آمد کے ہین آثار

گھوڑونسے زمین ہلتی ہے اک شور بپا ہے
آوازین یہ زرہونکی ہین ٹاپونکی صدا ہے

۱۲۳

عباس نے کی عرض کہ ہم دیکھنے جائین
ارشاد ہو مولا کا تو یہ آنے نہ پائین
فرمایا یہ کیا ہین جنھین ہم دھیان مین لائین
جاتے ہین تو جائین ادھر آتے ہین تو آئین

کیا غم جو نہ تابع نہ ملازم ہو کسی کا
فوجونسے وہ ڈرتا ہے جو مجرم ہو کسی کا

۱۲۴

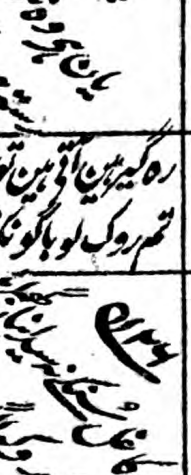

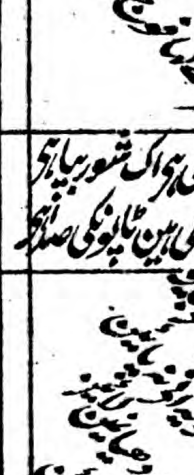

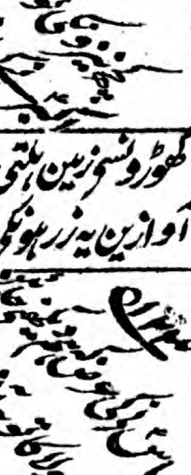

شر اپنی طرف سے نہ ہو مطلب ہے یہ سارا
امت جو کرے جبر تو یہ بھی ہے گوارا
غربت مین ہمین آپ ہے دنیا سے کنارا
شاید کوئی اس فوج مین ہو دوست ہمارا

لازم ہے مدارات گدا ہو کہ غنی ہو
وہ کیجے کہ دشمن کی نہ خاطر شکنی ہو

۱۲۵

جسکا تمھین اندیشہ ہے یہ وہ نہین صحرا
پہچانتا ہون خوب اوسے اے مرے شیدا
یان ہے وہ ترائی نہ وہ ریتی نہ وہ دریا
رستہ ہے یہ فوجین ہون کہ لشکر ہو ہمین کیا

رہ گیر ہین آتے ہین تو خیر آنے دو انکو
تم روک لو باگونکو نکل جانے دو انکو

۱۲۶

انبوہ کا غل سنکے نہ سیدانیان گھبرائین
جمالونسے کہدو کہ الگ ناقونکو لیجائین
ٹھہرین وہین گر کوہ کے دامن مین جگہ پائین
ناقے بھی تھکے ماندے ہین دم لے لین ہوا کھائین

جا خوب ہے حیوان بھی نہ تکلیف سہینگے
رہ جائیگا دن کم تو یہین آج رہینگے

۱۰۹

ہوتا ہے غریبوں کا تاسف غربا کو
روتی ہیں یوہیں اہل وفا اہل وفا کو

۱۱۰

ہاں کونسی ایذا ہے جو در پے نہیں ہوتی
اے خار الم راہ خدا لے نہیں ہوتی

۱۱۱

جب قافلہ سالار نہ اسا ہو نبی کا
پھر لاکھ میں کسطرح ڈگی یا دن کسی کا

۱۱۲

ماتم ہے کئی دن سے مسلمانوں کے گھر میں
خندق میں تلاش اوسکی ہے ہر قلعہ و در میں

۱۱۳

لشکر پہ اودا سی تھی غریب الغربا کے
سب روتے تھے رو تے پہ امام دوسرا کے

۱۱۴

جب ہو گئی آرام بلا شک نہیں پایا
قربان برادر کفن ابتک نہیں پایا

۱۱۵

بھڑکی ہے وہ آتش کہ جلاتی ہے جگر کو
دو بھائیوں کو روئیں کہ مظلوم پدر کو

۱۱۶

چلاتی تھی کیوں حشر برپا ہوا لوگو
کسنے خبر آئی ہے کیا ہوا لوگو

۱۱۷

ہر دلپہ جو اک غم کی گھٹا چھائی ہے لوگو
کیا کچھ مری بچی کی خبر آئی ہے لوگو

۱۰۱

کوچون مین منادی یہ صدا دیتا تھا ہر بار
بھاگا ہی کل اک مسجد کوفہ سے گنہگار
گھر مین کوئی مجرم کو چھپائے نہ خبردار
آفت ہی محلون مین پیا بند ہین بازار

بچنے کا نہین در پئے جان دشمن دین ہین
مسلم کہین پوشیدہ ہی فرزند کہین ہین

۱۰۲

جون جون یہ بیان کرتا تھا وہ مرد مسافر
خاموش کھڑے سنتے تھے سب یاور و ناصر
مونھ بھائی کا تکتے تھے شہ صابر و شاکر
وہ عرض یہ کرتے تھے کہ سب حال ہی ظاہر

کچھ شبہ نہ اسمین ہی نہ تشکیک ہی مولا
جو کہتا ہی رہرو وہ خبر ٹھیک ہی مولا

۱۰۳

مسلم کا خوشا اوج رہی بخت خنہ رای
زندہ ہی وہی راہ محبت مین جو مر جای
ایذا بھی زیادہ ہوئی رتبہ بھی بڑی پائی
وہ کام کا ہی کام پہ مولا کی جو کام آئی

لاکھون سی لڑی نام کیا تیغ زنی مین
داخل ہوی دربار رسول عربی مین

۱۰۴

آشوب ہی اوس شہر مین اے خلق کی سرتاج
جو دین کی ستون تھی وہ مکان ہو گئی تاراج
کیا کیا شرفا نان شبینہ کو ہین محتاج
کل قتل ہوا وہ جو گرفتار ہوا آج

وہ خوش ہین رعیت مین جو حاکم سی ملی تھی
پرسش ہی کہ کیا سونچ کی مسلم سی ملی تھی

۱۰۵

مسلم سی بس اب یاس ہی یا حضرت شبیر
افسوس کہ پردیس مین بیوہ ہوئی ہمشیر
غدار ہین بد عہد ہین مرتد ہین وہ بے پیر
اب کوفہ مین چمکی کی ید اللہ کی شمشیر

یہ معرکہ دیکھیگا وہ زندہ جو رہیگا
خون تا بہ کمر دار امارہ مین بہیگا

۱۰۶

بھر کر نفس سرد بڑھی شاہ فلک جاہ
جلتا تھا جگر قلب پہ تھا صدمۂ جانکاہ
مشہور یہ ہی عمر سفر ہوتی ہی کوتاہ
پر کٹتی تھی حضرت پہ عجب رنج سی وہ راہ

منزل پہ بھی کچھ نوش نہ فرماتی تھی شبیر
تشویش تھی ایسی کہ گھلی جاتی تھی شبیر

۱۰۷

جس روز کہ ہانی کو ستمگار نی مارا
عبرت تھی غضب شہر لرزتا رہا سارا
ایک ایک کا صدمہ سی کلیجہ تھا دو پارا
نہ ضبط کی طاقت تھی نہ فریاد کا یارا

دل پھک رہی تھی آگ لگی تھی جگرون مین
فاقہ رہا دو روز محبون کے گھرون مین

۱۰۸

پردیس مین ہونا تھا اونھین خاک کا پیوند
جو مرضی حق ہم ہین بہر حال رضامند
ہر طرح گذر جائینگے یہ بھی نفس چند
ہم ہوئین کہ مسلم ہون برادر ہون کہ فرزند

یاور ہین تو کیا ہین جو یگانی ہین تو کیا ہین
سب ناخن پای شہ والا پہ فدا ہین

۱۰۹

دم بھر کہین دم لی لیا جب دوپہر آئی
راہی ہوی پہر دھوپ جو بالای سر آئی
لیکن کہین راحت کی نہ صورت نظر آئی
جب آئی خبر راہ مین وحشت اثر آئی

مشتاق تھی جسکے خبر آئی کہ مواوہ
جس دوست سی پوچھا یہ سنا قتل ہوا وہ

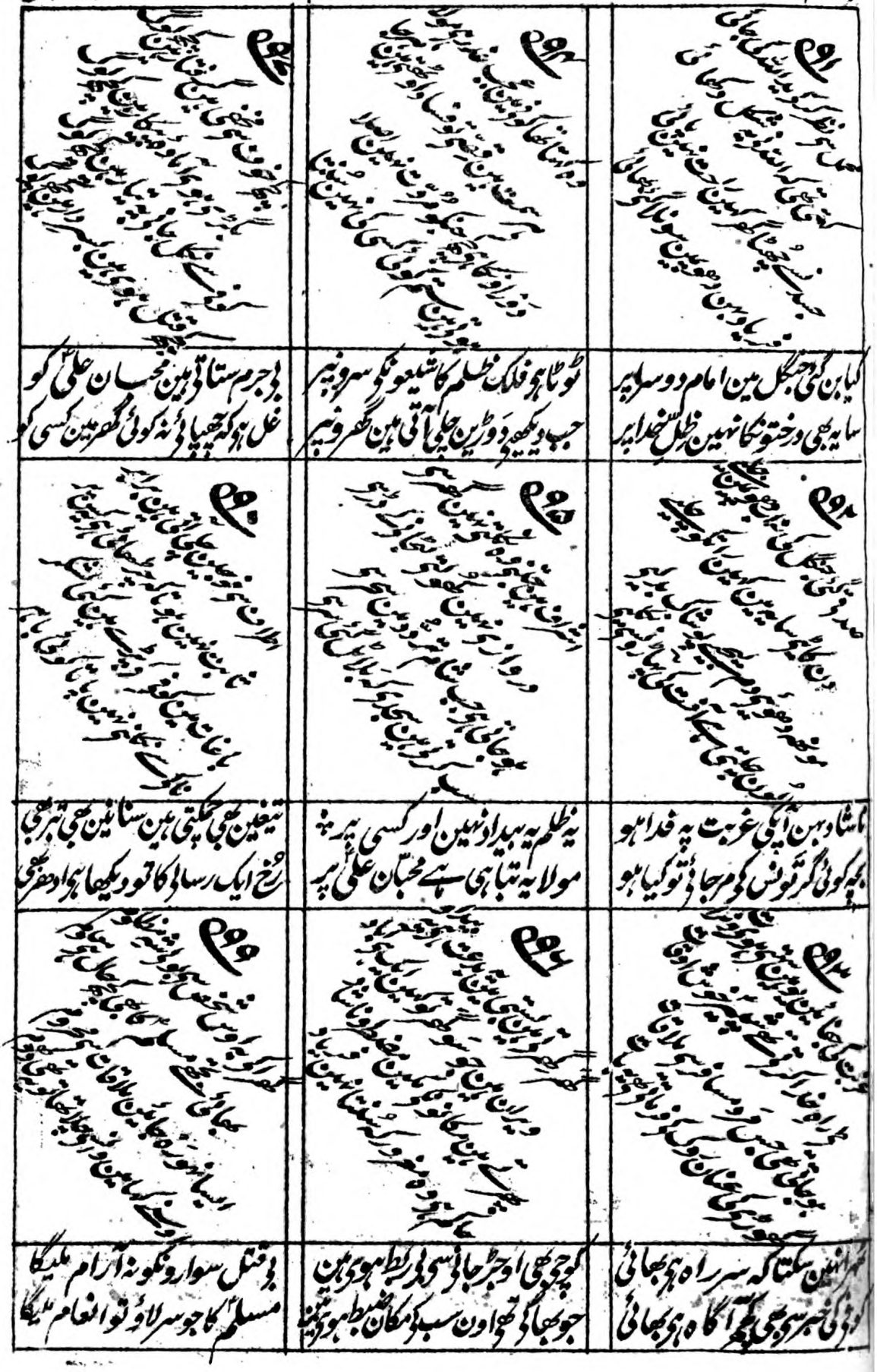

کیا بن گئی جنگل مین امام دو سرا پر
ٹوٹا ہی فلک ظلم کا شیعون کے سر و پر
بے جرم ستاتی ہین محبان علیؑ کو

سایہ بھی درختون کا نہین ظل خدا پر
جب دیکھیے دوڑین چلی آتی ہین گھر و پر
غل ہی کہ چھپائی نہ کوئی گھر مین کسی کو

ناشاد ہین آپکی غربت پہ فدا ہو
یہ ظلم یہ بیداد نہین اور کسی پر
تیغین بھی چمکتی ہین سنانین بھی تبر بھی

بچہ کوئی گر قونس کو مرجائے تو کیا ہو
مولا یہ تباہی ہے محبان علیؑ پر
رخ ایک رسالے کا تو دیکھا ہی ادھر بھی

ٹھہرا نہین سکتا کہ سر راہ ہی بھائی
کوچے بھی اوجڑ جانے سے ربط ہوی ہین
بے قتل سوارون کو نہ آرام ملیگا

کوئی کی خبر سہی بھی کچھ آگاہ ہی بھائی
جو بھاگے تھے اون سب کے مکان ضبط ہوی ہین
مسلمؑ کا جو سر لاؤ تو انعام ملیگا

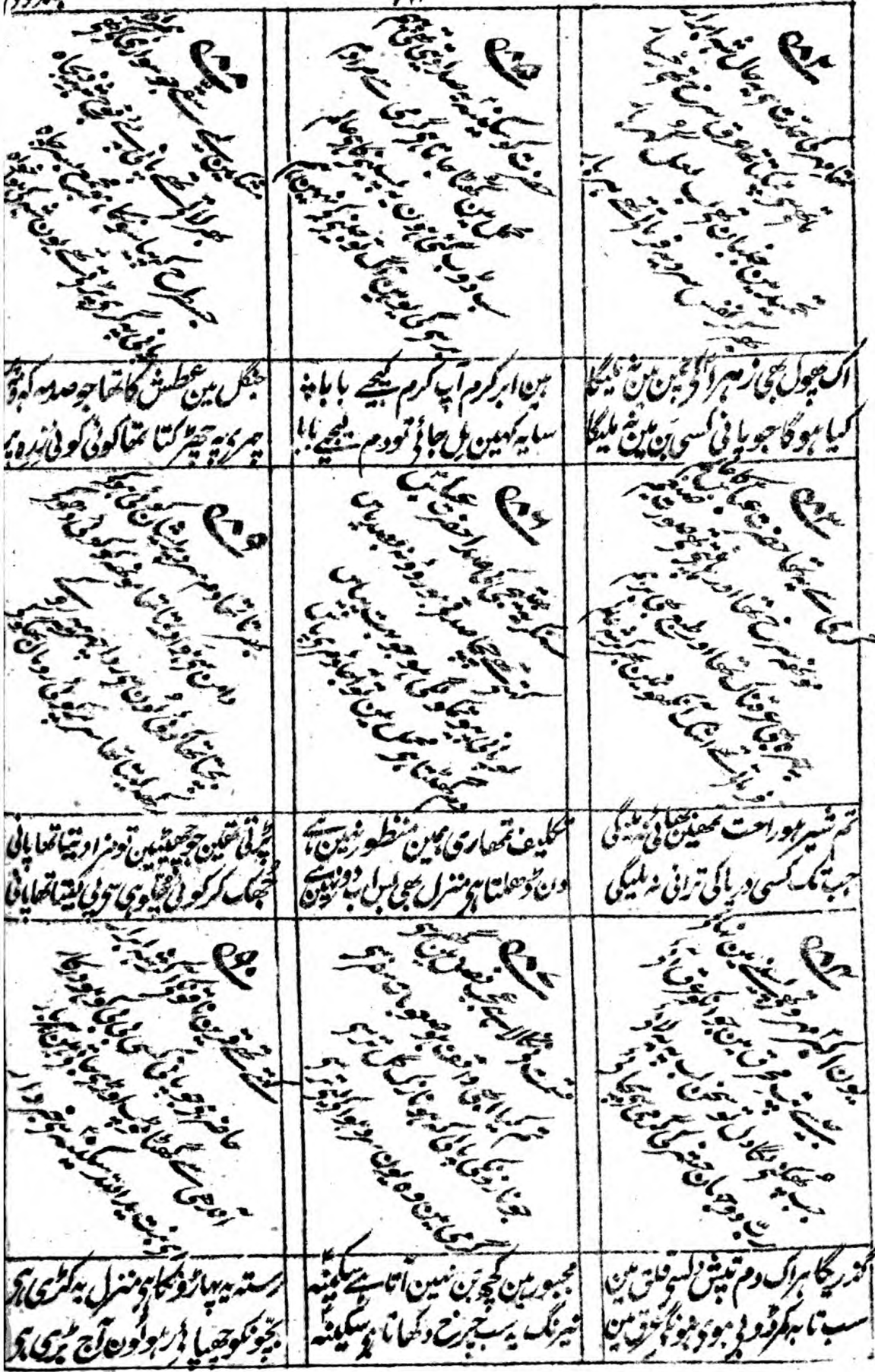

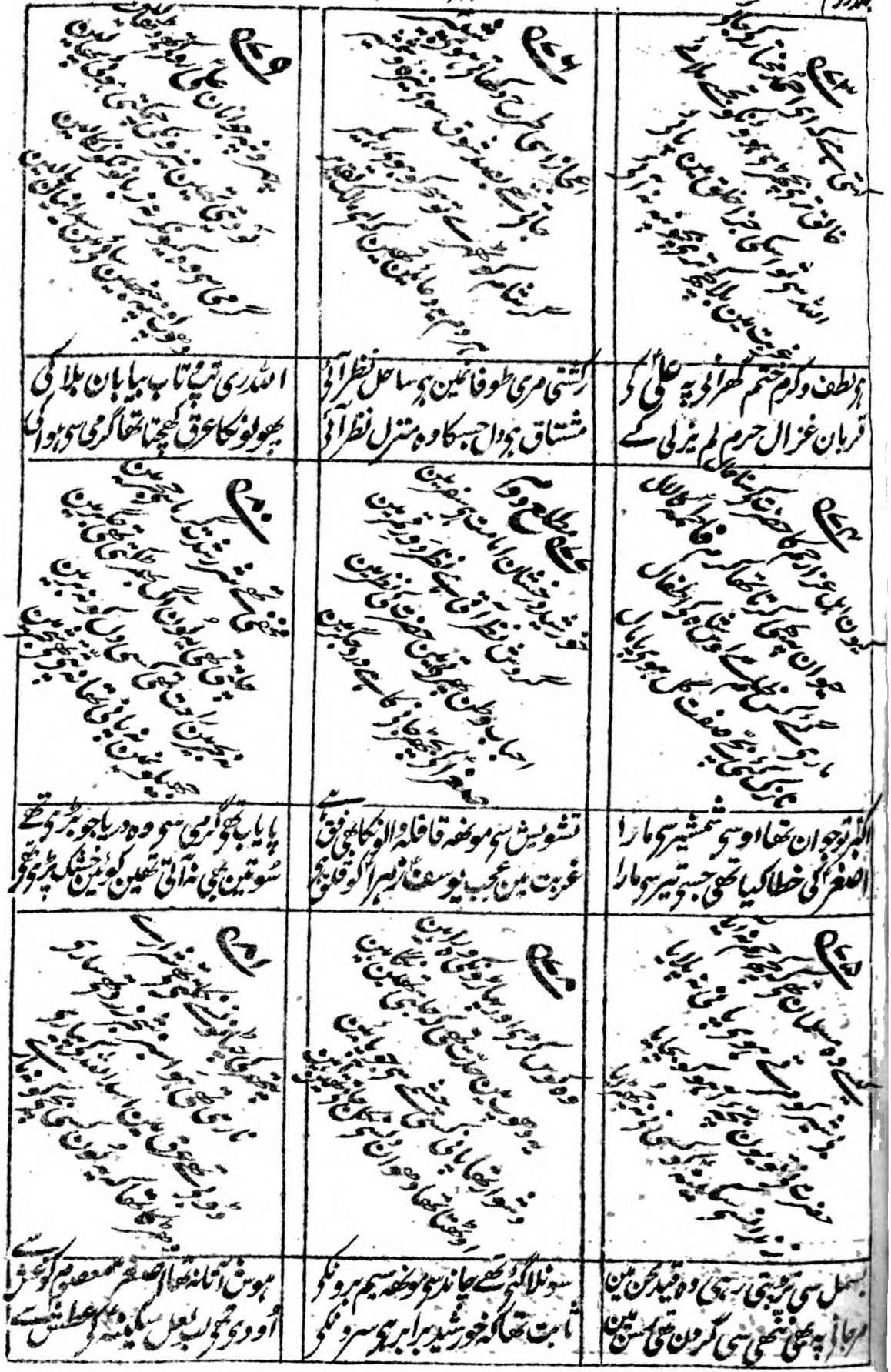

۶۴

[illegible]



صحرا سے کہین باد بہاری نہ نکل جائے
جا جلد کہ مولا کی سواری نہ نکل جائے

۶۵

[illegible]

بچھڑی ہوئی دلبر سے مجھے جلد ملا دے
اصغر کا تصدق مری بچے کو دلا دے

۶۶

[illegible]

دم بھر بھی جو شکل اوسکی نظر آئیگی مولا
تسکین تو کچھ قلب کو ہو جائیگی مولا

۶۷

[illegible]

حسرت اسے دودھ اوسکو پلانے کی بڑی ہے
بچہ وہ اسی کا ہے یہ ہرنی جو کھڑی ہے

۶۸

[illegible]

مونھ بچے کے چہرے سے ملانے لگی ہرنی
بوسو نگھ کے دودھ اوسکو پلانے لگی ہرنی

۶۹

[illegible]

جس چیز کی خواہش ہو ابھی تجکو منگا دون
بچہ اسے دے دون تجھے بخشش کی دعا دون

۷۰

[illegible]

رب دو جہان گھر ترا آباد رکھیگا
بھائی ترے بچونکو خدا شاد رکھیگا

۷۱

[illegible]

بس اب مری جانب نہ بحسرت نگران ہو
لے بچے کو لیکر طرف دشت روان ہو

۷۲

[illegible]

فرمایا عوض خیر کا ہے خیر جہان مین
دیتی ہے دعائین یہ مجھے اپنی زبان مین

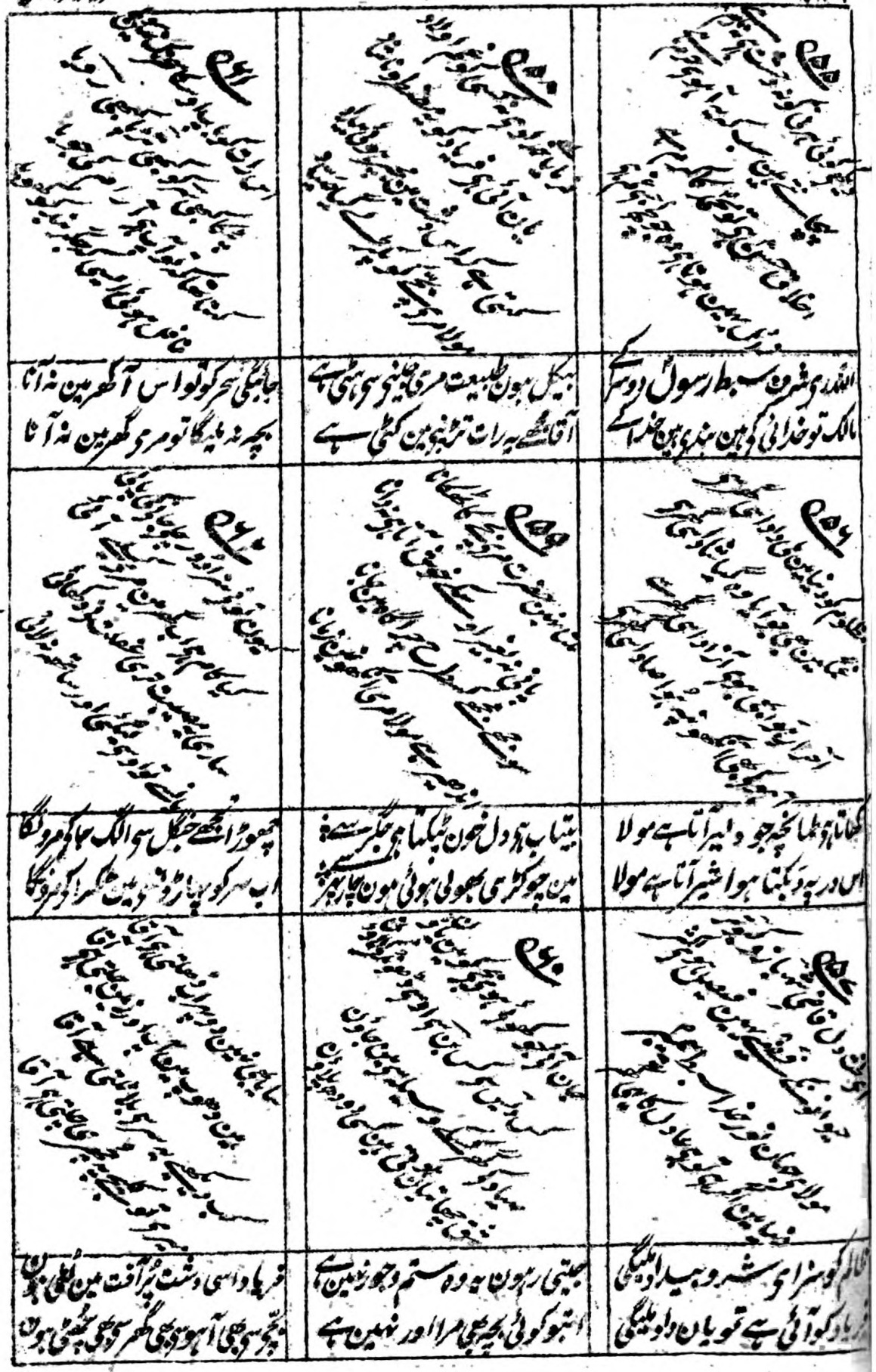

۴۶

جائیگا اوسی سمت یہ مظلوم مسافر
منزل جو ازل سے ہے معین مری خاطر
بستی ہو کہ جنگل وہی حافظ وہی ناصر
آتا ہے محرم یہ مہینا بھی ہے آخر

کھل جائیگا ہونا ہے جو کچھ سبط نبی پر
قصہ مرا مخفی نہین رہنے کا کسی پر

۴۷

ہر چند کہ لون چلتی ہے اوٹھتی ہین بگولے
اشجار خزان دیدہ بھی ابتک نہین پھولے
پڑ جاتا ہے چھالا کوئی آہن کو جو چھولے
تم لوگونکی ایسی نہین الفت کہ جو بھولے

موت آئی تو بڑ مین کسی صحرا کی رہینگے
جیتے جو پھرے ہم تو یہین آکے رہینگے

۴۸

اون سب سے یہ فرما کے چلے سید ابرار
روتے ہوئے بستی مین گئے اپنی وہ دیندار
پھر تھے وہی جنگل وہی صحرا وہی کہسار
بستی تھی نہ کوسون نہ کہین سایۂ اشجار

گرمی تھی کہ تھے نخل بھی سوکھے ہوئے بن کے
مرجھا گئے تھے پھول محمد کے چمن کے

۴۹

اوس بن مین چلے جاتے تھے مولا سے خوش اطوار
ہرنی ہوئی اک دور سے ناگاہ نمودار
پہونچی جو قریب فرس سید ابرار
ہاتھونکو زمین پر وہ پٹکنے لگی اکبار

پیدا تھا غم و درد و الم اوسکی صدا سے
کچھ کہتی تھی گویا پسر شیر خدا سے

۵۰

قربان کبھی ہوتی تھی شہ عرش نشین پر
جھک کر کبھی ماتھے کو رگڑتی تھی زمین پر
رکھتی تھی اوٹھا کر کبھی سم دامن زین پر
آنکھین کبھی ملتی تھی وہ پاے شہ دین پر

پایا تھا زبس عقدہ کشا اہل عبا کو
ہونٹونسے پکڑ لیتی تھی دامان قبا کو

۵۱

نزدیک تھے بیٹے جو کئی شیر خدا کے
ایک ایک کا مونھ تکتی تھی وحشت مین وہ آکے
ہنس دیتے تھے شہ ہاتھ کو ماتھے پہ پھرا کے
رم کرتی نہ تھی خلق کے سر تاج کو پا کے

علم اوسکا کسی اور کو کیونکر ہو جہان مین
کچھ کہتے تھے حضرت اوسی ہرنی کی زبان مین

۵۲

عباس سے ارشاد کیا اپنے مرد کر
تم جانتے ہو مجھسے جو کہتی ہے یہ مضطر
اوس شیر نے کی عرض کہ اے نائب حیدر
جانے کوئی کیا غیر دل و جان پیمبر

سمجھے یہ زبان وہ جو امام دو جہان ہو
عقدہ یہ وہ کھولے جو سلیمان زمان ہو

۵۳

جنات ہون احرار ہوا ہون کہ دد و دام
دم بھرتے ہین مولا کی عطا کا سحر و شام
اک بات مین بن جاتے ہین بگڑے ہوئے سب کام
عالم کا وسیلہ ہین شہنشاہ خوش انجام

سب اس در دولت پہ جھکائے ہوئے سر ہین
دنیا مین اگر ہین متمرد تو بشر ہین

۵۴

مور و ملخ و گرگ و غزال و فرس و شیر
سب آتے ہین جب ہوتا ہے کچھ خلق مین اندھیر
کی جسنے جفا اوسپہ چلی عدل کی شمشیر
فریاد رسی مین کبھی حضرت نے نہ کی دیر

بچ بچ گئے یان ذبح سے جاندار ہزارون
چھٹ چھٹ گئے مرغان گرفتار ہزارون

۱؎ احرار جمع حر بمعنی آزادان احرار ہوا مراد طائرونسے ہے ۱۲

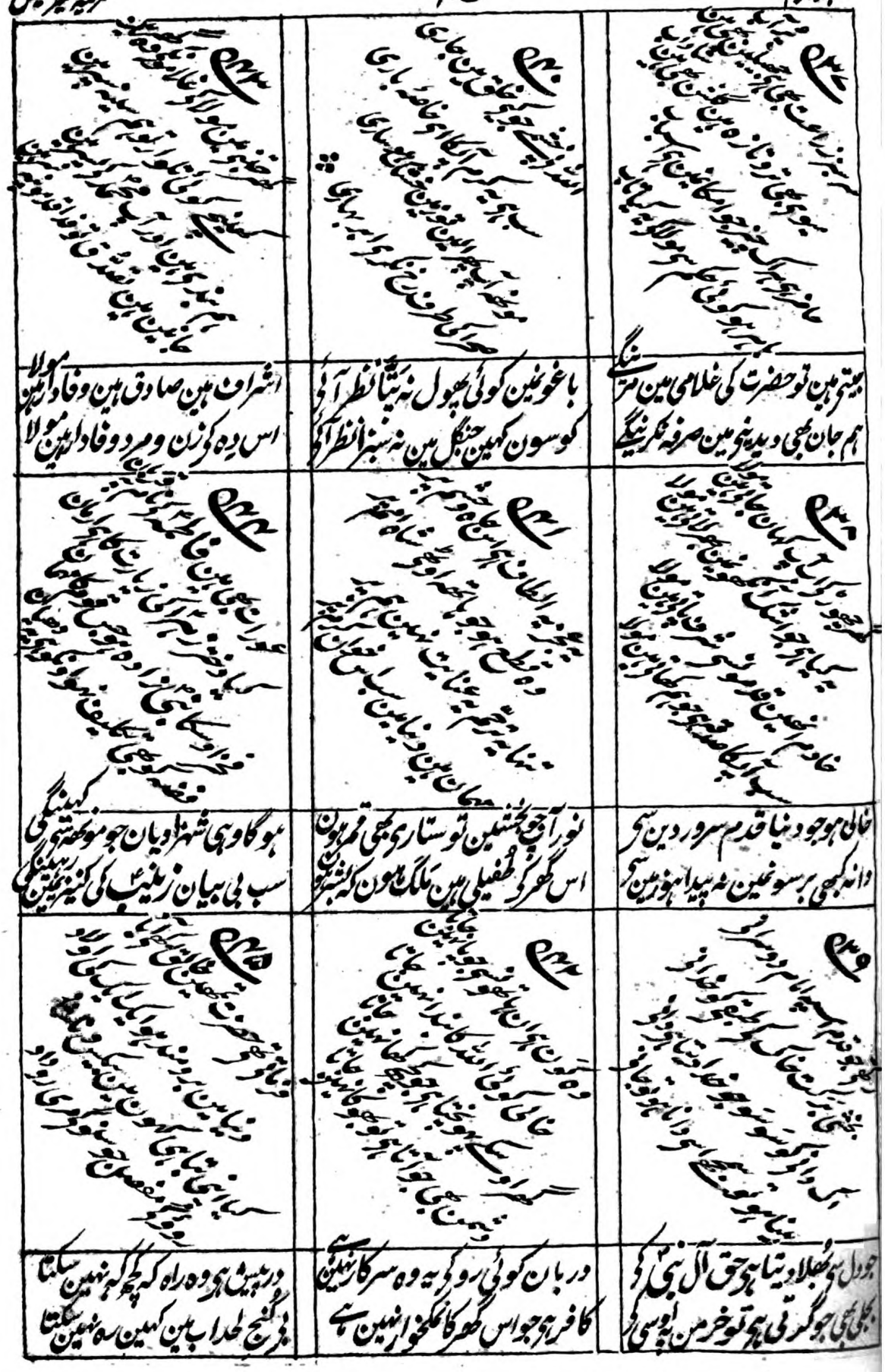

۲۸

[illegible]

پائین تو پھرین قلب و جگر کاٹ کے اونکے
کوفے مین ابھی بھیجدین سر کاٹ کے اونکے

۲۹

[illegible]

پہلے جو فساد آہ اودھر سے نہ نکلتا
مر کر بھی مین اللہ کے گھر سے نہ نکلتا

۳۰

[illegible]

معلوم ہے سب کو کہ یہ وہ پاک زمین ہے
پشے کے ستانے کا جہان حکم نہین ہے

۳۱

[illegible]

تیغون سے نہ ملتی اونھین مہلت کوئی دم کی
واللہ مجھے پاس تھا حرمت کا حرم کی

۳۲

[illegible]

قابض ہوئے ہین گھر پہ خداوند احد کے
جانے نہ دیا مجکو مصلّے پہ بھی جد کے

۳۳

[illegible]

اوج اونکے ہین جو اوج سعادت کے ہما ہین
کعبہ بھی ہمین سے ہے ہمین قبلہ نما ہین

۳۴

[illegible]

سمجھے وہی اس رمز کو جو حق کی طرف [illegible]
حج سے بھی سوا میری زیارت کا شرف [illegible]

۳۵

[illegible]

ہم جس سے پھرے سب کی نگاہون سے گرا [illegible]
جو ہمسے پھرا کعبۂ ایمان سے پھرا وہ

۳۶

[illegible]

فخر اوسکا ہے رخ آپکا جس دہ کی طرف [illegible]
عزت ہو جو مردونکی تو زندونکا شرف [illegible]

۱۹

[illegible]

اک فصل مین اس جنس کی عقدے بھی کھلینگے
اعمال یوہین عدل کی میزان مین تلینگے

۲۰

[illegible]

ہر عاجز و بیکس کی مدد کرتے تھے مولا
درویش کا ہدیہ بھی نہ رد کرتے تھے مولا

۲۱

[illegible]

پھل اوسکو دیے جسکو برومند نہ دیکھا
فیاض کی مٹھی کو کبھی بند نہ دیکھا

۲۲

[illegible]

وہ کونسا عاجز ہی جو کچھ پا نہین جاتا
دریا پہ جو آتا ہی وہ پیاسا نہین جاتا

۲۳

[illegible]

جو خشک تھا برسون سے وہ جنگل بھی ہرا تھا
صحرا کا جو دامن تھا وہ پھولون سے بھرا تھا

۲۴

[illegible]

تیاری تیغ و تبر و تیر ہوئی تھی
تدبیر گرفتاری شبیر ہوئی تھی

۲۵

[illegible]

بھیڑ ہی ہوئی ضیغم کہین افواج سے رکتے
نہ مجھسے نہ یہ قافلۂ حاج سے رکتے

۲۶

[illegible]

یون قتل ہو سب فوج لڑائی کی بنا مین
جسطرح گلے کٹتے ہین دنبون کی منا مین

۲۷

[illegible]

تلوارین پکڑ کر جو لعینون پہ جھکینگے
روکینگے جو آقا بھی تو پھر ہم نہ رکینگے

۱۰

حاکم نے مدینہ کے ادھر مجھکو ستایا
مین سوے حرم ٹھوکرین کھاتا ہوا آیا
جلا دون سے یان بھی کوئی دم چین نہ پایا
مین دھوپ مین ہون جب سے اوٹھا آپکا سایا

حج بھی نہ میسر ہوا مغموم چلا ہون
احرام تلک باندھ کے محروم چلا ہون

۱۱

فریاد ہے راحت مجھے مولا نہین ملتی
اک خیمہ بپا کرنے کی بھی جا نہین ملتی
اب راہ پہاڑون کی بھی اصلا نہین ملتی
دیکھون مجھے ملتی ہے لحد یا نہین ملتی

راحت مری امت ہی کو منظور نہین ہے
مٹی بھی نہ دین مجھکو تو کچھ دور نہین ہے

۱۲

مین بچون کو لیکر کدھر اس شہر سے جاؤن
کس دشت مین اس آبکی بستی کو بساؤن
سیدانیون کو کونسے پردے مین چھپاؤن
مخفی ہون اگر قبر کا گوشہ یہان پاؤن

کب دن مین کئی بار اوسے غش نہین آتا
زینب کا ہے وہ حال کہ دیکھا نہین جاتا

۱۳

بانو غم صغرا مین بکا کرتی ہے ذرات
تلخی مین بسر ہوتی ہے مولا مری اوقات
سہمی ہے سکینہ بہت اے قبلۂ حاجات
رو دیتی ہے مجھسے بھی جو کرتی ہے کوئی بات

ساتھ اوسکے زمانے سے گذر جاؤنگا مین بھی
یہ مر گئی غربت مین تو مر جاؤنگا مین بھی

۱۴

تا شام تو لون چلتی ہے جنگل مین سحر سے
کم دودھ ہے بانو کا صعوبات سفر سے
چلاتی ہے برسا کے لہو دیدۂ تر سے
بچی مین تجھے ڈھونڈ کے لے آؤن کدھر سے

پہلو مین تری پاتی ہون خوشبو نہین صغرا
افسوس کہ سب ساتھ ہین پر تو نہین صغرا

۱۵

یہ کہکے روانہ ہوا وہ خامۂ باری
گویا کہ بیابان مین چلی باد بہاری
جنگل مین کھلا باغ یہ خوشبو ہوئی ساری
فیاض نے صحرا کی بھی کی کار براری

مہکے جو وہ گیسو تو بیابان کی بن آئی
نافے لیے جھولی مین نسیم ختن آئی

۱۶

اونٹون کو بھی تھا وجد حدی خوان کی صدا سے
گھوڑے بھی طرارون مین کچھ آگے تھے ہوا سے
غافل نہ تھا لشکر مین کوئی یاد خدا سے
صاف آتی تھی تکبیر کی آواز درا سے

صحرا تھا دم ظہر کہ دامن تھا جبل کا
غل ہوتا تھا اک حی علی خیر عمل کا

۱۷

وحشت کو فراموش کیے دشت کے آہو
تکتے تھے بحسرت طرف سید خوشخو
غل تھا پسر شیر الٰہی ہے یہ مہرو
خوشبو مین بہ از مشک خطا ہین یہی گیسو

رخ ماہ دو ہفتہ ہے تو قد سرو سہی ہے
وہ آئی تھی بچہ جسے ہرنی وہ یہی ہے

۱۸

کچھ دن سے اوترتے تھے جہان سید ابرار
ہو جاتی نہین تاریک شبین مطلع انوار
اردو مین دکانین جو لگاتے تھے دکاندار
آراستہ ہو جاتا تھا اک چھوٹا سا بازار

نیت مین فروشندون کی ثابت قدمی تھی
پانی کا نہ تھا قحط نہ غلے کی کمی تھی

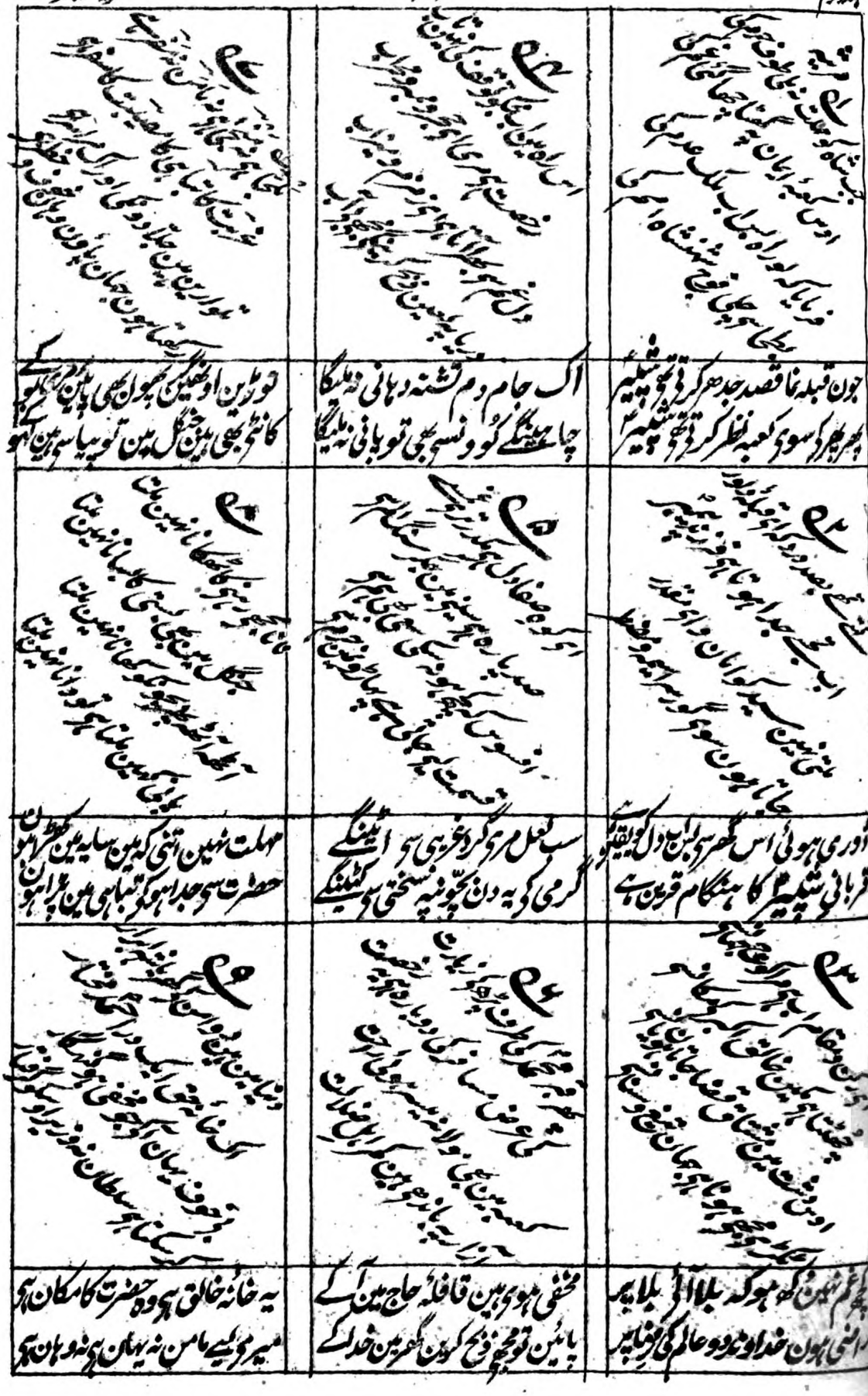

سلام

میں پیادہ تم ہو گھوڑے پر سوار
ہے مناسب اس طرح اصحاب حضرت کو وقار
میں پڑھا کرتا ہوں بیٹھا ہوں مصلے پر امام
ایک دم میں ان کو دیتا ہوں دعا کے واسطے
ہیں مرے ہاتھوں میں دل دونوں جہاں کے واسطے
ہیں مرے ہاتھوں میں دل دونوں جہاں کے واسطے

سلام

جب چلا لشکر حسین ابن علی مظلوم کا
ساتھ تھا عباس نامی اک برادر نیک خو
کہتے تھے بھائی سے اے والا گہر فرزند شیر

۱۸ مصروف بکا بزم مین ہین شاہ کے غمخوار
ہر شخص کو بر لائین مطالب شہ ابرار
خالق سے انیس اب یہ دعا کر بدل زار
یا رب اسی ماتم سے رہے مجکو سروکار

ہر دم پسر فاطمہؑ کی یاد مین گذرے
دن رونے مین شب نالہ و فریاد مین گذرے

سلام

۱ زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہون
ماتم سجاد مین بیمار ہون

۲ مثل بوئے گل سفر ہوگا مرا
وہ نہین مین جو کسی پر بار ہون

۳ بلبلین دم بھر جدا ہوتی نہین
کس گل تر کے گلے کا ہار ہون

۴ عالم پیری مین آئے کون پاس
اے عصا گرتی ہوئی دیوار ہون

۵ ہر کس و ناکس سے جھکنے کا نہین
ہمدمو مین تیغ جوہر دار ہون

۶ اے زمین مجکو حقارت سے نہ دیکھ
آسمان کا طرۂ دستار ہون

قطعہ
شہ کو عرضی مین یہ صغرا نے لکھا
رحم کیجے طالب دیدار ہون

۸ شام سے گنتی ہون تارے تا سحر
صورت مہتاب شب بیدار ہون

۹ شربت دیدار ہے میری دوا
اے مسیحا ہے زمان بیمار ہون

قطعہ
کہتے تھے عباسؑ اے فوج یزید
مین غلام سید ابرار ہون

۱۰ میرا آقا ہے حسینؑ ابن علیؑ
ابن زہراؑ کا علم بردار ہون

۱۱ زور جعفرؑ کا مرے بازو مین ہے
جنگ کرنے کے لیے طیار ہون

۱۲ کون ہے کونین مین مجسا جری
صف شکن ہون صفدر و جرار ہون

۱۳ کاٹ ڈالونگا سر اعدائے دین
ذوالفقار حیدرؑ کرار ہون

قطعہ
کہتے تھے عابدؑ اوٹھین کیونکر قدم
اے ستمگار و نحیف و زار ہون

۱۴ دمبدم کھینچو نہ میرے ہاتھ کو
پاؤن بڑھ سکتے نہین ناچار ہون

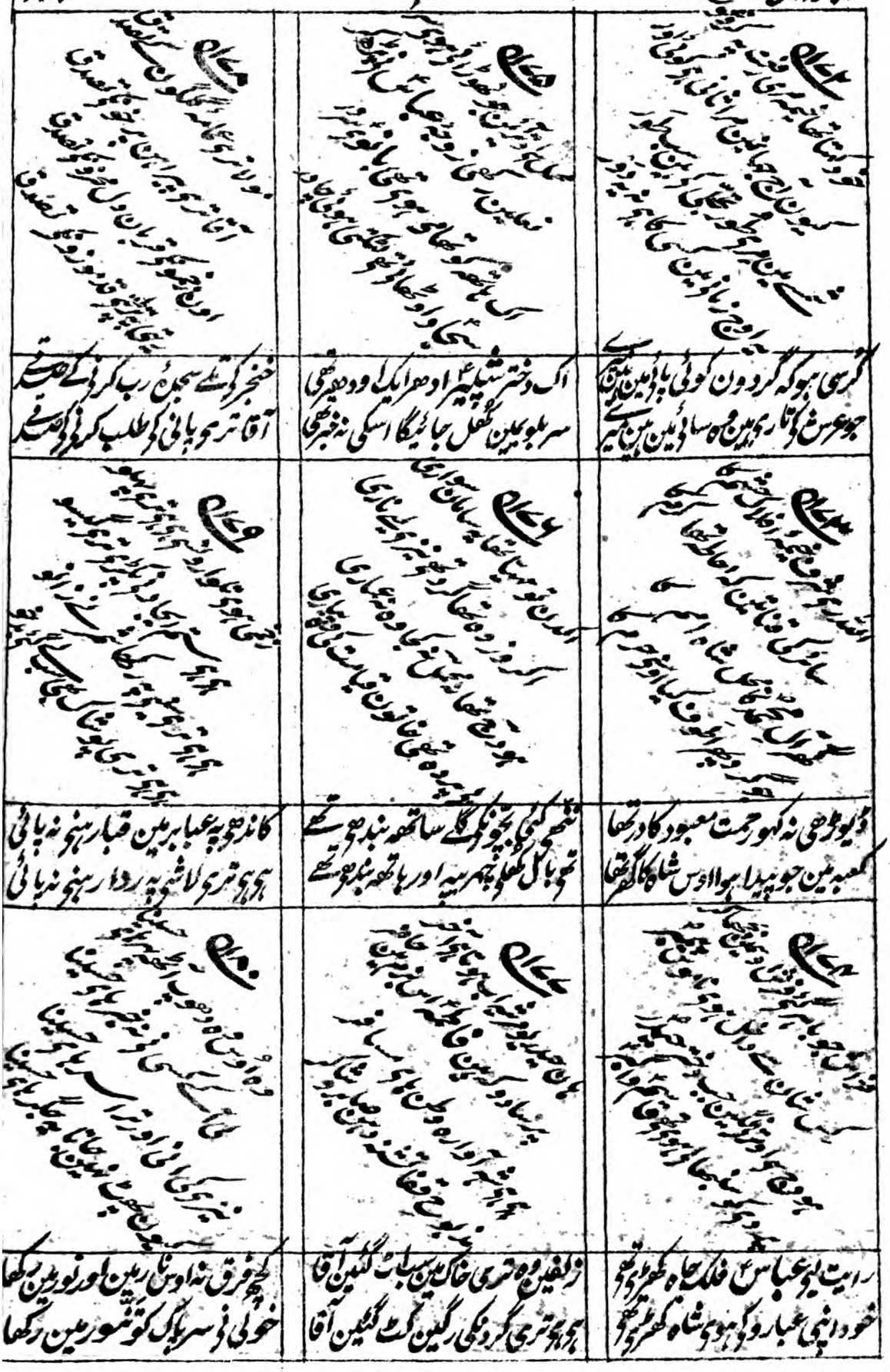

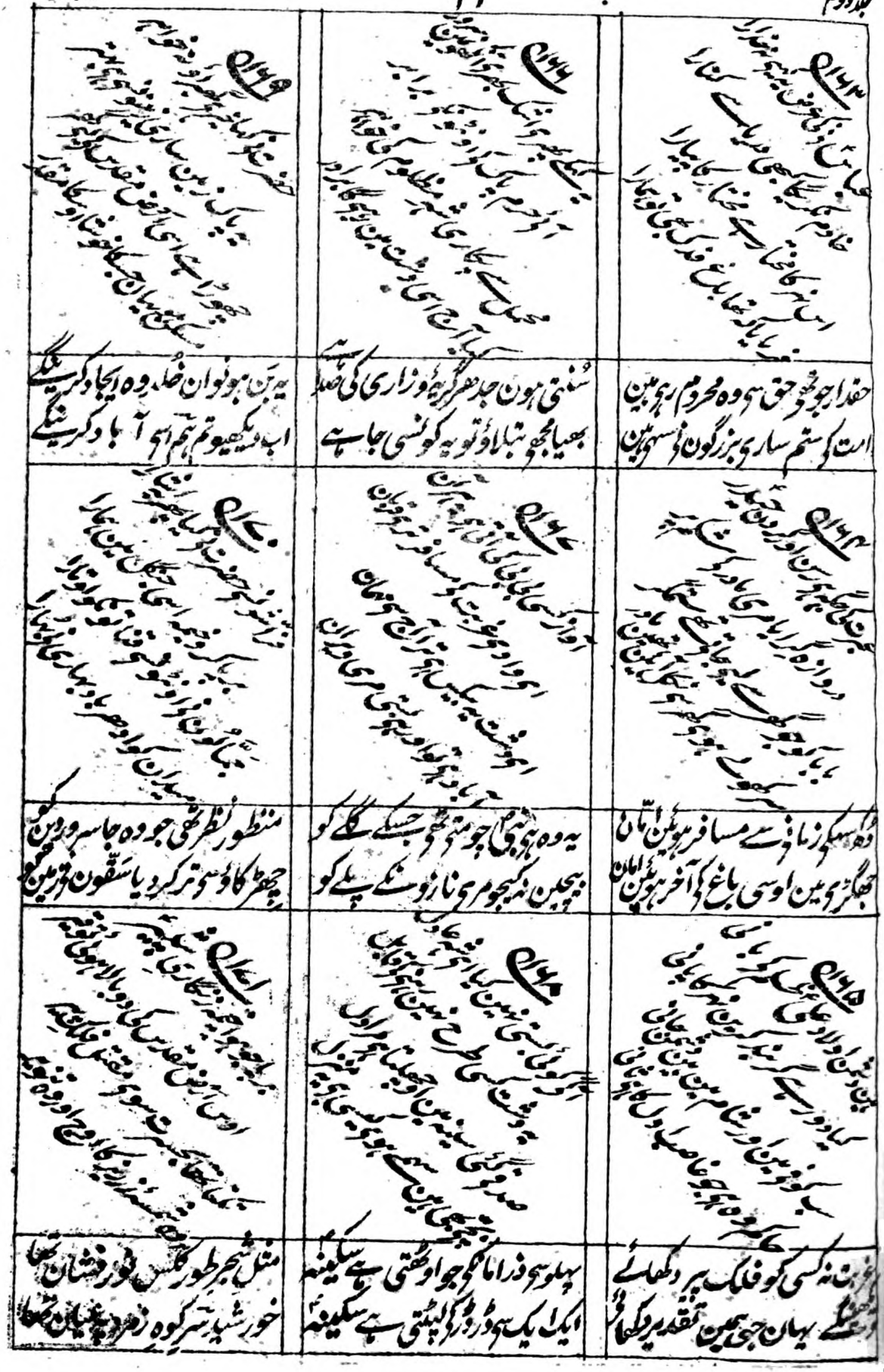

۱۵۴

[illegible]

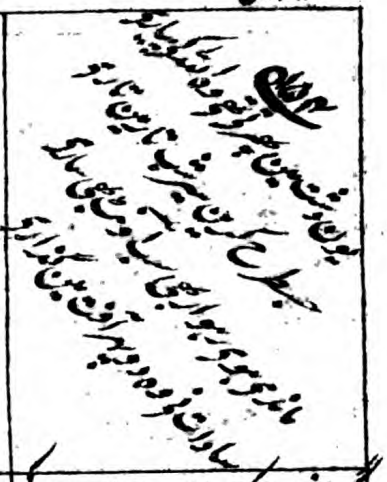

گردش مین کٹی رات ولی ابن ولی کو
مقتل پہ ہوئی صبح حسینؑ ابن علیؑ کو

۱۵۵

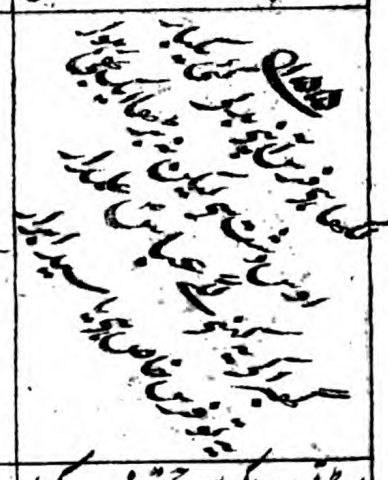

[illegible]

اوڑتی اسے دیکھا ہے پہ جمتی نہین دیکھا
سو کوس کی دھاوے مین بھی تھمتی نہین دیکھا

۱۵۶

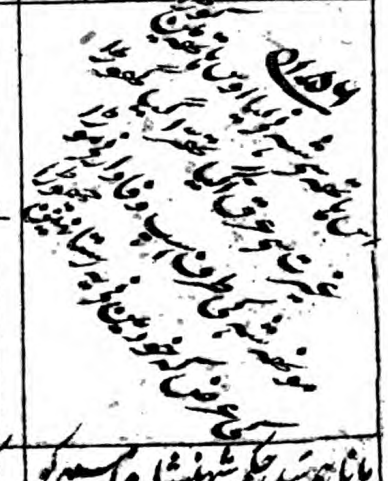

[illegible]

مانا ہے سدا حکم شہنشاہ امم کو
ناچار ہون مولا کوئی تھامے ہے قدم کو

۱۵۷



[illegible]

ہوئیگا مقام اب یہین زہراؑ کے پسر کا
لو شکر کرو خاتمہ ہے آج سفر کا

۱۵۸



[illegible]

دیکھے جو اسے پھر نکرے سیر چمن کی
ہر پھول سے یان آتی ہے بو باس دولھن کی

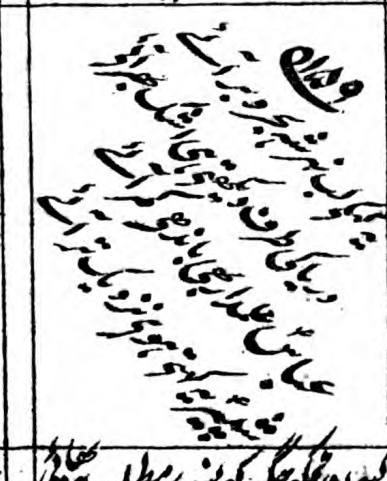

۱۵۹

[illegible]

کیون تمکو جگہ کونسی مطلوب ہے بھائی
کی عرض ترائی تو بہت خوب ہے بھائی

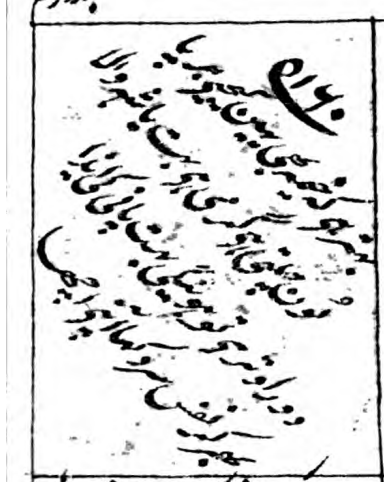

۱۶۰

[illegible]

پھر بولے کہ مانع کوئی غدار نہوئی
وہ کیجیے جس امر مین تکرار نہوئی

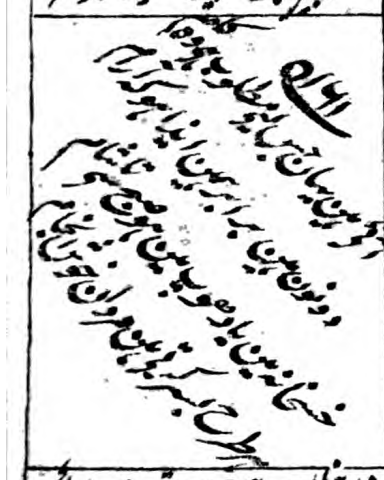

۱۶۱

[illegible]

ایذا رہ خالق مین ہمین بھاتی ہے بھائی
لون مین بھی غریبونکی گذر جاتی ہے بھائی

۱۶۲

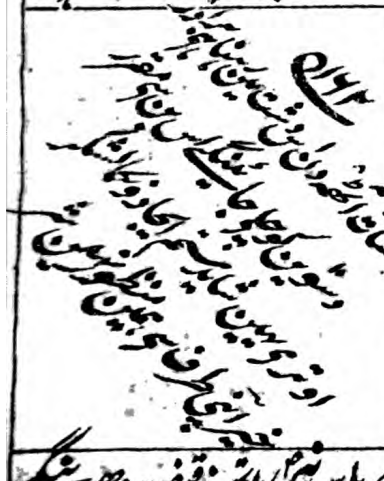

[illegible]

ہے پاس نبیؐ ہاتھ نہ قبضے پہ دھرینگے
امت جو ستائے بھی تو ہم صبر کرینگے

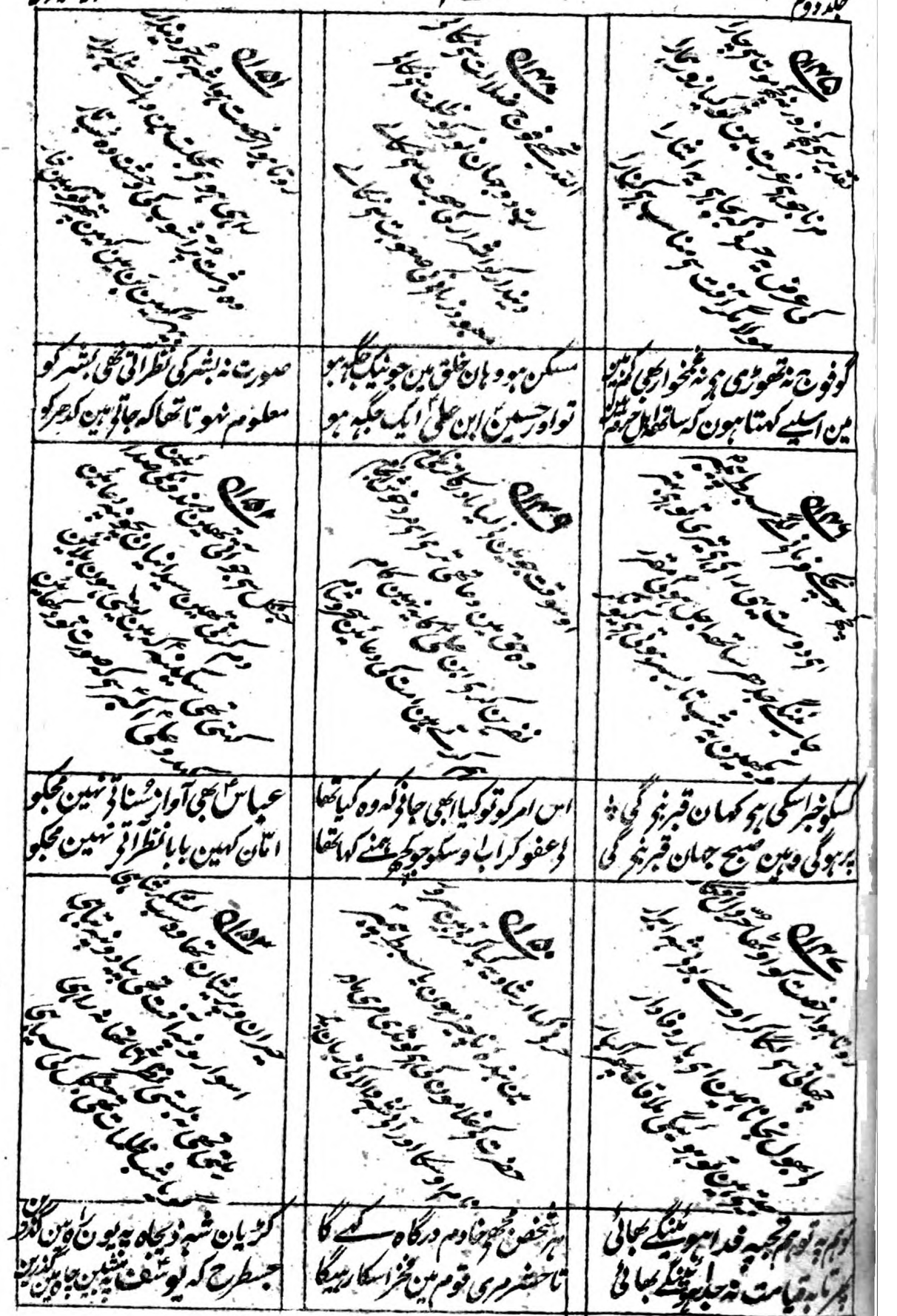

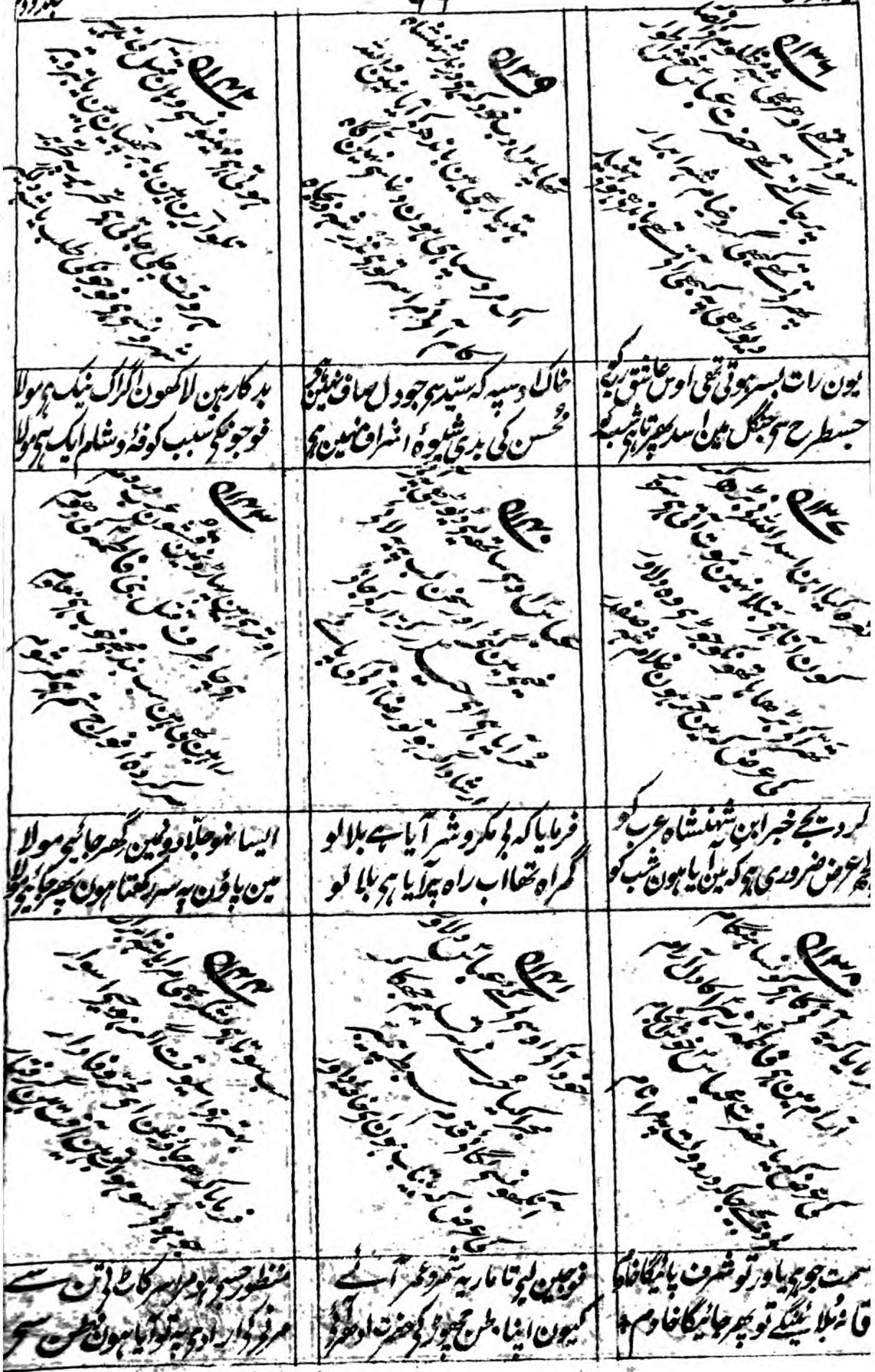

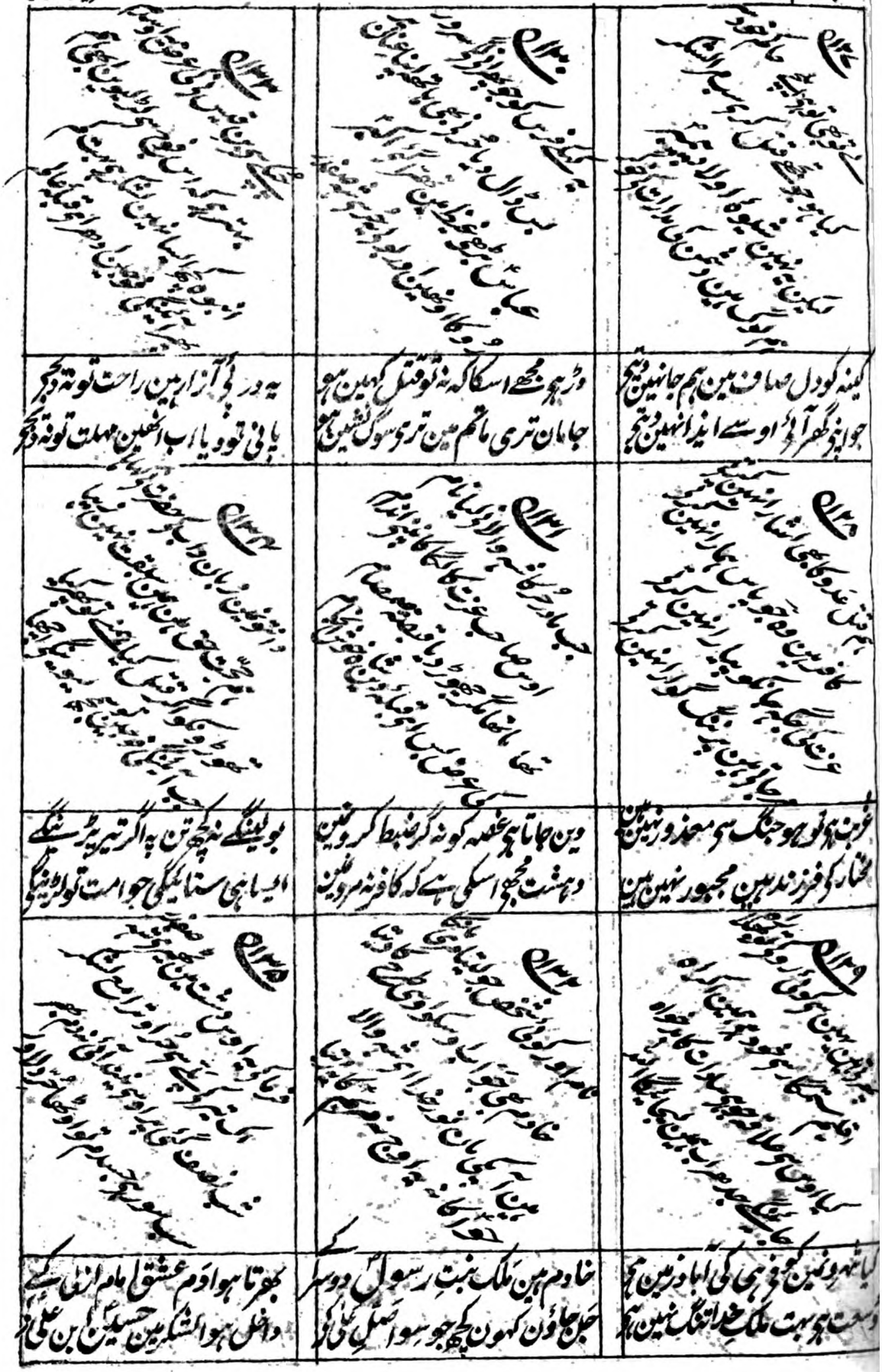

۱۱۸

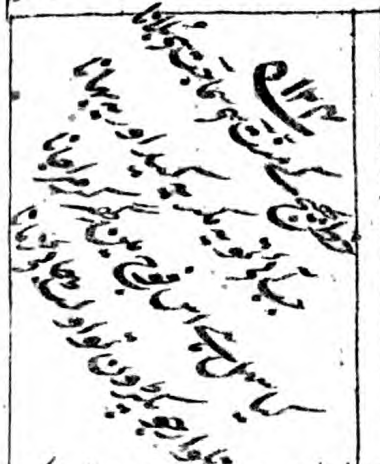

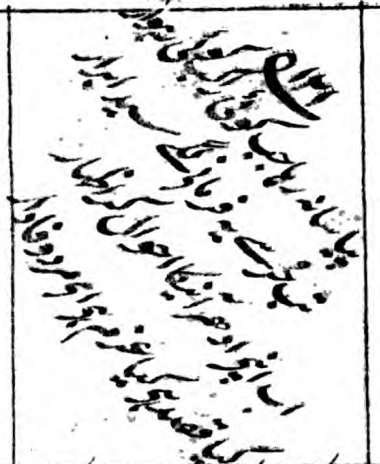

چلاتے تھے سقے یہ کٹورونکو بچا کر
جو فوج مین پیاسا ہو وہ پانی پی کر
یخ ہو گیا ہے آب ہوا دشت کی کھا کر
گرمی مین جگر سرد کرو پیاس بجھا کر

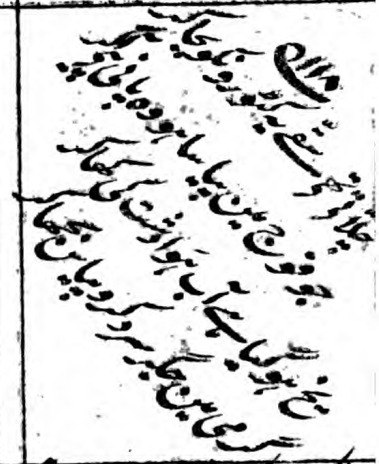

یہ مشک ہر اک چشمۂ شیرین سے بھری ہے
کوثر کا جو مالک ہے سبیل اوسنے دھری ہے

۱۱۹

سب ہو چکی سیراب جو فوج حر دیندار
عباس سے فرمانے لگے سید ابرار
مضطر ہین زبانونکو نکالے ہوئے رہوار
ہان انکو بھی سیراب کرو اے مرے غمخوار

حیوانونکا بھی قافلہ مغموم نہ رہ جائے
یہ گھر ہے سخی کا کوئی محروم نہ رہ جائے

۱۲۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حیوانونکا یہ پاس تھا جس شاہ امم کو
پانی نہ ملا تین دن اوس بحر کرم کو

۱۲۱

پیاسا نہ رہا جب کوئی اک کوئی رہوار
تب حر سے یہ فرمانے لگے سید ابرار
اب اپنے ادھر آنیکا احوال کر اظہار
کیا قصد ہے کیا عزم ہے اے مرد وفادار

نامہ کوئی حاکم کا جو لایا ہو تو کہدے
لڑنے کے ارادے پہ جو آیا ہو تو کہدے

۱۲۲

تب حر نے یہ کی عرض کہ اے خاصۂ داور
بھیجا ہے مجھے حاکم کوفہ نے یہ کہکر
رستے مین جہان مجکو ملین سبط پیمبر
تو ساتھ سے اونکے نہ جدا ہو جیو دم بھر

یثرب تو کجا سوے نجف جانے نہ دینا
کوفے کے سوا اور طرف جانے نہ دینا

۱۲۳

حضرت نے کہا پھر تجھے کیا اس مین ہے منظور
کی عرض کہ حاکم کے مین ہون حکم سے مجبور
بس سرخ ہوا غیظ سے شہ کا رخ پرنور
فرمایا کہ روکے مجھے کسکا ہے یہ مقدور

کیا ہوتا ہے دم بھر مین ذرا ٹوک تو ہمکو
لے ہم ابھی جاتے ہین بھلا روک تو ہمکو

۱۲۴

خط بھیج کے منت سے سماجت سے بلانا
جب آئے تو یہ مکر یہ کید اور یہ بہانا
کیا سہل ہے اس فوج مین گھر کر مرا جانا
تلوار جو پکڑون تو اولٹ جائے زمانا

رگ رگ مین مرے زور ہے خالق کے ولی کا
مین اور نہین ہون کوئی بیٹا ہون علی کا

۱۲۵

وہ کون ہے مین جانے نہ جانے کا ہون مختار
کیا سمجھا ہے قیدی مجھے وہ ظالم غدار
جب تک کہ سلامت ہے یہ ہاتھ اور یہ تلوار
دینے کا نہین لخت دل حیدر کرار

بیکس ہون مسافر ہون پریشان و حزین ہون
کچھ حاکم کوفہ کا گنہگار نہین ہون

۱۲۶

مکار ہے بیدین ہے جفا جو ہے وہ بے پیر
ہر امر مین ہے کید ہر اک بات مین تزویر
تھی مسلم بیکس کی بھلا کونسی تقصیر
مارا گیا کس ظلم سے وہ صاحب توقیر

کوٹھے سے گرا کر تن صد پاش کو کھینچا
پھر پاؤن مین باندھی رسن اور لاش کو کھینچا

۱۰۹

[illegible]

ہے عفو و ترحم کا رواج آپکے گھر سے
تقصیر بھی ہو جاتی ہے دنیا مین بشر سے

۱۱۰

[illegible]

دیکھا جو شہنشاہ کے اقبال و حشم کو
مجرا کیا صف باندھ کے سلطان امم کو

۱۱۱

[illegible]

آنسو کا دھواں اوٹھتا ہے پیاسون کے جگر سے
قطرہ نہین پانی کا ملا تین پہر سے

۱۱۲

[illegible]

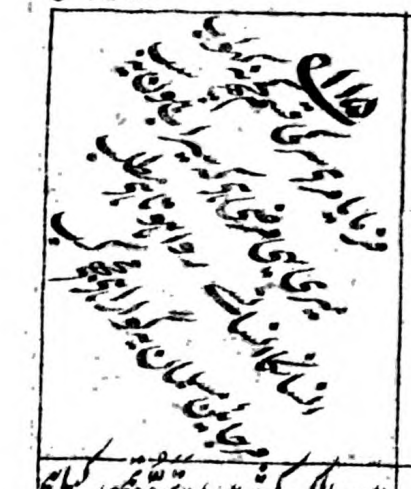

اب جان نہ گھوڑون مین نہ اسوارون مین دم ہے
اے ساقی کوثر کے پسر وقت کرم ہے

۱۱۳

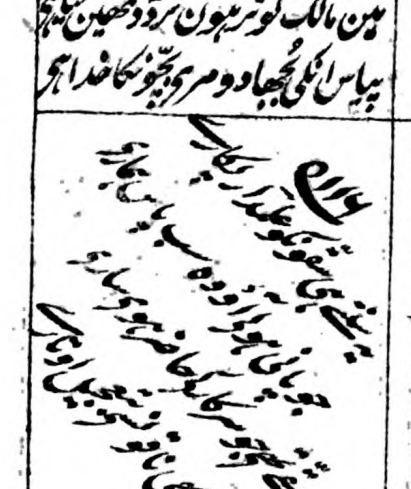

[illegible]

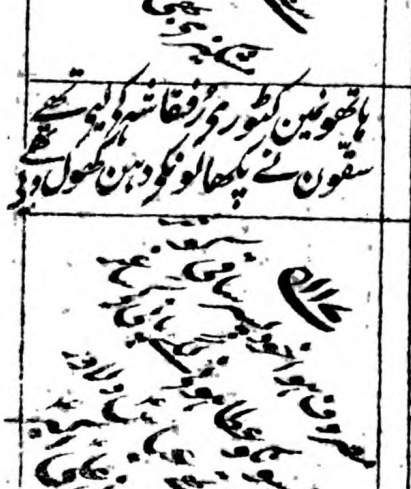

بھیا کمر اب کھولیو پیاس انکی بجھا کے
مین کانپ رہا ہون کہ یہ بندے ہین خدا کے

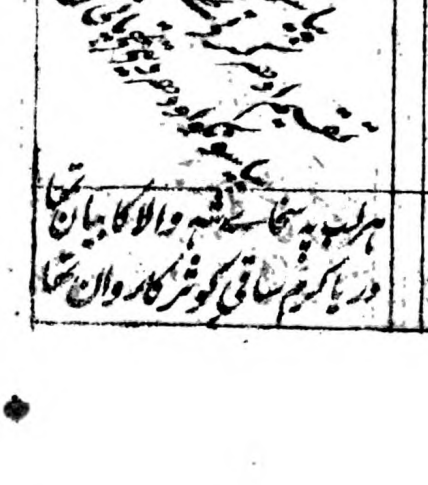

۱۱۴

[illegible]

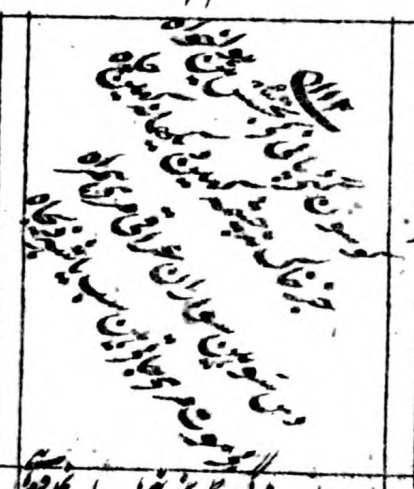

مولا کئی فرسخ ابھی جانا ہے یہان سے
مانگینگے وہ پانی تو پھر آئینگے کہان سے

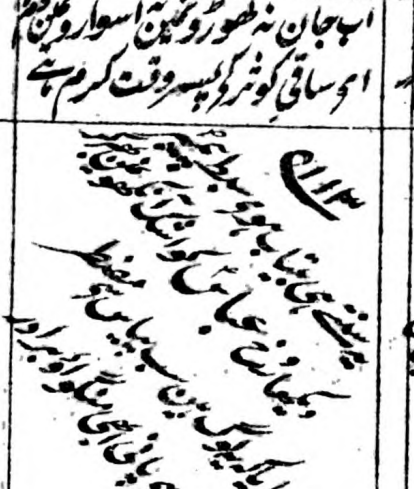

۱۱۵

[illegible]

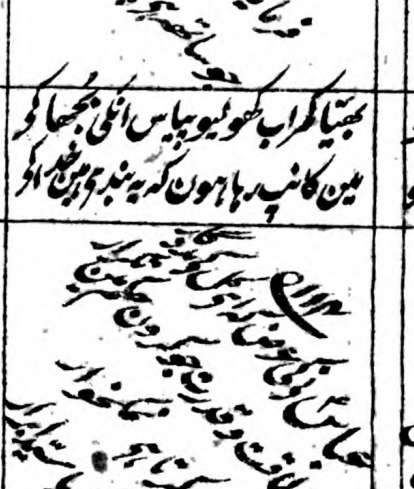

ہین مالک کوثر ہون تردد تمھین کیا ہے
پیاس انکی بجھا دو مرے بچون کا خدا ہے

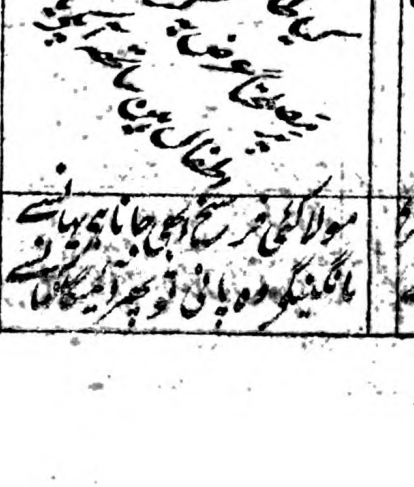

۱۱۶

[illegible]

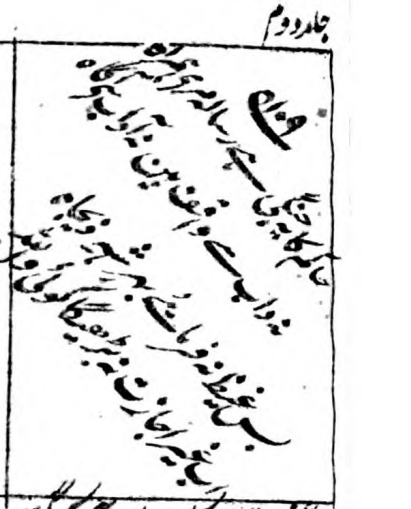

ہاتھون مین کٹورے رفقا شہ کے لیے تھے
سقون نے پکھالون کے دہن کھول دیے تھے

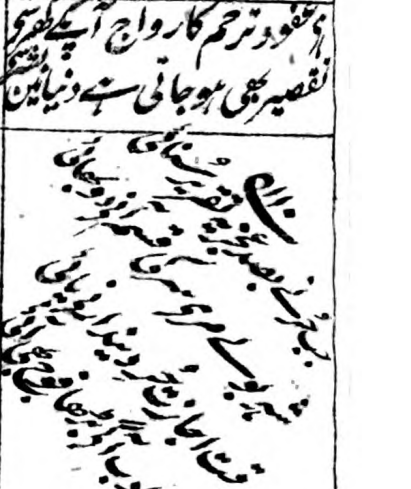

۱۱۷

[illegible]

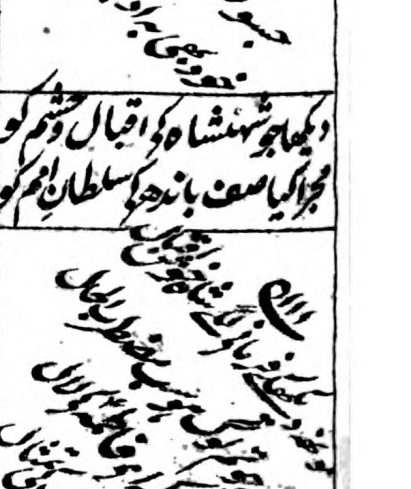

ہر لب پہ سخاے شہ والا کا بیان تھا
دریا کرم ساقی کوثر کا روان تھا

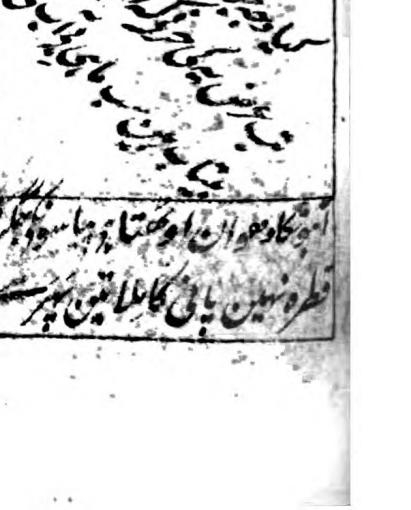

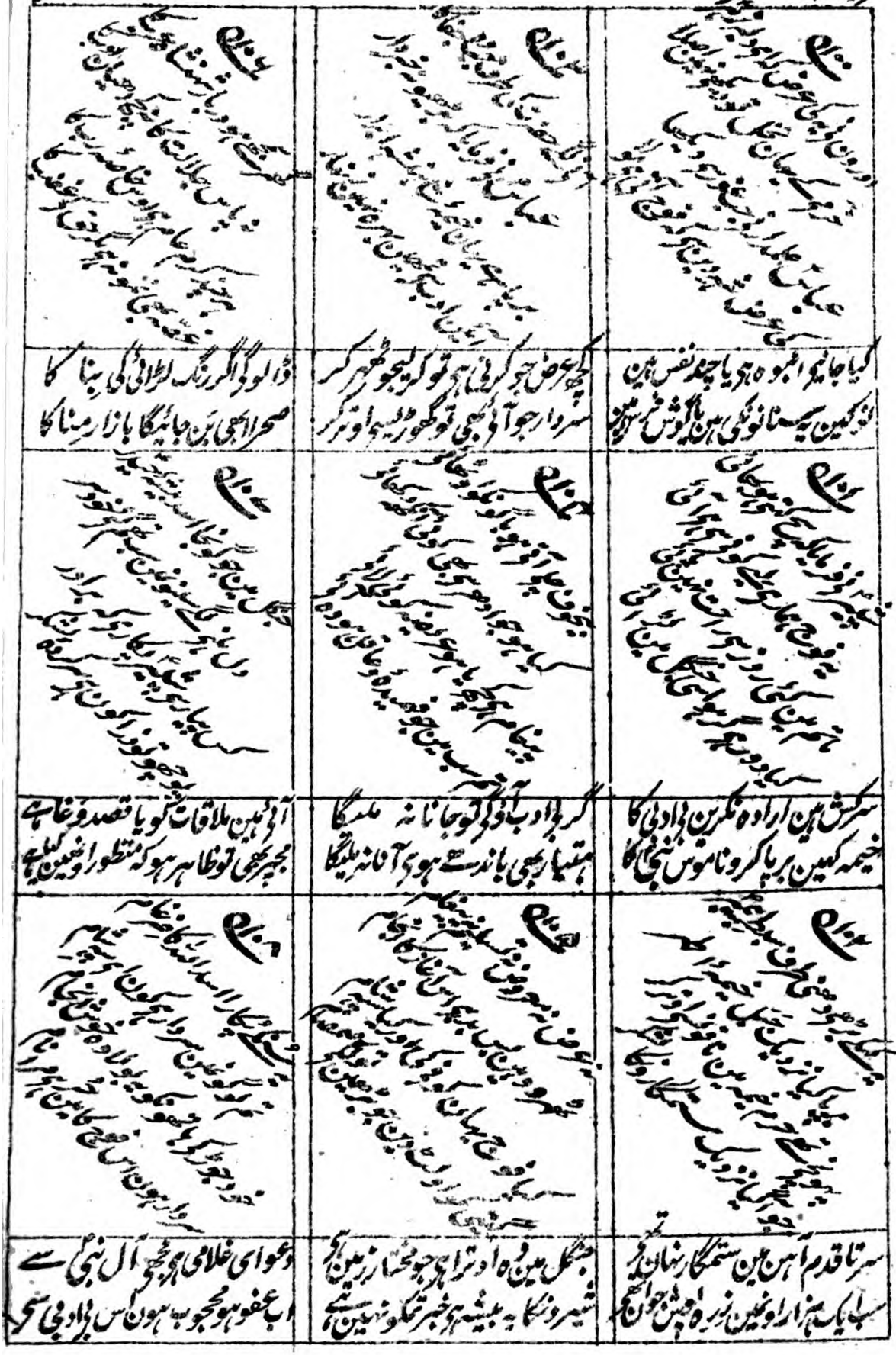

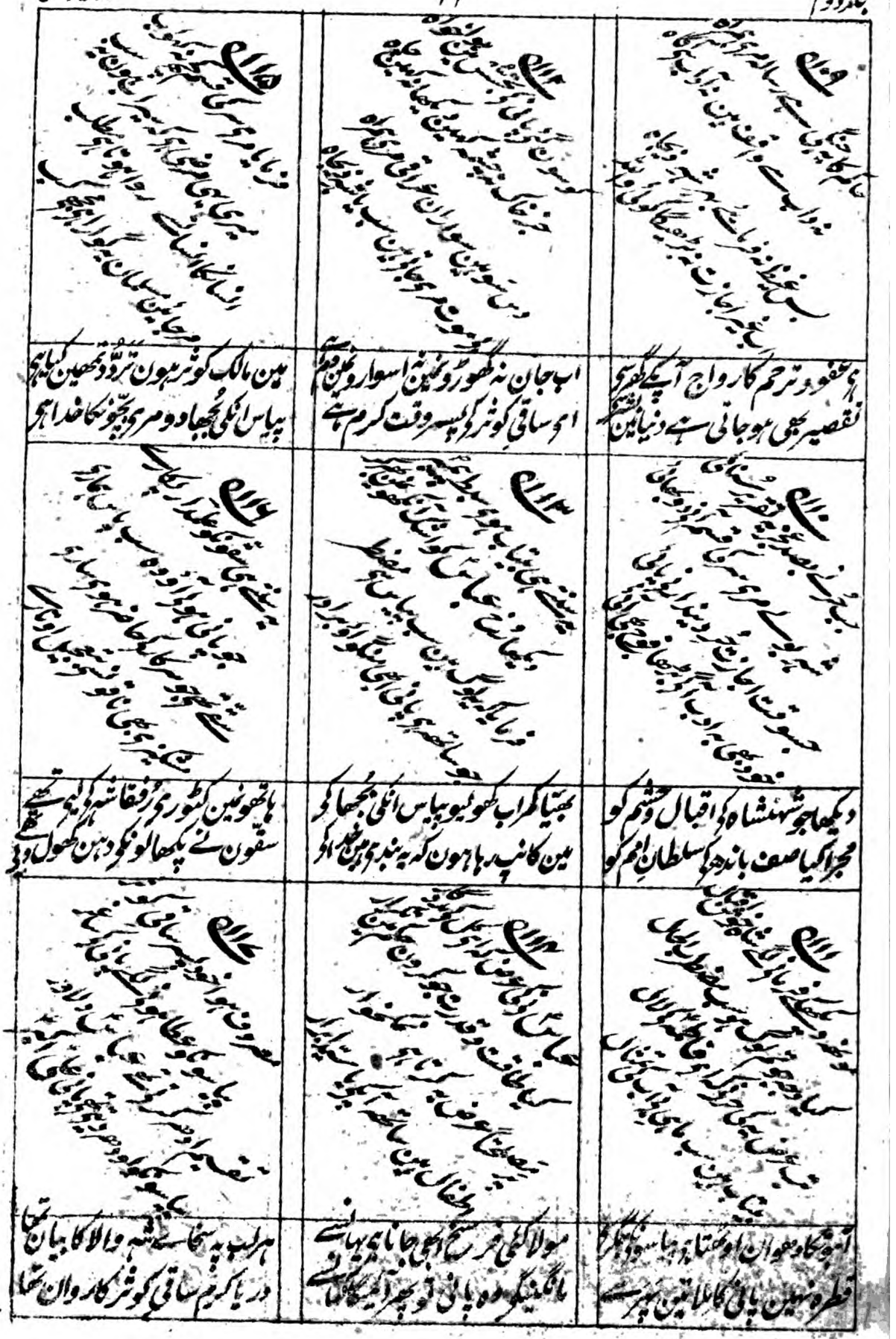

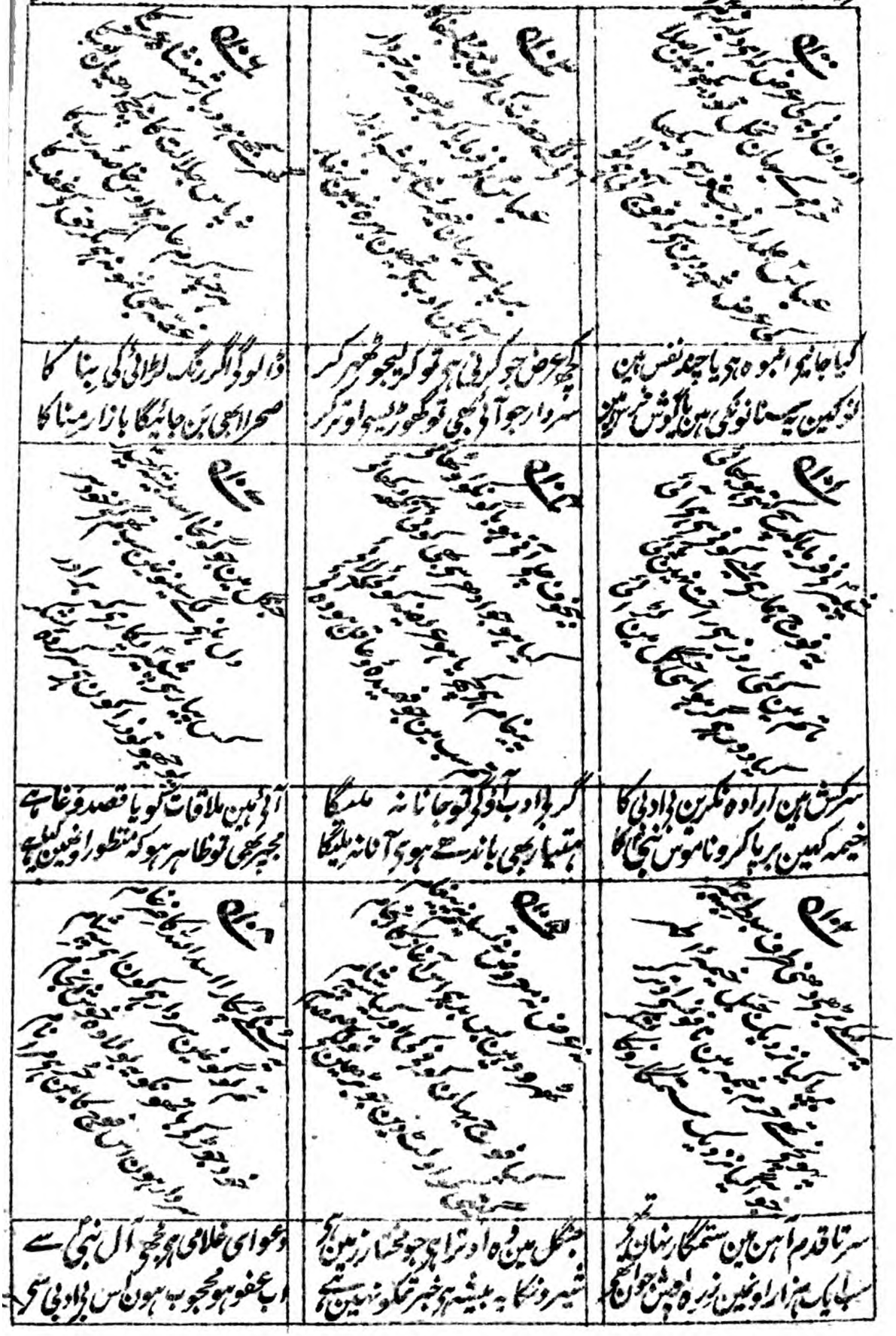

۱۸ مصروف بکا بزم مین ہین شاہ کے غمخوار
ہر شخص کے بر لائین مطالب شہ ابرار
خالق ہے انیس اب یہ دعا کر بدل زار
یارب اسی ماتم سے رہے مجکو سروکار

ہر دم پسر فاطمہؑ کی یاد مین گذرے
دن رونے مین شب نالہ و فریاد مین گذرے

سلام

۱ زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہون
ماتم سجاد مین بیمار ہون

۲ مثل بوے گل سفر ہوگا مرا
وہ نہین مین جو کسی پر بار ہون

۳ بلبلین دم بھر جدا ہوتی نہین
کس گل تر کے گلے کا ہار ہون

۴ عالم پیری مین آئے کون پاس
اے عصا گرتی ہوئی دیوار ہون

۵ ہر کس و ناکس سے جھکنے کا نہین
ہمدمو مین تیغ جوہر دار ہون

۶ اے زمین مجکو حقارت سے نہ دیکھ
آسمان کا طرۂ دستار ہون

۷ قطعہ
شہ کو عرضی مین یہ صغرا نے لکھا
رحم کیجے طالب دیدار ہون

۸ شام سے گنتی ہون تارے تا سحر
صورت مہتاب شب بیدار ہون

۹ شربت دیدار ہے میری دوا
اے مسیحا ہے زمان بیمار ہون

۱۰ قطعہ
کہتے تھے عباسؑ اے فوج یزید
مین غلام سید ابرار ہون

۱۱ میرا آقا ہے حسینؑ ابن علیؑ
ابن زہراؑ کا علم بردار ہون

۱۲ زور جعفرؑ کا مرے بازو مین ہے
جنگ کرنے کے لیے طیار ہون

۱۳ کون ہے کونین مین مجسا جری
صف شکن ہون صفدر و جرار ہون

۱۴ کاٹ ڈالونگا سر اعداے دین
ذوالفقار حیدرؑ کرار ہون

۱۵ قطعہ
کہتے تھے عابدؑ اوٹھین کیونکر قدم
اے ستمگار و نحیف و زار ہون

۱۶ دمبدم کھینچو نہ میرے ہاتھ کو
پاؤن بڑھ سکتے نہین ناچار ہون

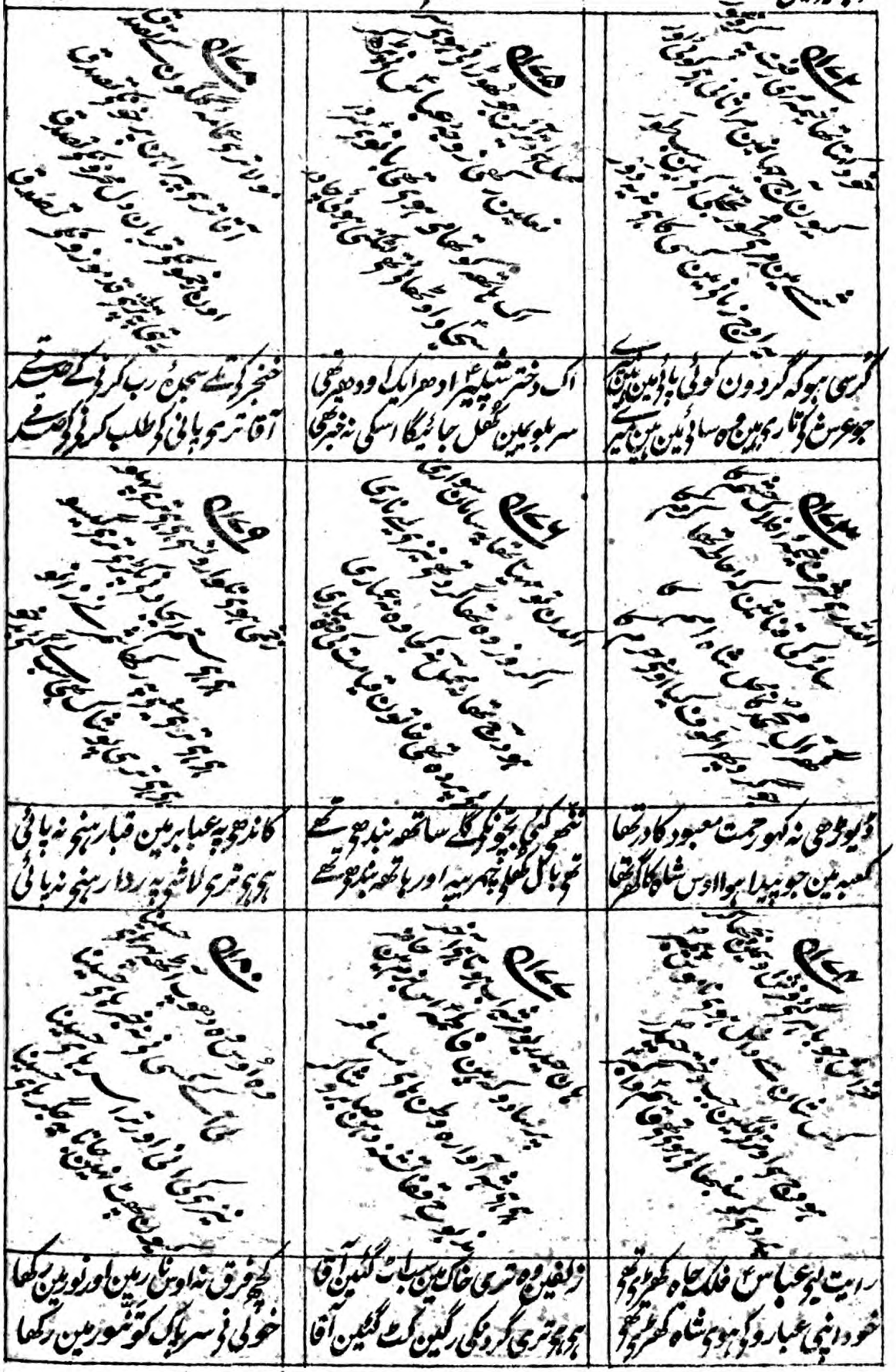

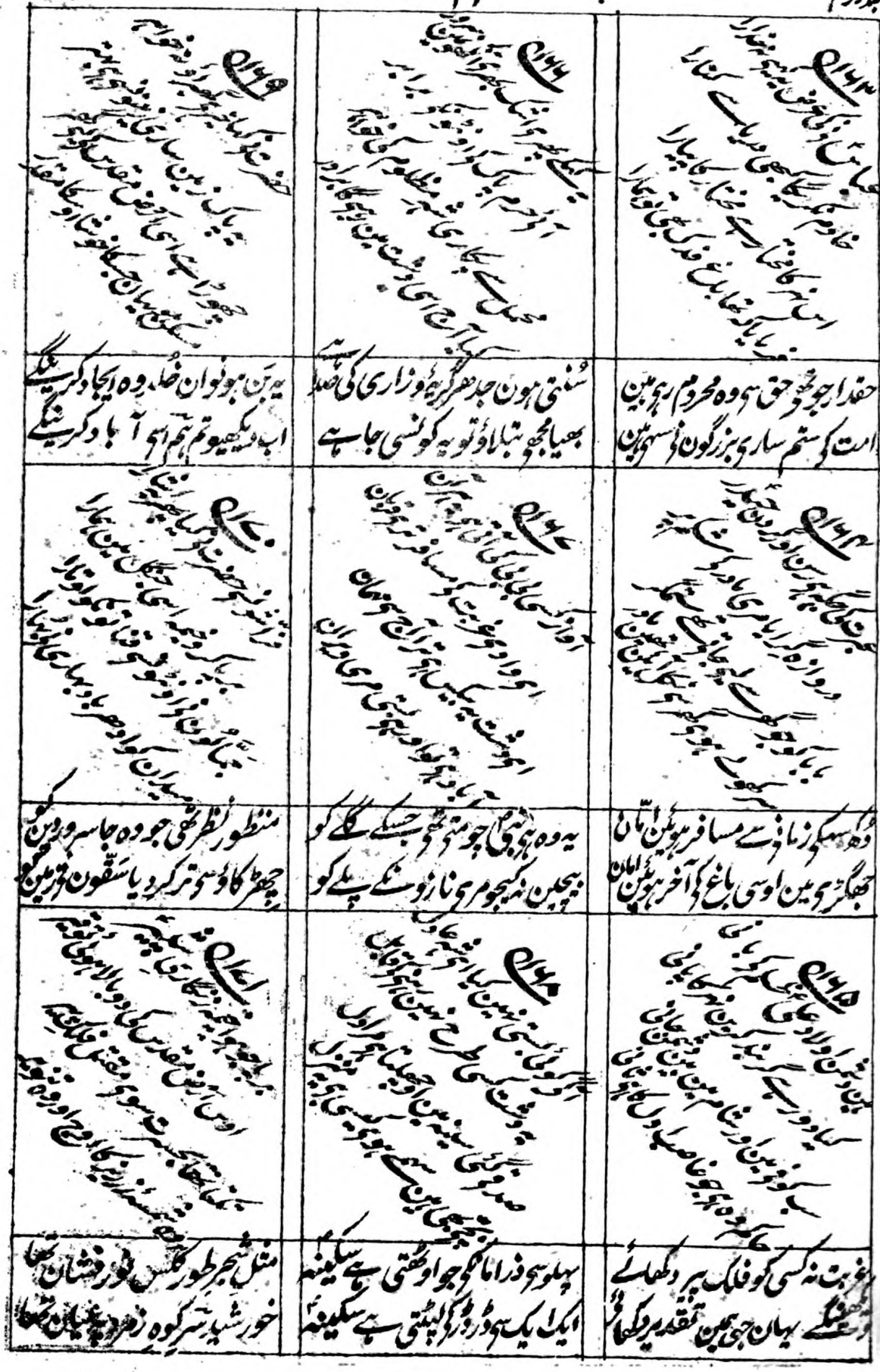



۱۴۵

تقدیر سے کچھ زور نہ کچھ موت سے چارا
مرنا جو ہے غربت مین تو کیا زور ہمارا
کی عرض یہ حر نے کہ بجا ہے یہ اشارا
مولا مگر آفت سے مناسب ہے کنارا

گو فوج نہ تھوڑی ہے نہ غمخوار بھی کم ہین
مین اسلیے کہتا ہون کہ ساتھ اہل حرم ہین

۱۴۶

کچھ سوچ کے فرمانے لگے سبط پیمبر
اے دوست یہی راے ہے تیری تو ہے بہتر
جائینگے جدھر ساتھ اجل ہوگی مقرر
دیکھین یہ شب تار بسر ہوتی ہے کیونکر

کسکو خبر اسکی ہے کہان قبر بنے گی
پر ہوگی وہین صبح جہان قبر بنے گی

۱۴۷

روتا ہوا رخصت کو اوٹھا حر دل افگار
چھاتی سے لگا کر اوسے بولے شہ ابرار
لے بھول نجاتا ہمین اے یار وفادار
مصیبت مین تو ہوئیگی ملاقات پھر اکبار

تو ہم پہ تو ہم تجھ پہ فدا ہوئینگے بھائی
پھر تا بہ قیامت نہ جدا ہوئینگے بھائی

۱۴۸

اللہ تجھے فوج ضلالت سے نکالے
رب دو جہان نور کو ظلمت سے نکالے
دیندار کو اشرار کی صحبت سے نکالے
معبود زمانے کی صعوبت سے نکالے

مسکن ہو وہان خلق مین جو نیک جگہ ہو
تو اور حسینؑ ابن علیؑ ایک جگہ ہو

۱۴۹

اوس وقت جو مین نے لیا یاد کا ترکی نام
وہ حق مین دعا تھی ترے اے مرد خوش انجام
نفرین کرے ابن علیؑ کا یہ نہین کام
ہم کرتے ہین امت کی دعائین سحر و شام

اس امر کو تو کیا ابھی جانے کہ وہ کیا تھا
لے عفو کر اب اوسکو جو کچھ ہمنے کہا تھا

۱۵۰

حر نے کہا ارشاد یہ کیا کرتے ہین سرور
مین بندۂ ناچیز ہون یا سبط پیمبر
حضرت کے غلامون کی ہے لونڈی مری مادر
نام اوسکا اور آئے شہ والا کی زبان پر

ہر شخص مجھے خادم درگاہ کہے گا
تا حشر مری قوم مین فخر اسکا رہیگا

۱۵۱

روتا ہوا رخصت ہوا شہ سے حر دیندار
راہی ہوئے عجلت مین وہان سے شہ ابرار
وہ دشت پر آشوب کی وحشت وہ شب تار
پتھر کہین بن مین کہین پتھر تو کہین خار

صورت نہ بشر کی نظر آتی تھی بشر کو
معلوم نہوتا تھا کہ جاتے ہین کدھر کو

۱۵۲

جنگل سے جو آتی تھین درندون کی صدائین
دم کرتی تھین سیدانیان بچون پہ دعائین
سکینہؑ کہ مین لیتی ہون بلائین
کہتی تھی سکینہؑ کہ صورت تو دکھائین
کہدو علی اکبرؑ سے کہ صورت تو دکھائین

عباسؑ بھی آواز سناتے نہین مجکو
امان کہین بابا نظر آتے نہین مجکو

۱۵۳

حیران و پریشان تھا وہ سب لشکر شاہی
اسوار و پیادون پہ آفت تھی پیادون پہ تباہی
ملتی تھی نہ بستی نظر آتا تھا نہ راہی
گویا شب ظلمات تھی جنگل کی سیاہی

کڑیان شہ ذیجاہ پہ یون راہ مین گذرین
جسطرح کہ یوسفؑ پہ مشین چاہ مین گذرین

۱۳۶

[illegible]

یون رات بسر ہوتی تھی اوس عاشق رب کو
جسطرح سے جنگل مین اسد پھرتا ہی شب کو

۱۳۷

[illegible]

کر دیجے خبر ابن شہنشاہ عرب کو
کچھ عرض ضروری ہی کہ مین آیا ہون شب کو

۱۳۸

[illegible]

قسمت جو ہی یاور تو شرف پائیگا خادم
آقا نہ بلائینگے تو پھر جائیگا خادم

۱۳۹

[illegible]

خاک اوسپہ کہ سید سے جو دل صاف نہین ہی
محسن کی بدی شیوۂ اشراف نہین ہی

۱۴۰

[illegible]

فرمایا کہ بے مکر و شر آیا ہے بلا لو
گمراہ تھا اب راہ پر آیا ہی بلا لو

۱۴۱

[illegible]

فوجین لیے تا مار یہ شمر و عمر آئے
کیون اپنا وطن چھوڑ کے حضرت ادھر آئے

۱۴۲

[illegible]

بدکار ہین لاکھون اگر اک نیک ہی مولا
فوجونکے سبب کوفہ و شام ایک ہی مولا

۱۴۳

[illegible]

ایسا نہو جلادون مین گھر جائیے مولا
مین پاؤن پہ سر رکھتا ہون پھر جائیے مولا

۱۴۴

[illegible]

منظور جسے ہو مرا سر کاٹ لے تن سے
مرنے کے ارادے پہ تو آیا ہون وطن سے

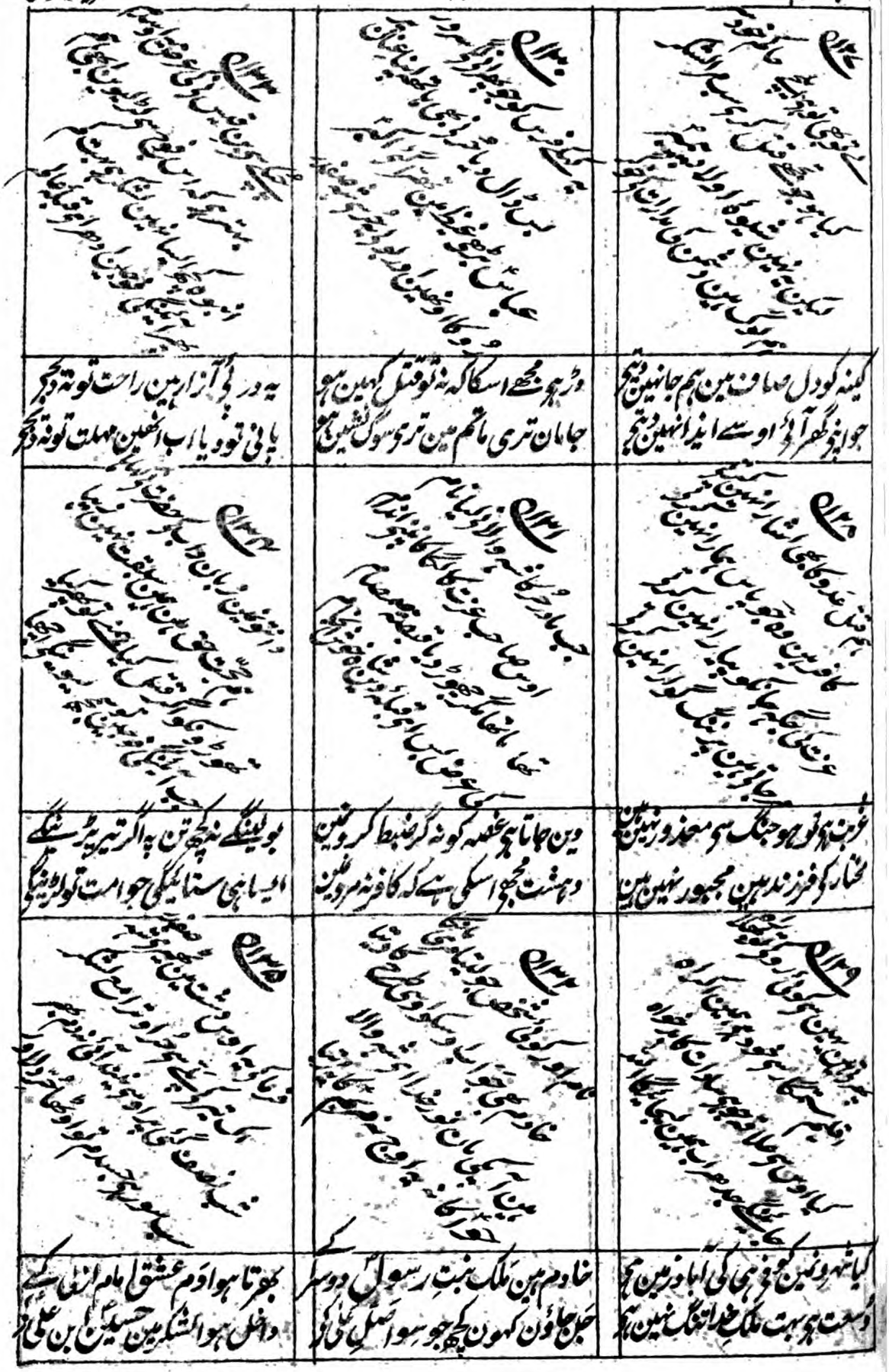

۱۱۸

چلاتے تھے سقے یہ کٹورونکو بچا کر
جو فوج مین پیاسا ہو وہ پانی پیے آکر
یخ ہو گیا ہے آب ہوا دشت کی کھا کر
گرمی مین جگر سرد کرو پیاس بجھا کر

یہ مشک ہر اک چشمۂ شیرین سے بھری ہے
کوثر کا جو مالک ہے سبیل اوسنے دھری ہے

۱۱۹

سب ہو چکی سیراب جو فوج حر دیندار
عباس سے فرمانے لگے سید ابرار
مضطر ہین زبانونکو نکالے ہوئے رہوار
ہان انکو بھی سیراب کرو اے مرے غمخوار

حیوانونکا بھی قافلہ مغموم نہ رہجائے
یہ گھر ہے سخی کا کوئی محروم نہ رہجائے

۱۲۰

سقونکو لیے ساتھ بڑھے حضرت عباس
ہاتھونمین لگن کوئی لیے تھا تو کوئی طاس
اسوارونکو جن گھوڑونکی بچنے کی نہ تھی آس
جان آگئی اون تازیونکی جنکو بجھی پیاس

حیوانونکا یہ پاس تھا جس شاہ امم کو
پانی نہ ملا تین دن اوس بحر کرم کو

۱۲۱

پیاسا نہ رہا جب کوئی اک کوئی رہوار
تب حر سے یہ فرمانے لگے سید ابرار
اب اپنے ادھر آنیکا احوال کر اظہار
کیا قصد ہے کیا عزم ہے اے مرد وفادار

نامہ کوئی حاکم کا جو لایا ہو تو کہدے
لڑنے کے ارادے پہ جو آیا ہو تو کہدے

۱۲۲

بت حر نے یہ کی عرض کہ اے خاصۂ داور
بھیجا ہے مجھے حاکم کوفہ نے یہ کہکر
رستے مین جہان مجکو ملین سبط پیمبر
تو ساتھ سے اونکے نہ جدا ہو جیو دم بھر

یثرب تو کجا سوے نجف جانے نہ دینا
کوفے کے سوا اور طرف جانے نہ دینا

۱۲۳

منظور
حضرت نے کہا پھر تجھے کیا اس مین ہے مجبور
کی عرض کہ حاکم کے تئین ہون حکم سے مجبور
بس سرخ ہوا غیظ سے شہ کا رخ پر نور
فرمایا کہ روکے مجھے کسکا ہے یہ مقدور

کیا ہوتا ہے دم بھر مین ذرا ٹوک تو ہمکو
لے ہم ابھی جاتے ہین بھلا روک تو ہمکو

۱۲۴

خطرے بھیجے کے منت سے سماجت سے بلانا
جب آئے تو یہ مکر یہ کید اور یہ بہانا
کیا سہل ہے اس فوج مین گھر کر مرا جانا
تلوار جو پکڑون تو اولٹ جائے زمانا

رگ رگ مین مرے زور ہے خالق کے ولی کا
مین اور نہین ہون کوئی بیٹا ہون علی کا

۱۲۵

وہ کون ہے مین جانے نہ جانے کا ہون مختار
کیا سمجھا ہے قیدی مجھے وہ ظالم غدار
جب تک کہ سلامت ہے یہ ہاتھ اور یہ تلوار
دینے کا نہین لخت دل حیدر کرار

بیکس ہون مسافر ہون پریشان و حزین ہون
کچھ حاکم کوفہ کا گنہگار نہین ہون

۱۲۶

مکار ہے بیدین ہے جفا جو ہے وہ بے پیر
ہر امر مین ہے کید ہر اک بات مین تزویر
تھی مسلم بیکس کی بھلا کونسی تقصیر
مارا گیا کس ظلم سے وہ صاحب توقیر

کوٹھے سے گرا کر تن صد پاش کو کھینچا
پھر پاؤن مین باندھی رسن اور لاش کو کھینچا

۱۰۹

عالم کا ہے پناہ سے فریاد رس سے مدد
بس غیر از اجابت در کارساز کیا

ہے عفو و ترحم کا رواج آپ کے گھر سے
تقصیر بھی ہو جاتی ہے دنیا میں شفاعت

۱۱۰

جب حرف نے بعد عرض مطلب کی تمنا
شہ نے کہا اجازت خرد و نیاز کیا

جس وقت بھی ہو اذن ادب آپ کا ہو حرف
خود بھی ہو با ادب ہے جو عاجز نماز کیا

۱۱۱

دیکھا جو شہنشاہ نے اقبال و حشم کو
مجرا کیا صف باندھ کے سلطانِ امم کو

بھیا کمر اب کھولیو پیاس انکی بجھا کو
میں کانپ رہا ہوں کہ یہ بند ہے میرے خدا کو

۱۱۲

عباس نے جس دم سنی یہ عرض برادر
بولا کہ ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

مولا کہیں مرکز نہ ابھی جانا ہے یہاں سے
مانگینگے وہ پانی تو پھر آیگا کہاں سے

۱۱۳

دیکھا جو حسین ابن علی نے سوئے لشکر
دس سو تھے میسر انہیں سب باندھے کمر کو

جز خاک نہ تھا کچھ بھی میسر کہیں گھر کو
اس وقت میں سوجھا ان غریبوں کے سفر کو

۱۱۴

اب جان نہ گھوڑوں میں نہ اسوار میں دم ہے
اے ساقیِ کوثر کہ یہ وقت کرم ہے

فرمایا کہ بھائی ابھی جاتا ہے کوئی پاس
جو ہو علمدار شجاع و صف شکن و حق شناس

۱۱۵

فرمایا حسین ابن علی نے کہ برادر
ہیں مالک کوثر ہو تردد تمہیں کیا ہے

پیاس انکی بجھا دو مری بچیوں کا خدا ہے

۱۱۶

یہ سنتے ہی عباس علمدار دلاور
بولا کہ ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

ہاتھوں میں کٹورے مرے رفقا نے لیے تھے
سقوں نے پکھالوں کے دہن کھول دیے تھے

۱۱۷

آنسو نکل آئے تھے جو عباس دلاور
قطرہ نہیں پانی کا ملا تین پہر سے

ہر لب پہ سخا سے شہ والا کا بیان تھا
دریا کریم ساقیِ کوثر کا وان تھا

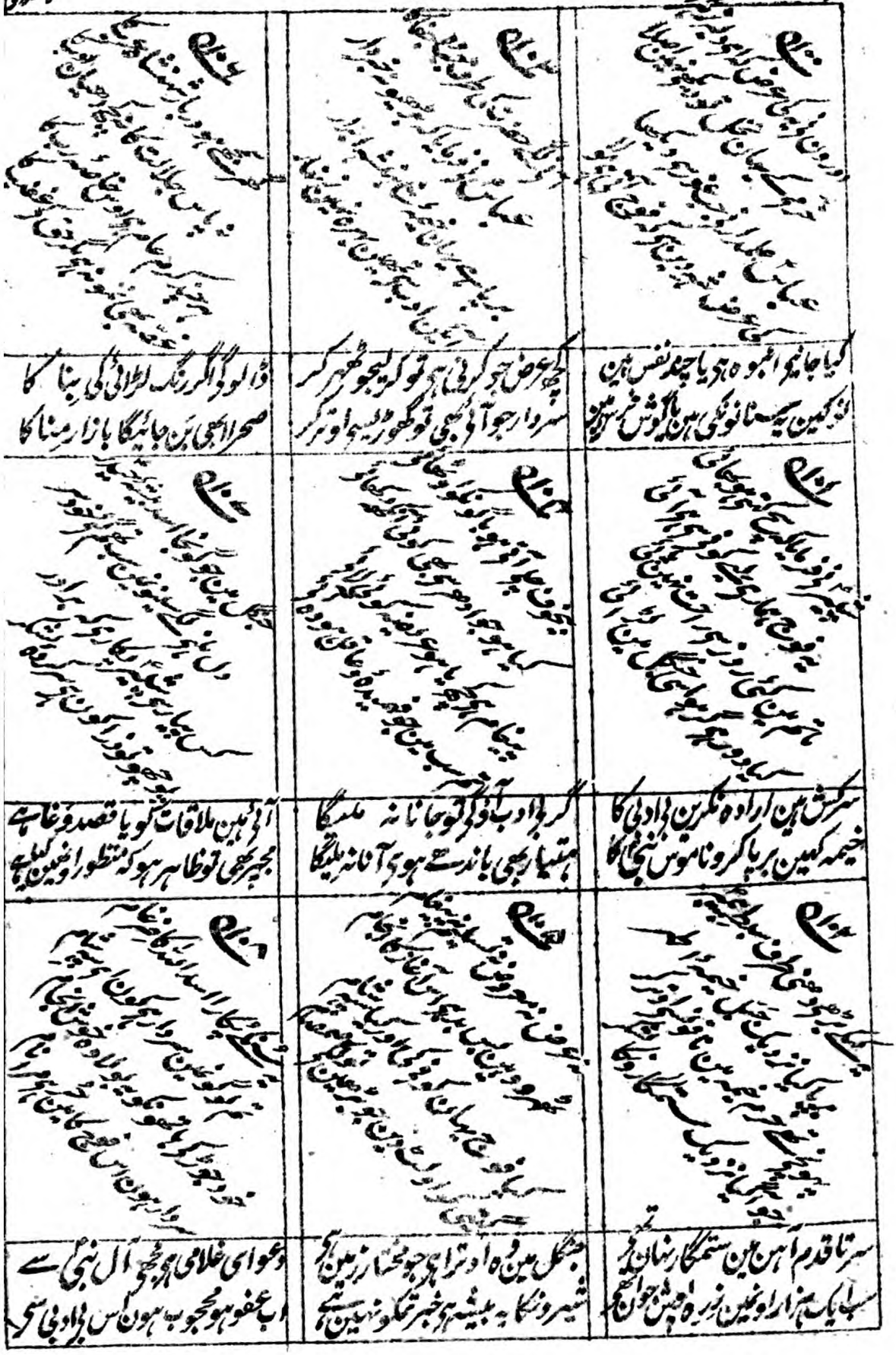









۵۵

[illegible]

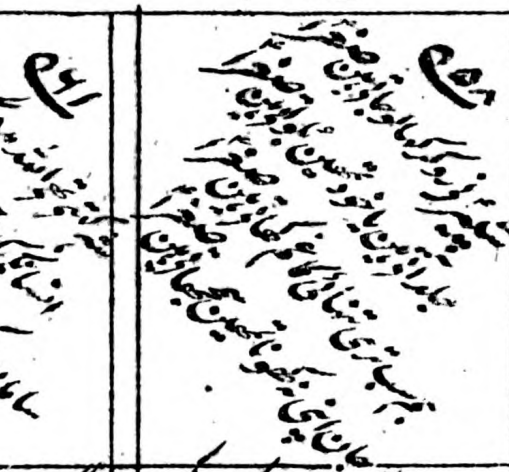

عرصہ ہو تو خط لکھکے طلب کیجیو بھائی
اب بیاہ مین مجکو نہ بھلا دیجیو بھائی

۵۸

[illegible]

قربان پدر آب و غذا ترک نہ کیجو
بڑھ جائیگا آزار دوا ترک نہ کیجو

۶۱

[illegible]

مانگو یہ دعا خیر سے وہ وقت بسر ہو
جس روز کہ شبیر کا دنیا سے سفر ہو

۵۶

[illegible]

ہمشیر کو تربت مین نہ ترسائیو بھائی
بھابھی کو مری قبر پہ لے آئیو بھائی

۵۹

[illegible]

راحت تھی جو سبکو شہ ذیجاہ کے دم سے
اک پیٹتی تھی ایک لپٹتی تھی قدم سے

۶۲

[illegible]

یون روتے تھے سب گرد حسین ابن علی کے
جسطرح کہ ماتم تھا جنازے پہ نبی کے

۵۷

[illegible]

ہر بار قناتونکے قریب آتے ہین عباس
اب جلد سواری ہو یہ فرماتے ہین عباس

۶۰

[illegible]

دکھ فاقونکے غربت کے الم کس سے کہینگے
مشکل کوئی اب ہوگی تو ہم کس سے کہینگے

۶۳

[illegible]

قربان گئی آخری دیدار دکھا دو
امان مجھے اصغر کو پھر اک بار دکھا دو

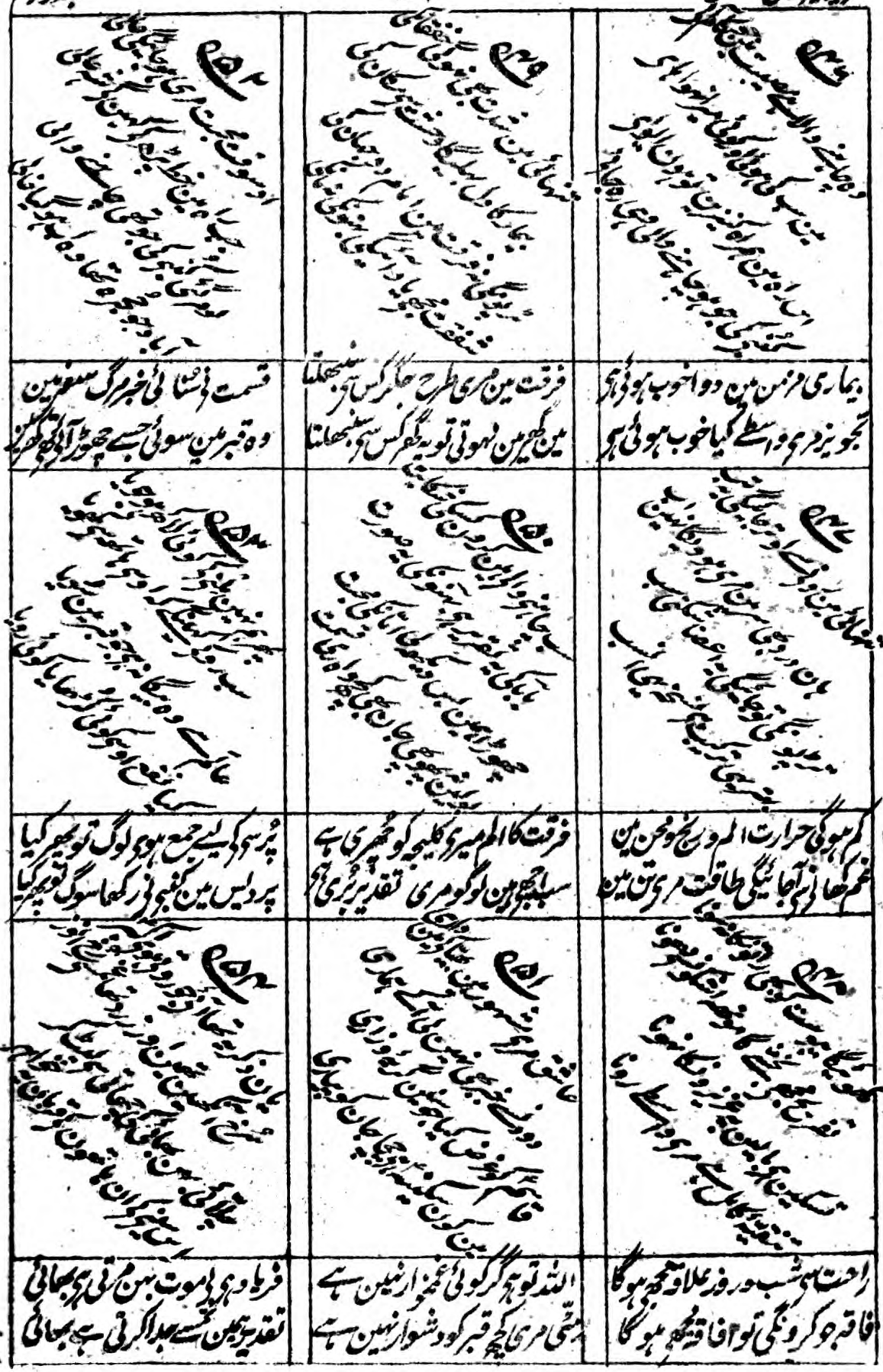



۲۸

[illegible]

تم جانے کے قابل نہین مین رہ نہین سکتا
شب سے ہے وہ تشویش کہ کچھ کہہ نہین سکتا

۲۹

[illegible]

فرقت مین سدا نالہ و فریاد کرونگا
اوترونگا جو منزل پہ تمھین یاد کرونگا

۳۰

[illegible]

جسپر نظر لطف مسیح دوسرا ہو
برسونگا ہو بیمار تو اکدم مین شفا ہو

۳۱

[illegible]

حضرت کی دعا سے مجھے صحت کا یقین ہے
اب تو مرے مونھ کا بھی مزا تلخ نہین ہے

۳۲

[illegible]

اب روح مرے جسم مین گھبراتی ہے بابا
ان باتون سے کچھ بوے فراق آتی ہے بابا

۳۳

[illegible]

سب ساتھ ہین روؤنگی نہ غم کھاؤنگی بابا
لیٹی ہوئی محمل مین چلی جاؤنگی بابا

۳۴

[illegible]

آزار رسیدہ ہون گرفتار بلا ہون
گھر چھوڑ کے جلادون کی سرحد مین چلا ہون

۳۵

[illegible]

آرام کہین راہ مین جانی نہین ملتا
جنگل ہین وہ پُر ہول کہ پانی نہین ملتا

۳۶

[illegible]

خوش ہونگا تم اب دل پہ اگر جبر کروگی
مر جاؤنگا جب مین تو نہ کیا صبر کروگی

۱۹

[illegible]

تونسا ہوا بچہ کبھی جان بر نہیں ہوتا
جب خشک ہوا پھول تو پھر تر نہیں ہوتا

۲۲

[illegible]

راحت سے کسی رات کو سوئے نہیں شبیر
دن کونسا ایسا تھا کہ روئے نہیں شبیر

۲۵

[illegible]

تپ میں جو کراہی تھیں تو گھبرائے تھے صغرا
بیہوش تھیں تم شب کو بھی ہم آئے تھے صغرا

۲۰

[illegible]

اصغر کو جدا دکھ ہو قلق ماں کو جدا ہو
گرمی کے سبب دودھ جو گھٹ جائے تو کیا ہو

۲۳

[illegible]

تھی کونسی تکلیف حسین ابن علی سے
مظلوم نواسے کو چھڑاتے ہیں نبی سے

۲۶

[illegible]

دل جلتا ہے جب تپ میں تمھیں پاتا ہوں صغرا
اس رنج سے میں اور گھلا جاتا ہوں صغرا

۲۱

[illegible]

ایام مصیبت کے ہیں تنہائی کے دن ہیں
غربت کی شبیں بادیہ پیمائی کے دن ہیں

۲۴

[illegible]

بیٹی شہ ذیجاہ کی تعظیم کو اوٹھی
بستر سے عصا تھام کے تسلیم کو اوٹھی

۲۷

[illegible]

چہرے پہ کسی روز بحالی نہیں پاتا
سرعت سے کبھی نبض کو خالی نہیں پاتا

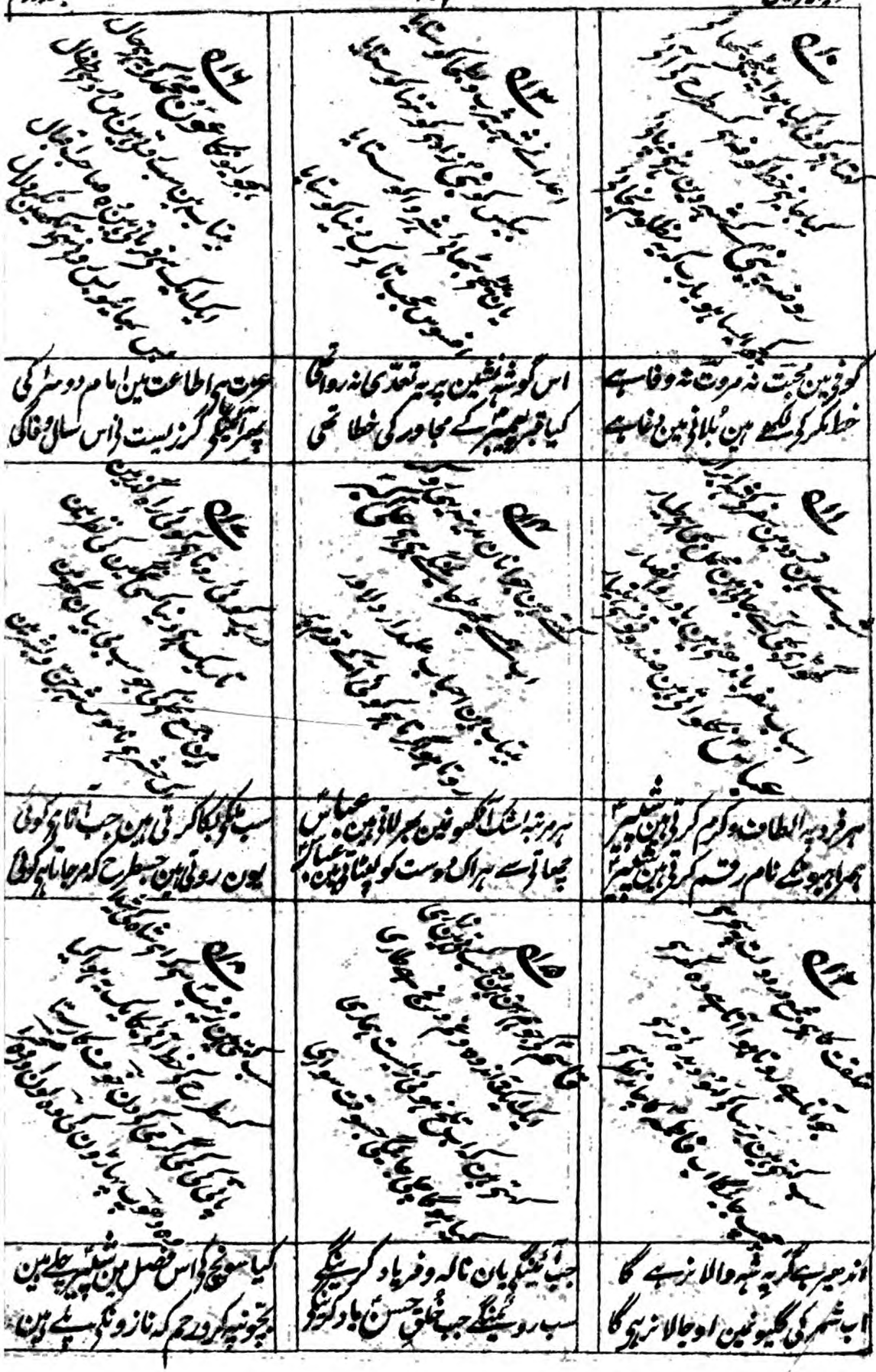

۱ مرثیہ

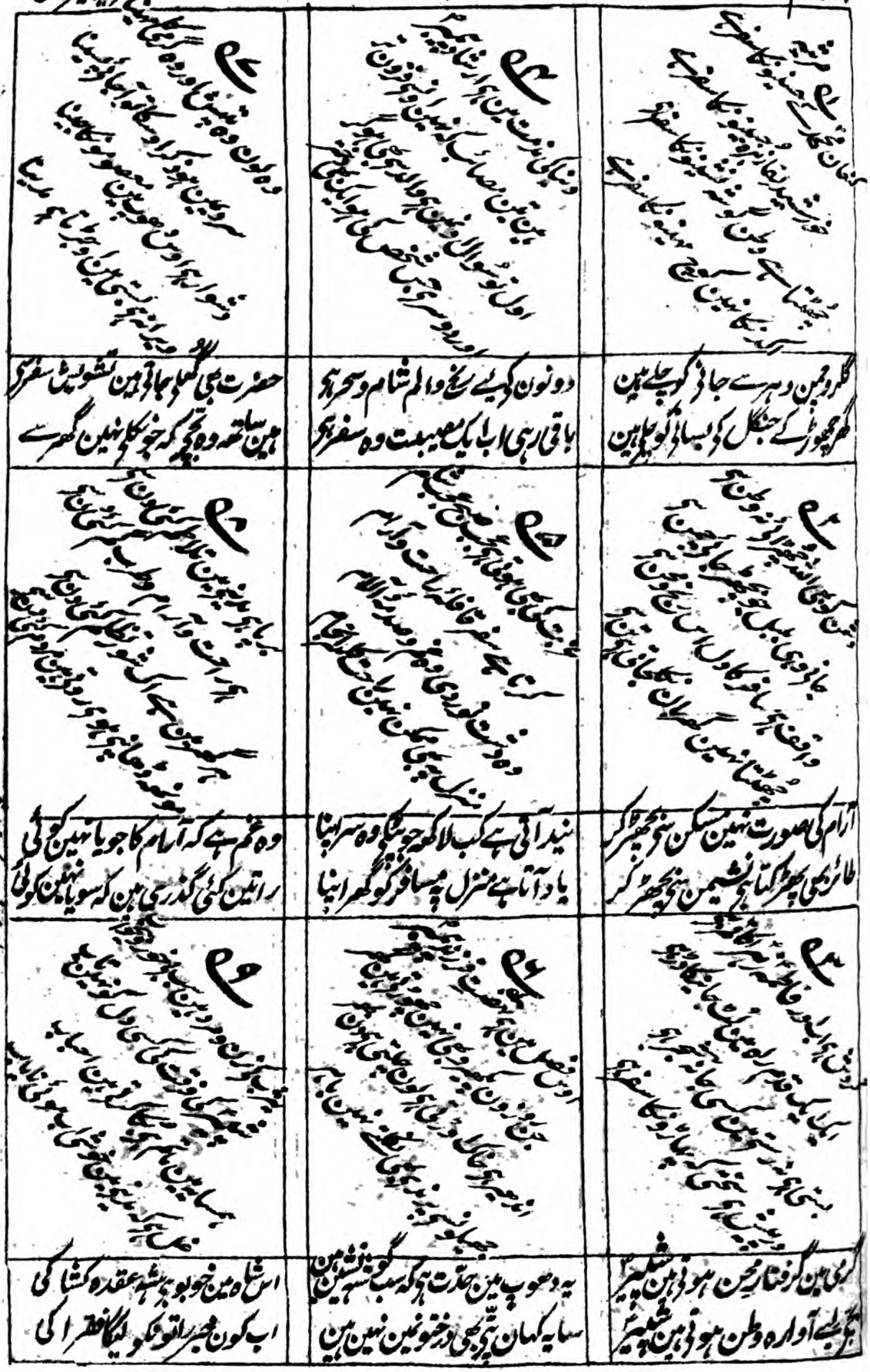

کنعان محمد کے حسینوں کا سفر ہے
خورشید لقا زہرہ جبینوں کا سفر ہے
چھٹتا ہے وطن گوشہ نشینوں کا سفر ہے
آکے نکلا نہیں کوچ مہینوں کا سفر ہے

گلرو چمن دہر سے جانے کو چلے ہین
گھر چھوڑ کے جنگل کی بسانے کو چلے ہین

۲

دشمن کو بھی اللہ چھڑائے نہ وطن سے
جانے وہی بلبل جو بچھڑ جائے چمن سے
واقف ہے مسافر کا دل اس رنج و محن سے
چھٹتا نہیں گھر ہان نکل جاتی ہے تن سے

آرام کی صورت نہیں مسکن سے بچھڑ کر
طائر بھی پھڑکتا ہے نشیمن سے بچھڑ کر

۳

گردش ہے اب اور فاطمہ زہرا کا قمر ہے
ایک ایک قدم راہ میں لٹ جانے کا ڈر ہے
بستی ہے نہ رستے میں کسی جا نہ شجر ہے
در پیش ہے سختی کہ پہاڑوں کا سفر ہے

گرمی میں گرفتار محن ہوتی ہیں شبیر
بچے لیے آوارہ وطن ہوتی ہیں شبیر

۴

دنیا کی مذمت میں ہے ارشاد پیمبر
ہیں تین مصائب کہ نہیں ان سے فزون تر
اول تو سوال اون میں ہے والد سے بھی بڑھ کر
اور دوسرے جس شخص کی ہو ایک بھی دختر

دونوں کے لیے رنج و الم شام و سحر ہے
باقی رہی اب ایک مصیبت وہ سفر ہے

۵

غربت کی بھی ہوتی ہے عجب صبح عجب شام
کرتا ہے سفر قافلۂ راحت و آرام
وہ دشت نوردی وہ غم و صدمۂ آلام
منزل پہ بھی ممکن نہیں راحت کا سرانجام

نیند آتی ہے کب لاکھ جو پٹکے وہ سر اپنا
یاد آتا ہے منزل پہ مسافر کو گھر اپنا

۶

اوس فصل میں ہے نہضت فرزند پیمبر
جن روزوں پکھیرو بھی نہیں چھوڑتے ہیں گھر
اندھیر ہے خاک اوڑتی ہے لون چلتی ہے دن بھر
جھیلوں سے پرندے بھی نکلتے نہیں باہر

یہ دھوپ میں حدت ہے کہ سب گوشہ نشین ہیں
سایہ کہاں پتے بھی درختوں میں نہیں ہیں

۷

وہ لون وہ تپش اور وہ گرمی کا مہینا
سردی میں ہو ذکر اوسکا تو آجائے پسینا
دشوار ہے اوس دھوپ میں معصوموں کا جینا
ویرانہ ہے بستی میں اور جڑتا ہے مدینا

حضرت بھی گھلے جاتے ہیں تشویش سفر سے
ہیں ساتھ وہ بچے کہ جو نکلے نہیں گھر سے

۸

برپا ہے مدینے میں تلاطم کئی دن سے
ہے راحت و آرام و طرب گم کئی دن سے
ہر گھر میں ہے اک شور تظلم کئی دن سے
مونھ ڈھانپے ہوئے روتے ہیں مردم کئی دن سے

وہ غم ہے کہ آرام کا جویا نہیں کوئی
راتیں کئی گذری ہیں کہ سویا نہیں کوئی

۹

یثرب کے زن و مرد ہیں سب بے خور و خواب
شبیر کی فرقت کی کسی دل کو نہیں تاب
ہمسایہ میں ماتم ہے بکا کرتے ہیں احباب
غل ہے کہ مدینے میں خوشی اب ہوئی نایاب

اس شاہ میں خوبو ہے شہ عقدہ کشا کی
اب کون خبر راتوں کو لیگا فقرا کی

۱؎ نہضت بمعنی سفر ۱۲

[illegible]

سینے سے اوتر اسکو یہ کیا کرتا ہے ظالم
فریاد سے زہرا کی نہیں ڈرتا ہے ظالم

[illegible]

محبوب خدا جسکے لیے اونٹ بنا ہے
تو سینہ پہ اوس شاہ دو عالم کے چڑھا ہے

[illegible]

جسدم یہ ہوا ظلم انیس اوس شہ دین پر
حیرت ہے کہ کیون گر نہ پڑا عرش زمین پر

[illegible]

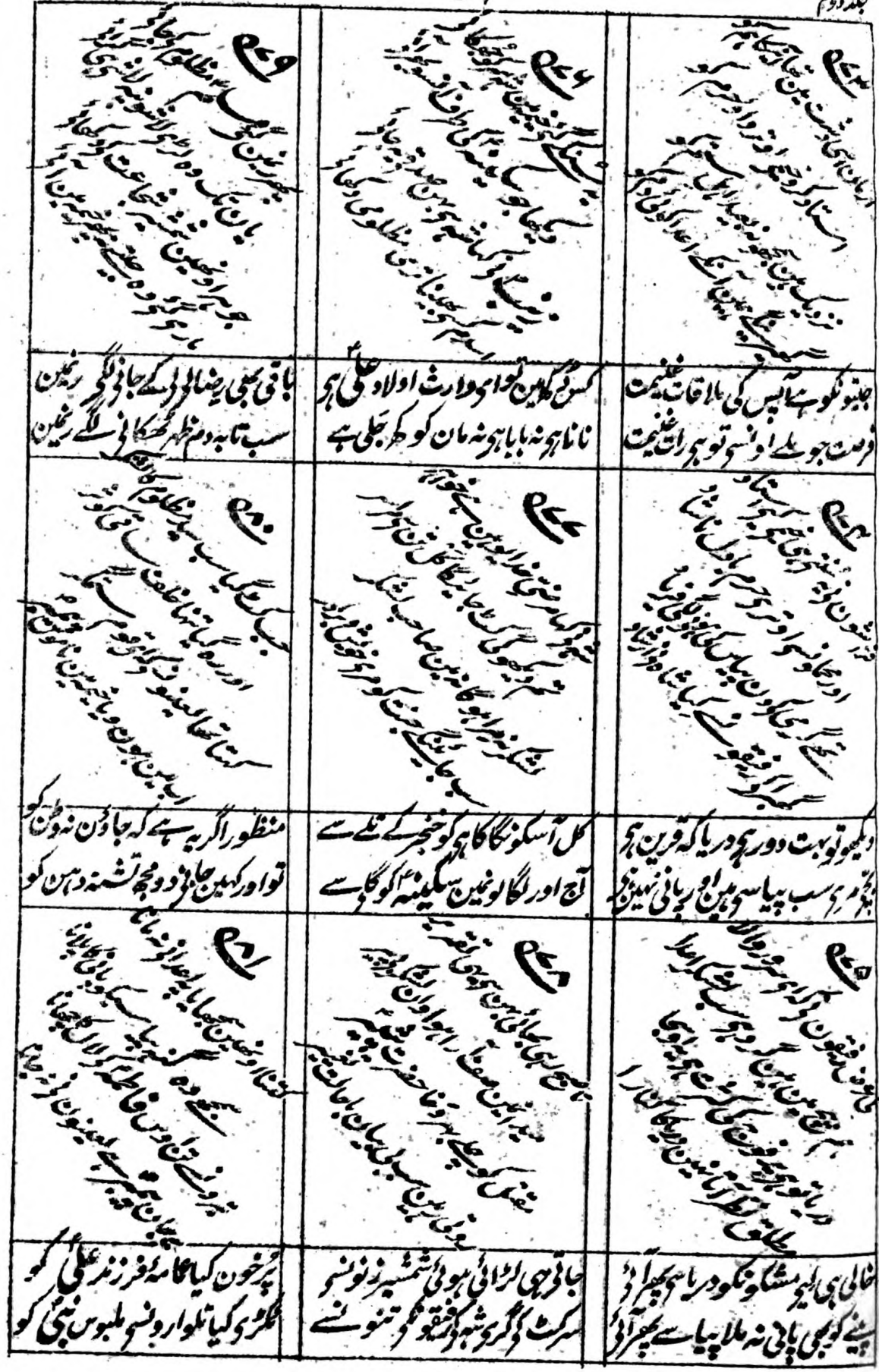

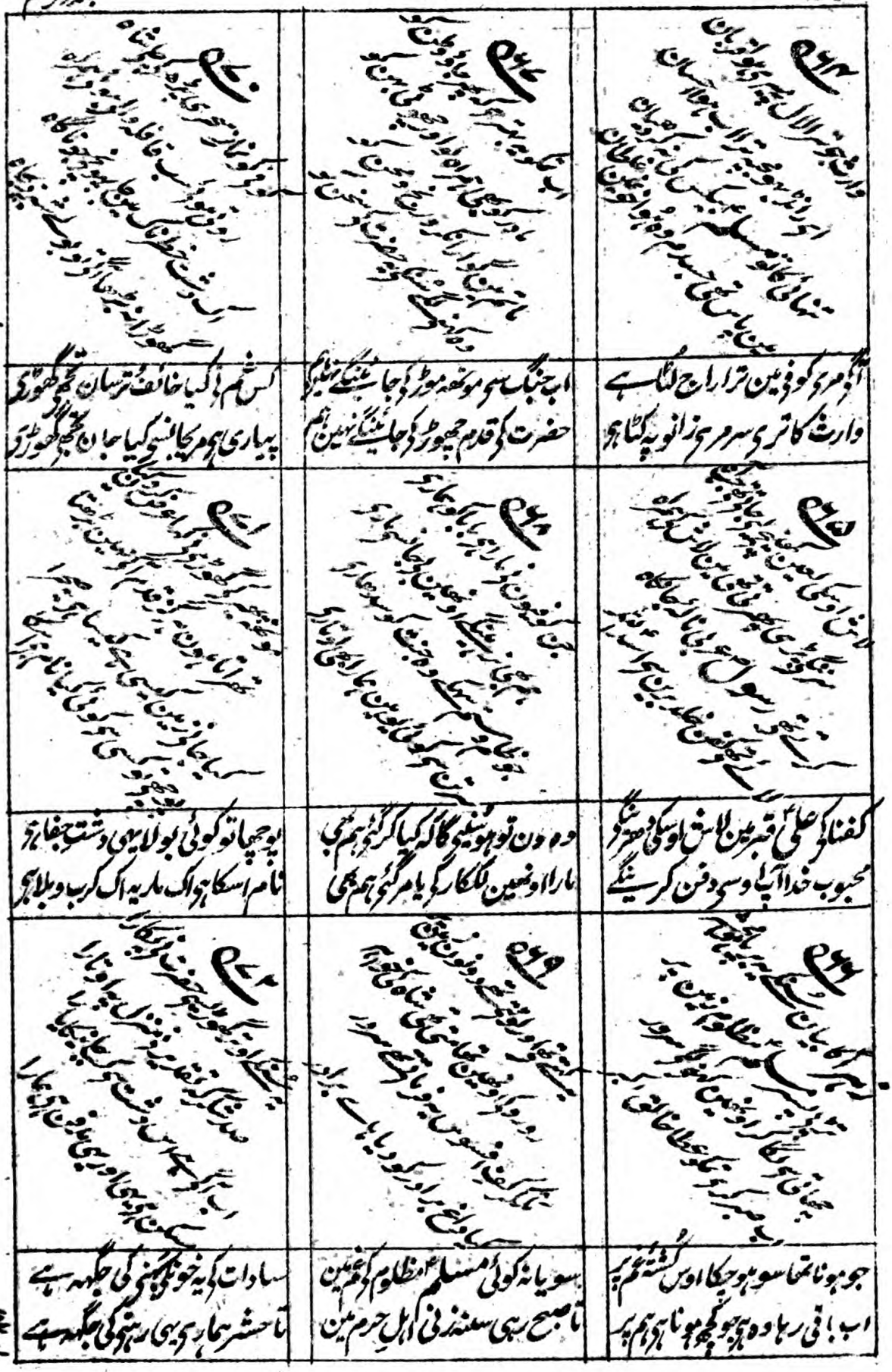

۵۵

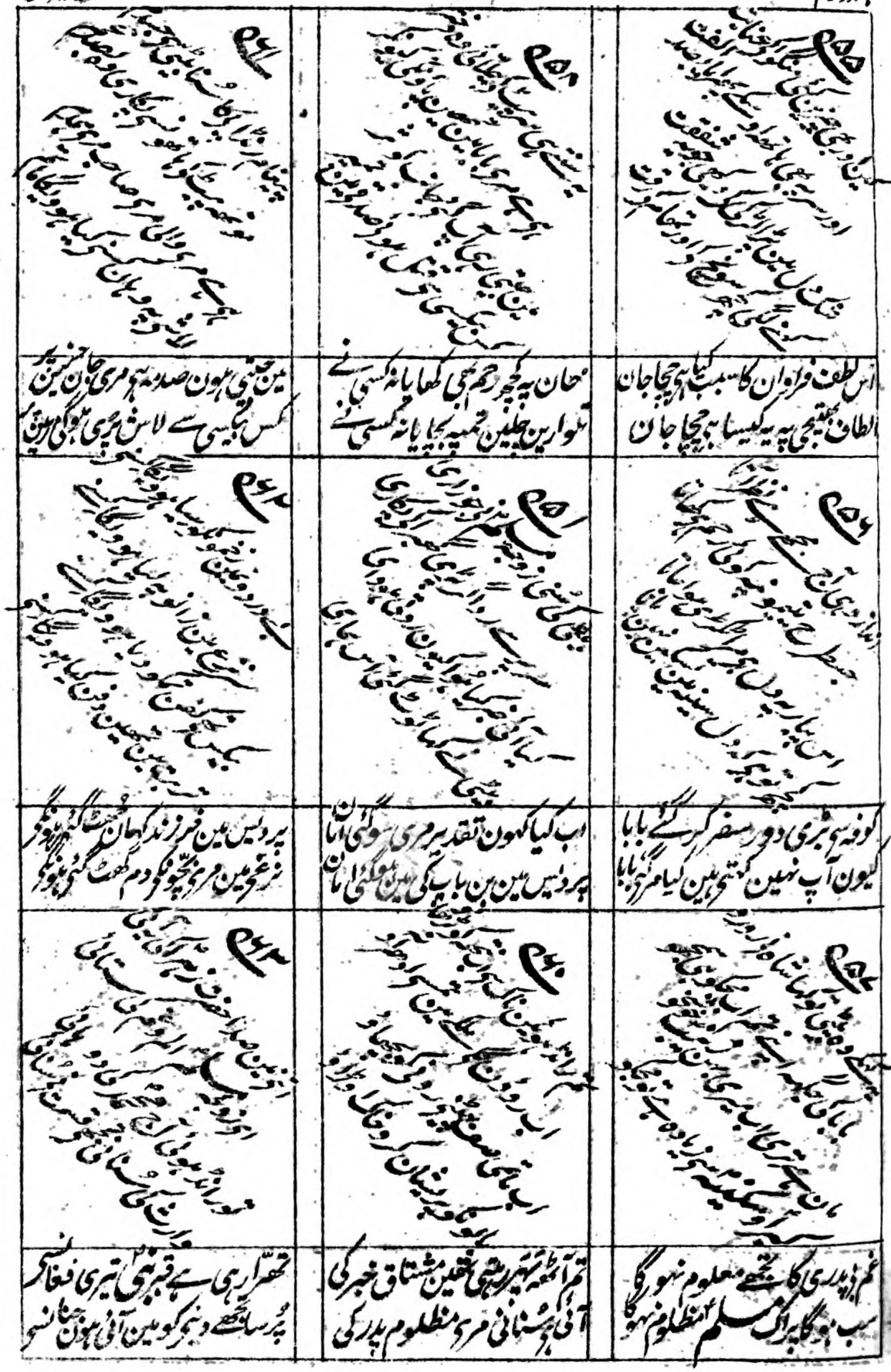

[illegible]

اس لطف فراوان کا سبب کیا ہے چچا جان
الطاف بھتیجی پہ یہ کیسا ہے چچا جان

۵۸

[illegible]

جان پہ کچھ رحم بھی کھایا نہ کسی نے
تلوارین چلین تم پہ بچایا نہ کسی نے

۶۱

[illegible]

مین جیتی ہون صدمہ ہے مری جان حزین پر
کس بیکسی سے لاش پڑی ہوگی زمین پر

۵۶

[illegible]

کوفہ سے بڑی دور سفر کر گئے بابا
کیون آپ نہین کہتے ہین کیا مر گئے بابا

۵۱

[illegible]

اب کیا کہون تقدیر مری سو گئی امان
پردیس مین بن باپ کی مین ہو گئی امان

۶۲

[illegible]

پردیس مین فرزند کہان چھٹ گئے ہونگے
نرغے مین مرے بچون کے دم گھٹ گئے ہونگے

۵۷

[illegible]

غم بے پدری کا تجھے معلوم نہوگا
سب ہوگا پر اک مسلم مظلوم نہوگا

۶۰

[illegible]

تم آٹھ پہر رہتی تھین مشتاق خبر کی
آئی ہے سنانی مرے مظلوم پدر کی

۶۳

[illegible]

تھرا رہی ہے قبر نبی تیری فغان سے
پرسا تجھے دینے کو مین آئی ہون جنان سے



۳۷

[illegible]

بلوا کی مدینہ سے ہمین مر گئے مسلم
ہم کوفے تک آئے تو سفر کر گئے مسلم

۳۸

[illegible]

اب خون جگر کب تلک اس غم میں پیونگا
میرے لیے ماری گئی مین بھی نہ جیونگا

۳۹

[illegible]

شرمندہ ہون کیا بھائی پہ احسان کیے بھائی
جان اپنی بھی دی بیٹے بھی قربان کیے بھائی

۴۰

[illegible]

ہے دختر مسلم بھی گرفتار الم مین
مر جائیگی سر پیٹ کے وہ باپ کے غم مین

۴۱

[illegible]

شرم آتی ہے سمجھانیکا یارا مجھے کب ہے
عورت کے لیے رنج رنڈاپے کا غضب ہے

۴۲

[illegible]

رکھ لیتے تھے رومال کبھی دیدۂ نم پر
روتے تھے کبھی سر کو جھکا زانوے غم پر

۴۳

[illegible]

کیا وجہ ہے جو اشکون سے مونھ دھوتے ہین مامون
چلکر کہین اماں سے کہ کیون روتے ہین مامون

۴۴

[illegible]

یارا نہین جو پوچھین کہ حضرت نے سنا کیا
کیا جانیے کوفے کے مسافر نے کہا کیا

۴۵

[illegible]

یہ کہتے تھے اور جوش تھا سینے مین بکا کا
مونھ تکتے تھے آنسو بھری آنکھون سے چچا کا

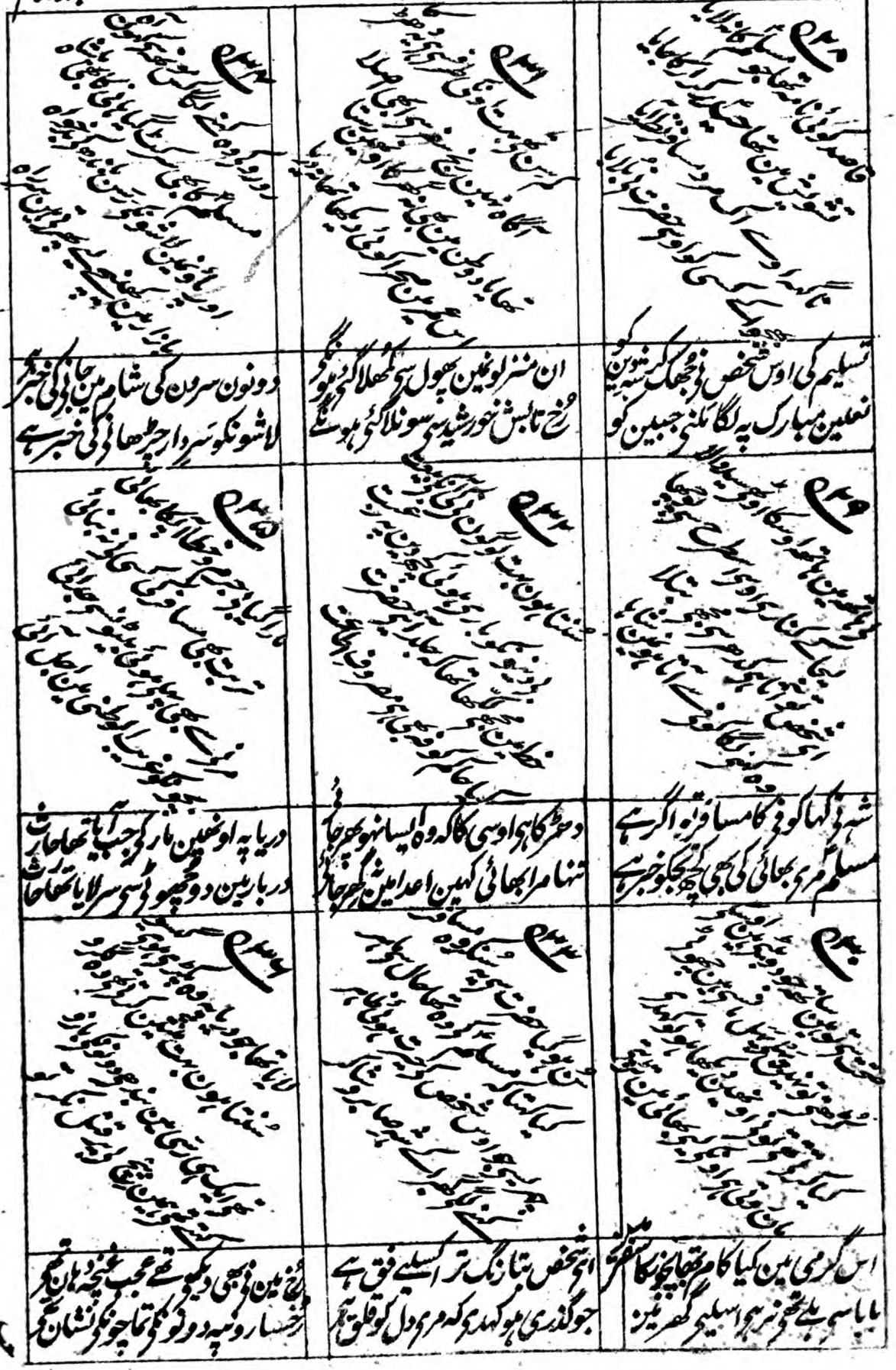

۱۹

[illegible]

لب خشک تھے گرمی سے ہر اک غنچہ دہن کے
مرجھا گئے تھے پھول محمد کے چمن کے

۲۰

[illegible]

جو سوتا تھا آغوش بتول عذرا میں
چپکا وہ چلا جاتا تھا اوس گرم ہوا میں

۲۱

[illegible]

تھے شاہ سفر میں ستم قوم شقی سے
اون روزوں میں چھڑوایا تھا گھر آل نبی سے

۲۲

[illegible]

جو پوچھتا فرماتے یہ رونے کا سبب ہے
پانی نہ میسر ہو کسی دن تو غضب ہے

۲۳

[illegible]

آرام کہیں اے مری جانی نہ ملے گا
چوبیس پہر بچوں کو پانی نہ ملے گا

۲۴

[illegible]

شہ نے کہا اب دیکھیے صحرا کو بھی چل کر
بیٹھو سر رہ کرسی پہ خیمہ سے نکل کر

۲۵

[illegible]

اور پہلوؤں میں زینب و مسلم کے پسر تھے
دو مہر ادھر کو تھے تو دو ماہ ادھر تھے

۲۶

[illegible]

عمامے سروں پر تھے نمازی وہ جوان تھے
پیشانیوں پر سجدۂ خالق کے نشان تھے

۲۷

[illegible]

رخسار و نہ آنکھوں سے کبھی اشک رواں تھے
لب پر کبھی دنیا کی مذمت کے بیان تھے

۱۰

ہم لوگ تو دنیا سے گئے بیچ سفر کے
بھائی کی جدائی کا بڑا رنج ہے تعب ہے
مسلم سے ملاقات نہ ہونے کا غضب ہے

۱۱

ہمشیر کی تربت پہ جو کوفے میں گیا ہے
کوفے میں اکیلا وہ ہزاروں سے لڑیگا

۱۲

بھیجا تھا جو مسلم نے کہ بھائی کو بلا لا
مسلم نہ ملا ایسی نہ کچھ بات ہوئی ہو
وہ آخری ہمسے نہ ملاقات ہوئی ہو

۱۳

جاتا تھا اسی راہ سے اک قافلہ حج کا
جسدم کہ سنا مسلم مظلوم کی بیداری
پوچھا کہ کدھر جاتے ہو کیا عزم ہے کیا ہے

۱۴

بابا کی ملاقات کو اب دل ہے ہمارا
کیونکر ہو کہ جاتی نہیں یہ راہ کسی طرح سے
کہتی ہے مری ماں کہ نہ جاؤں تو کدھر جاؤں

۱۵

مشتاق ہے دل چشم بھی دیدار طلب ہے
قسمت میں ملاقات خدا جانے کب ہے

۱۶

بیٹھا تھا جو میں ساتھ تو بابا کی قضا کا
جاکر کہی منزل پہ تو وہ تھا نہ سفر میں
پیچھا نہ ہوں کب اور بھی بابا کا سفر میں

۱۷

کب چاند سی صورت ہمیں دکھلائینگے بابا
کوفے سے ہمیں لینے کو کب آئینگے بابا

۱۸

جاتا تھا اسی راہ سے اک قافلہ حج کا
جسدم کہ سنا مسلم مظلوم کی بیداری
پوچھا کہ کدھر جاتے ہو کیا عزم ہے کیا ہے

۱۹

بابا کی ملاقات کو اب دل ہے ہمارا
کیونکر ہو کہ جاتی نہیں یہ راہ کسی طرح سے
کہتی ہے مری ماں کہ نہ جاؤں تو کدھر جاؤں

۲۰

مشتاق ہے دل چشم بھی دیدار طلب ہے
قسمت میں ملاقات خدا جانے کب ہے

۲۱

بیٹھا تھا جو میں ساتھ تو بابا کی قضا کا
جاکر کہی منزل پہ تو وہ تھا نہ سفر میں
پیچھا نہ ہوں کب اور بھی بابا کا سفر میں

۲۲

مین ساتھ ہون بابا کی بھی ملنے کا یقین ہے
صغرا کو تو دیکھو کہ کوئی پاس نہیں ہے

۲۳

او سکے تو سبھی چاہنے والے ہیں سفر میں
کیا حال ہوا ہوگا اور جبکہ ہو گھر میں

۲۴

زینب نے پکارو کہ میں قربان مری صغرا
بچی ترا اللہ نگہبان مری صغرا

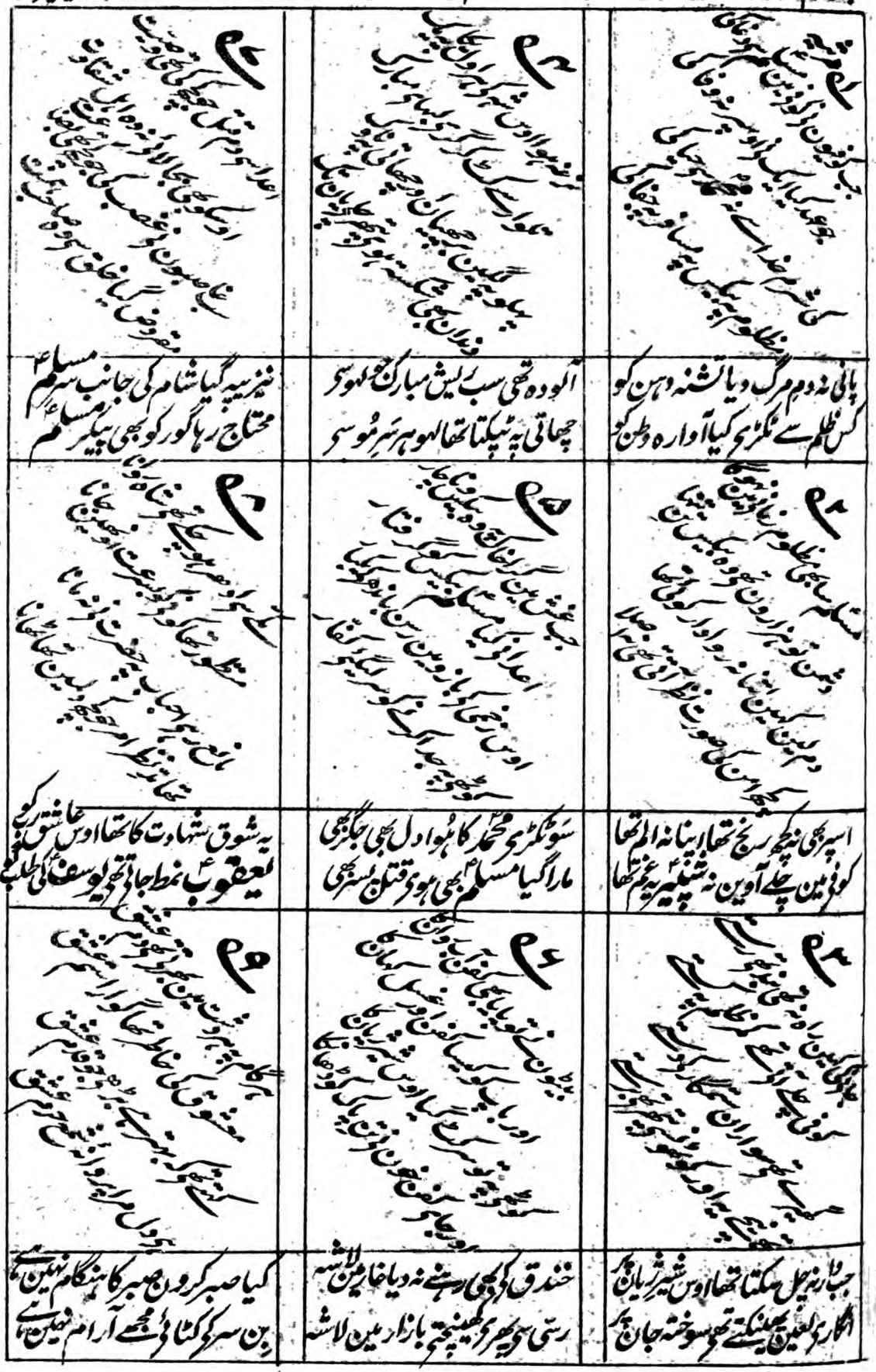

۹
جو زندے پھرتے ہین قبر پہ کہتے ہین مردے
کہ ہم بھی پھرتے تھے یوہین اسے زمانہ ہوا

۱۰
اندھیری قبر تھی اور مین تھا یا علی ولی
حضور آئے تو روشن سیاہ خانہ ہوا

۱۱
گرائی برق اونسی پر فلک نے یا تقدیر
جو کھیت مین مری قسمت کا ایک دانہ ہوا

۱۲
لحد یہ کہتی ہے میت سے اب ہے تو اور مین
جو ساتھ آیا تھا وہ قافلہ روانہ ہوا

۱۳
کیا قبول قناعت سے بحر عالم مین
صدف کی طرح میسر جو آب و دانہ ہوا

۱۴
پڑا جو سایۂ گیسوے پیچدار حسین
تو ذوالجناح یہ سمجھا کہ تازیانہ ہوا

۱۵
کشان کشان مجھے جانا پڑا وہان آخر
جہان جہان مری قسمت کا آب و دانہ ہوا

۱۶
سحاب سا مین رکھتا تھا جسکے نانا کو
لحد کو اوسکی میسر نہ شامیانہ ہوا

قطعہ
۱۷
لگا کے بچے کو اک تیر حرملہ نے کہا
یہ کام مجھسے دم جنگ رستمانہ ہوا

۱۸
پکارے شاہ کہ اس درد دل کو مجھسے پوچھ
خبر ہے کیا تجھے کسکا جگر نشانہ ہوا

۱۹
دولھن کو دیکے سدھارے تھے آستین جسکی
کفن بنے کا وہی خلعت شہانہ ہوا

ملا نہ اصغر نادان کو جام پانی کا
صراحی دار گلا تیر کا نشانہ ہوا

۲۰
وہ زلف چوب سنان مین بندھی ہزار افسوس
نبی کے پنجۂ مژگان سے جسمین شانہ ہوا

۲۱
رہا نہ کوئی بہتر مین ظہر تک باقی
حسین رہ گئے سب کاروان روانہ ہوا

۲۲
فراق شہ کا نہ صدمہ اوٹھا سکینہ سے
قلق سے جان گئی موت کا بہانہ ہوا

۲۳
بھٹک کے راہ سے پیچھے کہین نہ رہجاؤ
اوٹھو انیس اوٹھو کاروان روانہ ہوا

رباعی
جسپر کہ نظر لطف کی شبیر کرین
ادنی اعلی سب اوسکی توقیر کرین
جس سنگ کو چاہین وہ بنا دین پارس
جس خاک کو چاہین ابھی اکسیر کرین

۵۵

بیٹھتی ہی سیاہ بن کی شہ نے خبر لی
رو کر کہا کہ آپکی آمد ہے بن نصیب
اب ہاتھ فضۂ حسینؑ کو واں بن کا انتظار
آئی نہ مصلحت بتول کی اولاد کے قریب

۵۶

بن بیٹھتی تھی بر بھی جب اکبرؑ کی آئی تھی
اماں تو دیر سے تمھیں لینے کو آئی تھی

۵۷

اس بن کی بات بن نہ سکی بن بھی رو دیئے
اصغرؑ کی لاش دیکھ کے بھائی کے رو دیئے
زینبؑ کو غش پہ غش تھے بہن بھی بے حواس
آنسو تھے یا کہ موتی تھے یا بن کی بوند تھے

۵۸

راحت بن فاطمہؑ کہ نہ کیونکر خلل پڑے
جسکی کمائی لٹتی ہو کیسا وہ سکوں پڑے

۵۹

بولے کہ ہائے بن کی شہ دیں نے لی بلا
بھولی کہاں ہے بن کی بہن کیا کیا نام
بابا کے بعد بن کی بہن کا ہے یہ مقام
بچھڑی ہے بن سے بن کی بہن کیا کیا نام

۶۰

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۱

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۲

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۳

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۴

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۵

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۶

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۷

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۸

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۶۹

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۰

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۱

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۲

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۳

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۴

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۵

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۶

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۷

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۸

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۷۹

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۰

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۱

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۲

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۳

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۴

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۵

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۶

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۷

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۸

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۸۹

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۰

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۱

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۲

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۳

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۴

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۵

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۶

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۷

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۸

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۹۹

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۱۰۰

بن کی بہن کی بہن کی بہن کیا کیا نام

۴۶

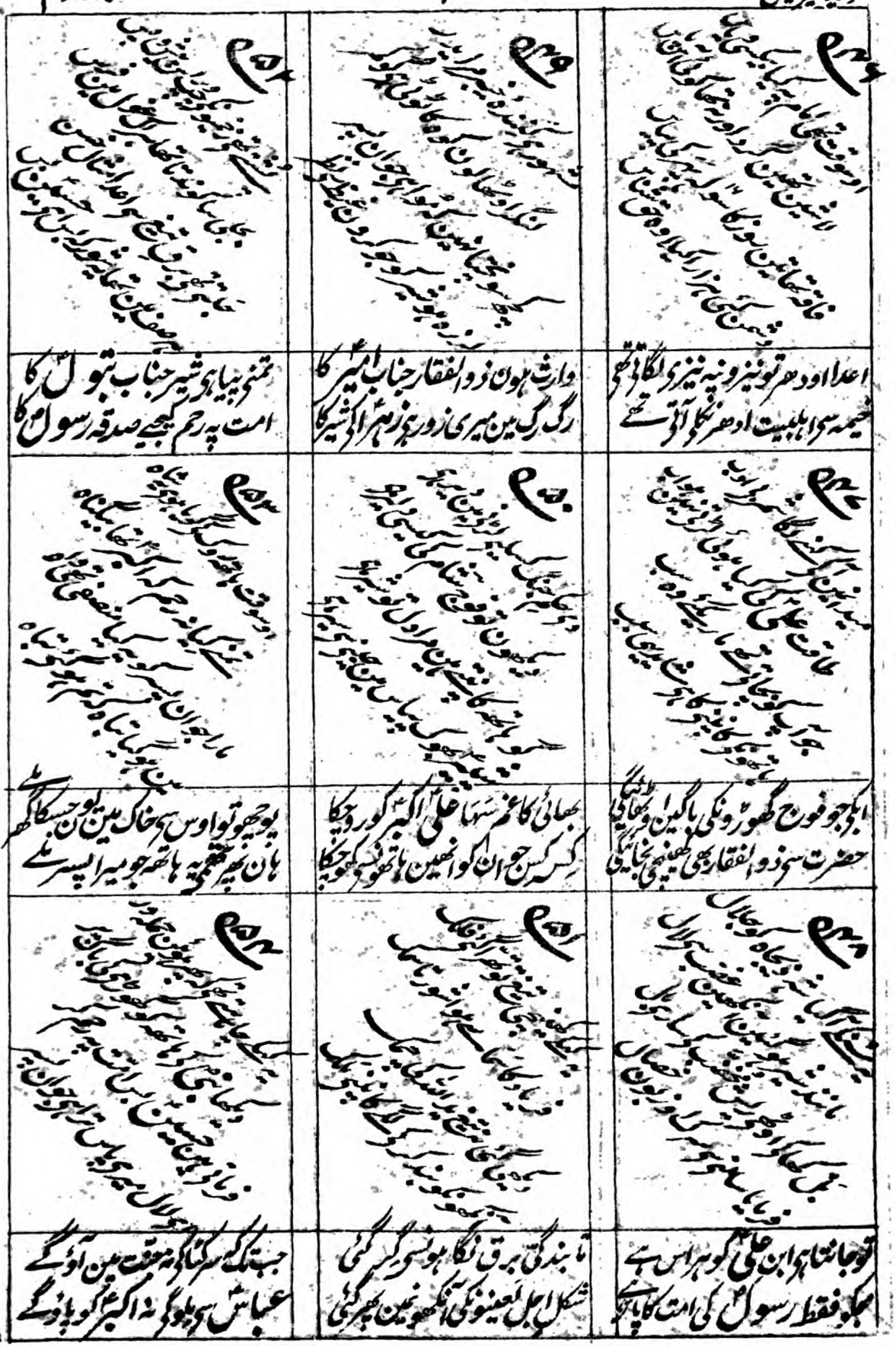

اوس وقت تھی امام پہ کیا بیکسی [illegible]
لاشین تھین گرد اور نہ تھا کوئی آس پاس
فاقہ تھا تین روز کا سولہ پہر کی پیاس
دشمن کئی ہزار اکیلا وہ حق شناس

اعدا اودھر تو نیزون پہ نیزی لگاتے تھے
خیمہ سے اہلبیت ادھر نکلے آتے تھے

۴۷

میدان مین آکے کہنے لگا شمر بے ادب
طاقت علی کی کیا ہوئی لڑتے نہین ہو اب
جو آپ کو بچاتے تھے مارے گئے وہ سب
ہاتھون کے کانپنے کا ہے شاید یہی سبب

ابکے جو فوج گھوڑونکی باگین اوٹھائیگی
حضرت سے ذوالفقار بھی کھینچی نجائیگی

۴۸

[illegible] ذیجاہ کو جلال
مانند شیر ہو گئین آنکھین غضب سے لال
[illegible] خصال
[illegible]

تو جانتا ہے ابن علی کو ہراس ہے
مجکو فقط رسول کی امت کا پاس ہے

۴۹

[illegible]
لنگر اوٹھا لون کوہ کا ٹوٹی ہے کوکمر
[illegible]
[illegible]

وارث ہون ذوالفقار جناب امیر کا
رگ رگ مین میری زور ہے زہرا کے شیر کا

۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھائی کا غم سہا علی اکبر کو رو چکا
کس کس جوان کو انھین ہاتھون سے کھو چکا

۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تابندگی برق نگاہون سے گر گئی
شکل اجل لعینونکی آنکھون مین پھر گئی

۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمنے پیا ہے شیر جناب بتول کا
امت پہ رحم کیجیے صدقہ رسول کا

۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پوچھو تو اوس سے خاک مین یون جسکا گھر ملے
ہان پھر تھمے یہ ہاتھ جو میرا پسر ملے

۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب تک کہ سر کٹا کے نہ جنت مین آؤ گے
عباس سے ملو گے نہ اکبر کو پاؤ گے

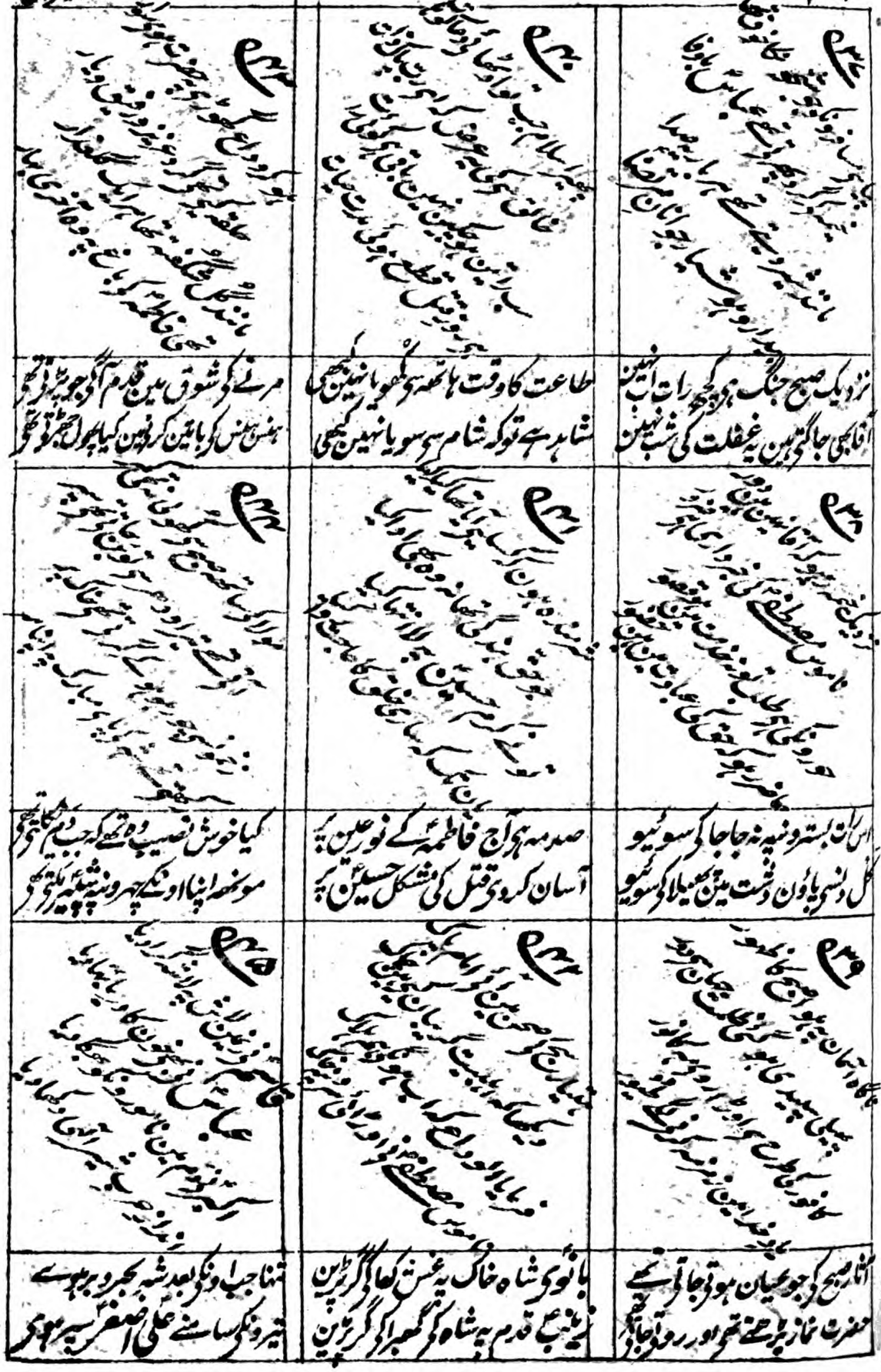

۲۸

[illegible]

تھا قصد حج حبیب خدا کی حبیب کو
وان بھی ملا نہ چین حسینؑ غریب کو

۲۹

[illegible]

دریا تھا گرد موج زن افواج شام کا
تھا جون حباب بیچ مین خیمہ امام کا

۳۰

[illegible]

تیغین کھچین ہوئین ہین سر انجام جنگ ہی
باتونکا ہی یہ وقت کہ ہنگام جنگ ہی

۳۱

[illegible]

مہلت ملی مجوس و نصارا کی واسطے
اور حکم قتل سید والا کے واسطے

۳۲

[illegible]

مل ملکے ہاتھ کہتی ہین ہی ہی مین لٹتی ہون
پردیسمین حسینؑ سی بھائی سی چھٹتی ہون

۳۳

[illegible]

تم قیدیونمین جاؤگی ہم رنمین سوئینگے
مہمان ہین اور آج کی شب کل نہوئینگے

۳۴

[illegible]

بہتر ہے موت آئی اگر اس حیات سی
گور و کفن تو پاؤنگی بھائی کی ہات سی

۳۵

[illegible]

سیدانیونکو قطع امید حیات تھی
وہ دشت ہولناک تھا اور کالی رات تھی

۳۶

[illegible]

مائین اونھین سو لاتی تھین مونھ ڈھانپ ڈھانپ کر
سینونسی لپٹی جاتی تھی وہ کانپ کانپ کر

۱۹

کافی سند کرو دا ضمیر ہے لفظ قرآن کا
زیبا ہمارے حق میں یہ ہے تشریف ارشاد کا
ہے کون سا خطاب کہ اس سے فزوں تر ہے

ہے زیادہ کس کا مرتبہ جہان میں
قرآن ہے تین حصہ ہماری ہی شان میں

۲۰

بیٹے کی اور بھتیجے کی شہ نے لاش دیکھ کر
پیارے قریب آؤ کہ ہے وقت اب سفر
رخصت کرو حسینؑ کو یا ابن مرتضیٰ

تربت میں لیکے جلد لگا لیجے سینے سے
اعدا نکالے دیتے ہیں مجکو مدینے سے

۲۱

رخصت کی غیر ہوتی ہے گھبرا گئے جوان
ہیں جمع ہو رہے ہیں بیابان و کوہ و دشت
آرام ہے حسینؑ کو دیتی نہیں امان

۲۲

آیا جو ان کے بھائی کا لاشہ خیام میں
دوڑیں تمام بیبیاں لاشے کے سامنے
بیکس لٹا ہوا ہے بیابان و دشت میں

۲۳

واں سے وداع ہو کے جوانان فاطمہ
دیکھا کہ بیٹھی روتی ہیں زینبؑ بہ غم زدہ
سمجھاتے ہیں بھائی کو اکبرؑ و قاسمؑ

سب چاہتے ہیں قتل کریں بیگناہ کو
ملتی نہیں پناہ شہ دیں پناہ کو

۲۴

آپس میں کہتے تھے یہ جواں نیک و بد سے شاہ
اب ہے ہمارا جینا فقط ساتھ آپ کے
دو دن سے بھوکے پیاسے ہیں شاہ زمن حسینؑ

کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ شب کو سوتے ہیں
تربت پہ نانا جان کی جا جا کے روتے ہیں

۲۵

رخصت کو رو رہا تھا جو دیکھا امام نے
اے نور دیدہ کیا تجھے آتا ہے کچھ خیال
زینبؑ کو چھوڑ کر تجھے کیونکر کہیں روانہ

رستے پہ شہر کے تو سواری کا شور تھا
اہل وطن کی نالہ و زاری کا شور تھا

۲۶

ماؤں سے جو فراق میں رخصت ہوئے تھے آج
اور رات کو گھر میں نہ سوئے تھے آج
غل تھا مدینہ سے ہوئے خالی حسینؑ آج

رخصت حرم سے عورتیں آ آ کے روتی تھیں
کوٹھوں پہ پردہ والیاں منھ ڈھانپ روتی تھیں

۲۷

رخصت کی غیر ہوتی ہے گھبرا گئے جوان
اور ہو رہے ہیں خدا حافظ کہہ کے روانہ
اے ہی بیبیو اب خدا کی دعا جو ہے شاملِ

وہ دن خدا کرے کہ خوشی تجکو پاؤں میں
بھائی کو لیکے خیر سے پھر گھر میں آؤں میں

۱ تشریف لیجیے ۲ اور بیٹے کی لاش دیکھ کر ۳ کفن کی آگ کفن نہیں

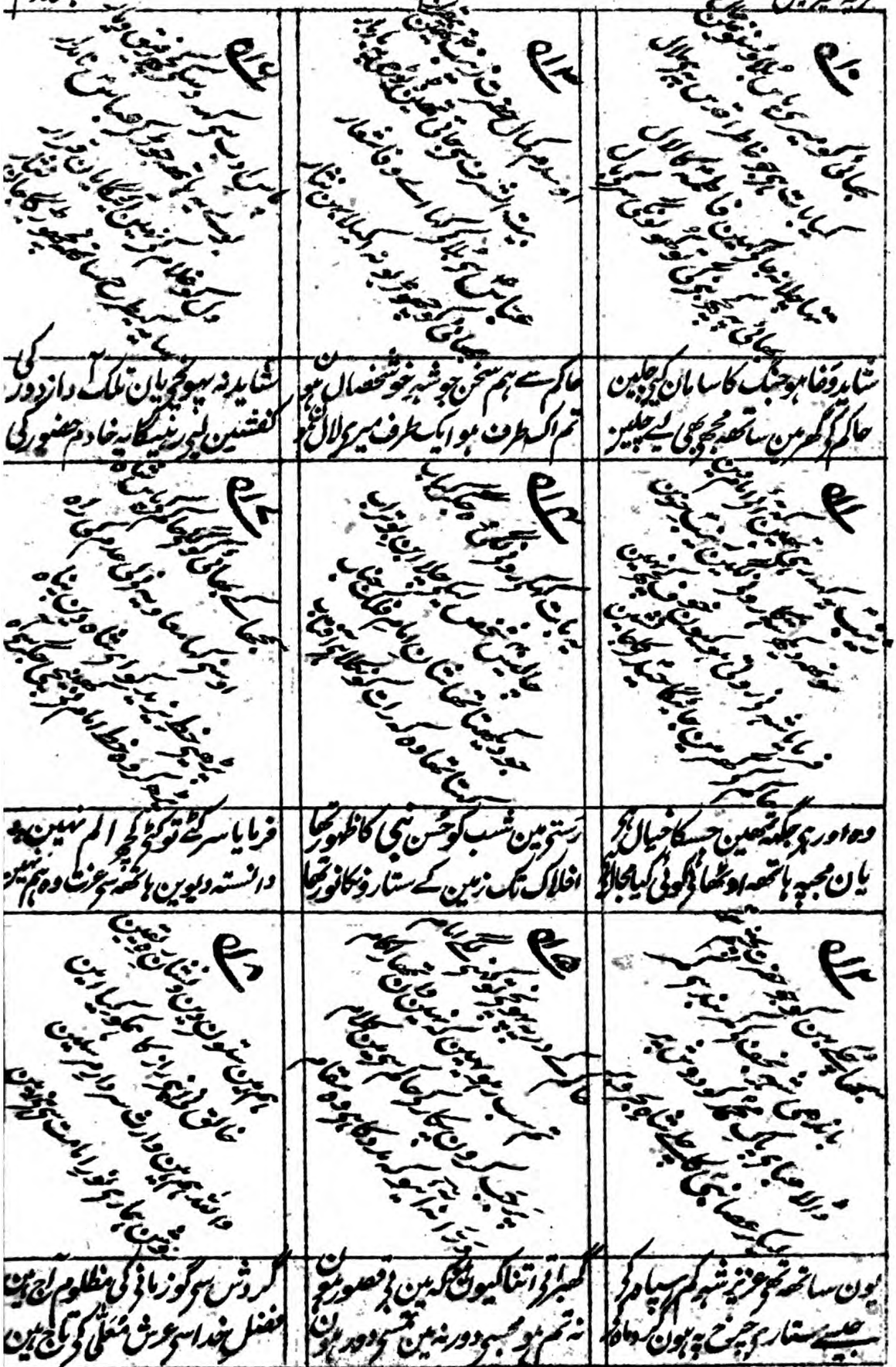

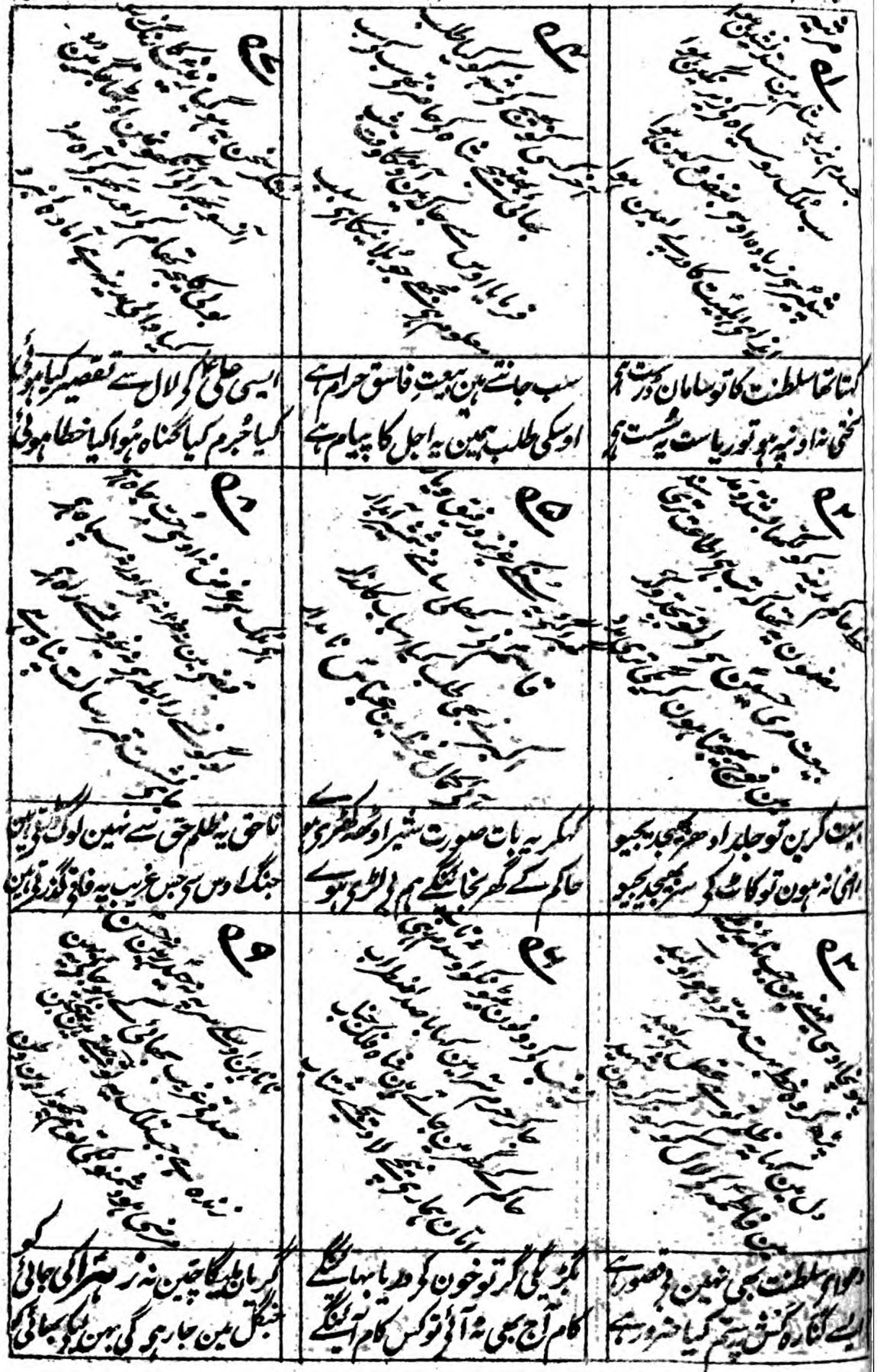

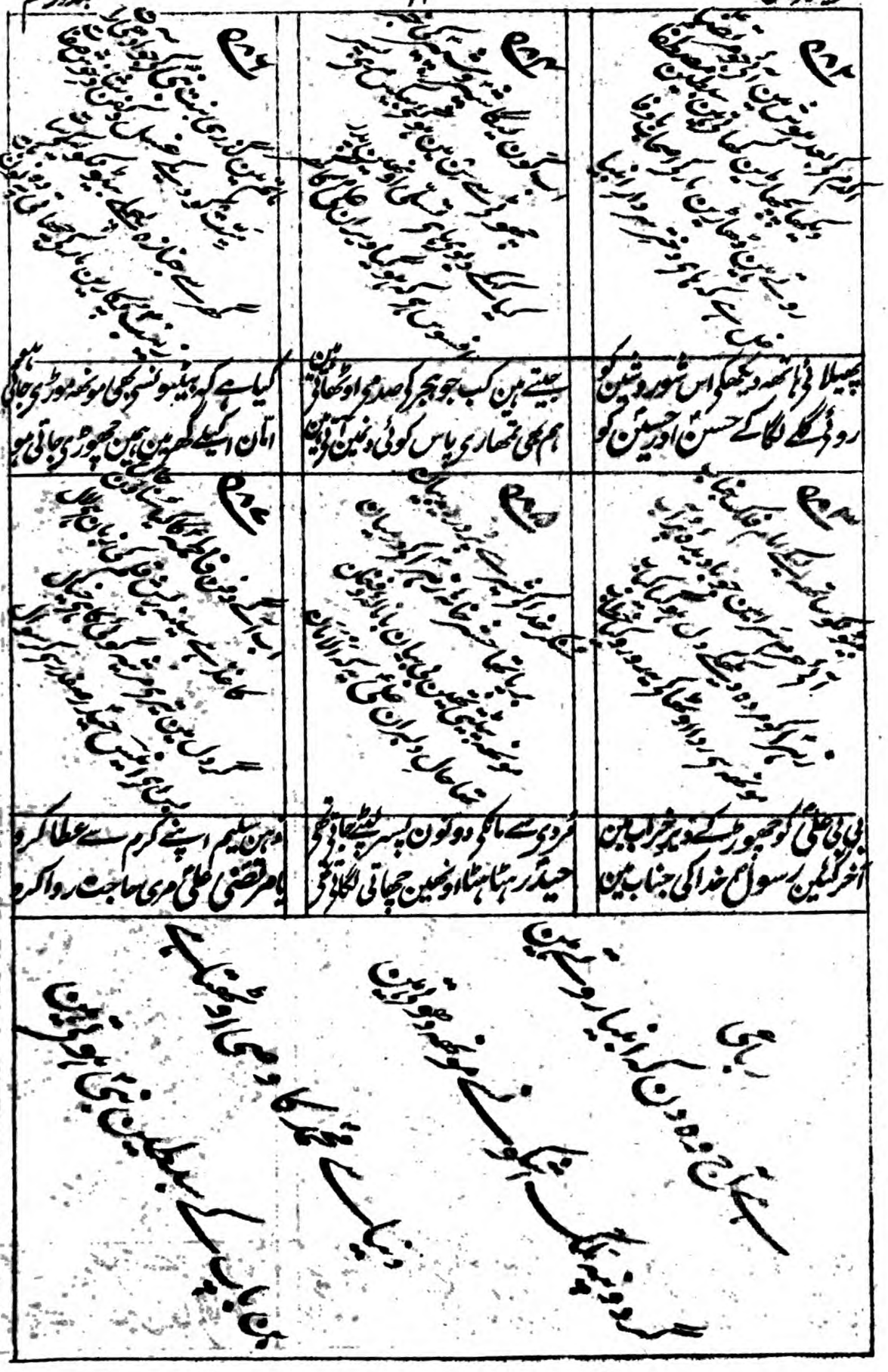

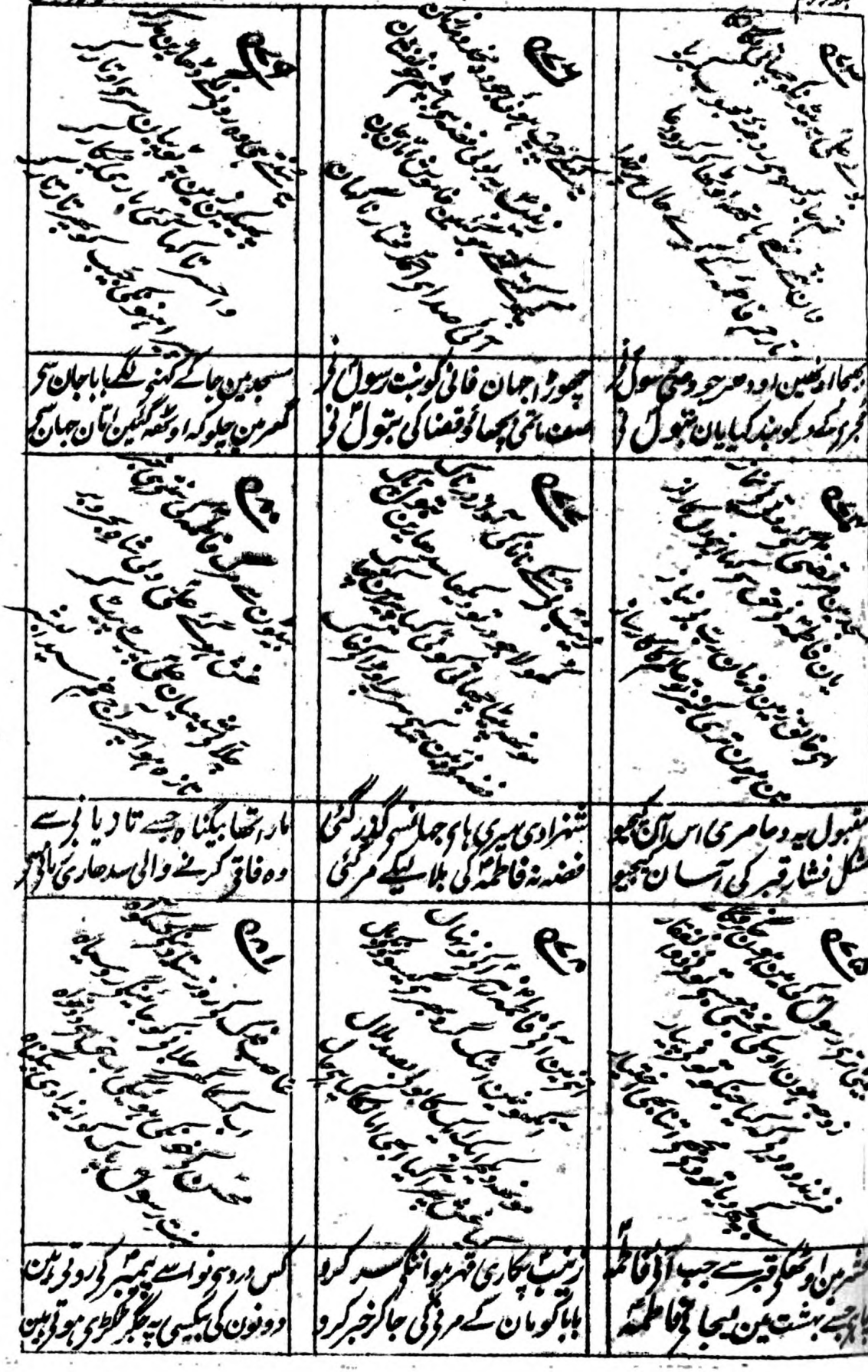

۶۴

یہ کہکے گھر مین لائے جناب بتول کو
غش آیا فرط ضعف سے بنت رسول کو
اوسپر بھی دشمنی تھی یہ قوم جہول کو
رہنے دیا نہ چین سے اوس دل ملول کو

پاس ادب رسول کے گھر کا اوٹھا دیا
دروازہ آکے آگ سے اوسکا جلا دیا

۶۵

ڈرنے لگی وہ کہتی تھی آنسو بہا بہا
کیون گھر مرا جلاتے ہو مین نے کیا ہے کیا
اک شخص نے ستم یہ کیا وا مصیبتا
دروازہ لات مار کے اوسپر گرا دیا

پہلو پہ آئی ضرب جو بنت رسول کے
محسن ہوا شہید شکم مین بتول کے

۶۶

صد حیف رحم آیا کسی کو نہ زینہار
بازو بھی تازیانہ سے اوسکا کیا فگار
رسی گلے مین ڈال کے مثل گناہگار
کھینچی خدا کے دوست پہ شمشیر آبدار

غل تھا کہ کل تو احمد مختار مر گئے
اور آج فاطمہ پہ یہ صدمہ گذر گئی

۶۷

اوس روز سے بتول کی حالت ہوئی تباہ
روتی تھین اپنی حجرہ مین پہرون باشک و آہ
حسرت سے مونھ پہ بچون کے کرتین کبھی نگاہ
کہتین کبھی علی سے کہ اے ضیغم الٰہ

کرتی ہے موت قطع سخن اشتیاق کے
ایام وصل گذرے دن آئے فراق کے

۶۸

رخصت ہے تمسے اور وصیت ہے میری
بچون سے میرے رہیو خبردار یا علی
میرے حسن حسین کو ایذا نہ دے کوئی
مجھسے جدا یہ رات کو سوئے نہین کبھی

مرجاؤن جب تو چھاتی پہ انکو سلائیو
دونون کو پیار کیجو گلے سے لگائیو

۶۹

ہر دم مجھے غش آتا ہے یا شاہ بحر و بر
زینب ابھی سے روتی ہے مونھ ٹھانپ ٹھانپ کر
ہوتا ہے اسکے حال پہ ٹکڑے مرا جگر
یہ میری لاڈلی مرے غم مین نجائے مر

مجھکو دعائین جینے کی پاس آکے دیتی ہے
ہر دم بلائین ننھے سے ہاتھون سے لیتی ہے

۷۰

رو کر کہا علی نے یہ کیا کرتی ہو کلام
ماتم مین مصطفیٰ کے تو روتا ہون صبح و شام
فرقت تمھاری اب ہے مجھے مرگ کا پیام
سمجھایا فاطمہ نے کہ ہے صبر کا مقام

بن مانگی تھی جہان مین پدر کو بھی رو چکی
مدت تمام عمر کی زہرا کے ہو چکی

۷۱

تب کو مجھے اوٹھائیو اے شاہ لافتا
دیکھے نہ دشمنون مین جنازہ کوئی مرا
بیزار اہل ظلم سے ہے بنت مصطفیٰ
بھولی نہین ہون مین جو مجھے جسنے دکھ دیا

محسن کے خون کی داد نہ جب تک مین پاؤنگی
پیش خدا مین عرش کا پایہ ہلاؤنگی

۷۲

یہ سنکے آبدیدہ ہوئے شاہ مشرقین
اتنے مین آئے مضطر و حیران حسن حسین
مادر کے مونھ کو دیکھکے روئے شور و شین
کہنے لگی علی سے یہ احمد کی نور عین

مہمان کوئی گھڑی کی محمد کی پیاری ہے
بہلاؤ تم انھین کہ مجھے دم شماری ہے

۵۵

فریاد کی کبھی کبھی چھاتی پہ مارا ہات
گر بات کی تو شفقت خیر الوریٰ کی بات
غم تھا یہی کہ سر پہ نہین شاہ کائنات
زہرا جیے جہان سے پیمبر کی ہو وفات

دنیا کے درد و غم سے چھڑاتے نہین مجھے
پاس اپنے بابا جان بلاتے نہین مجھے

۵۶

رغبت نہ کھانے پر تھی نہ پانی کا تھا خیال
چہرہ پہ آنسو بہتے تھے آنکھین تھین دونون لال
کرتا سیاہ بر مین پریشان سر کے بال
پہرون زمین پہ غش مین پڑی رہتی تھین نڈھال

فرش سے غرض تھی نہ بستر سے کام تھا
گر کام تھا تو ذکر پیمبر سے کام تھا

۵۷

اس صدمے پر بھی در پہ ایذا تھی اہل کین
باغ فدک سوا جو ٹھکانا نہ تھا کہین
مسجد مین خط سند کا گئی لیکے وہ حزین
اوسکو دیا جواب کہ تیرا یہ حق نہین

بس چل سکا نہ زوجۂ شیر الٰہ کا
پرزے کیا نوشتہ رسالت پناہ کا

۵۸

مانند بید غیظ سے تھرائی فاطمہ
روتی نبی کی قبر پہ پھر آئی فاطمہ
چھاتی پہ ہاتھ مار کے چلائی فاطمہ
فریاد کرنے آئی ہے دکھ پائی فاطمہ

یا شاہ ضبط ملک مری آج ہو گئی
بیٹی تمھاری قوت کو محتاج ہو گئی

۵۹

لوٹی گئی بتول مرا باغ چھین گیا
حاصل اوسی کا تھا مرے جینے کا آسرا
بچون کو اپنے آہ کھلاؤنگی اب مین کیا
حضرت کے غم سے ہو گئے حیدر شکستہ پا

مزدوری کر کے لاتے تھے سو وہ بھی چھٹ گئی
زہرا تمھارے مرنے سے ہر طرح لٹ گئی

۶۰

دو دادا اے پدر مجھے اعدا ستاتے ہین
ہر روز رنج نو مجھے دینے کو آتے ہین
بچے گرسنگی سے مرے تلملاتے ہین
بے آس ہو کے آنکھون سے آنسو بہاتے ہین

کس سے کہون جو کچھ مری توقیر ہوتی ہے
شیر خدا کی قتل کی تدبیر ہوتی ہے

۶۱

یہ بین کر کے کھول دیا فاطمہ نے سر
ہاتھون سے پیٹنے لگی چھاتی بچشم تر
مسجد کے کانپنے لگے دیوار و بام و در
جنبش مین آ گئی لحد سید البشر

رقت ہوئی نہ ضبط جو اوس دل فگار سے
نکلے نبی کے دست مبارک مزار سے

۶۲

قبر رسول پاک سے پھر آئی یہ صدا
زہرا کو کیون ستاتے ہو اسنے کیا ہے کیا
پہچانا سب نے ہاتھ اور آواز مصطفیٰ
آثار حشر کے ہوئے عالم مین غل پڑا

گردون پہ سنکے حشر کے شور و نشور کو
نزدیک تھا کہ پھونکے سرافیل صور کو

۶۳

اتنے مین آئے روتے وہان شاہ لافتیٰ
چادر اوڑھائی فاطمہ کو اور یون کہا
بس بس خدا کے واسطے کرتی ہو تم یہ کیا
گھر مین چلو کہ روتے ہین سبطین مصطفیٰ

لازم ہے تمکو رحم کہ رحمت کا باب ہو
ایسا نہو کہ خلق پہ نازل عذاب ہو

۴۸

آسودگی ہے سارے زمانے کے واسطے
آل رسولؐ روتے ہین کھانے کے واسطے

۴۹

دنیا مین آج گو اسے عسرت کی رنج ہین
پر فاطمہؑ کے واسطے عقبیٰ کی گنج ہین

۵۰

اس فاقہ کش کو چھوڑ کے بابا کدھر گئے
آباد گھر بتولؑ کا ویران کر گئے

۵۱

صدمے عجب گذرتے ہین اس باتمیز پر
فاقہ ہین تین روز سے تیری کنیز پر

۵۲

مجبوب کبریا سا پدر گھر سے اوٹھ گیا
سایہ تھا جسکا سر پہ وہی سر سے اوٹھ گیا

۵۳

بندا نکھین دل مین یاد رسالت پناہ کی
تکیے سے سر کبھی جو اوٹھایا تو آہ کی

۵۴

رتبہ یہ کب تھا مریمؑ و حوّا کے واسطے
تحفہ یہ ہمنے بھیجا ہے زہراؑ کے واسطے

۵۵

رہتی ہے صبح و شام نظر سوے در مری
شفقت سے پوچھتے نہین اگر خبر مری

۵۶

لاؤن کہان سے آہ دو عالم کے شاہ کو
سوؤں زمین مین چھوڑ کے اس خوابگاہ کو

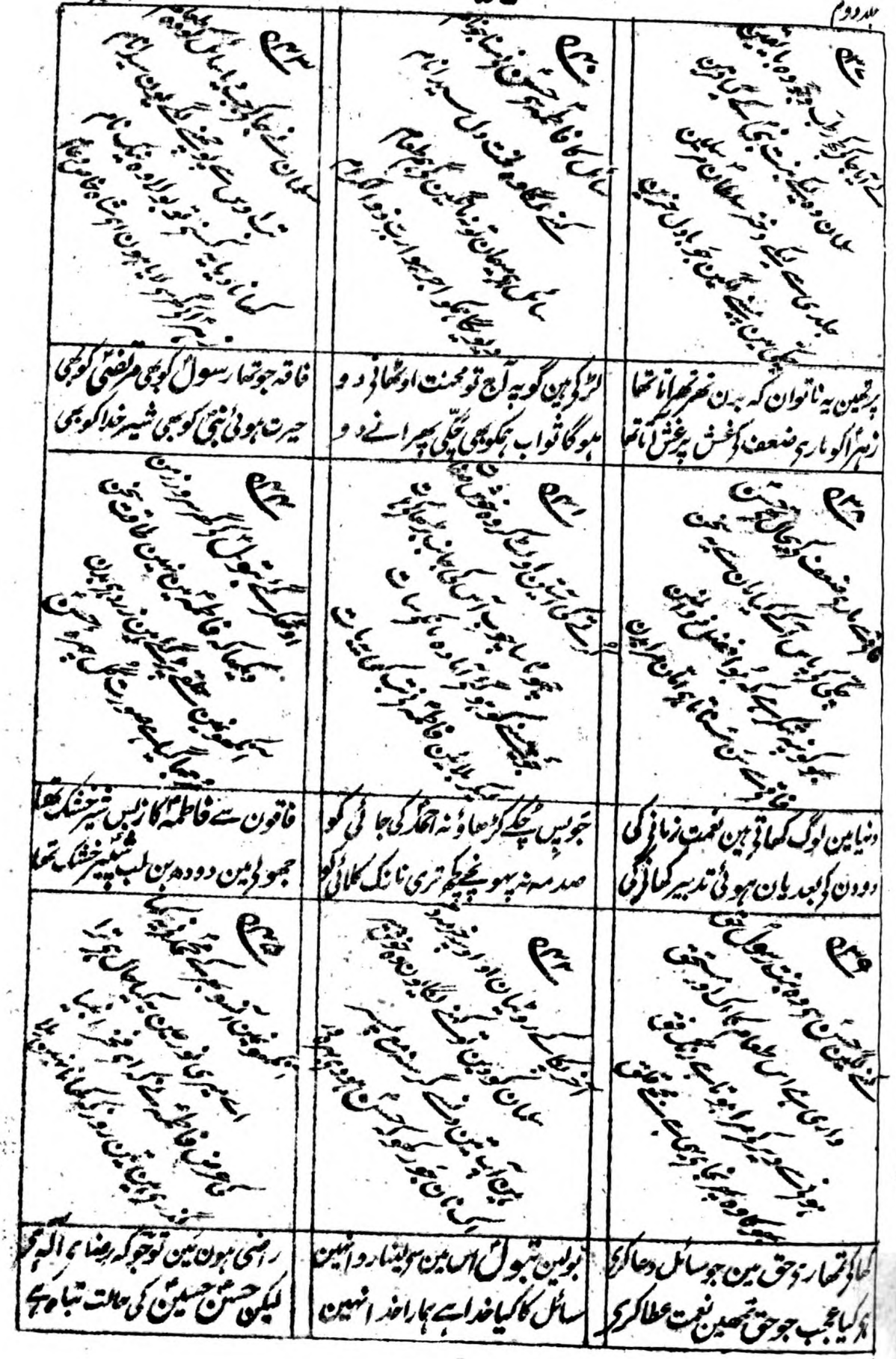

۳۰

کوشش میں امرِ خیر کی جانا ثواب ہے
بھوکے کو کھانا لا کے کھلانا ثواب ہے

۳۱

اب تک تو رد سوال کسی کا کیا نہیں
اس در پہ سائل آ کے خالی پھرا نہیں

۳۲

گھر میں جو کچھ نہ دینے کو پایا بتولؑ نے
چادر گڑو کو بھیج دی ہے بنتِ رسولؐ نے

۳۳

فرزند میرے بھوک کی شدت سے مر رہے ہیں
مجھ پر تو تین روز سے فاقے گذر رہے ہیں

۳۴

اک نانِ جَو بتولؑ نے مجھ کو عطا نہ کی
حاجت روائے خلق نے حاجت روا نہ کی

۳۵

ناطق کلامِ حق ہے ثنائے بتولؑ کا
نورِ ریت میں ہے ذکر ردائے بتولؑ کا

۳۶

طاقت نہیں ہے اتنی کہ اوٹھ کر کھڑی ہوں میں
سجدے پہ ہر نماز میں گر گر پڑی ہوں میں

۳۷

خالق نے کی ہے چادرِ رحمت عطا مجھے
کافی ہے سر پہ سایۂ لطفِ خدا مجھے

۳۸

ہر دین کو دہر میں صاحبِ ایمان بنا دیا
کافر کو اوس ردا نے مسلمان بنا دیا

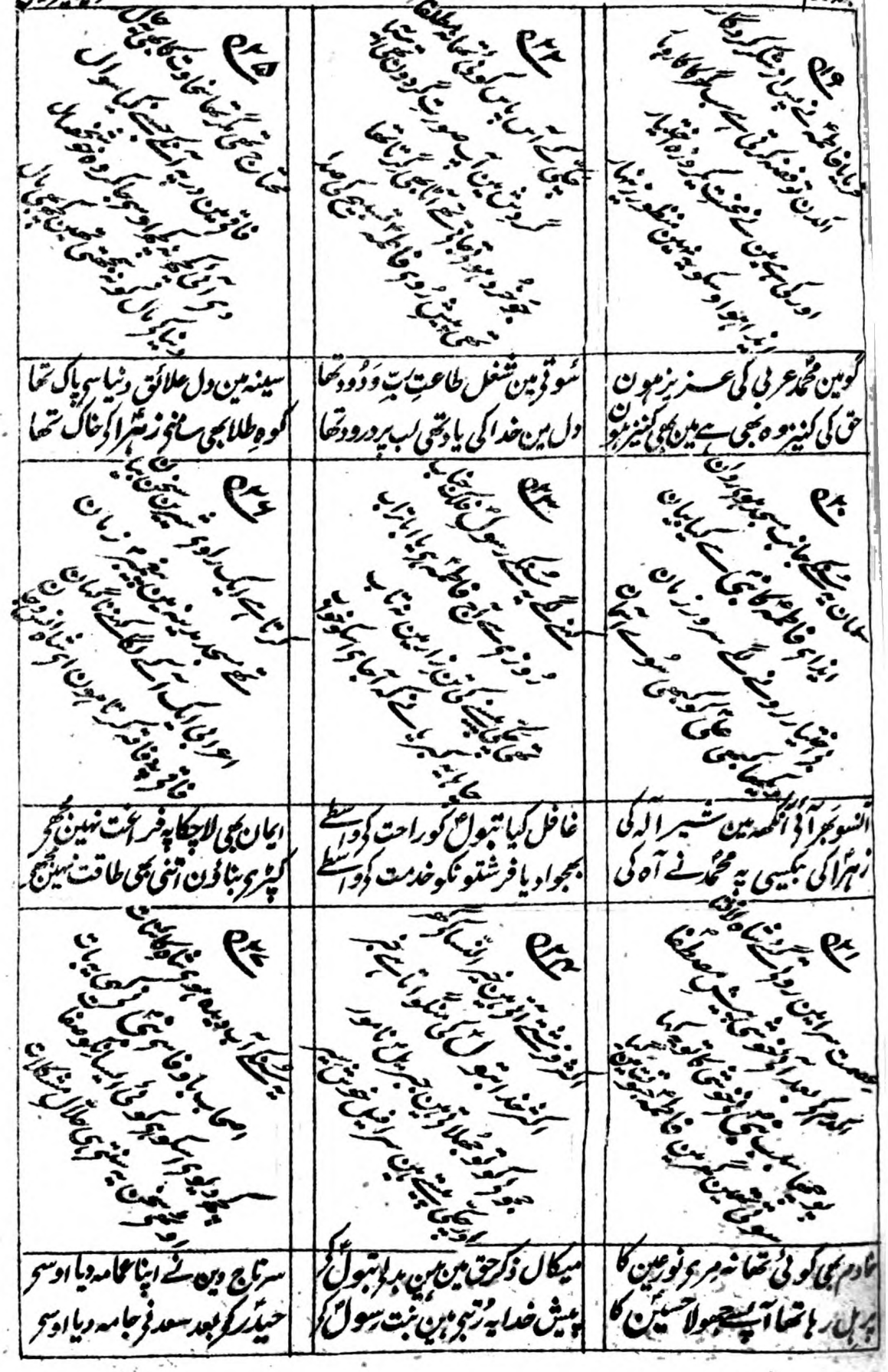

۱۰

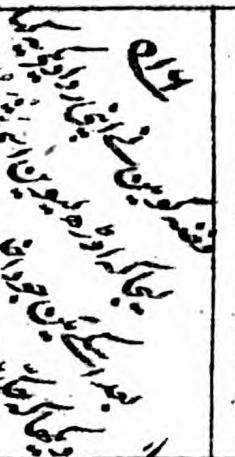

ہو دیگا حکم حق سے شفاعت کا سر تاج
قیمت نہ جسکی ہو سکے کونین کا خراج
ہوئیگی اوس سے سبکو شفاعت کی احتیاج
غل ہوگا دیکھو مرتبۂ فاطمہ کو آج

کس دبدبے سے بیٹی پیمبر کی آتی ہے
سر کو سواری شافع محشر کی آتی ہے

۱۱

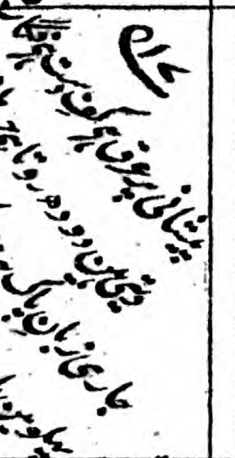

آئینگی اس شکوہ سے محشر مین جب بتول
اور جائینگی بہشت مین وہ دلبر رسول
دیکھینگی شیعیان علی کو جو دل ملول
ہوئیگا حکم حق کہ دعا ہے تری قبول

کیا دیکھتی ہے فاطمہ کیا انتظار ہے
بخشش مین ان سبھونکی تجھے اختیار ہے

۱۲

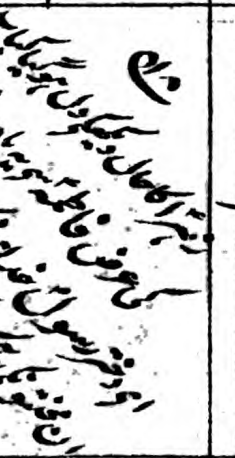

کر لینگی یون وہ اپنے غلامونکو انتخاب
دانونکو جسطرح سے چنے بھوک مین عقاب
کھولیگا چشم شوق سے خلد برین کا باب
اوسدم خطائین شیعونکی ہو جائینگی ثواب

خندان پھرینگی سایۂ لطف رحیم مین
جنات عدن مین کبھی باغ نعیم مین

۱۳

اب زہد و فقر فاطمہ کا کچھ سناؤن حال
فاقے پہ فاقہ کرتی تھی اکثر وہ پر ملال
لاتے جو مزد آب کشی شیر ذو الجلال
تب جو سمنگا کے پیستی تھی وہ نکو خصال

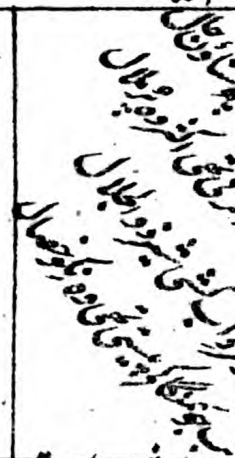

دولت سے کچھ غرض تھی نہ حشمت سے کام تھا
آٹھون پہر خدا کی عبادت سے کام تھا

۱۴

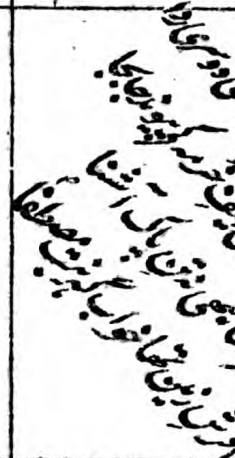

جز ایک ردائے کہنہ نہ تھی دوسری ردا
اوسمین بھی لیف خرمہ کے پیوند جابجا
بستر سے تھا کبھی نہ تن پاک آشنا
فرش زمین تھا خواب گہر بنت مصطفیٰ

دنیا مین جیتے جی کبھی راحت نہین ملی
فاقونمین گر ملی بھی تو نان جوین ملی

۱۵

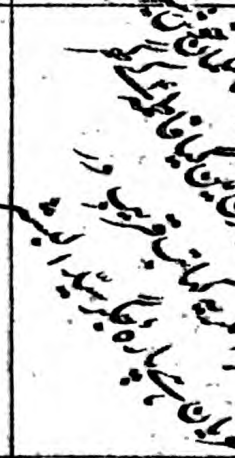

ناقل ہے اس حدیث کا سلمان خوش ہے
مسجد سے ایکدن مین گیا فاطمہ کے گھر
فضہ نے آنکر یہ کہا تب قریب در
عریان ہے پارۂ جگر سید البشر

کر لے حجاب کچھ ابھی آنا روا نہین
بنت رسول پاک کے سر پر ردا نہین

۱۶



فضہ کو مین نے اپنی ردا دیکے یہ کہا
لیجا کہ اوڑھ لیوین اسے اشرف النسا
بعد اسکے مین جو داخل بیت الشرف ہوا
دیکھا کہ چکی پیستی ہین بنت مصطفیٰ

محنت کشی کا رنج ہے اوس حق شناس پر
اک ہاتھ ہے حسین پہ اک ہاتھ آس پر

۱۷

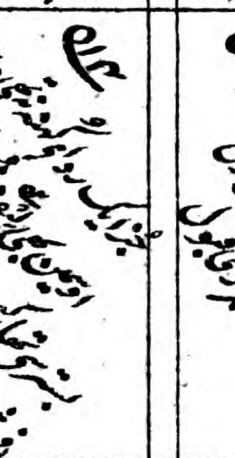

پیشانی پر عرق ہے کف دست ہے فگار
دیتی ہین دودھ روتا ہے جب طفل شیرخوار
جاری زبان پاک پہ ہے حمد کردگار
پہلو مین مارے بھوک کے شیر ہین بیقرار

فرماتی ہین نہ روؤ کچھ اسمین بھی راز ہے
واری خدا کریم ہے بندہ نواز ہے

۱۸



زہرا کا حال دیکھکے دل ہو گیا کباب
کی عرض فاطمہ سے یہ با دیدۂ پر آب
اے دختر رسول خدا اے فلک جناب
ان محنتونکی آپکے دل مین کہان ہے تاب

جو پیستی ہین دودھ پسر کو پلاتی ہین
فضہ کے ہوتے آپ یہ ایذا اوٹھاتی ہین

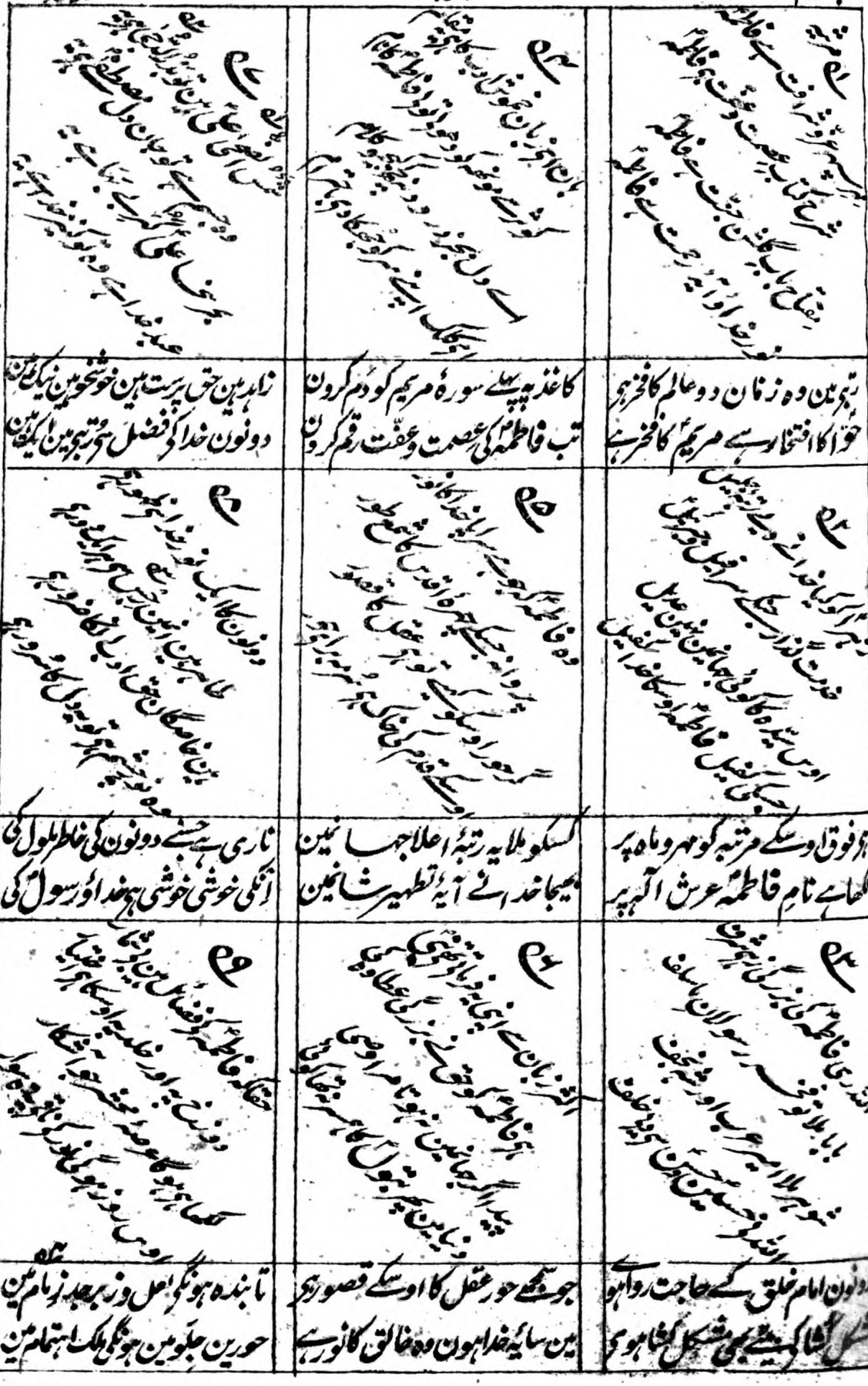

۱۱۸

القصہ پڑے رہنے جو نہ دشمن نے دیا چین
جاکر شہ دیں کے در اقدس پہ ہوئے غم
مسجد سے اوٹھا کر مجھے اب لیجاؤ گھر میں
جان زینب دلگشوم کی ہوگی یہ پذیرائی

۱۱۹

رونے سے ہوئے بند نہ آنسو کسی صورت
زینب کی ہوئی ہے یہ مصیبت سے بری حالت
بن ماں کی تو تھی چھوڑ چلے ہائے پدر بھی
برباد ہوئیں بیٹیاں بھی بیٹے بھی گھر بھی

۱۲۰

بانو سے کہی ہوگی یہ اکبر کی جواں مرگ
دولھا کی بھی ماتم سے ہوئی ہوگی نہ فرصت
رہ رہ کے بھی ماتم سے ہوئی ہوگی نہ فرصت
دن رو کے گذرتا تھا تو شب آہ و فغا میں
ماتم کے لیے خلق ہوئی تھی میں جہاں میں

۱۲۱

کاہے کو ہوا اور ہے مجھ موت کا ارمان
اماں کے لیے ہائی صف ماتم میں بچھائی
ارباب عزا آئے ہیں اور آئی ہے بھائی
کس سے کہوں جو مجھ پہ جفا ہوگئی لوگو
فریاد ہے تقدیر مری سو گئی لوگو

۱۲۲

کن کن کے بیان بیٹیوں کے ہوئے ماتم
ایک ایک کو بھائی کے جو بیٹوں کا تھا غم
سر دیدہ ہے جو بیٹوں کا جو بھائی کا ہے غم
ہوش آتا تو کہتے نہیں مرنے کا الم ہے
ان روزوں سے محروم رہی ہم یہی غم ہے

۱۲۳

کاہے کو ہوا اور ہے مجھ موت کا ارمان
اماں کے لیے ہائی صف ماتم میں بچھائی
ارباب عزا آئے ہیں اور آئی ہے بھائی
کس سے کہوں جو مجھ پہ جفا ہوگئی لوگو
فریاد ہے تقدیر مری سو گئی لوگو

۱۲۴

دو دن رہا اوس بیٹے کا ماتم مرے گھر میں
صف زیر و زبر ہوگئی ماتم کے اثر میں
سر پیٹ لیا ہاتھوں سے اوٹھا نہ سکی سر میں
آئی جو شب بست و یکم مر گئی حیدر
غل پڑ گیا دنیا سے سفر کر گئی حیدر

۱۲۵

ہاں اہل عزا روؤ کہ یہ دن بھی ہے کیا دن
پیٹو کہ تمہارا ہے وہ دنیا سے ہوا اٹھ
ہادی جو تمہارا تھا سو ہوتا ہے فنا آج
اک شور ہے ماتم کا بپا گھر میں نبی کے
بیٹے لیے جاتے ہیں جنازہ ہے علی کے

۱۲۶

خاموش انیس اب کہ یہ ہے وقت دعا کا
دیکھی تری مدحت میں ہر اک چیز نے رونق
بس بس کہ ترا حرف ہے مقبول خدا کا
مداحی حیدر تو کری موجب ترا کیا ہے
امداد محمد سے ہے تائید خدا سے

۱۰۹

ہے ظلم نبی زادونپہ فریاد خدایا
اعدا نے ہمین عید کے نزدیک رولایا
اماں نے تو چھوٹے تھے پدر سے بھی چھڑایا
سید کا لہو ماہ مبارک مین بہایا

اس سن مین یتیمی کا ہمین داغ دیا ہے
روزونمین نمازی کو ترے قتل کیا ہے

۱۱۰

قاتل کو محبان علی لائے پکڑ کر
مسکین تھین بندھی سر کو جھکائے تھا ستمگر
جس دم پڑی اوسپر نظر خویش پیمبر
قاتل سے یہ فرمانے لگے حیدر صفدر

کیا میری خطا تھی جو ستایا مجھے تو نے
کس جرم پہ یہ وار لگایا مجھے تو نے

۱۱۱

بتلا مجھے کچھ مین نے اذیت تجھے دی تھی
یا تجھسے علی نے کبھی نیکی نہین کی تھی
کچھ بات کبھی سخت تجھے مین نے کہی تھی
ثابت مری تقصیر کوئی تجھپہ ہوئی تھی

بیکس کیا پیارونکو رسول دوسرا کے
مارا مجھے کیون آنکے سجدے مین خدا کے

۱۱۲

رونے لگا سر شرم سے نہوڑا کے ستمگار
چاہا یہ حسن نے کہ لگاوین اوسے تلوار
کیا رحم ہے فرمانے لگے حیدر کرار
مارو نہ اسے قید کرو اے مرے دلدار

یہ چاہتا ہے بند سے رسی کے رہا ہون
تم کھولدو ہاتھ اسکے کہ مین عقدہ کشا ہون

۱۱۳

بازو ہین بندھے اسکے ہے بیچین مرا دل
ہم وہ ہین کہ حل کرتے ہین سب خلق کی مشکل
دشمن نہین مین اسکا یہ گو ہے مرا قاتل
دیویگا سزا اسکی اسے خالق عادل

کی اسنے برائی تو ضرر کیا ہے ہمارا
دشمن پہ کرین رحم یہ شیوا ہے ہمارا

۱۱۴

اے لال قسم ہے تمھین غصے مین نہ آنا
جب تک کہ مین زندہ ہون نہ ہاتھ اسپہ اوٹھانا
جس وقت مین ہون عالم فانی سے روانا
اک وار سے تم اسپہ زیادہ نہ لگانا

جو کھاؤنمین کھانا وہی پہونچائیو اسکو
پیاسا ہو تو پانی سے نہ ترسائیو اسکو

۱۱۵

دشمن پہ بھی مولا کا یہ تھا لطف و مدارا
پیاسا رہے قاتل نہ علی کو تھا گوارا
وہ لوگ تھے کیسے کرو انصاف خدارا
پیاسا جنھون نے حضرت شبیر کو مارا

قاتل پہ یہ احسان تھا جس حق کے ولی کا
پانی سے ترستا رہا فرزند اوسی کا

۱۱۶

لکھا ہے چڑھا چھاتی پہ جب شمر بد اختر
تھی پیاس سے حضرت کی زبان ہونٹونکے باہر
کہتے تھے کہ دو روز کا پیاسا ہون ستمگر
کر ذبح پہ تھوڑا سا مجھے پانی پلا کر

رحم آیا نہ دل مین یہ شقاوت تھی شقی کی
پیاسا ہی کیا ذبح نواسے کو نبی کے

۱۱۷

قاتل کے ید اللہ نے کھلوائے بندھے ہاتھ
اور بازوے کلثوم بندھے رسی سے ہیہات
باندھے ہوئے تھے بازوے زینب کو بھی بدذات
فرماتے ہین یہ سید سجاد خوش اوقات

ظالم ہمین دربار مین جب لیکے چلے تھے
اک رسی تھی اور بارہ اسیرونکے گلے تھے

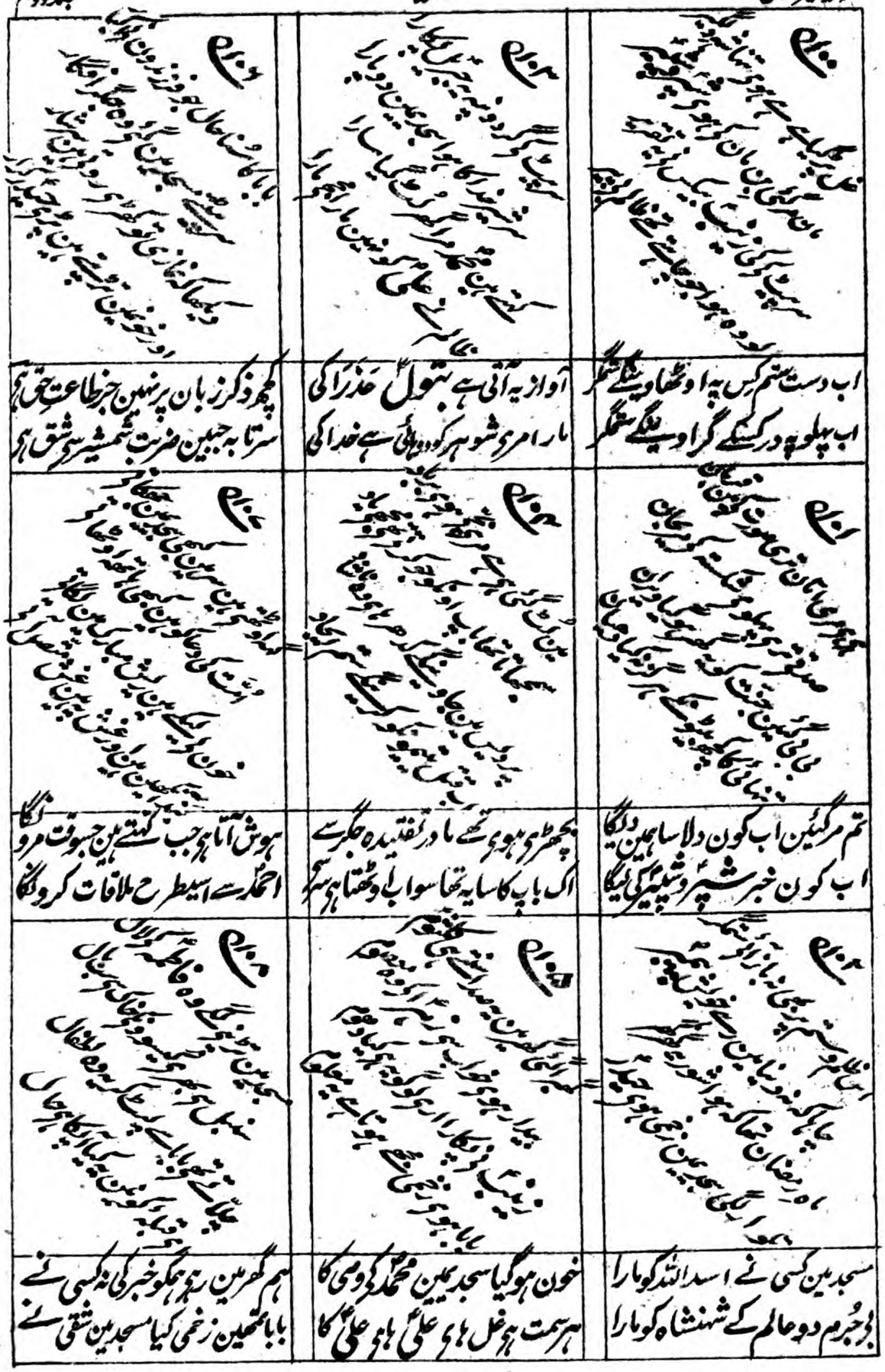

اب دست ستم کس پہ اوٹھاویگے ستمگر
اب پہلو پہ در کسکے گراویگے ستمگر

آواز یہ آتی ہے بتولؑ حذر اکی
مارا مری شوہر کو دہائی ہے خدا کی

کچھ ذکر زبان پر نہین جز طاعت حق ہے
سرتا بہ جبین ضربت شمشیر سے شق ہے

تم مرگئین اب کون دلاسا ہمین دیگا
اب کون خبر شیر و شبیر کی لیگا

بچھڑے ہوے تھے مادر تقدیدہ جگر سے
اک باپ کا سایہ تھا سو اب اوٹھتا ہے سر سے

ہوش آتا ہے جب کہتے ہین جسوقت مروگے
احمدؐ سے اسیطرح ملاقات کروگے

مسجد مین کسی نے اسد اللہ کو مارا
بے جرم و دو عالم کے شہنشاہ کو مارا

خون ہوگیا مسجد مین محمدؐ کے وصی کا
ہر سمت ہے غل ہاے علیؑ ہاے علیؑ کا

ہم گھر مین رہے ہمکو خبر کی نہ کسی نے
بابا تمھین زخمی کیا مسجد مین شقی نے

۹۱

بے وقعت دنیا مین ملک سے علاوت
جسکے لئے دنیا مین ہین ملتی ہے وزارت
ان کے لئے دنیا مین معبود نے بخشی
ہے فاقہ کشی ہی مین یہ خاصہ یہ طہارت

خالق کی عبادت کے سزاوار ہین ہین
جنت کے بھی کوثر کے بھی مختار ہین ہین

۹۲

دیکھا جو یہودی نے یہ ہے ہے زنان
فاقون سے کمزور ہو اولاد سے نالان
کی عرض کہ ہین بھوکے یہ فرزند پیمبر
حضرت کے تصدق سے ہوئی دور یہ حیران

شہ نے کہا ہر بندے کا مالک وہی رب ہے
یہ چادر زہرا کی زیارت کا سبب ہے

۹۳

سنکر اذن کوئی گھر مین کسی کے نہ گیا پھر
بیٹھا وہ ہوا ناموس نبی کا تھا جو رہبر
باندھے کمر اللہ اکبر کہا اٹھا وہ حیدر
تلوار کی باب اور علی جہان مین گونجا

ہو زیر کیا جسنے زبردستون کو لڑکے
طاقت تھی کہ لیجاتے اوسے گھر سے پکڑ کے

۹۴

ہو کس سے بیان وصف زنان حرم آقا
بخشا ہے خدا نے جنھین صبر وہ اعلا
معبود نے بندون کو یہ بخشی ہے طاقت
ہے صبر مین توڑ ہو جو عالم کا بلا کا

ذرہ یہ کرین مہر تو خورشید زمین ہو
قطرے کو جو کہدین تو ابھی دُر ثمین ہو

۹۵

ہے صبر مین بھی حفظ خدا کرتا ہے جاری
ہر امر مین ہے حکمت حق مصلحت باری
کافر کو مسلمان کیا جاتا ہے ناری
ناقون مین بھی تھی مصلحت حضرت باری

کس مرتبہ تھا لطف و کرم رب غنی کا
تھا زہد یہ اور زور تھا خیبر شکنی کا

۹۶

اعدا یہ بھیجتے تھے پیاپے زنانہ رخت
پہنچا نہ کبھی گھر کا اوسے تار نہ لخت
یہ صبر یہ تسلیم یہ خدا کا تھا جو رخت
افسوس کہ حضرت کو حضارا نہ ہوئے سخت

کیا قہر ہے داماد نبی پر یہ ستم ہو
ممکن ہے کہ تربت مین محمد کو نہ غم ہو

۹۷

سنکر یہ کہا فاطمہ نے بہر پدر کے
تھا ایک تو غم اور تھا اوس پر یہ جگر کے
اور دوسرے اس اضطراب سے ہوئے تھے ابتر
حیدر کو پکارا کہ چلے آؤ خدا کے

اور سنتے ہی یہ حال علی تھا اوس گھڑی کا
پھر اوٹھ کے نہ دروازہ سے باہر گئی زہرا

۹۸

دیکھا جو مجرے مین مصام علی نے
شیرون کو جگر آب ہین صمصام علی نے
تھرّاتا ہے مریخ فلک نام علی سے
پھر اوٹھ کے نہ دروازہ سے باہر گئی زہرا

جس حجرے مین بیٹھی تھی وہین مر گئی زہرا



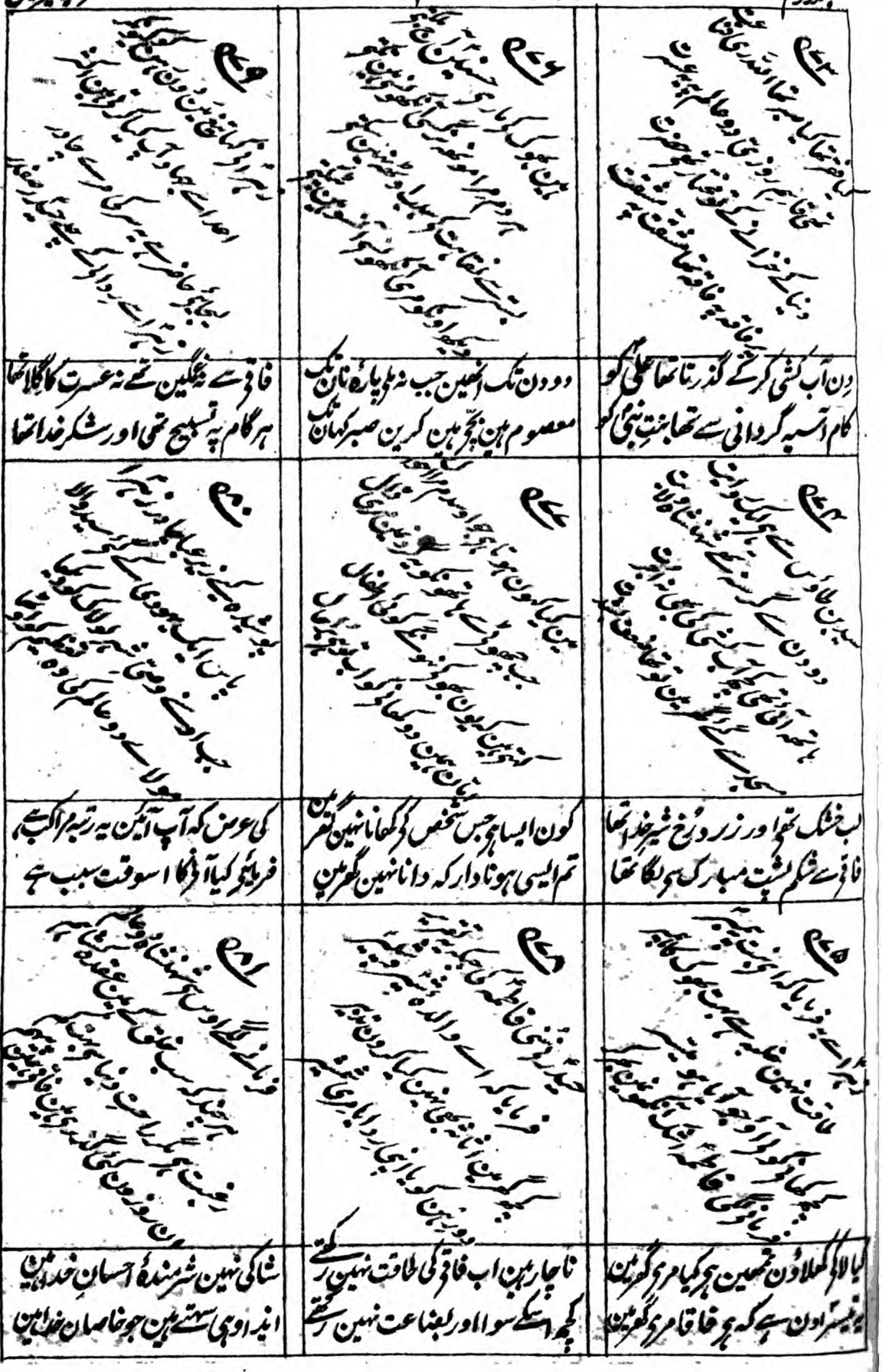

۶۴



فاقون مین جو کھانا کبھی آتا تھا میسر
سائل کو کھلا لیتے تھے تب کھاتے تھے حیدر
آدم ہوئے اوسکے لیے جنت سے جو باہر
گندم کی نہ روٹی رکھی حضرت نے زبان پر

کیا صبر تھا قبضہ مین تو سب روے زمین تھی
تھا زور تو یہ اور غذا نان جوین تھی

۶۷

سنکر یہ سخن رونے لگے حیدر کرار
فرمایا مجھے زینت دنیا نہین درکار
نوش اسکا ہے نیش اور گل اس باغ کا ہے خار
راحت ہے زمانے کی مرے واسطے آزار

اک روز نہ جان ہے نہ یہ ملبوس بدن ہے
گھر قبر ہے تن خاک ہے پوشاک کفن ہے

۷۰

کس زیست پہ اسباب جہان کا ہون مین پابند
ہو جائیگا اک روز یہ تن خاک کا پیوند
سب نعمت دنیا کا مین مختار ہون ہر چند
پر نان جوین کھانے سے دل ہے مرا خورسند

بس تا بہ کجا گور کے مہمان کی خاطر
دو رخت نہین چاہیے اک جان کی خاطر

۶۵

رہتا تھا سدا رخت کہن زیب تن پاک
تھے اوس مین بھی پیوند یہ تھی آپکی پوشاک
تھا صاحب مسند وہ وصی شہ لولاک
آرام سے سو رہتے تھے لیکن بسر خاک

فرماتے تھے یون کیا کرون پوشاک بنا کے
سب خاک ہے مرنے پہ سوا ذات خدا کے

۶۸

ہے خوف خدا جسم کی کیونکر کرون زینت
محشر مین حساب آہ نہین دینے کی طاقت
اک روز یقین ہے کہ اجل دیگی یہ مہلت
دنیا سے سبکبار ہی اوٹھنا ہے غنیمت

کیا حکم ہو کیا جانے جناب احدی کا
تن کانپتا ہے خوف قیامت سے علی کا

۷۱

واللہ بضاعت نہین کچھ گھر مین ہمارے
کرتی ہے سدا بنت نبی فاقے پہ فاقے
پوشاک نہین اور سوا ایک ردا کے
بچے بھی مرے رو رو کے سو رہتے ہین بھوکے

مالک تھا فدک کا فقط اسباب جہان سے
سو چھن گیا اب قوت میسر ہو کہان سے

۶۶

اک روز کسی شخص نے کی عرض کہ مولا
یہ جامہ بوسیدہ نہین آپکو زیبا
واللہ کہ ہین آپ شہ یثرب و بطحا
سب طرح کا اسباب ہے حضرت کو مہیا

آرام غلام آپکے پاتے ہین جہان مین
اور آپ یہ تکلیف اوٹھاتے ہین جہان مین

۶۹

پوشاک تکلف سبب طول عمل ہے
گر سیر شکم ہو تو عبادت مین خلل ہے
غفلت نہین خوب آج کے دن حشر بھی کل ہے
اور محکمہ حشر تردد کا محل ہے

ہوگا عمل نیک سبب لطف خدا کا
وان مرتبہ یکسان ہے شہنشاہ و گدا کا

۷۲

اعدا نے مرے حق کو کیا ظلم ہے باطل
رازق ہے خدا صبر کچھ اتنا نہین مشکل
کیا کرتا اگر ملتا فدک کا مجھے حاصل
حالانکہ ہے کل میرے لیے گور کی منزل

مرنا ہوا جب دولت دنیا ہوئی تو کیا
راحت ہوئی تو کیا اگر ایذا ہوئی تو کیا

۵۵

[illegible]



باطل کیا حق ظلم سے احمد کے وصی کا
آئی بھی تو دروازہ جلانے کو علی کا

۵۶

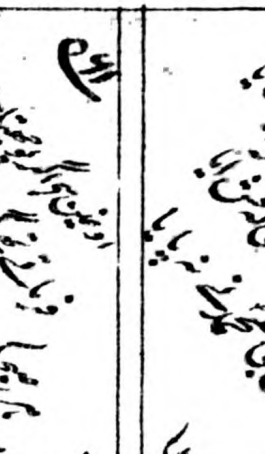

[illegible]

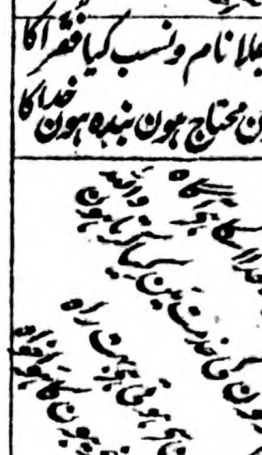

اوس در کے تلے دب گئی بیٹی جو نبی کی
چلائی دوہائی ہے رسول عربی کی

۵۷

[illegible]

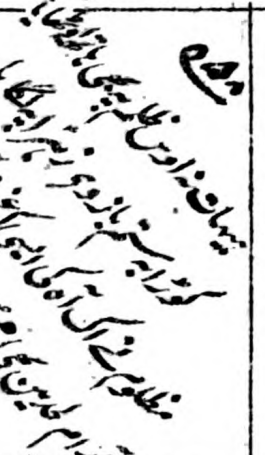

وہ سیدہ جسوقت تڑپتی تھی زمین پر
سر پیٹتا تھا روح امین عرش برین پر

۵۸

[illegible]

رسی تو ادھر بندھتی تھی گردن مین علی کی
مرقد مین اودھر روح تڑپتی تھی نبی کی

۵۹

[illegible]

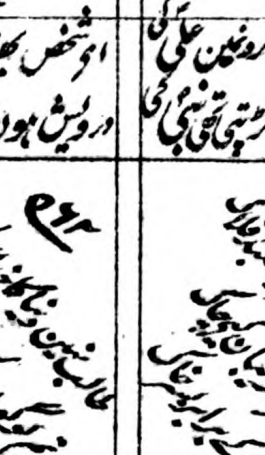

جب کرتی تھی وہ آہ تو چلاتی تھی دونون
رو کر کبھی مادر سے لپٹ جاتی تھی دونون

۶۰

[illegible]

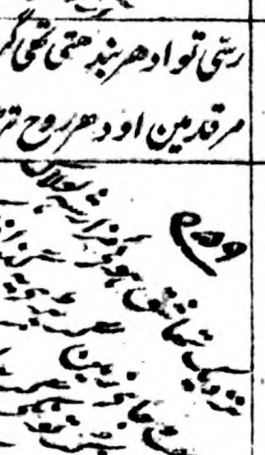

کس شخص نے دست ستم اوسپر نہ اوٹھایا
اوس صابر و شاکر نے مگر سر نہ اوٹھایا

۶۱

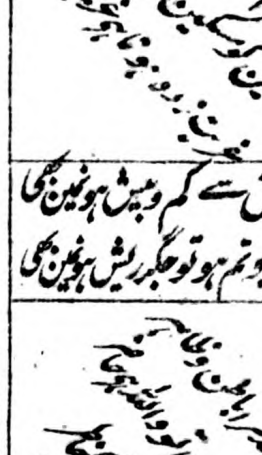

[illegible]

ای شخص بھلا نام و نسب کیا فقرا کا
درویش ہون محتاج ہون بندہ ہون خدا کا

۶۲

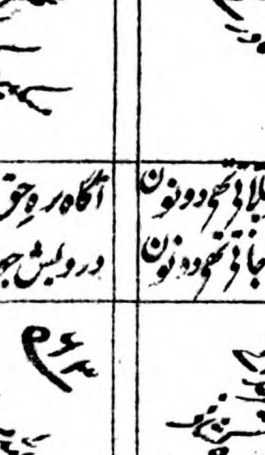

[illegible]

آگاہ رہ حق سے کم و بیش ہون مین بھی
درویش جو تم ہو تو جگر ریش ہون مین بھی

۶۳

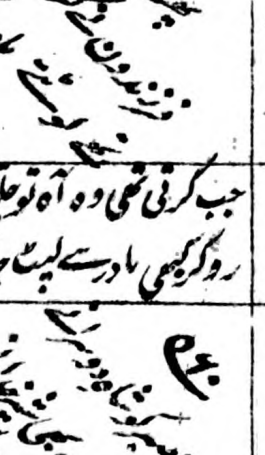

[illegible]

مہمان ہین یان زیر زمین جائینگے ہم بھی
جانا ہے جہان تمکو وہین جائینگے ہم بھی

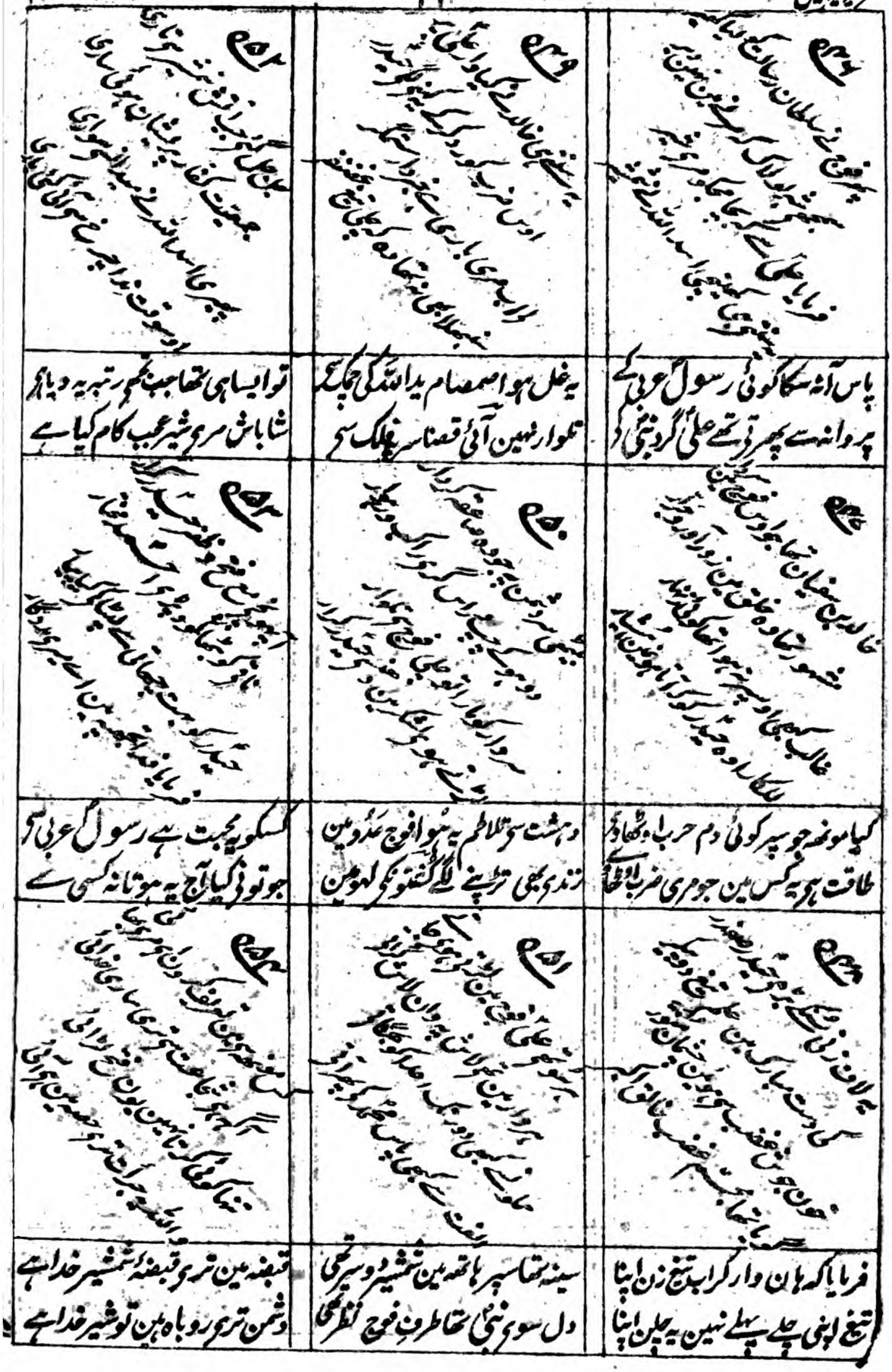

پاس آنہ سکا کوئی رسول عربی کے
تو ایسا ہی تھا جب تم رتبہ یہ دیا ہے

یہ غل ہوا صمصام یداللہ کی چمکی
شاباش مرے شیر عجب کام کیا ہے

کیا مونہہ جو سپر کوئی دم حرب اٹھائے
کسکو یہ محبت ہے رسول عربی سے

دہشت سے تلاطم یہ ہوا فوج عدو مین
جو تو نے کیا آج یہ ہوتا نہ کسی سے

فرمایا کہ ہان وار کر اب تیغ زن اپنا
قبضہ مین ترے قبضۂ شمشیر خدا ہے

سینہ تھا سپر ہاتھ مین شمشیر دوسر تھی
دشمن ترے روباہ ہین تو شیر خدا ہے

دل سوے نبی تھا طرف فوج نظر تھی

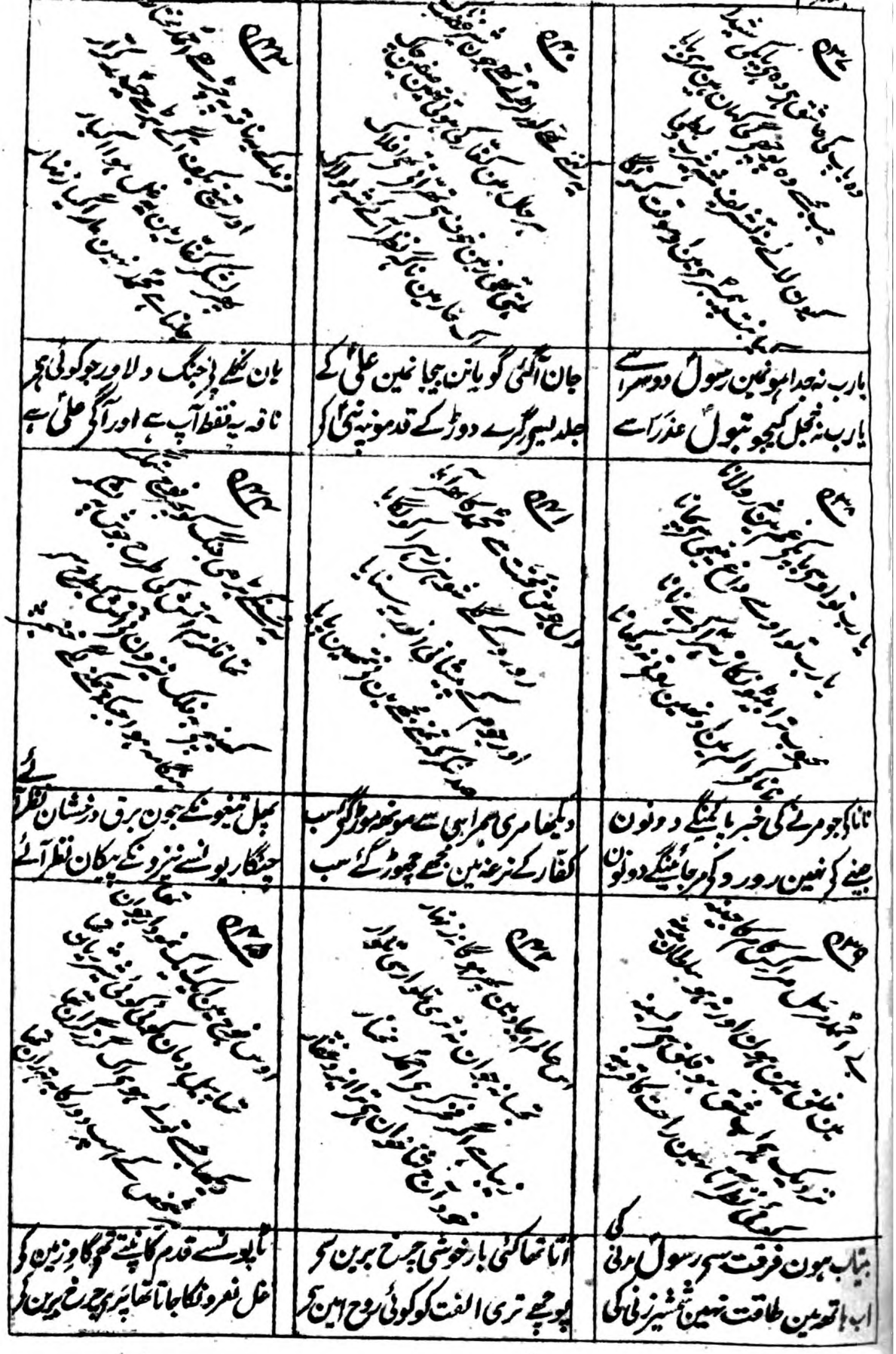

بیتاب ہون فرقت سے رسول مدنی کی
اب ہاتھ مین طاقت نہین شمشیر زنی کی

آتا تھا کلی بار خوشی چرخ برین سے
پوچھے تری الفت کو کوئی روح امین سے

ناپون سے قدم کانپتے تم گاہ زمین کی
غل نعرہ لگاتا تھا پر چرخ بریں کی

تاکہ جو مرنے کی خبر پائینگے دونون
جینے کی نہین رو رو کے مر جائینگے دونون

دیکھا مری ہمراہی سے موہنہ موڑ گئے سب
کفار کے نرغہ مین مجھے چھوڑ گئے سب

پھل پھینکنے جون برق درخشان نظر آئے
چنگار یون سے تیر دنکے پیکان نظر آئے

بے اجل نہین مرسکتا کوئی جینے والا
بن خلق نہین ہوتا خدا کا بھی خدا

نزدیک ہے اب وقت شہادت کا ہمارے
ہم ہونگے شہید اور وہ ہونگے شہ بطحا

اس عار سے مرنا ہے جو بھاگے یہ ہمارا
ہم ہونگے شہید اور وہ ہونگے شہ بطحا

اور ہاتھ سے تلوار نہ چھوٹے گی ہماری
ہم ہونگے شہید اور وہ ہونگے شہ بطحا

اس وقت مین ایک ایک نمودار ہوا تھا
ہم ہونگے شہید اور وہ ہونگے شہ بطحا

دیکھا جسے اس وقت وہ بیتاب ہوا تھا
ہم ہونگے شہید اور وہ ہونگے شہ بطحا

یارب نہ جدا ہو نہین رسول دوسرا سے
جان آگئی گویا نبی جا نہین علی کے
بان نکلے پہ جنگ و لا ور جو کوئی ہو

یارب نہ خجل کیجو بتول عذرا سے
جلد لیسر گرے دوڑ کے قدمونپہ نبی کے
ناقہ پہ فقط آپ ہے اور آگے علی ہے

یارب نہ جدا ہو نہین رسول دوسرا سے
جان آگئی گویا نبی جا نہین علی کے
بان نکلے پہ جنگ و لا ور جو کوئی ہو

یارب نہ خجل کیجو بتول عذرا سے
جلد لیسر گرے دوڑ کے قدمونپہ نبی کے
ناقہ پہ فقط آپ ہے اور آگے علی ہے

۳۰

جس وقت احد مین پہونچے کفار و صفا را
اصحاب نبی کر گئے میدان سے کنارا
جب حضرت حمزہ کو ستمگارون نے مارا
اسلام کا لشکر متفرق ہوا سارا

انصار و مہاجر سبھی اوس وقت جدا تھے
یا احمد مختار تھے یا شیر خدا تھے

۳۱

حافظ تھا محمد کا زبس حضرت یزدان
اوس نور کو اعدا کی نظر سے کیا پنہان
بیتاب ہو سکان سموات نے اوس آن
کی عرض یہ خالق سے کہ گر ہو ترا فرمان

امداد کو ہم جائین رسول عربی کی
تنہائی تو دیکھی نہین جاتی ہے نبی کی

۳۲

پھر بھر کے لگے دیکھنے ہر سو شہ صفدر
نہ فوج پیمبر نظر آئی نہ پیمبر
خود بیچ مین اور گرد ستمگارون کا لشکر
تلوارین نظر آتی تھین بانیزہ و خنجر

نظرون سے جو شاہنشہ کونین نہان تھے
دل سینہ مین بیتاب تھا اور اشک روان تھے

۳۳

کفار کا نرغہ تھا رسول عربی پر
منظور ہر اک شخص کو تھا خون پیمبر
تلوار لگاتا تھا کوئی اور کوئی پھر
ٹوٹے دگر دندان ہوئے پر خون لب اطہر

ہر غول پہ للکار کے جا پڑتے تھے حیدر
احمد کو بچا لیتے تھے اور لڑتے تھے حیدر

۳۴

درگاہ الٰہی سے صدا آئی یہ اوس دم
جو قصد کیا تم نے ہے اجر اوسکا مقدم
محتاج مدد کا نہین پر سید عالم
ہم جسکی طرف ہون اوسے تنہائی کا کیا غم

موجود ہے وان صاحب شمشیر ہمارا
اوس فوج کو کافی ہے فقط شیر ہمارا

۳۵

مارے نہ گئے ہوئین نبی تھا سبھی وسواس
جھک جھک کے ہر اک لاش کو تکتے تھے بصد یاس
احمد سے جو تھے دور نہ تھا جاتکا پکھ پاس
گھبرائے ہوئے ڈھونڈھتے پھرتے تھے چپ و راس

حملون سے پراگندہ صف فوج ستم تھی
تھا مونھ مین کف اور ہاتھ مین شمشیر علم تھی

۳۶

اک غول سے کرتے تھے وغا حیدر کرار
جو ٹوٹ پڑا دوسرا غول انکے اکبار
اوس غول مین تھا ابن قبیصہ کوئی سردار
تلوار کا اوسنے سر احمد پہ کیا وار

لیکن نہ لگا زخم سر سرور دین پر
پر ضرب سے غش کھا کے گرے روئے زمین پر

۳۷

کرتے تھے ملک عالم بالا سے نظارا
اور فوج مین تھے شیر خدا معرکہ آرا
ناگاہ یہ ابلیس جفاکار پکارا
اے قوم مبارک ہو محمد گیا مارا

پہونچی جو یہ پر ہول صدا گوش علی پر
طاقت نہ رہی صبر کی احمد کے وصی ہین

۳۸

اوس فوج مین ملتے جو نہ تھے سید والا
کفار کے لشکر کو کیا تھا تہ و بالا
دل فرط قلق سے جو نہ جاتا تھا سنبھالا
کہتے تھے اوٹھا لے مجھے اللہ تعالا

زندہ تری محبوب کو پھر پاؤنگا کیونکر
مونھ فاطمہ کو جا کے مین دکھلاؤنگا کیونکر

لہ سکان جمع ساکن یعنی باشندگان مراد فرشتہ ہے ۱۲

۱۹

سلمان سے فرماتے تھے سلطان رسالت
کیا تجھ سے کہوں مرتبۂ شاہ ولایت
ہے ذات علی روشنی شمع ہدایت
اللہ نے کھولا ہے یہ دروازۂ جنت

اس در میں جو ہے خلد میں اس شخص کا گھر ہے
باہر ہے جو اس سے نہ ادھر ہے نہ اودھر ہے

۲۰

اے دوست مجھے خانۂ کعبہ کی قسم ہے
شیعہ جو ہیں اس کے انھیں کیا حشر کا غم ہے
ناجی ہیں وہ اون لوگوں پہ خالق کا کرم ہے
وہ لوگ ہیں اور سیر گلستان ارم ہے

دشمن جو علی کے ہیں وہ روئینگے لحد میں
جو دوست ہیں آرام سے سوئینگے لحد میں

۲۱

ضامن ہوں میں واللہ محبان علی کا
نہ سختی مرگ اونکو ہے نہ قبر کی ایذا
کیا خوف ہے کیا غم ہے جو دیکھا نہیں رستا
لیجائیگا فردوس میں رہبر اونھیں مجھ سا

ٹھیریگا جو خورشید سوا نیزے پہ آکے
سایہ میں کھڑے ہوئینگے وہ عرش خدا کے

۲۲

تھے زہد و ورع میں بھی وہ یکتائے دو عالم
فرصت نہ تھی قرآن کی تلاوت سے کوئی دم
تسبیح تھی تکبیر تھی تہلیل تھی پیہم
صائم وہ نہ ہوں ہوتا تھا ایسا کوئی دن کم

فاقوں میں بھی احسان الٰہی کا بیان تھا
ہر ایک مہینا اونھیں ماہ رمضان تھا

۲۳

تھا تارک لذات جہان شاہ ولایت
جز نان جویں تھی نہ کسی کھانے پہ رغبت
سکینہ سے الفت تھی فقیروں سے محبت
اندھوں کی ضعیفوں کی کیا کرتے تھے خدمت

دے آنا کھلا آنا یہ کام آٹھ پہر تھے
رانڈوں کے تو وارث تھے یتیموں کے پدر تھے

۲۴

مغموموں کے مظلوموں کے گھر آپ تھے جاتے
اور ہاتھ سے اپنے اونھیں کھانا تھے کھلاتے
سر دابتے شفقت سے کبھی پاؤں دباتے
آہستہ اوٹھاتے اونھیں آہستہ بٹھاتے

عسرت میں فقیروں کو کھلاتے تھے اکثر
ننگوں کو ردا اپنی اوڑھاتے تھے اکثر

۲۵

جو شہر علوم شہر لولاک کا ہے در
واللہ وہ حیدر ہے وہ حیدر ہے وہ حیدر
وہ قاتل عنتر ہے وہ ہے فاتح خیبر
قبضہ میں اوسی شاہ کے ہے تیغ دو پیکر

حائل کبھی ہوتی نہ جو پر روح امین کے
اک دم میں گذر جاتی وہ طبقہ سے زمین کے

۲۶

تھی ضرب یہ اور زور خداداد تھا ایسا
جنبش ہوئی سب قلعہ کو اور در کو گرایا
اک اونگلی سے حلقۂ زنجیر کا جو کھینچا
حضرت نے اوٹھا کر طرف در اسے پھینکا

چالیس گز اس طرح گرا دور وہ جا کے
جس طرح سے پتا اوڑے جھونکے سے ہوا کے

۲۷

خندق میں کیا وار سر عمرو پہ دم بدم
اسنت کی آتی تھی صدا چرخ سے پیہم
ضرب اسد حق سے ہوا دم میں وہ بیدم
کرتا تھا مباہات خداوند دو عالم

سرخی تھی خوشی سے رخ انور پہ نبی کے
جبریل امین چومتے تھے ہاتھ علی کے

۱۰

مقبول یہ تھی پیش خدا طاعت حیدر
تھا ظہر کا وقت آئے جو ناگاہ پیمبر
آرام کیا زانو پہ سر بھائی کے رکھکر
یا تک کہ ہوئی شام چھپا مہر منور

احمد کو جگا تو نہ سکے پاس ادب سے
پر غم تھا کہ محروم رہے طاعت رب سے

۱۱

جب احمد مختار ہوئے خواب سے بیدار
یہ حکم فرشتوں کو خدا کا ہوا اکبار
مغموم ہے طاعت کے لیے حیدر کرار
ہاں جلد کرو مہر کو مغرب سے نمودار

لازم ہے کہ واجب جو علی پر ہو ادا ہو
منظور ہے ہمکو نہ نماز اوسکی قضا ہو

۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خالق کو یہ خاطر کسی مخلوق کی کب تھی
پڑھ کر جو نماز اوٹھے مصلے سے تو شب تھی

۱۳

واللہ کہ ہے حب علی اعظم طاعات
مقبول خدا ہے وہ شہنشاہ خوش اوقات
سلطان امم ختم رسل قبلہ حاجات
امت کے لیے کرتے تھے جس وقت مناجات

معراج مین دیکھا تھا جو قرب اپنے وصی کا
محبوب خدا واسطہ دیتے تھے علی کا

۱۴

کیا اسم مقدس ہے مین اس نام کے قربان
یہ نام تو ہے نام خدا رونق ایمان
کیسی ہی مصیبت مین گرفتار ہو انسان
جب نام علی کا لیا مشکل ہوئی آسان

صحت مین تو انا کی حفاظت کو دعا ہے
بیماری مین واللہ وہ تعویذ شفا ہے

۱۵

یہ نام رہا حضرت آدم کا مددگار
اس نام ہی نے نوح کے بیڑے کو کیا پار
آتش مین گرے جبکہ خلیل جگر افگار
تھا نام یہی لب پہ جو آتش ہوئی گلزار

یوسف کو نکال آئے علی چاہ الم سے
یونس کو رہا کر دیا ماہی کے شکم سے

۱۶

افلاک پہ اوراد ملائک ہے یہی نام
انسان کو مشکل مین اسی نام سے ہے کام
یہ اسم جنون کا ہے وظیفہ سحر و شام
اسکی برکت سے ہے خدائی کا سرانجام

اس نام سے دل جانورونکے بھی قوی ہین
مرغان بر و بحر ہوا خواہ علی ہین

۱۷

لکھتا ہے مناقب مین یہ راوی دل آگاہ
گردون سے ملک آنکے جبریل کے ہمراہ
حلقہ در جنت کا ہلاتے ہین جو ناگاہ
آتی ہے صدا اوس سے علی ولی اللہ

خالی کوئی شے الفت حیدر سے نہین ہے
اس نام کے سب خلق خدا زیر نگین ہے

۱۸

انسان سے بیان ہو سکے کیا رتبہ حیدر
قرآن مین ثنا جسکی کرے خالق اکبر
تھا جمعہ کا دن بیٹھے تھے مسجد مین پیمبر
نازل ہوا جو روح امین کھولے ہوئے پر

اک بازو پہ تو نام شہنشاہ امم تھا
اور دوسرے پر نام علی صاف رقم تھا

۱۔ مرثیہ
خورشید حقیقت رخ زیبائے علی ہے
معراج امامت قد بالائے علی ہے
ایمان جسے کہتے ہین تولائے علی ہے
اکسیر جو ہے خاک کف پائے علی ہے

ہے نام رقم عرش پہ ہمنام خدا کا
کیا مرتبہ ہے زوج بتول عذرا کا

۲۔ بے فصل وہی بعد نبی صدر نشین ہے
انگشتر پیغمبر خاتم کا نگین ہے
گنجینۂ اسرار الٰہی کا امین ہے
وہ کعبۂ دین قبلۂ ارباب یقین ہے

کرتے ہین ملک فخر کرامات علی سے
ہے عرش معلی کو شرف ذات علی سے

۳۔ وہ مشرق ایمان کا ہے خورشید درخشان
ہے نور علی روشنی ایمن ایمان
اور رتبۂ احمد کے لیے حجت و برہان
تھا طور پہ وہ راہ بر موسیٰ عمران

اعجاز عصا و ید بیضا جو وہان تھا
وہ دست ید اللہ سے سر دست عیان تھا

۴۔ کہتے ہین جسے عرش وہ ہے منزل حیدر
خلوت گہ خلاق جہان ہے دل حیدر
ہر حال مین ہے قدرت حق شامل حیدر
ہے نور خدا روشنی محفل حیدر

وہ حجت خالق ہے چراغ رہ دین ہے
پروانہ اوسی شمع کا جبریل امین ہے

۵۔ کرسی نے بھی پایا ہے اوسی شاہ سے پایا
خورشید اوسی کے رخ انور کا ہے سایا
اوصاف علی لکھنے کا جب حکم اوسے آیا
سر لوح سے تا دیر قلم نے نہ اوٹھایا

لکھا کہ ہر اک سر خفی اسپہ جلی ہے
اللہ کا عاشق ہے محمد کا وصی ہے

۶۔ عالم پہ شرف بیت مقدس کا ہے مشہور
گر نور تھا کعبہ تو علی نور علی نور
بے شبہ وہ ہے مولد شاہنشہ جمہور
فرق اسمین نہین کچھ تجلی تھا وہ تھا طور

اوس سے انھین رتبہ ہے اوسے انسے شرف ہے
یہ گوہر یکتا ہے وہ پاکیزہ صدف ہے

۷۔ وہ گل ہے کہ جس سے چمن دین کو ہے رونق
معنی کلام حق اوسی سے ہین محقق
شمشیر سے اوسکی جگر کفر ہوا شق
ہے بعد محمد کے علی ہادی برحق

اللہ رے شرف ختم ہے یہ رتبہ علی پر
کعبہ مین دھرا اوسنے قدم دوش نبی پر

۸۔ تحقیق کہ وہ شاہ امام ازلی ہے
روشن ہے کہ شمع حرم لم یزلی ہے
قرآن سے ہے ثابت کہ خدا کا وہ ولی ہے
یہ اوسکی بزرگی کے لیے نص جلی ہے

پوشیدہ نہین مرتبہ ظاہر ہے علی کا
خارج ہے وہ ایمان سے جو منکر ہے علی کا

۹۔ دی جسنے اذان کعبہ مین پہلے فصاحت
اللہ کے گھر مین ہوئی ہے جسکی ولادت
وہ حیدر صفدر ہے وہ ہے شاہ ولایت
مصروف عبادت رہے تا روز شہادت

خود گرچہ گرفتار رہے رنج و بلا مین
بندے بہت آزاد کیے راہ خدا مین

بھلا میں دون قدر اکبر کا کیا رتبہ ہے
سلام ۱۳ جگر میں سرد ہوا بہ گئی سارا
لہو بدن کا عرق ہو گیا ہوا ہے نقاہت سے
سلام ۱۴ ہوا یہ ابر گناہ ہوئے ہیں افعال سے
نمی مدد کا حفظ یا علی کلام ہے
سلام ۱۵ کہ یکجا اس زمین و وقت انتقال سے
بہ فرق کرتی ہو جلدی ہاتھ بادشاہی دنیا کی
سلام ۱۶ خلاف ہیچ ہیں اگر فقر و بلال سے
اجل قریب ہو جلدی ہاتھ بادشاہی دنیا کی
سلام ۱۷ خلاف ہیچ ہیں اگر فقر و بلال سے
بس اے نصیب اکبر سے ہو گواہ
سلام ۱۸ کہ فیض کرتے ہیں یہ ناقص یہ بد خصال سے
حسین کہتے ہیں یہ ناقص یہ بد خصال سے
سلام ۱۹ قطعہ
بڑھاپا کیا جو ہے سب سے بری بلا یارب
سلام ۲۰ کہ جس سے جاتے ہیں سب حواس و مال سے
فغاں کرو دن گھڑی بھر بہ ساتھ ہے
سلام ۲۱ دعا میں تیرے سخی نے اسے رکھا ہے
دعا میں تیرے سخی نے اسے رکھا ہے
سلام ۲۲ نہاں کرے گا یہ میرے سے نونہال سے
او بطن راتو نکو جس دل کو کیتی تھی بلا
سلام ۲۳ دکھا دو ہاتھ علی اصغر جھولا ہلا کے
حسین کہتے ہیں یہ ناقص یہ بد خصال سے
سلام ۲۴ قطعہ
بڑھاپا کیا جو ہے سب سے بری بلا یارب
کہ جس سے جاتے ہیں سب حواس و مال سے
بکھارا خنجر جبران کہ لیا خاتم
سلام ۲۵ نکلی جس کے نوا ہے سکتہ نہ لال سے
نکلی جس کے نوا ہے سکتہ نہ لال سے
سلام ۲۶ خدا کرے تجھ اصغر فزار ہو
خدا کرے کہ تجھ اصغر فزار ہو
سلام ۲۷ خدا کرے کہ تجھ اصغر فزار ہو
حسین کہتے ہیں یہ ناقص یہ بد خصال سے
سلام ۲۸ مدد کا وقت ہے اے بیکسی پہ جاؤں
اندھیری قبر میں تنہا علی اب جاؤں
دکھاؤ یا علی اب جاؤں

رباعی

افضل ہے اگر ایک تو اعلیٰ ہے ایک
گر غور کرو تو موج و دریا ہے ایک
ہاں نور محمد و علی ہیں واحد
ہیں اسم تو دو مگر مسمّا ہے ایک

۵۵ باکو لائین تیغ دکھلو تم جب دشمن
جگر ہیں اوس جناب کو لاکر دکھا دیا
اصحاب جا کے لاسے جگر زخم سر شاہ لافتا
نیزان سے دیکھ زخم سر شاہ لافتا

بولا وہ سر سے پھینک عمامہ دو ہائی ہے
ہے ہے یہ تیغ زہر کی اندر بجھائی ہے

۵۶ دانشہ حدیث میں لکھا ہے جو یوں ہان
اوس زخم سے ہوا ہے جو اعضا کو استخوان
چہرہ علی کا زرد دہن خشک ہو گیا
ہاں بس بھر گئی نہ آنکھ تھا جو ہے ہے ناتوان

تھا زخم میں جو درد شہ دین پناہ کے
کاٹی تمام رات علی نے کراہ کے

۵۷ کہا شب بسر یہ کی
آخر کیا وہی مجلس نے انتقال
زندہ وہ اہلبیت میں نہ آئی کوئی مجال
اب کر کے اوس کو انیس نہیں طاقت مقال

ب دعا مری بہ اجابت قبول ہو
ہ نجف کی جلد زیارت حصول ہو

۵۸ سلام
مثال بدر جو حاصل ہوا کمال ہوئے
گھٹا تھا فلک سے نکلے ہلال ہوئے

۵۹ کمال شوق زیارت ہے ایسے سال ہوئے
کریم ہنس کی ظلمت سے اب نکال ہوئے

بنک سبزہ بیگانہ بنے دہر میں ہنا
تم ہو جب کرم سے کیا نہال ہوئے

۶۰ کریم ابن کریم ہو
نفس جو ہوں یہ نہیں عادت سوال ہوئے
نگاہ نامہ اعمال پر جو کی بس ہر گی
اس نام کار نظر آیا بال بال ہوئے

۶۱ جو حضرت بھر کر لائیں ہو کافور
بہ آنکھ اب ہیں بھی ہند کا خیال ہوئے

۶۲ بلکہ سلسلہ کیوں جا کے ہو نہ فضل ہم
دو صدمہ مکش ہوں کہ پر سوں ہلال ہوئے

۶۳ حسین ابن کیا ہو گر نہ فضل ہم
ابو بکر کا ہو گر نہ ہو زیر بال ہوئے

۶۴ مرا کریم کرو دیا ہے بیل ہوں
فلک کو بھی کہ آنکھ دکھلا نہ ہو بیل ہوں

۶۵ یہ لفظ بھی ابن بنیں ہو گی
فلک پہ بھی ابن بنیں ہو گی

۴۲۸

دونوں علی سے لڑنے دوڑے جو دور سے
پہونچی علی تلک دعا نہ ہوئی ظہور سے
دانستہ تم نے کھوئے ہیں موتی حضور سے
پھیرا جو ہاتھ دشمن دیں مصطفیٰ نے قہر

۴۲۹

لیکن جو کاٹا جو دوسرے پر وار کے
اوسوقت اول لعین کی ہوش اڑ گئے تھے
نے تھی حضور ضربت حیدر عبور سے
نے مہربان سنان بھی لگا دوں دیکھ کر

۴۳۰

دوڑے حسن حسین دیا کچھ نہ دھیان کو
داخل ہوا جو خیمہ میں اکبر کو نہ پایا
دیکھا جناب والد ماجد کو نہ زین پر
آنکھوں سے اشک دونوں کی پیہم لگے تھے

ہشیار کر دیا اونھیں حکم الٰہ سے
ابرو تلک شگاف جبین کا عیان ہوا
اوستاد میرا قتل ہوا ہے دوہائی ہے
چہرہ پہ خون باپ کا دیکھا کہ رکتے تھے

۴۳۱

مجبور بیکسی کی صدا مولا نے سن لی
فضہ سے فی الفور کہا لے آ ردا ادھر
اوسنے کہا کہ بیٹے ہے کوفہ میں سب کا سر
حیدر حسین اسکے لڑیتے ہوئے نہ تھکان

۴۳۲

اوسوقت آسمان پہ پکارا یہ جبرئیل
روح رسول راہ خدا میں ہوا قتیل
زخمی ہوا ہے آج سر سید جلیل
سر کٹ گئی ہے شیر دلیر شہ کا کنیل

فرصت اذان سے جب ہوئی شاہ حجاز کو
شیر خدا نے فرق پہ تلوار کھائی ہے
گھر کو روانہ واں سے برنج و محن ہوئے
پرسیف ہے یتیم حسین حسن ہوئے

۴۳۳

اوسوقت ابن جعد ملعون بھی آ گیا
کل کر رہتوں کا عہدہ اول میں جھکا
سر فضہ کا بعد دوم میں جھکا
اوسنے لگائی تیغ جو مولا نہ بچ گیا

۴۳۴

نسبت اوسنے کی آپ کو ابن حسن کی ہاں
آئی صدا کہ ہاں حسین و علی کا ہے یہ نشاں
تھا کھڑا اوسکے پاس ہی اکبر جواں
اوسنے کہا حسین و علی کا ہے یہ نشاں

بد دیکھیو خدا سے علی کے نیاز کو
مجھی لکسی نے قتل کیا بابا جان کو
زہرا کی بیٹیاں بھی قریب دردائی ہیں
ہرگز نہ روزہ دار نے توڑا نماز کو
سر کو علی کی بیٹیاں کھولے سرائی ہیں

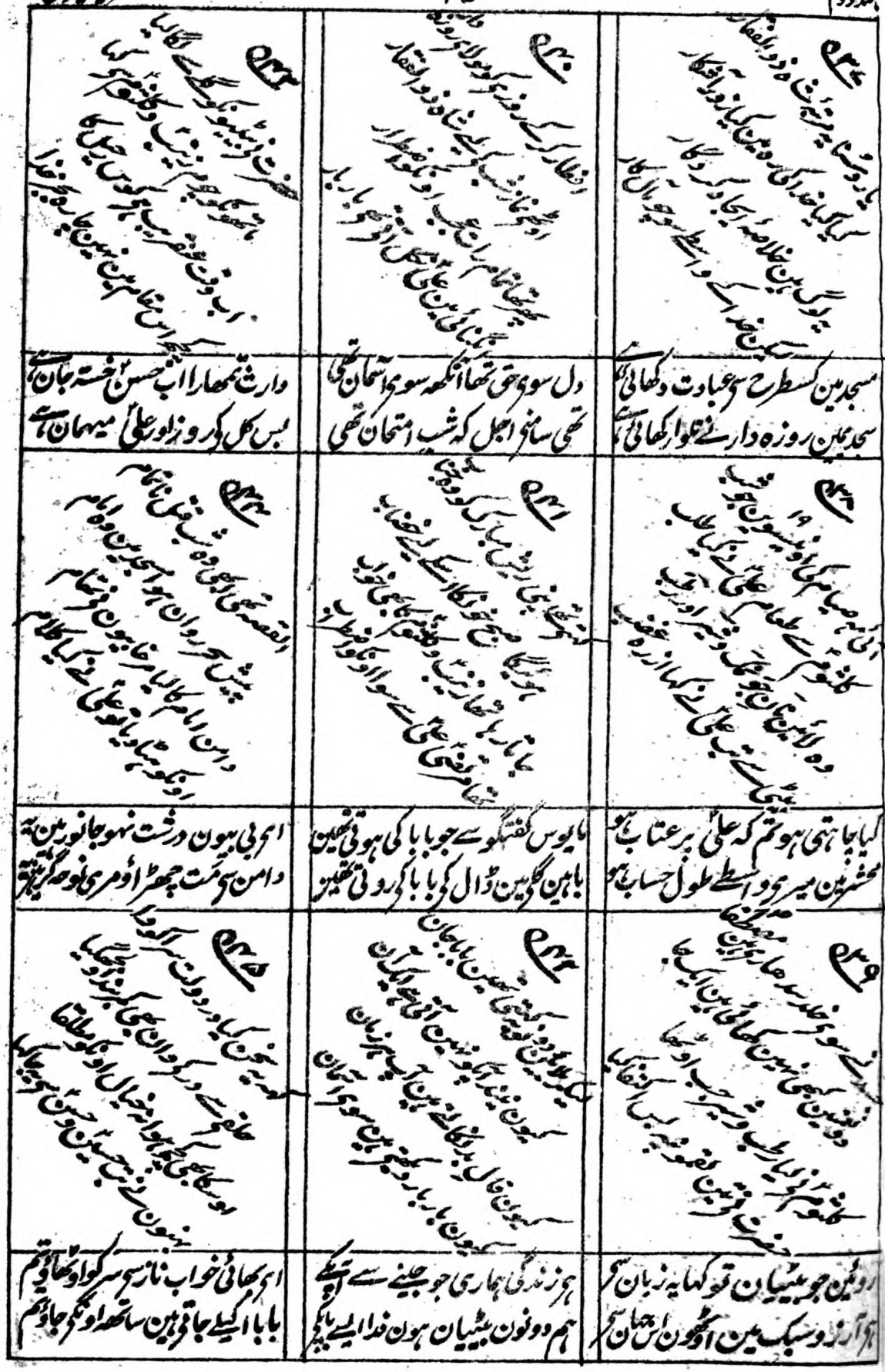

۳۰

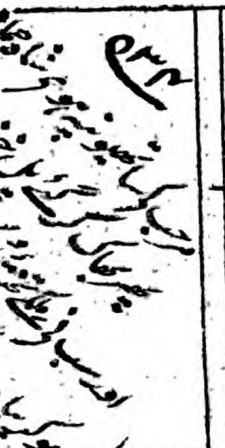

۳۱

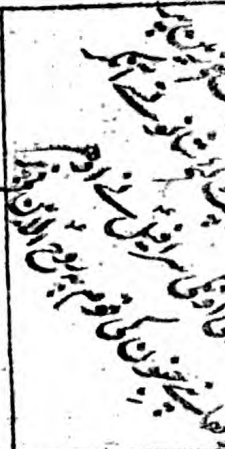

۳۲



۲۹

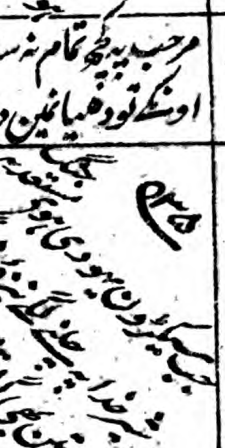

۳۳

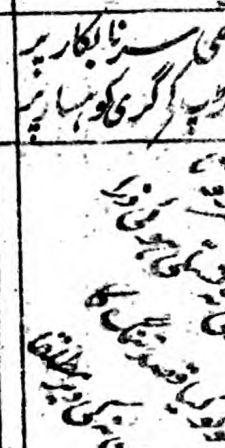

۳۴

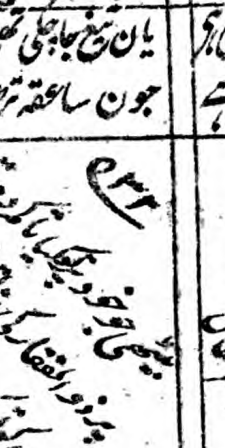

۳۵

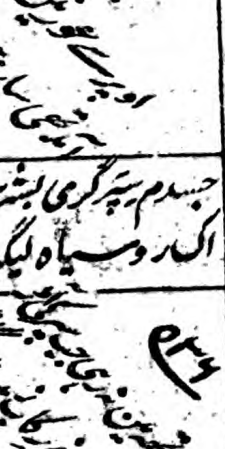

۳۶

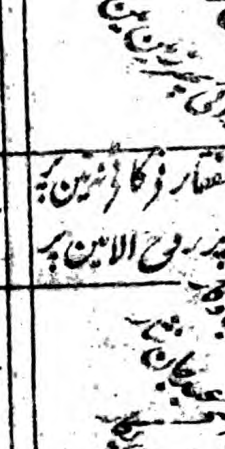

۳۷

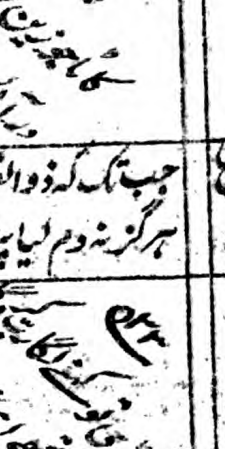

۳۸



۳۹

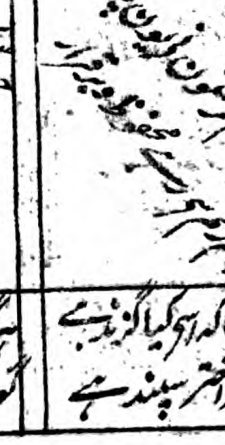

۴۰

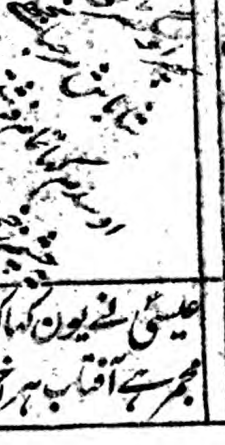

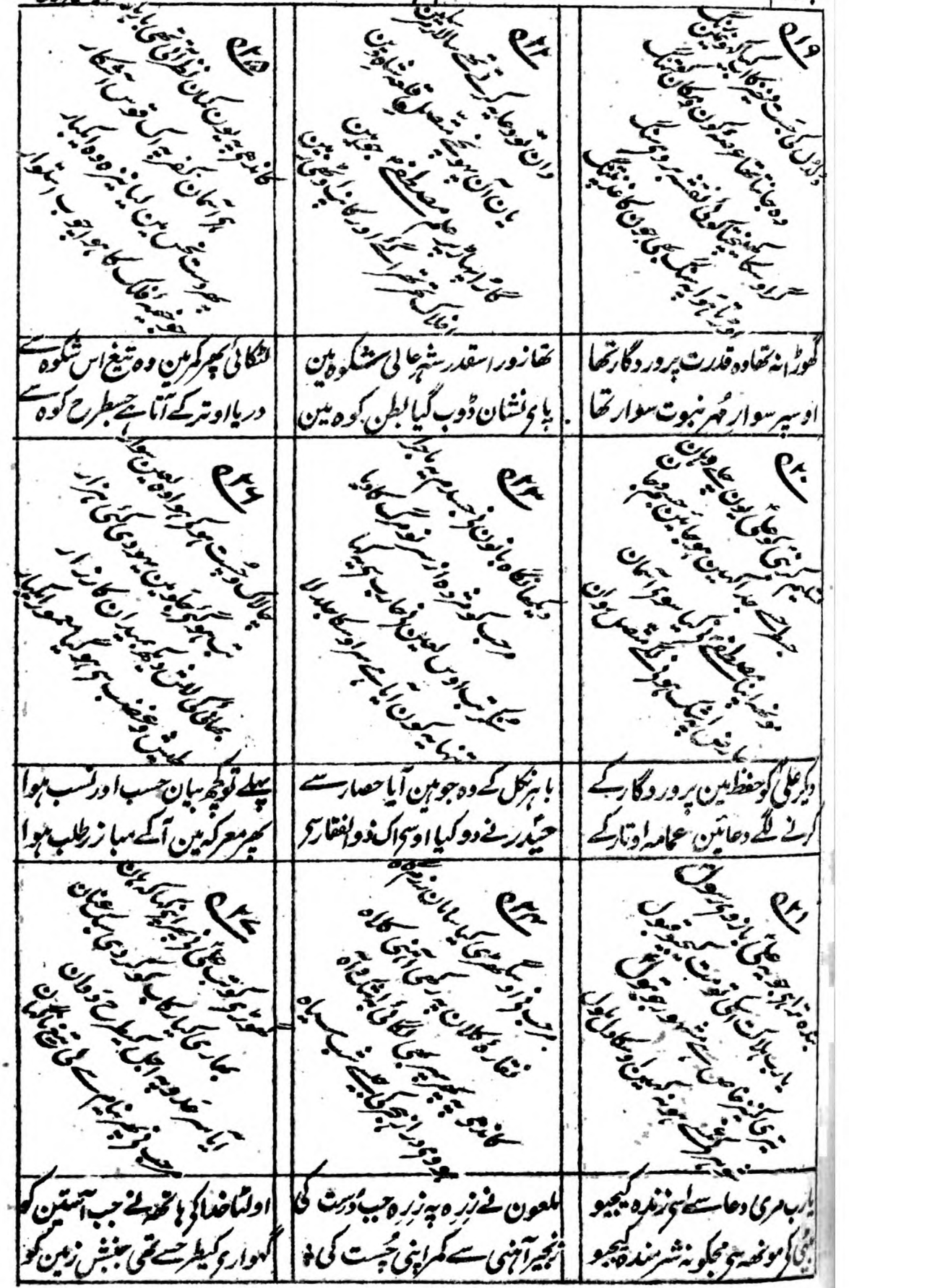

گھوڑا نہ تھا وہ قدرت پروردگار تھا
او سیہ سوار مہر نبوت سوار تھا

تھا زور اسقدر شہ عالی شکوہ مین
پاے نشان ڈوب گیا بطن کوہ مین

لٹکائی پھر کمر مین وہ تیغ اس شکوہ سے
دریا اوتر کے آتا ہے جسطرح کوہ سے

دیکر علی کو حفظ مین پروردگار کے
کرنے لگے دعائین عمامہ اوتار کے

باہر نکل کے وہ جو مین آیا حصار سے
حیدر نے دو کیا اوسے اک ذوالفقار سے

پہلے تو کچھ بیان حسب اور نسب ہوا
پھر معرکہ مین آکے مبارز طلب ہوا

یارب مری دعا سے اسے زندہ کیجیو
بیٹی کی مونہہ ہی مجکو نہ شرمندہ کیجیو

ملعون نے زرہ پہ زرہ جب درست کی
زنجیر آہنی سے کمر اپنی چست کی

اولٹا خدا کی ہاتھ نے جب آستین کو
گھوڑے پہ کیطرح سے تھی جنبش زمین کو

۱۰

ہر طرف تر تو یہ جو گریزان ہوئے تھے وان
اس مرتبہ کا اونکو تھا بس آپ پر گمان
لیکن ستارۂ سحری جب ہوا عیان
سلمان فارسی سے نبی نے کہا کہ ہان

لاؤ بنا کنندۂ ارکانِ دین کو
لاؤ علیؑ کو لاؤ مرے جانشین کو

۱۱

سلمان آئے پاس علیؑ کے بصد شتاب
بولے کہ یا ابا الحسن و یا ابا تراب
تمکو بلاتے ہینگے رسولؐ فلک جناب
وا ہوگا آج قلعۂ خیبر کا تمسے باب

روشن ہوا جو ہین یہ امام مبین پر
رو کر سر نیاز جھکایا زمین پر

۱۲

آنکھین رمد سے گو کہ نہ کھلتی تھین مومنان
سلمان کے دو شپر ہوئے ہاتھونکو رکھ روان
آغوش مین نبی نے لیا آکے مثل جان
مانند میل چشم علی مین جو کی زبان

اک آنکھین رمد کا خلل دور ہو گیا
پر نور اور دیدۂ پُر نور ہو گیا

۱۳

تب یون کہا نبی نے علیؑ سے کہ یا اخی
ہو مستعد بجنگ کہ ہے حکم ایزدی
بولے علیؑ کہ تم پہ فدا جان ہے مری
اس بندۂ ضعیف کو عزت تمھین نے دی

خیبر جو فتح ہو یہ کہان مجھ مین حال ہے
یا مصطفےٰؐ فقط کرم ذو الجلال ہے

۱۴

سر پر علیؑ کے خود محمدؐ نے خود رکھا
آہن کا خود قبہ پر نور ہو گیا
پہنائی اپنے ہاتھ سے پھر اپنی قبا
مطلب زرہ بنانے کا داؤد کے کھلا

کہتی تھی یون زرہ تن پاکِ امام مین
گویا لیا ہے مین نے شجاعت کو دام مین

۱۵

بولی قضا زرہ کی طرف دیکھ دیکھ کر
گردون سے سلسلہ مین یہ پابند ہے ظفر
لی دو شپر سپر تو کہا سب نے یکدگر
سایہ خدا کے لطف کا ہے اسکے دو شپر

عکس سپر بدن مین بدن کا سپر مین تھا
تھی وہ سپر کہ جرم نمایان قمر مین تھا

۱۶

پھر کی حمائل اونے وہ شمشیر آبدار
جوہر وغا مین برق کی صورت تھی بیقرار
ہفتاد ہاتھ کھینچتی تھی بڑھتی تھی ذوالفقار
جوہر بیان کرونگا مین ہنگام کارزار

کہتے ہین وقت رزم نکلتی تھی جیب سے
پیدائش اوس حسام کی تھی نصف سیب سے

۱۷

آراستہ ہوا جو امام نکو سیر
بوسہ دیا رسولؐ خدا نے جبین پر
چمکا نشان نبی کا تو سورج نے چرخ پر
پنجہ لیا خطوط شعاعی کا مونھ پر

پھر فتح یاب کیون نہ ہو وہ کائنات سے
باندھی رسولؐ جسکی کمر اپنے ہات سے

۱۸

حیدر سے پھر رسولؐ خدا نے کیا خطاب
روشن قدم سے اپنے کروزین کی رکاب
دلدل کو لیکے آیا جو قنبر بصد شتاب
اک جست مین سوار ہوا ابن بوتراب

گھوڑے پہ جب سوار کیا اوس جناب کو
محبوب ذو الجلال نے تھا مارِ کاب کو

[illegible]

لکھنے کو بیٹھین حور و ملک انس و جن تلک
عشر عشیر ہو نہ قیامت کے دن تلک

[illegible]

اسلوب نیک کونسا ہے اپنی بات کا
اک بس یہی تو ہیگا وسیلہ نجات کا

[illegible]

یکتا تھا وہ عبادت رب ودود مین
گذری تمام عمر رکوع و سجود مین

[illegible]

لیتا ہون جب مین نام شہ انس و جان کو
سو سو طرح کی ملتی ہے لذت زبان کو

[illegible]

ہین جنکے پاؤن حب علی کے بساط پر
ثابت قدم رہینگے اونھین کے صراط پر

[illegible]

واللہ اوس سے زور عیان لاتعد ہوا
قتل اوسکے ہاتھ سے عمرو عبدود ہوا

[illegible]

حیدر سے لاکھ طرح کی مشکل کشائی ہے
اس نام مین بھری ہوئی مشکل کشائی ہے

[illegible]

آگے تو مرتضی کا تصرف تمام ہے
ادنی غلام کے لیے اعلی مقام ہے

[illegible]

بھیجونگا کل اوسے جو مراد و سند ار ہے
کرار ہے وہ شخص نہ مرد فرار ہے

۷ ہر کوہ پر نہ ہوگی تجلی مثال طور
ہر ہاتھ کے لیے ید بیضا نچاہیے

۸ کھانے کو رزق رہنے کو گھر اور لحد کو جا
دنیا میں ایک جان کو کیا کیا نچاہیے

۹ کہتے تھے شاہ پیاس میں لذت ہی اور ہے
دریا کو آنکھ اوٹھا کے بھی دیکھا نچاہیے

۱۰ قطعہ
صغرا نے شاہ دین کو لکھا خط تو بھیجیے
گر چاہتے نہیں ہمیں اچھا نچاہیے

۱۱ دو بیٹیاں تو پاس ہوں آگ جان بلب بعید
ہیں سچ کہوں یہ آپ کو بابا نچاہیے

۱۲ فرقت رہی تو کونسی پھر زندگی کی شکل
چار پر عتاب مسیحا نچاہیے

۱۳ کہتے تھے فاطمہ سے علی گھر میں جو ہو دو
خالی کبھی فقیر کو پھیرا نچاہیے

۱۴ قطعہ
کپڑے سپید پہنے جو قاسم نے بولی ماں
اتنی بھی سادگی نئے دولہا نچاہیے

۱۵ دولہا نے عرض کی کہ اجل ہر گلے کا ہار
چہرہ پہ مرنے والوں کے سہرا نچاہیے

۱۶ پانی کا ذکر کرتی سکینہ تو کہتے شاہ
بی بی محال شے کی تمنا نچاہیے

۱۷ کہتا تھا شمر چادریں رانڈوں کی چھین لو
ایسے گناہ گاروں کو پردا نچاہیے

۱۸ عباس گرد پھرتے تو کہتے یہ شاہ دین
تکلیف اتنی ایمرے شیدا نچاہیے

۱۹ قطعہ
کہتی تھی فضہ شام میں بازار یوں ہو
زہرا کی بیٹیوں کا تماشا نچاہیے

۲۰ یہ کون بی بیاں ہیں تمہیں کچھ خبر نہیں
آل رسول پر ستم ایسا نچاہیے

۲۱ آزار تو نہ دو جو حمایت نہ ہو سکے
کیوں کلمہ گو یوں چاہیے یہ یا نہ چاہیے

۲۲ مرقد چراغ داغ ہے روشن رہے انیس
شب کو اکیلے گھر میں اندھیرا نچاہیے

رباعی
ناکام بھی کامیاب ہو جاتا ہے
بیقدر فلک جناب ہو جاتا ہے
گر اک نظر مہر سے دیکھیں حیدر
ذرہ ابھی آفتاب ہو جاتا ہے

۱۴۵

فضہ نے جب سنا سخن سوز و درد کا
چادر سے سر کو ڈھانپ لیا روئی آہ آہ
زینب کے ساز و برگ کا ہے کون انتظام
ہے ہے حسین کفن بھی نہ پائیں بیبیاں

صدمے سے باپ کے دل کلثوم پھٹ گیا
زینب کہیں جنازے سے اگر لپٹ گیا

۱۴۶

بازار میں جو کوفے کے یہ شور تھا علی
اس شور تھا کہ ساتھ جنازے کے تھا علی
بارہ برس کے ساتھ تھے روتے حسن حسین
عباس تھے کہ روتے تھے اکبر تھے روتے تھے

مولا کے عدل و داد کے مذکور ہوتے تھے
بازاری سب دکانو پہ اٹھ اٹھ کے روتے تھے

۱۴۷

کہتی تھیں رانڈیں خلق سے وارث گذر گیا
بلاتے تھے یتیم کہ باپ آج مر گیا

۱۴۸

جز ذبح جن کسی کی نہ گردن جھکی رہی
جز آن اسی کی کاہ بہ دنداں دبی رہی
خادم امیر و زار صغیر و فقیر کی
جاہیں اگر حضور تو کیا کیا نہ کر چکے

۱۴۹

اس شور میں یہ فاطمہ کا لال رو دیا
دارث نہ کوئی تھا نہ ہیں ماں باپ ہاں علی
ہاں مرتضیٰ علی سے آسرا ہی ہاں علی
ہاں مرتضیٰ علی سے آسرا ہی ہاں علی

بچوں کو تھا نہیں ہیں جو ماں باپ ہوتے ہیں
کیسے بلک بلک کے مرے لال روتے ہیں

۱۵۰

بس اے علی مدد کہ ترا نام لے چکے
ہاں مرتضیٰ علی پہ ترا نام لے چکے
لاری ہے تیرے ہاتھ میں یا ہے تیرے ہاتھ میں
ہاں مرتضیٰ علی پہ ترا نام لے چکے

جاری زبان پر نہ کوئی اور حرف ہو
مدّاحِ علیؑ ہیں مری عمر صرف ہو

۱۵۱

سلام

جز ذبح جن کسی کی نہ گردن جھکی رہی
جز آن اسی کی کاہ بہ دنداں دبی رہی
خادم امیر و زار صغیر و فقیر کی
جاہیں اگر حضور تو کیا کیا نہ کر چکے

۱۵۲

اس در پہ بیٹھ کر کوئی دولت کما گیا
اللہ کے فقیر کو بھی کیمیا کیا
ہر مدعا کو پہنچے جو اس در پہ آ گیا
ہاں مرتضیٰ علی سے ترا نام لے چکے

۱۵۳

ہر آرزو بر آئی جو منہ سے نکل گیا
ہاں مرتضیٰ علی سے ترا نام لے چکے
ہاں مرتضیٰ علی سے ترا نام لے چکے

۱۳۶

[illegible]

کچھ رات باقی تھی کہ جہاں سے گذر گئے
غل پڑ گیا کہ حیدر کرار مر گئے

۱۳۷

[illegible]

واحسرتا کہ تخت امامت اولٹ گیا
بس آج زور آل محمد کا گھٹ گیا

۱۳۸

[illegible]

جو کہتا تھا کہ رخت بدن چاک چاک ہے
کہتے تھے مشت خاک کی پوشاک خاک ہے

۱۳۹

[illegible]

بابا رسول پاک سے ملنے کو جاتے ہیں
ہم خلعت اخیر پدر کو پہناتے ہیں

۱۴۰

[illegible]

اک دوشپر اناج فقیروں کے واسطے
اک دوشپر طعام اسیروں کے واسطے

۱۴۱

[illegible]

غل تھا جنازۂ شہ مردان روان ہوا
دیکھو ہوا پہ تخت سلیمان روان ہوا

۱۴۲

[illegible]

چلاتی تھیں مجھے نہیں صورت دکھاتے ہیں
شیر الٰہ قبر میں سونے کو جاتے ہیں

۱۴۳

[illegible]

آتا ہے روز عید خوشی لوگ ہوئینگے
ہم مونھ کو ڈھانپ ڈھانپ کے اس گھر میں روئینگے

۱۴۴

[illegible]

پیٹے گا کوئی خاک کوئی سر پہ ڈالے گی
کس کس کو تم بغیر یہ لونڈی سنبھالے گی

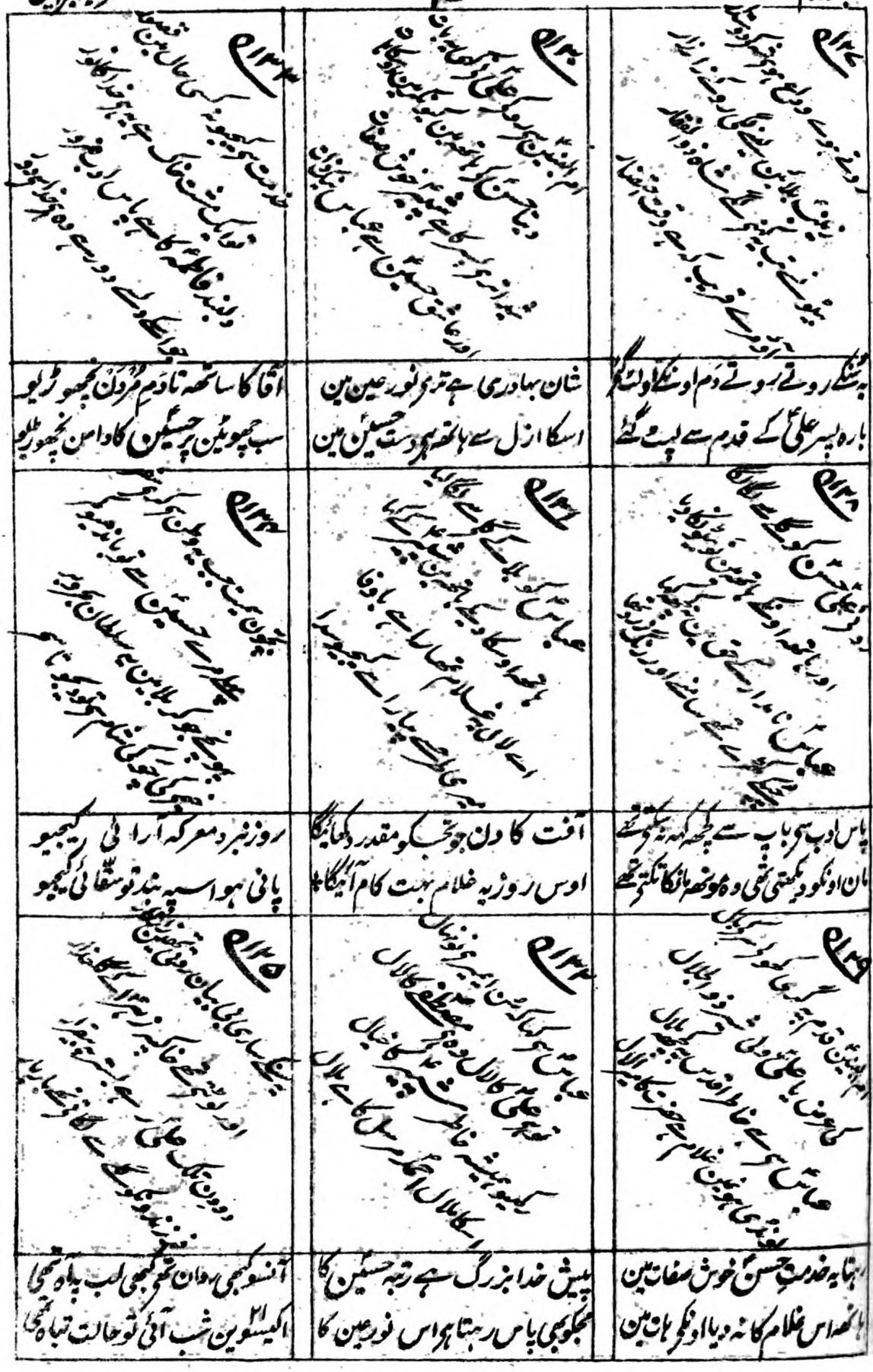

۱۲۷
رونے سے جو وہ دم ہوئے رخصت تو بلا سے
زینب بلا میں بین کریں گی روئے زار
یہ سنتے ہی قریب کہ جب وقت احتضار
آئے دوڑے قریب

یہ سنکے روتے روتے دم اونکا اولٹ گیا
بارہ پسر علیؑ کے قدم سے لپٹ گئے

۱۲۸
عباسؑ کو حسنؑ کے گلے سے لگا لیا
اور باندھا اونکے ہاتھ حسینؑ نے پیٹھ پر
عباسؑ نامدار سے تھے جس میں یہ نشاں
اور رنگ زرد

پاس ادب سے باپ سے کچھ کہہ نہ سکتے تھے
ماں اونکو دیکھتی تھی وہ مونھ ماں کا تکتے تھے

۱۲۹
عباسؑ ہے علمدار شہ بحر و بر کا لال
ہے ہے علیؑ کا لال حسینؑ کا پسر کا لال
عباسؑ ہے غلام برادر کا لال

پیش خدا بزرگ ہے رتبہ حسینؑ کا
مجکو بھی پاس رہتا ہے اس نور عین کا

۱۳۰
ام البنین سے کہتے تھے یہ شاہ کربلا
دنیا میں جسکے نام سے ہے نام کا بھرم
شبیر اس کے ہاتھ میں دیکر یہ پیرہن
اور رعشہ حسینؑ

شان بہادری ہے تری نور عین میں
اسکا ازل سے ہاتھ ہے دست حسینؑ میں

۱۳۱
عباسؑ کو بلا کے گلے سے لگا لیا
ہاتھوں کو اسکے بوسے دیے اور پیار سے کہا
اے لال اے غلام وفا سے ہو باوفا
میرے بھی واسطے

آقا کا دن جو تجکو مقدر دکھائیگا
اوس روز یہ غلام بہت کام آئیگا

۱۳۲
عباسؑ سے کہا کہ حسن نے یہ دمبدم
مظلوم کربلا میں ہے فاطمہ کا لال
نرغہ ہے چار سمت سے پیاسے حسینؑ پر
کہیو ہے

اسکا لال اے علمدار شہ کا ہے لال

۱۳۳
فرزند سے کہیو نہ کسی حال میں ٹھہر
فریاد کرتی خاک پہ ہوگی بہن اگر
دلبند فاطمہؑ کا ہے عباس نامور
تو اسکے واسطے

آقا کا ساتھ تا دم مردن نچھوڑیو
سب چھوٹیں پر حسینؑ کا دامن نچھوڑیو

۱۳۴
فرزند سے کہیو کہ کسی حال میں ٹھہر
فریاد کرتی خاک پہ ہوگی بہن اگر
دلبند فاطمہؑ کا ہے عباس نامور
تو اسکے واسطے

آقا کا ساتھ تا دم مردن نچھوڑیو
سب چھوٹیں پر حسینؑ کا دامن نچھوڑیو

۱۳۵
عباسؑ نے کہا کہ بحق علی ہے یہ
ہے ہے علیؑ کا لال حسینؑ کا پسر کا لال
نرغہ ہے چار سمت سے پیاسے حسینؑ پر
کہیو ہے

اسکا لال اے علمدار شہ کا ہے لال

۱۳۶
عباسؑ نے کہا کہ بحق علی ہے یہ
ہے ہے علیؑ کا لال حسینؑ کا پسر کا لال
نرغہ ہے چار سمت سے پیاسے حسینؑ پر
کہیو ہے

اسکا لال اے علمدار شہ کا ہے لال

۱۳۷
رہتا یہ خدمت حسنؑ خوش صفات میں
ہاتھ اس غلام کا نہ دیا اونکے ہاتھ میں

۱۳۸
آنسو کبھی رواں تھے کبھی لب پہ آہ تھی
اکیسویں شب آئی تو حالت تباہ تھی

۱۱۸

سر کو جھکا کے شیر خدا نے دیا جواب
آتا ہے مجکو اپنی ثنا کرنے سے حجاب
گندم کے کھانے سے وہ ہوئے مورد عتاب
مین نے بغیر منع کیا اوس سے اجتناب

فاقون مین شکر حق سے زبان آشنا رہی
نان جوین ہمیشہ علیؑ کی غذا رہی

۱۱۹

کی عرض سو کے اوسنے کہ یا شاہ لافتا
رتبہ زیادہ آپ کا ہے یا کہ نوحؑ کا
فرمایا جبکہ امت سرکش نے کی جفا
کی حق مین اونکے نوحؑ سے صابر نے بددعا

باندھا ستمگرون نے گلا ریسمان سے
مین نے دعائے بد نہ کبھی کی زبان سے

۱۲۰

اور دوسرے سعید نہ تھا نوحؑ کا پسر
کافر رہا سدا نہ ہوا دین سے بہرہ ور
میرے پسر رسولؐ کے ہین پارۂ جگر
دونون لعل عرش الٰہی کے ہین گہر

سردار اہل خلد ہین عالیمقام ہین
نانا نبیؐ ہین باپ امام آپ امام ہین

۱۲۱

پھر اوسنے عرض کی کہ غلام آپ پر نثار
قدر آپکی سوا ہے کہ موسیٰؑ کا افتخار
فرمایا اونکو جب یہ ہوا حکم کردگار
فرعون پاس جا کے کرو حال آشکار

کی عرض خوف یہ ہے کہ جیتا نہ آؤن مین
گر حکم ہو تو بھائی کو بھی لیکے جاؤن مین

۱۲۲

سمجھے رسولؐ پاک نے جسدم کہی یہ بات
ہان جا کے اہل کعبہ مین پڑھ سورۂ برات
تھے جمع وان بہت سے صنادید بدصفات
لایا بجا مین حکم شہنشاہ کائنات

سورہ پڑھا برات کا اس عز و شان سے
آتی تھی مرحبا کی صدا آسمان سے

۱۲۳

جب طور پر عصا ہوا موسیٰؑ کا اژدہا
موسیٰؑ پکڑا سے یہ ہوا حکم کبریا
وہ ڈر گئے یہ تھا بشریت کا مقتضا
غیر از خدا کسی سے کبھی مین نہین ڈرا

حیدرؑ لقب ملا مجھے طفلی کے عہد مین
دو اونگلیون سے چیرا ہے اژدر کو مہد مین

۱۲۴

عیسیٰؑ کو اوسنے پوچھا تو مولا نے کیا
مادر ہے اونکی حضرت مریمؑ سی پارسا
جب درد وضع حمل اونھین کعبہ مین ہوا
آئی ندا سے غیب کہ باہر یہان سے جا

یان کوئی امر غیر عبادت روا نہین
طاعت کی یہ جگہہ ہے ولادت کی جا نہین

۱۲۵

اور وقت آیا میری ولادت کا جب گھڑی
مادر مری دعا کے لیے کعبہ مین گئی
باہر سے فاطمہؑ کو صدا یہ کسی نے دی
آ اندر آ تو کعبہ کے اے مادر علیؑ

مریمؑ سے مرتبہ ترا اسدم زیادہ ہے
تو ہے کنیز خاص علیؑ خانہ زاد ہے

۱۲۶

کہتے تھے کہ شیر خدا کو غش آگیا
پردے کے پاس آنکے زینبؑ نے یہ کہا
بھائی حسینؑ لوگون سے اتنا کہو ذرا
گھر اپنے جاؤ وقت ملاقات ہو چکا

آتے ہین غش پہ غش شہ کون و مکان کو
جی بھر کے دیکھنے دو ہمین بابا جان کو

صنادید یعنی سرداران و بزرگان ۱۲

۱۱۰ مطلع سوم

[illegible]

پایا جو محو بندگی بے نیاز مین
تلوار روزہ دار کو ماری نماز مین

۱۱۱

[illegible]

گردون پہ جبرئیل پکارا غضب ہوا
سجدہ مین حق کے قتل امیر عرب ہوا

۱۱۲

[illegible]

کہنے کیا شہید امام حجاز کو
بابا ابھی تو گھر سے گئے تھے نماز کو

۱۱۳

[illegible]

غم سے کلیجے دونون کے سینون مین پھٹ گئے
چلا کے ہاے بابا کہا اور لپٹ گئے

۱۱۴

[illegible]

بیٹونکو قید غم سے چھوڑاؤ تو خوب ہے
ساتھ اپنے ہمکو لیتے ہی جاؤ تو خوب ہے

۱۱۵

[illegible]

خون سے عبا تھی سرخ جراحت مین درد تھا
مانند زعفران رخ پر نور زرد تھا

۱۱۶

[illegible]

غم مین ہمارے خاک سرون پر اوڑاؤ گے
گل خویش مصطفےٰ کو نہ دنیا مین پاؤ گے

۱۱۷

[illegible]

خادم امیدوار ہے اسکے جواب کا
آدم کا مرتبہ ہے سوا یا جناب کا

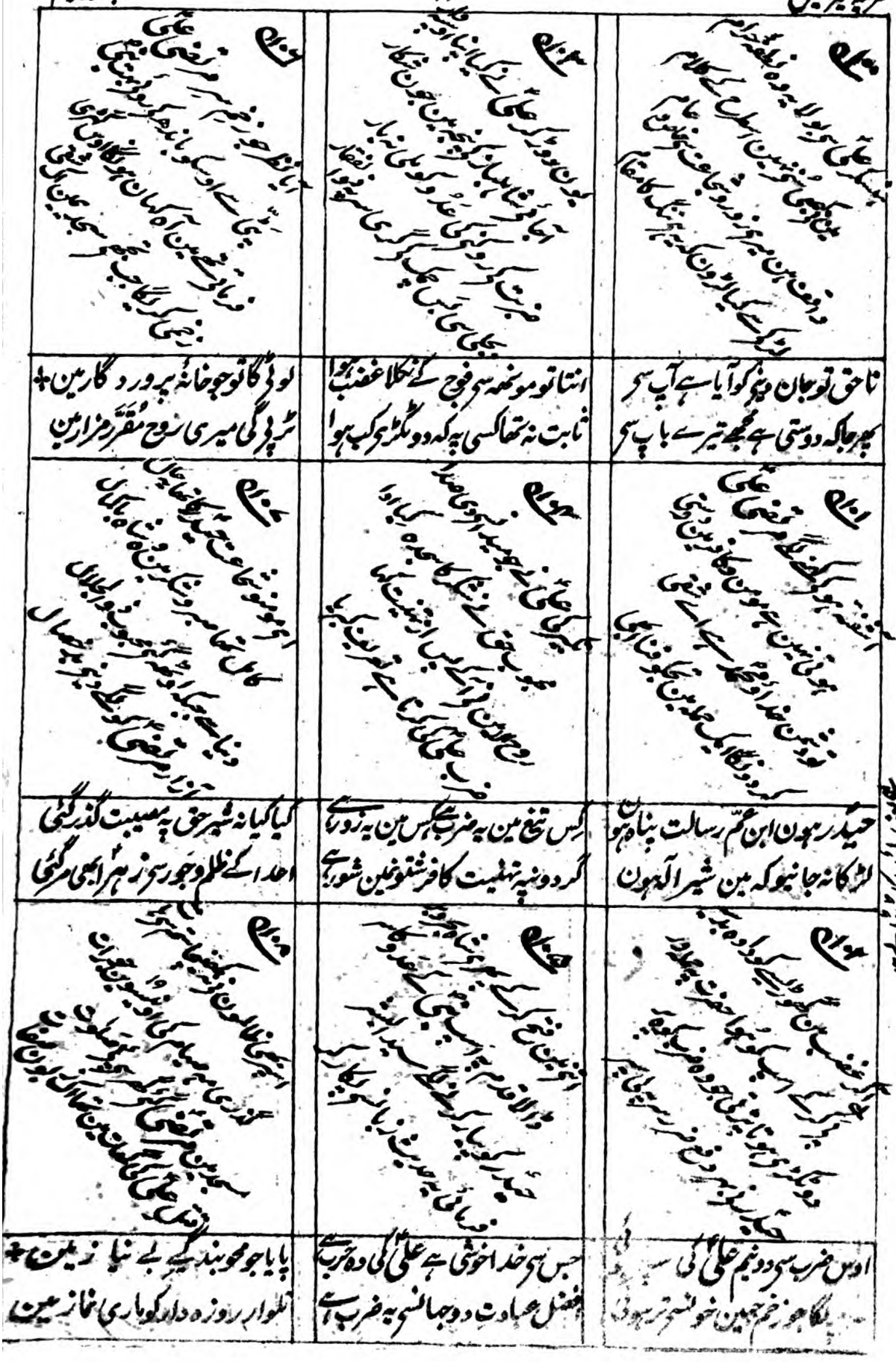



۹۱

سب گھوڑوں سے بلند و قوی راہوار تھا
اک دیو تھا کہ کوہ کے اوپر سوار تھا

۹۲

سر پر نہو گا کوئی جوان اس جوان کے
نکلے گی ذوالفقار نہ جب تک میان سے

۹۳

دنیا بہت ذلیل ہے اسکی نگاہ میں +
جان اپنی صرف کرتا ہے یہ حق کی راہ میں

۹۴

طاری تھا خوف فوج پہ اوسکے بیان سے
نکلا نہ کوئی جنگ کو اوس پہلوان سے

۹۵

حفظ خدا علیؑ ولی کی سپر ہوئی
قبضہ میں ذوالفقار کلید ظفر ہوئی

۹۶

خادم کوئی جلو میں تھا نہ راہوار تھا
اوسدن پیادہ پا شہ دلدل سوار تھا

۹۷

اصحاب مصطفےٰ سے ہے کیا انتظار ہے
بندہ رضائے حرب کا امیدوار ہے

۹۸

بیتاب ہوں یہ میری دعا مستجاب ہو
عمر ابن عبدوُد پہ علیؑ فتح یاب ہو

۹۹

ڈر قہر حق سے ہو رہے جنگ و جدل نہو
تا انتظام دین نبیؐ میں خلل نہو +



۸۴
شیر خدا نے زور و دلایت دکھا دیا
خندق پہ پُل نہ تھا تو ادھر پُل بنا دیا

۸۵
زخمی جو یک بیک لبِ بے جز نما ہوا
دُرجِ دہن سے گوہرِ دندان جدا ہوا

۸۶
آئی نظر نہ وہ جو بصد مصاف تھا
حملہ نہ ہو چکا تھا کہ میدان صاف تھا

۸۷
خیبر کا در ہے دست انامِ جلیل پر
قائم ہیں دونو پاؤں پر جبرئیل پر

۸۸
دہشت سے الاماں کی فلک تک صدا گئی
گاؤِ زمین زمین کے تلے تھرا گئی

۸۹
مونھ پھیرتا نہ تھا وہ کسی کارزار سے
لڑتا تھا معرکہ میں اکیلا ہزار سے

۹۰
پھر کر ادھر ادھر جو نظر کی عتاب میں
غیر از علیؑ کسی کو نہ پایا رکاب میں

۹۱
نصرت خدا تھی جرأت و ہمت نثار تھی
لا سیف و لا فتیٰ کی فلک پہ پکار تھی

۹۲
مشہور خلق معرکہ آرائے رزم تھا
محبوبِ حق کی قتل کا کافر کو عزم تھا

۴۳

بچون کا حال دیکھ کے گھبرا گئی رسول
پوچھا یہ مرتضیٰ سے کہ اے شوہر بتول
مرجھائے آج کیون ہین یہ میرے چمن کے پھول
رو دو اوسے علی نے کہی با دل ملول

غم سے رہی نہ تاب شہ مشرقین کو
رو کے گلے لگا کے حسن اور حسین کو

۴۴

پھر فاطمہ کو چھاتی سے لپٹا کے یہ کہا
اے میری فاقہ کش تری غربت کے مین فدا
سنتا ہون تین دن ہوئے کھانا نہین ملا
افسوس تیرے حال سے مین بیخبر رہا

پھر بولی اے خدا مری فرزند مرتے ہین
فاقے سے تین تین دن انپر گذرتے ہین

۴۵

رو رو کے کہتے تھے یہ ابھی سید انام
جو آئے جبرئیل امین با صد احترام
آیات ہل اتیٰ کو دیا اور کیے کلام
راضی ہے مرتضیٰ سے بہت رب ذوالکرام

فاقے کیے جو راہ خدا اے قدیر مین
آیا ہے سورہ مدح جناب امیر مین

۴۶

جبریل سے یہ مژدہ محمد نے جب سنا
درگاہ حق مین شکر کا سجدہ ادا کیا
فرط خوشی سے سرخ ہوا روئے مرتضیٰ
رکھکر زمین پہ سر کو بصد عجز یہ کہا

بندی پہ کیا عنایت پروردگار ہے
یہ ایک مشت خاک کا عز و وقار ہے

۴۷

مین کیا ہون مجھ سے کونسا ایسا ہوا عمل
بھوکا اگر رہا تو نہین فخر کا محل
بخشا اوسی نے صبر کہ آیا نہین خلل
لا انتہا ہے رحمت معبود لم یزل

دے سکتا تھا مین رزق یتیم و اسیر کو
اوسنے دیا تو مین نے کھلایا فقیر کو

۴۸

ہمت اوسی نے دی یہ سخاوت اوسی نے دی
فاقون مین مجکو صبر کی طاقت اوسی نے دی
قوت اوسی نے بخشی شجاعت اوسی نے دی
اس عبد خاکسار کو عزت اوسی نے دی

لطف و کرم سے نے محرم راز خفی کیا
اپنے حبیب کا مجھے اوسنے وصی کیا

۴۹

ادنیٰ سا یہ سخاوت حیدر کا ہے بیان
عالم پہ جرأت اسد اللہ ہے عیان
مشہور تھا وہ ناصر پیغمبر زمان
کین فتح اہل کفر کی کیا کیا لڑائیان

جتنے دلاوران جہان اور دلیر ہین
شیر خدا کی ضرب کی دہشت سے زیر ہین

۵۰

کس طرح ذوالفقار کی برش کی ہو ثنا
حرفون سے حرف لکھتے مین ہو جاتے ہین جدا
ہر معرکہ مین وہ نظر آتی تھی شکل لا
یعنی نہین علی کے سوا شاہ لافتیٰ

اغراق کچھ نہین ہے یہ تشبیہ ٹھیک ہے
ظاہر یہ اوس سے تھا کہ خدا لاشریک ہے

۵۱

بدر و حنین و کعبہ و خیبر سے تا احد
ہر جنگ مین علی نے محمد کی کی مدد
دست خدا کا وار کسی سے ہوا نہ رد
اس ادعا پہ راست یہ ہے لافتیٰ سند

[1] اغراق بمعنی غرق کرنا اور مبالغہ کرنا پس جو مبالغہ بحسب عقل کے ممکن ہو اور بحسب عادت کے محال ہو اوسے اغراق کہتے ہین اور جو کہ بحسب عادت اور عقل ہر طرح سے محال ہو اوسے غلو کہتے ہین

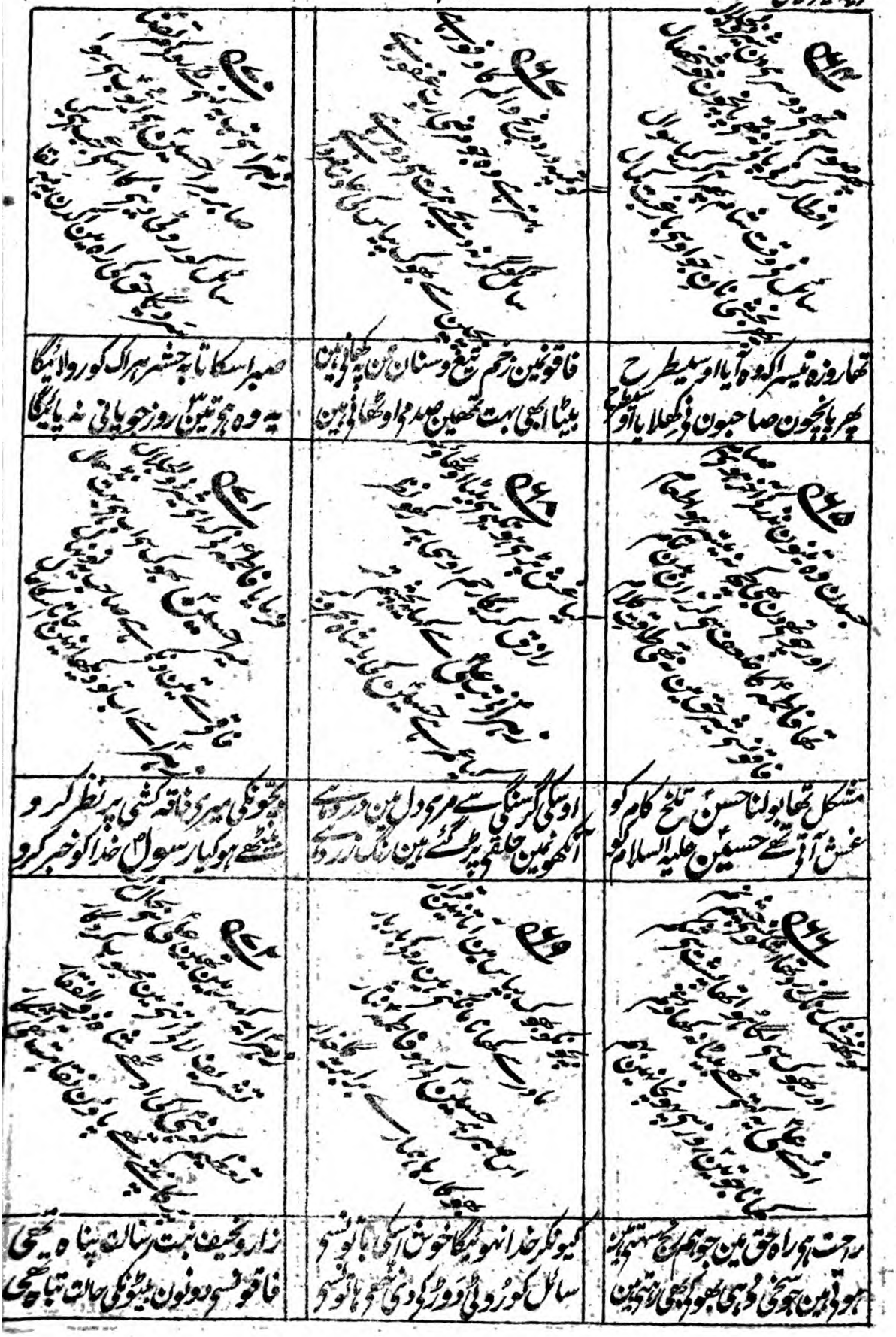

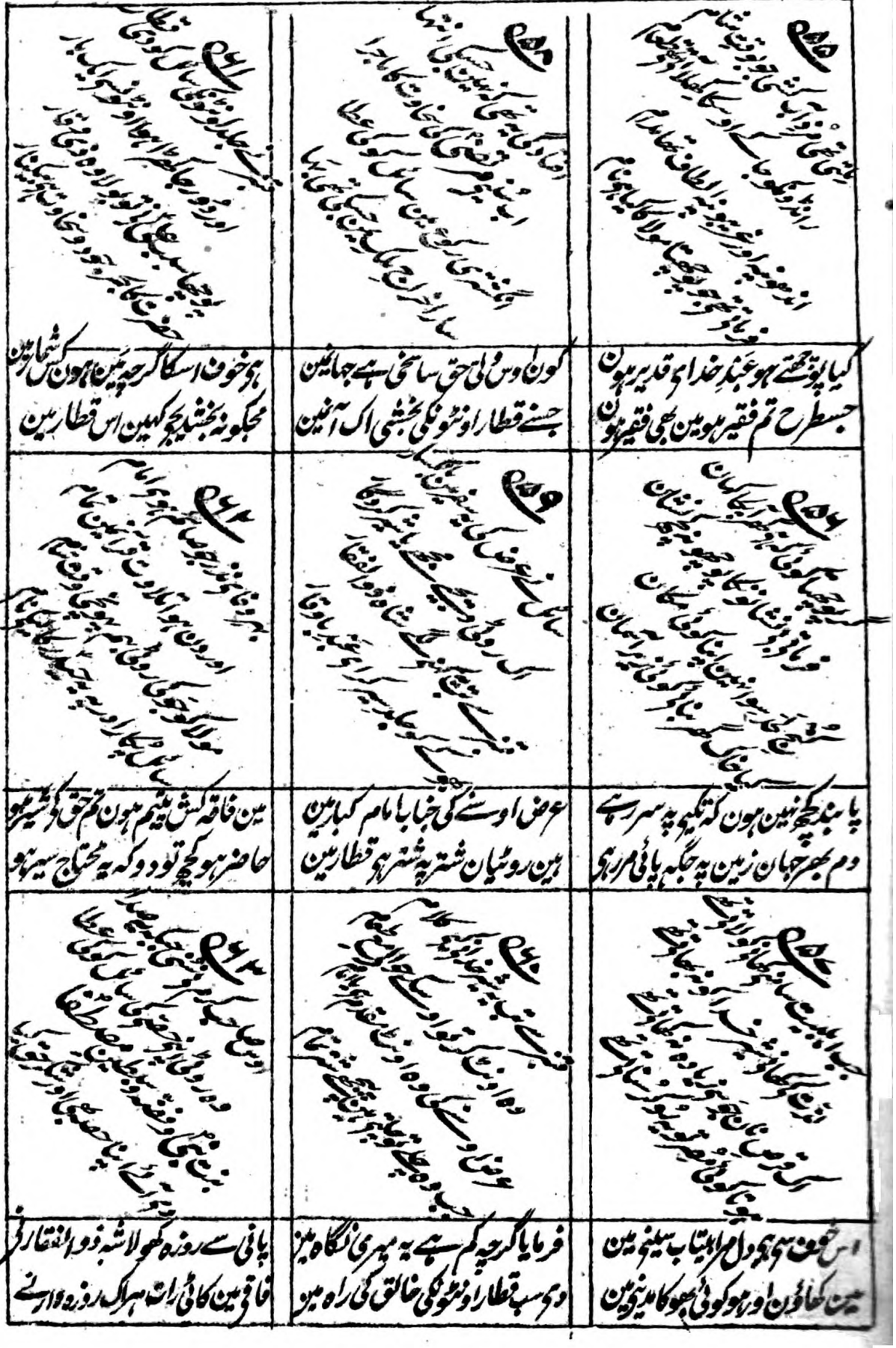

مانند روح و جسم کے باہم رہا ہوں مین
مجھسے جدا نہ وہ ہو نہ اوس سے جدا ہوں مین

اوسکے سوا یہ رتبہ ہو کسکا جہان مین
ہو آیۂ مباہلہ حیدر کی شان مین

مین کیا ہون بندگی ہو مری کس شمار مین
عاجز ہون مین عبادت پروردگار مین

بی بی مجھے نہ مالک روز جزا ملی
زوجہ علی کو فاطمہ سی پارسا ملی

ہیبت سے اہل کفر کے ہتیار گر پڑے
کعبہ مین جتنے بت تھے سب اکبار گر پڑے

غم بیکسونکے حال پہ کھانے سے کام تھا
بھوکو نکو آپ جاکے کھلانے سے کام تھا

اب تو ہی دیکھ رتبہ کو شیر الٰہ کے
ایسے پسر کہان ہین رسالت پناہ کے

احوال تھا یہ سجدے مین اوس شخصال کا
ہوتا تھا فاطمہ کو گمان انتقال کا

جب خانۂ خدا مین عبادت کو جاتے تھے
مانند بید عضو بدن تھر تھراتے تھے

۳۴	۳۵	۳۶
بہر سوال جبکہ نکیرین آتے ہین	اس بات کو سمجھتا ہی جو خود عقیل ہی	وانکی زمین سی مرتبہ پست آسمان کا ہے
مولا جواب سب اوسی بتلاتے جاتے ہین	حیدر کی ذات وحدت حق کی دلیل ہی	کہتے ہین جسکو عرش وہ فرش اس مکان کا ہے
۳۷	۳۸	۳۹
شیعونکے پاس اوا پہ جب لڑکھڑاتے ہینگے	اسطرح مصطفےٰ و علیؑ کا ظہور ہے	رحمت بھری ہی وانکی ہر اک سنگ و خشت مین
حضرت تب اونکے ہاتھ پکڑ لیکے آئینگے	دو آنکھین جسطرح سی ہین ایک نور ہے	پہونچے جو صحن مین ہو وہ داخل بہشت مین
۴۰	۴۱	۴۲
زوج بتولؑ پاک کو جو مانتا نہین	دیکھے حدیث کو جسے کچھ اشتباہ ہی	حق ہی کہ کیا جناب ہی اور کیا مقام ہی
حق تو یہ ہی کہ حق کو بھی پہچانتا نہین	اسپر حدیث نفسک نفسی گواہ ہے	اونچی گیا تو اوسکا بھی اعلیٰ مقام ہی

۳۴ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۳۵ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۳۶ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۳۷ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۳۸ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۳۹ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۴۰ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۴۱ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۴۲ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴

حسن بن علی بن ابی طالب

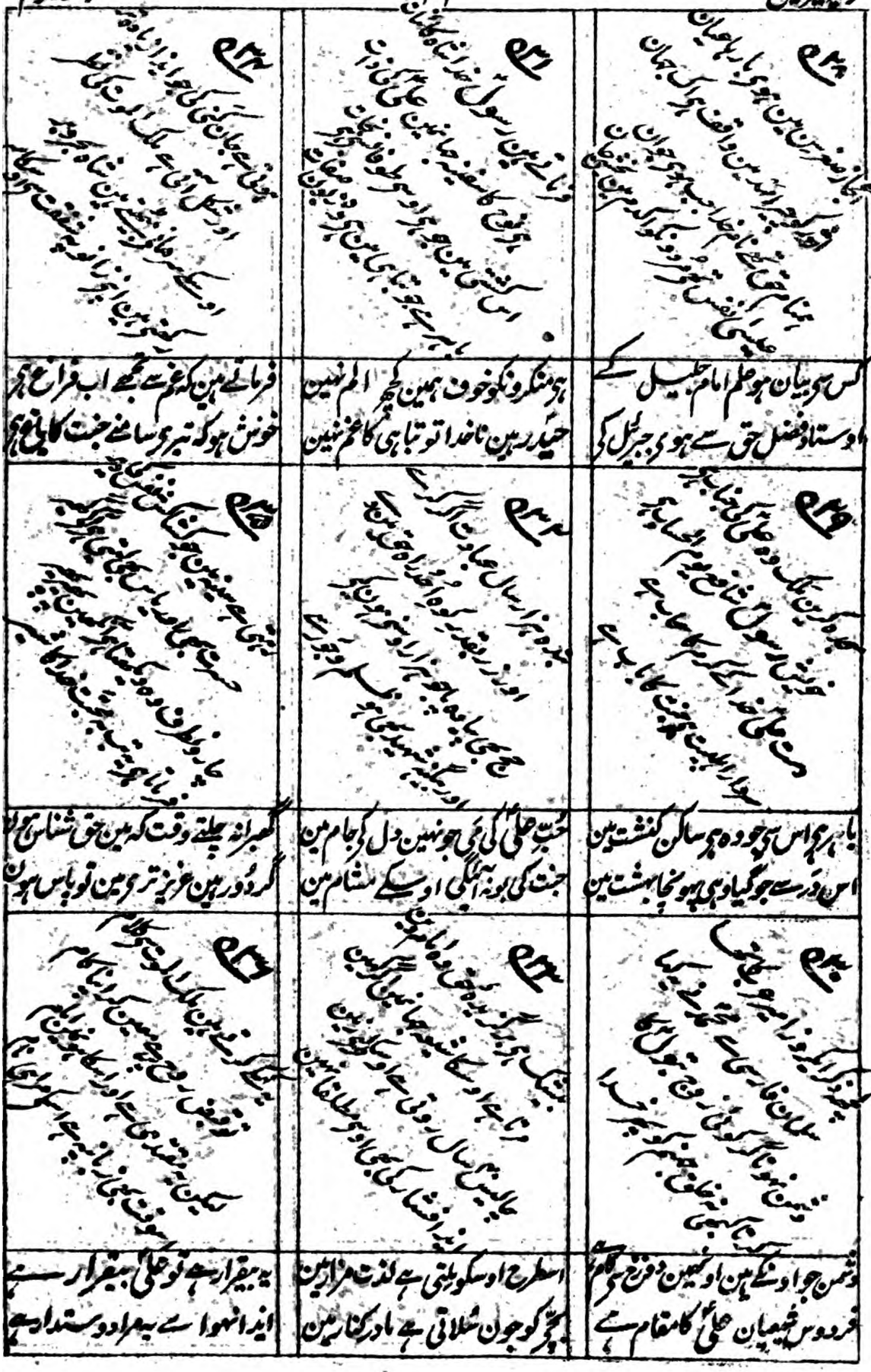

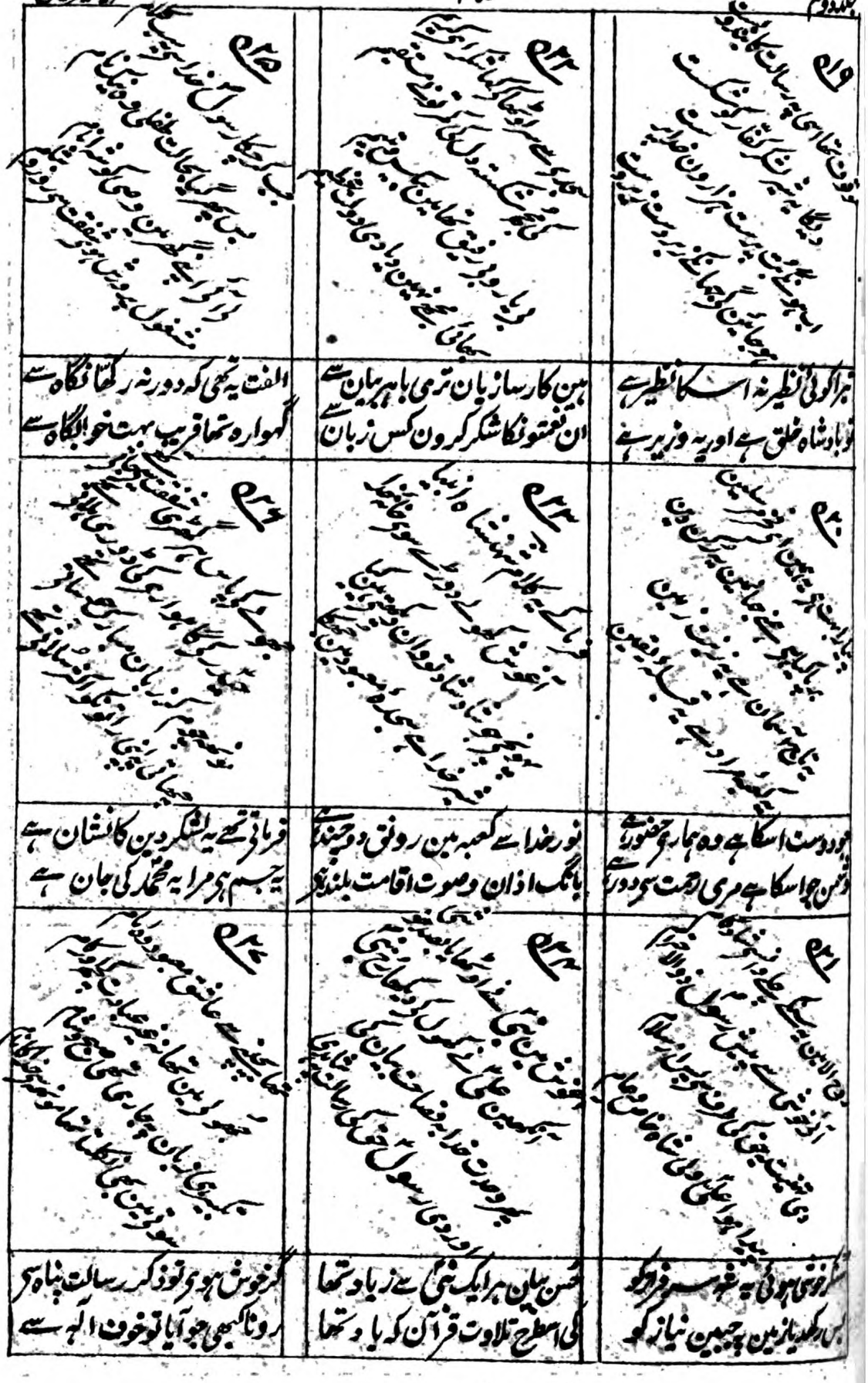

۱۰

آیا خدا کے گھر میں جو وہ غیرت قمر
تھا شور تہنیت کا ملائک میں عرش پر
تھے پرتو جمال سے تابندہ بام و در
ہر سنگ بن گیا حلبی آئینے کا گھر

ضو اسقدر تھی حسن علیؑ کے ظہور کی
روشن تھا طور کعبہ تجلی سے نور کی

۱۱

پیدا ہوا جس مقام پہ شاہنشہ نجف
کس طرح اوس زمین کو فلک پر نہ ہو شرف
مجرے کو سرنگوں تھی ملائک کی صف پہ صف
کیا در تھا جسکا خانۂ کعبہ ہوا صدف

حق ہے کہ قبلۂ دو جہان وہ ولی ہوا
اعلیٰ جو تھا تو اسم مبارک علیؑ ہوا

۱۲

گردوں پہ یک بیک جو ہوئی روشنی عیاں
اور ہو گئی دو چند ضیائے ستارگان
گھبرا کے تب یہ کہنے لگے ساکن جہان
کچھ تازہ حادثہ ہوا بالائے آسمان

آئی ندا یہ حسن علیؑ کا ظہور ہے
آدم سے پہلے خلق ہوا جو وہ نور ہے

۱۳

پیدا ہوا ہے آج دو عالم کا پیشوا
زیبا ہے جسکے جسم پہ تشریف انما
دست خدا امیر عرب شاہ لافتا
باب فتوح قوت بازوئے مصطفیٰ

جان یقین ہے زہد و ورع میں وحید ہے
گنجینۂ علوم خدا کی کلید ہے

۱۴

بوئے علیؑ جو لیکے گئی خلد میں نسیم
پھولے سماتے تھے نہ گل جنت النعیم
کوثر کے لب سے آئی صدا شکر اے کریم
پیدا کیا جہان میں تو نے مرا قسیم

پوری ترے کرم سے ہوئی آرزو مری
آگے سے اب دو چند ہوئی آبرو مری

۱۵

اوس روز کے جلوس کا ہو کس طرح بیان
جس روز کی خوشی کرے خلاق دو جہان
افلاک سے ملک چلے آتے تھے شادمان
غرفوں سے حوریں تکتی تھیں کعبہ کو ہر زمان

حب علیؑ کا چشمۂ کوثر کو جوش تھا
فرمان حق سے شعلۂ دوزخ خموش تھا

۱۶

مصروف اہتمام تھیں ارواح انبیا
پلکوں سے کر رہے تھے ملک کعبہ کو صفا
گلدستۂ جنان لیے حاضر خلیل تھا
عیسیٰ طبق میں لائے تھے وان بھر کے مائدہ

موسیٰ عصا لیے صفت دور باش تھا
زمزم سے صحن کعبہ میں خضر آب پاش تھا

۱۷

روح القدس کو پہونچا یہ فرمان ایزدی
مژدہ مرے حبیب کو دے جا کر کھڑی
گھر میں ہماری آج تولد ہوا علیؑ
ہم میں خوشی تجھے بھی مبارک ہو نہ خوشی

سر خفی جو تھا اوسے ہمنے جلی کیا
بھائی تجھے دیا ترا بازو قوی کیا

۱۸

بھیجا ہے اسکو تیری حفاظت کیواسطے
پیدا کیا ہے اسکو ہدایت کیواسطے
کافی ہے اسکا زور حمایت کیواسطے
ہے یہ دلیل تیری رسالت کیواسطے

برپا نشان دین ہو علم ذوالفقار ہو
نزدیک ہے کہ وحی خدا آشکار ہو

لہ ورع بمعنی پرہیزگاری ۱۲ ۔ لہ قسیم بمعنی تقسیم کنندہ ۱۲

۱ مرثیہ آیا خدا کا نام جناب امیر سے کرتی ہے ابتدا جناب امیر سے مسطور لوح نام جناب امیر سے ہے کان حق کلام جناب امیر سے	۲ انوار کبریا سے منور جو ہوئے تھے اوصاف میں زمیں سے تا بہ فلک گئے تھے	۳ حاصل ہوئی ہے قبلہ کو جس کی دلاسے عزت کعبہ ہے کرتا فخر جس پر بطحا کی ہے وہ مسجد جس کی ہے ساری دنیا میں شہرت جس کی ہے عرش تک رسائی
ایسا کسیکو خلق میں رتبہ ملا نہیں ساری خدا کی شان ہے لیکن خدا نہیں	دریا ہوں صرف اور قلزم اختتام ہوں لیکن نہ شیر حق سے فضائل تمام ہوں	ارکان کعبہ راست ہیں تعظیم کے لیے محراب خم ہے شاہ کی تسلیم کے لیے
۴ ظاہر علی کی ذات میں ہے قدرت خدا بازو ہے مصطفےٰ کا تو ہے قوت خدا فرزند ہے نبی کا امیر العرب خدا ہے حیدر صفدر کی ملائک ضدا	۵ تھا فضل حق سے نظم بیاں ارفع و اعلیٰ خورشید بن گئی تھی ثنا ماہ تھا ثنا جو صبح سے نہ بن گئی تھی شب تمام کرتی تھی بوتراب کی شب کو ثنا تمام	۶ جس چیز سے مفر ہے اور جس سے ہے گریز پیدا ہوا تھا کعبہ کو مطلق رضا علی عیسیٰ کی والدہ کو مریم ہوا تھا جی بنت اسد کو حیدر صفدر ہوا علی
قیمت نہ ہو سکا کوئی جبکی حجاز میں سائل کو بخشدی وہ انگوٹھی نماز میں	اعجاز عیسوی کئی باری دکھا دیے تھا یہ اثر زبان میں کہ مُردے جلا دیے	کب رتبہ تھا یہ اور پیمبر کے واسطے دیوار کعبہ شق ہوئی حیدر کے واسطے
۷ ہر راست پر وہی ہے حیدر رہنما ہے حب علی نہو تو عبادت گناہ ہے	۸ کس کا بغیر مصحف ناطق یہ کام تھا پہونچا ادھر جو پاؤں تو قرآن تمام تھا	۹ بر پا نشان کفر جو تھا دور ہو گیا کعبہ خدا کے نور سے معمور ہو گیا

جیتے ہو تو دنیا مین تمھین کیا نہ ملے گا
تانا سا مگر چاہنے والا نہ ملے گا ۔

بس دختر سلطان رسالت سے بدی کی
کچھ عزت و توقیر نہ کی آل نبی کی

رہتی تو ادھر بند ہوتی تھی گردنین علی کی
مرقد مین ادھر روح تڑپتی تھی نبی کی

تھا مالک مین رسول عربی کا
تھا قوم نبی جانمین غل سینہ زنی کا

جب حشر کو یہ دفتر جان سوز کھلے گا
اس ظلم کا بھی حال اوسی روز کھلے گا

پرسا بھی دیا اکبر نہ زہرا و علی کو
بیچین کیا روح رسول عربی کو

ہوتی ہے مجھے غم اور دیا باپ کے غم مین
بیجان ہوا محسن معصوم شکم مین

۷۹

اب کس کے لیے وحی خدا لائیگا جبریل
احکام رسالت کسے پہونچائیگا جبریل
کیا شبیر و شبیر کو سمجھائیگا جبریل
اب کس کی خبر لینے کو یان آئیگا جبریل

اب دوشِ شفقت سے چڑھاویگا انھین کون
اس پیار سے چھاتی پہ سلاویگا انھین کون

۸۰

چلاتی تھے یون بنت نبی کوٹ کے سینہ
مین لٹ گئی ہے ہے ہوا ویران مدینہ
آرام کا میرے نہ رہا کوئی قرینہ
طوفان مین پڑا آل محمد کا سفینہ

بیتاب مین ہوتی تھی جو رہتی تھی سفر مین
اب حشر تک آئین گے نہ بابا مری گھر مین

۸۱

فاقون مین مری کون خبر لیویگا اکبر
کون آنکھ چھاتی سے لگاویگا مرا سر
کون اب کڑھیگا دیکھکے کہنہ مری چادر
کون اب کہیگا فاطمہ قربان مین تجھ پر

مظلوم و یتیم آج مجھے کر گئے بابا
کیا قہر ہے زہرا نہ موئی مر گئے بابا

۸۲

مین چھوٹی تھی جب سر سے اوٹھین باغ و بہار
مادر سے زیادہ مجھے بابا نے کیا پیار
مین سوتی تھی اور آپ رہا کرتے تھے بیدار
فرماتے تھے آپ آکے نہ رو اے مری دلدار

مونھہ پر ہے عبا بیٹی سے روپوش ہین بابا
مین رو رو کے چلاتی ہون خاموش ہین بابا

۸۳

ہے ہے مرے بچے ہوے اب بیکس و مظلوم
نانا کسے اب کہکے پکارین گے یہ معصوم
تا حشر رہے دولت دیدار سے محروم
غمگین تو تھے اور بھی اب ہوئین گے مغموم

ان دونون کی مظلومی و تنہائی کا غم ہے
مادر بھی تو مہمان ہے فقط باپ کا دم ہے

۸۴

رو رو کے بیان کرتے تھے یہ حیدر کرار
مجبور مجھے کر گئے یا احمد مختار
مرنے سے ہوا آپکے مین بیکس و ناچار
جز ذات خدا کون ہے اب میرا مددگار

صابر رہا ایذا سہی گو فاقہ کشی کی
واللہ کمر ٹوٹ گئی آج علی کی

۸۵

کن آنکھون سے دیکھون تمھین ہے ہے مرے مولا
نزدیک مرے آج قیامت ہوئی برپا
حضرت مجھے گاڑین گے یہ تھی مجھکو تمنا
سو آپ اوٹھے خلق سے واحسرت و دردا

کیونکر کفن و گور کی تدبیر کرونگا
کن ہاتھون سے مین آپکو مرقد مین دھرونگا

۸۶

حیدر یہ بیان کرتے تھے بانالۂ و افغان
اور شبیر و شبیر کا تھا حال پریشان
سر ننگے تھے اور چاک تھے کڑتون کے گریبان
تھے نانا کی میت کے قرین خاک پہ غلطان

مونھہ پر سے عبا کو کبھی سرکاتے تھے دونون
رو کر کبھی چھاتے سے لپٹ جاتے تھے دونون

۸۷

نانا کے کبھی چہرے سے چہرون کو ملاتے
ہاتھون کو اوٹھا کر کبھی آنکھون سے لگاتے
خوابیدہ سمجھ کر کبھی بازو کو ہلاتے
کرتے کبھی فریاد کبھی اشک بہاتے

کہتے تھے کبھی آنکھین نہین کھولتے نانا
آزردہ ہین ایسے کہ نہین بولتے نانا

پیارے ہین مری پیار سے لیجیو انکو
جب روئین تو چھاتی سے لگا لیجیو انکو

نزدیک سواری ہے رسول عربی کی
صف باندھ کے تعظیم کرو روح نبی کی

تا زیست نہ آرام ملا اہل ستم سے
پر کی نہین امت کی شکایت کبھی ہم سے

فرزند تلک باپ کے کام آ نہین سکتا
اس راہ مین ہمراہ کوئی جا نہین سکتا

ہنگام تلطف ہے مدارات کا دن ہے
معشوق سے عاشق کی ملاقات کا دن ہے

فریاد ہے او شمر بدبخت آج جا نکی

۶۱

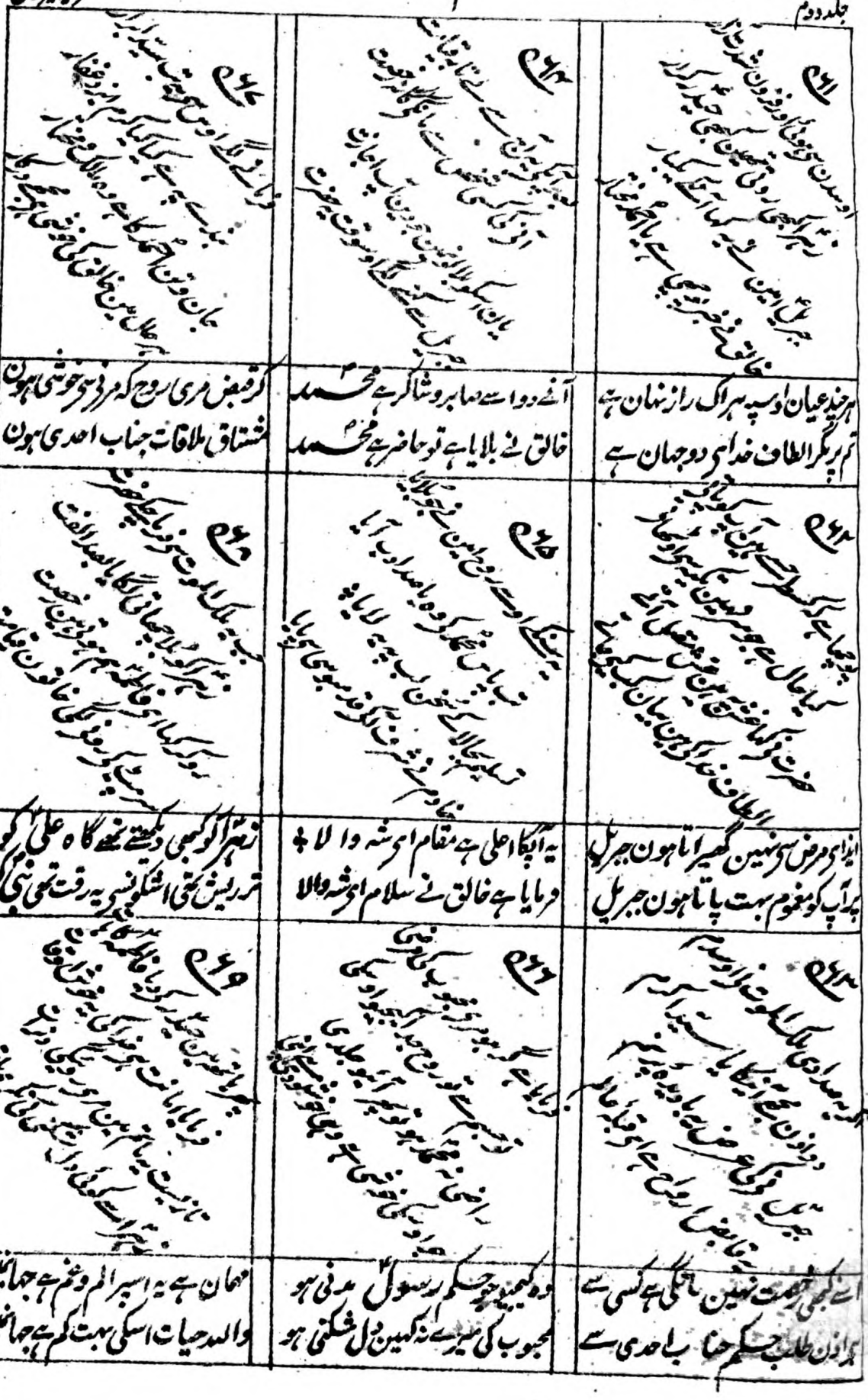

اوس دن سی ہوئی اور فزون شدت آزار
زہرا کبھی روتی تھین کبھی حیدر کرار
جبریل امین نے یہ کہا آنکے یکبار
خالق نے خبر پوچھی ہے یا احمد مختار

ہر چند عیان اوسپہ ہر اک راز نہان ہے
تم پر مگر الطاف خدای دو جہان ہے

۶۲

بعد آپکی یہ آج سے لے تا بقیامت
آنی کی کسی شخص سے مانگی نہ رخصت
یان اسکو بلا لون مین جو دین آپ اجازت
جبریل سے کہنے لگے اوسوقت یہ حضرت

آنے دو اسے صابر و شاکر ہے محمد
خالق نے بلایا ہے تو حاضر ہے محمد

۶۳

فرمانے لگے اوس سے یہ تب سید ابرار
بندے پہ ہے کیا کیا کرم ایزد غفار
جان و تن احمد کا ہے وہ مالک و مختار
ہر حال مین خالق کی خوشی ہے مجھے درکار

گر قبض مری روح کہ مرنی سی خوشی ہون
مشتاق ملاقات جناب احدی ہون

۶۴

پوچھا ہے کہ کسطرح سے ہین آپکو پاتی
کیا حال ہے جو سر نہین تکیہ سے اوٹھاتی
حضرت نے کہا غش پہ ہین غش متصل آتے
الطاف خدا کی ہین بیان کب کیے جاتے

ایذای مرض سی نہین گھبراتا ہون جبریل
پر آپ کو مغموم بہت پاتا ہون جبریل

۶۵

یہ سنکے اوسے روح امین نے جو بلایا
تب پاس محمد کے وہ با صد ادب آیا
تسلیم بجا لا کے سخن لب پہ یہ لایا
خادم نے شرف آکے قدمبوسی سے پایا

یہ آپکا اعلی ہے مقام ای شہ والا
فرمایا ہے خالق نے سلام ای شہ والا

۶۶

جب یہ ملک الموت سے فرما چکے حضرت
زہرا کو بلا چھاتی لگایا بصد الفت
رو کر کہا ای فاطمہ ہم ہوتے ہین رخصت
سر پیٹ کے رونے لگی خاتون قیامت

زہرا کو کبھی دیکھتے تھے گاہ علی کو
تر ریش تھی اشکون سی یہ رقت تھی نبی کو

۶۷

اگر یہ صدا دی ملک الموت نے اوسدم
دو اذن مجھے آنیکا یا سید اکرم
جبریل نے کی عرض یہ با دیدۂ پرنم
یہ قابض ارواح ہے ای قبلۂ عالم

اسنے کبھی رخصت نہین مانگی ہے کسی سے
ہے اذن طلب حکم جناب احدی سے

۶۸

فرمایا ہے گر ہو مری محبوب کی مرضی
تو جسم سے تو روح جدا کیجیو اوسکی
راضی نہ محمد ہو تو پھر آئیو جلدی
جو اوسکی خوشی ہے وہی خوشنودی ہے اپنی

وہ کیجیو جو حکم رسول مدنی ہو
محبوب کی میرے نہ کہین دل شکنی ہو

۶۹

پھر ہاتھ مین حیدر کے دیا فاطمہ کا ہات
فرمایا امانت ہے خدا کی یہ خوش اوقات
تا زیست یہ ماتم مین مری روئیگی دن رات
زہرا سے کوئی دل شکنی کی نکری بات

مہمان ہے یہ اسپر الم و غم ہے جہان مین
واللہ حیات اسکی بہت کم ہے جہان مین

۵۲

وہ فاقہ کشی و بیکسی و مظلومی و غربت
بس مرثیۂ شاہ شہیداں کو یہی ہے

۵۳

کس پر نہیں روشن شرف صدق و صفا حق
فرمائے ہیں وہ آپ جو ہم صدق خالق

۵۴

حال اور کلام آپ کا جو سلطان امم کو
فرمایا کہ قرآن ہے کہ ہے ناطق ہر لب

۵۵

اس شخص کا از راہ عداوت کوئی مذہب
کہتا ہو جو ہذیان اور اسکو کب ہوش و خرد ہے

۵۶

ناخوش کیا خالق کو اگر اپنہ جفا کی
کیجو نہ خیانت یہ امانت ہین خدا کی

۵۷

خالق کی عبادت ہین کمر ٹوٹی ہے جسکی
سجدہ نہین کرتا ہے جو ہر وقت کھڑا ہے

۵۸

ہر چند کہ حاصل جو فدک کا ہی وہ کیا ہی
پر اوسکو بہت ہی کہ وہ خالق نے دیا ہے

۵۹

جس جس نے کیا ظلم محمد کی بیٹی پر
دونون کی ہوئی ایک سزا ایک جزا ہے

۶۰

فرمائے سخن صبر کی حیدر کو بلا کے
زہرا کو بہت پیار کیا چھاتی لگا کے

۵۱

کہنا ہذیان کا کلمہ حق ہین نبی کے
محبوب خدا سے یہ سخن سنے ادبی کے

۵۲

ہر حرف کہ کسی سے نہین بچھ کہتے ہین دونو
اک بوریۂ پر فاقے سے سو رہتے ہین دونو

۵۳

موذی تھے عداوت سے نہ باز آتے تھے ظالم
جون مار سیہ طیش سے بل کھاتے تھے ظالم

۵۴

خالق کا ہے ارشاد کہ قرآن ہے ہمارا
فرمایا کہ قرآن ہے کہ ہے ناطق ہر لب

۵۵

کعبے ہین بتون کے نہ کلیسا ہین صنم ہین
دونون خلق عزو شرف و جاہ و حشم ہین

۵۶

والله عمل گر مرے لکھنے پہ کروگے
پھر حشر تلک تم کبھی گمراہ نہوگے

۵۷

کعبے ہین بتون کے نہ کلیسا ہین صنم ہین
دونون خلق عزو شرف و جاہ و حشم ہین

۵۸

کافر ہے وہ خود کفر ہین اوسکے جو شکی ہے

۵۹

جسکے کلام اسکے نہین وہی ہے
زبان کا وہ شخص ہے قرآن ہے

۶۰

وہ شمس حقیقت ہے حسن جسکا ہے ظاہر
سب کچھ ہے مگر کچھ نہین ہے جسکا ظاہر

۴۳
چھوڑوں کیا حیدرؑ کی طرف کر کے اشارا
عاشق ہوں مین اسکا کہ خدا کا ہے جو پیارا
دانستہ مری بعد یہ رہبر ہے تمہارا
بیخبر اسکو کوئی دے نہین مجھ کو گوارا

۴۴
سمجھے نہ وصی جو اسے باعث ہو وہ شر کا
مختار یہ ہے احمد مختار کے گھر کا

۴۵
جگ جائی کبھی بیعت اسے دی بھی ہو تو کیا ہے
اک نور ہے مین اور یہ ہو خلق مین تو کیا ہے
جو وصی سے ہو بیر وہ اور اسکو کرے کیا
یہ واقف گنجینۂ اسرار نہان ہے
یہ حجت حق ہے یہ امام دو جہان ہے

۴۶
جو دوست ہے حیدرؑ کا وہ حق ہی پہ ہے ہر دم
دشمن ہے جو اسکا وہ ہے ملعون و جہنم
نبی سے علیؑ کے مین تمہین کرتا ہون پیہم
نبی سے ہے جو بیگانہ وہ بیگانہ ہے حق کا
جسکو کہ یقین اسکی امامت کا نہین ہے
قائل وہ محمدؐ کی رسالت کا نہین ہے

۴۷
جگ جائی کبھی بیعت اسے دی بھی ہو تو کیا ہے
اک نور ہے مین اور یہ ہو خلق مین تو کیا ہے
جو وصی سے ہو بیر وہ اور اسکو کرے کیا
یہ واقف گنجینۂ اسرار نہان ہے
یہ حجت حق ہے یہ امام دو جہان ہے

۴۸
جگ جائی کبھی بیعت اسے دی بھی ہو تو کیا ہے
اک نور ہے مین اور یہ ہو خلق مین تو کیا ہے
جو وصی سے ہو بیر وہ اور اسکو کرے کیا
یہ واقف گنجینۂ اسرار نہان ہے
یہ حجت حق ہے یہ امام دو جہان ہے

۴۹
جگ جائی کبھی بیعت اسے دی بھی ہو تو کیا ہے
اک نور ہے مین اور یہ ہو خلق مین تو کیا ہے
جو وصی سے ہو بیر وہ اور اسکو کرے کیا
یہ واقف گنجینۂ اسرار نہان ہے
یہ حجت حق ہے یہ امام دو جہان ہے

۵۰
جگ جائی کبھی بیعت اسے دی بھی ہو تو کیا ہے
اک نور ہے مین اور یہ ہو خلق مین تو کیا ہے
جو وصی سے ہو بیر وہ اور اسکو کرے کیا
یہ واقف گنجینۂ اسرار نہان ہے
یہ حجت حق ہے یہ امام دو جہان ہے

۵۱
جگ جائی کبھی بیعت اسے دی بھی ہو تو کیا ہے
اک نور ہے مین اور یہ ہو خلق مین تو کیا ہے
جو وصی سے ہو بیر وہ اور اسکو کرے کیا
یہ واقف گنجینۂ اسرار نہان ہے
یہ حجت حق ہے یہ امام دو جہان ہے

۳۴

جب وقت ہوا سفر و ضلالت سے جہان پاک
اور دور ہوا گلشن دین سے خس و خاشاک
روضہ کی سمت جا سے مدینہ میں ہوا چاک
ہمراہ رسول مدینہ میں پہونچی سید لولاک

اک بار خزاں آگئی ہستی کی چمن میں
طاقت نہ رہی بیٹھنے اونچنے کی بدن میں

۳۵

افسوس مرے بعد ستم ہوگا زینب
بیتابی مصیبت میں بہت روئیگی زینب
مظلوم کسے چھوڑ کہا جائیگی زینب
آرام جہان میں نہ ملیگا انھیں واللہ

ناچار انھیں چھوڑ تا ہون امت بدین
انکے لیے تڑپے گی مری روح لحد میں

۳۶

جو وصیت ہے کریگا خلل حکم خدا میں
ہر دم غضب حضرت معبود ہے فزوں
زینب سے ہے ناراض فضائل میں ہے مذکور
واللہ فوائد ہین بڑی حق کی رضا میں
مرتد ہے کریگا جو خلل حکم خدا میں

۳۷

فرماتے تھے دونو نبہ فدا جان محمد
پژمردہ ابھی سے ہین یہ ریحان محمد
اندیشہ کی جا گہہ ہے یہ عبرت کا محل ہے
جو زندہ ہے اکدن اسے در پیش اجل ہے

میں ساتھ تمھارے ہون جو ساتھہ انکے رہوگے
مجسے اسی تقریب سے کوثر پہ ملوگے

۳۸

اس بات پہ دونو نے کہا جان پدر ہے
ہمراہ ہمارے تمھیں جانا سفر ہے
بیتاب ہوئے دونو یہ کیا تم نے خبر ہے
ہمراہ ہمارے تمھیں جانا سفر ہے

ہمراہ رسول مدینہ میں ہوئی سید لولاک
روضہ کی سمت جا سے مدینہ میں ہوا چاک

۳۹

فرمایا ہوئی کھڑکیون میں جو احباب کی گفت
تھی بستر آزار سے اور اٹھنے کی طاقت
فرمایا ہے اب وقت وفا میری علالت
نزدیک ہے اب وقت وفا میری علالت

ناچار انھیں چھوڑ تا ہون امت بدین
انکے لیے تڑپے گی مری روح لحد میں

۴۰

ہمراہ رسول مدینہ میں ہوئی سید لولاک
روضہ کی سمت جا سے مدینہ میں ہوا چاک
بیتاب ہوئے دونو یہ کیا تم نے خبر ہے
ہمراہ ہمارے تمھیں جانا سفر ہے

اک بار خزاں آگئی ہستی کی چمن میں
طاقت نہ رہی بیٹھنے اونچنے کی بدن میں

۴۱

فرمایا ہے اب وقت وفا میری علالت
نزدیک ہے اب وقت وفا میری علالت
فرمایا ہوئی کھڑکیون میں جو احباب کی گفت
تھی بستر آزار سے اور اٹھنے کی طاقت

ناچار انھیں چھوڑ تا ہون امت بدین
انکے لیے تڑپے گی مری روح لحد میں

۴۲

بیتاب ہوئے دونو یہ کیا تم نے خبر ہے
ہمراہ ہمارے تمھیں جانا سفر ہے
ہمراہ رسول مدینہ میں ہوئی سید لولاک
روضہ کی سمت جا سے مدینہ میں ہوا چاک

اک بار خزاں آگئی ہستی کی چمن میں
طاقت نہ رہی بیٹھنے اونچنے کی بدن میں

۴۳

افسوس مرے بعد ستم ہوگا زینب
بیتابی مصیبت میں بہت روئیگی زینب
مظلوم کسے چھوڑ کہا جائیگی زینب
آرام جہان میں نہ ملیگا انھیں واللہ

ناچار انھیں چھوڑ تا ہون امت بدین
انکے لیے تڑپے گی مری روح لحد میں

۴۴

جو وصیت ہے کریگا خلل حکم خدا میں
ہر دم غضب حضرت معبود ہے فزوں
زینب سے ہے ناراض فضائل میں ہے مذکور
واللہ فوائد ہین بڑی حق کی رضا میں
مرتد ہے کریگا جو خلل حکم خدا میں

۴۵

فرماتے تھے دونو نبہ فدا جان محمد
پژمردہ ابھی سے ہین یہ ریحان محمد
اندیشہ کی جا گہہ ہے یہ عبرت کا محل ہے
جو زندہ ہے اکدن اسے در پیش اجل ہے

میں ساتھہ تمھارے ہون جو ساتھہ انکے رہوگے
مجسے اسی تقریب سے کوثر پہ ملوگے

۲۵

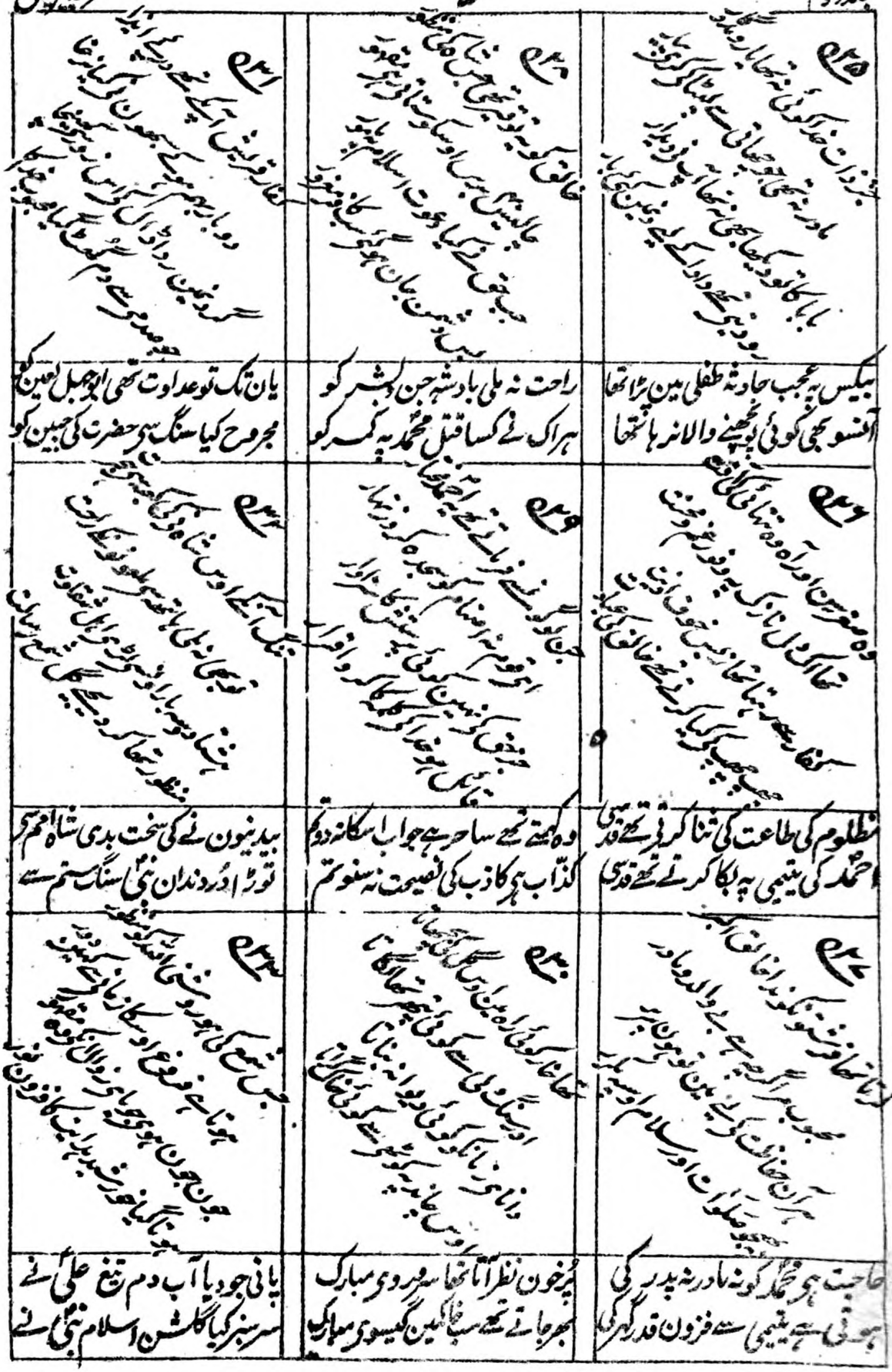

جز ذات خدا کوئی نہ تھا یار و مددگار
مادر نہ تھی جو چھاتی سے لپٹا کے کرے پیار
بابا کا تو دیکھا بھی نہ تھا آپ نے دیدار
رو دیتے تھے دادا کے لیے دن میں کئی بار

بیکس پہ عجب حادثہ طفلی میں پڑا تھا
آنسو بھی کوئی پونچھنے والا نہ رہا تھا

۲۶

وہ صغر سن اور آہ وہ تنہائی کی آفت
تھا اک دل نازک پہ وفور غم و محنت
کفار سے رہتا تھا زبس خوف اذیت
چھپ چھپ کے کیا کرتے تھے خالق کی عبادت

مظلوم کی طاعت کی ثنا کرتے تھے قدسی
احمد کی یتیمی پہ بکا کرتے تھے قدسی

۲۷

کرتا تھا فرشتوں کو ندا خالق اکبر
محبوب مرا گرچہ ہے بے والد و مادر
ہر آن حفاظت کے لیے میں تو ہوں پر
بھیجو صلوات اور سلام اوس پہ مکرر

حاجت ہے محمد کو نہ مادر نہ پدر کی
ہوتی ہے یتیمی سے فزون قدر گہر کی

۲۸

خالق کو یہ توقیر تھی جس شاہ کی منظور
چالیس برس اوس کو ستاتی رہی مقہور
جب حق نے کیا دعوت اسلام پہ مامور
بس دشمن جان ہو گئے سب کافر مغرور

راحت نہ ملی بادشہ جن و بشر کو
ہر اک نے کسا قتل محمد پہ کمر کو

۲۹

جن لوگوں سے فرماتے تھے یہ احمد مختار
اے قوم نہ اصنام کو سجدہ کرو زنہار
جز حق کے نہیں کوئی پرستش کا سزاوار
قائل ہو خدا کے کلمہ کا کرو اقرار

وہ کہتے تھے ساحر ہے جواب اسکا نہ دو تم
کذاب ہے کاذب کی نصیحت نہ سنو تم

۳۰

تھا خار کوئی راہ میں اوس گل کی چھاتا
اور سنگ دلی سے کوئی پتھر تھا لگاتا
دانائی زمانہ کو کوئی دیوانہ بناتا
اوس چاند پہ کوٹھے سے کوئی خاک اڑاتا

پر خون نظر آتا تھا سر و روی مبارک
بھر جاتے تھے سب خاک میں گیسوی مبارک

۳۱

کفار قریش آپ کے تھے درپئے ایذا
دو بار بہم ہو کے سبھوں نے کیا نرغا
گردن میں ردا ڈال کے اس زور سے کھینچا
جو صدمے سے دم گھٹ گیا محبوب خدا کا

یاں تک تو عداوت تھی ابوجہل لعین کو
مجروح کیا سنگ سے حضرت کی جبین کو

۳۲

تنگ آ کے اوس شاہ نے کی کعبہ سے ہجرت
تو بھی نہ ملی ہاتھ سے ملعونوں کے راحت
ہشتاد و سہ بار اونسے لڑے اہل شقاوت
منظور تھا کر دیجیے گل شمع رسالت

بیدینوں نے کی سخت بدی شاہ امم سے
توڑا دُر دندان نبی سنگ ستم سے

۳۳

جس شمع کی ہو روشنی اللہ کو منظور
ہوتا ہے فروغ اوس کا زمانے سے کہیں دور
جوں جوں ہوئی جویائے زوال انکے وہ مقہور
ہوتا گیا خورشید ہدایت کا فزوں نور

پانی جو دیا آب دم تیغ علی نے
سرسبز کیا گلشن اسلام نبی نے

۱۶

اوس نور کو دو حصے کیا خلق نے پیدا
اور پھر کیے ہر حصہ کو دو حصے کر پیدا
دو ٹکڑے ہوئے شانوں پہ وہ اک جوڑ کے پیدا
پیدا ہوئے دو جسم دو جسموں سے دو اعضا

زہرا کو پھر اوس نور سے تنہا کیا پیدا
یوں پنجتن پاک کا نقشا کیا پیدا

۱۷

اک نور کو پھر اوس سے کیا جسم میں پیدا
اور جسم کیا جس نے کہ ہو اک نور کا پیکر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر

اوس سے بھی رہائی نہ ملی رنج و محن سے
گردن کو جو کھولا تو بندھے ہاتھ رسن سے

۱۸

اک نور کو پھر اوس سے کیا جسم میں پیدا
اور جسم کیا جس نے کہ ہو اک نور کا پیکر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر

خاصان خدا ممتحن جور و جفا ہین
ارباب ولا جو ہین وہ پابند بلا ہین

۱۹

اک نور کو پھر اوس سے کیا جسم میں پیدا
اور جسم کیا جس نے کہ ہو اک نور کا پیکر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر

سمجھے نہ کوئی یہ کہ محمدؐ سے جدا ہین
اک سیب کے ٹکڑے ہین یہ سب فرد خدا ہین

۲۰

اک نور کو پھر اوس سے کیا جسم میں پیدا
اور جسم کیا جس نے کہ ہو اک نور کا پیکر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر

مقتول کہو کسکا نواسا ہوا ستم سے
کس پیاسے کا کاٹا ہے گلا تیغ ستم سے

۲۱

اک نور کو پھر اوس سے کیا جسم میں پیدا
اور جسم کیا جس نے کہ ہو اک نور کا پیکر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر

کیا کیا نہ دیے رنج اونھین اہل جفا نے
آرام نہ پایا کبھی محبوب خدا نے

۲۲

اک نور کو پھر اوس سے کیا جسم میں پیدا
اور جسم کیا جس نے کہ ہو اک نور کا پیکر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر
اور کیا ہے کہ جس کا نہ ہو ثانی کوئی دگر

پھر راحت و آرام کی صورت کو کبھی
تنہائی کی آفت تھی یتیمی کی بلا تھی

۹ دی مُردونکو جان سبز کیا خشک شجر کو
دو کر دیا اونگلی کے اشارے سے قمر کو

۱۰ پیدا کبھی کرتا نہ زمین کو نہ فلک کو
دوزخ کو نہ جنت کو نہ آدم نہ ملک کو

۱۱ اوس نور کی قطرے سے پیمبر ہوی پیدا
دریاے نبوت سے یہ گوہر ہوی پیدا

۹ ہر دوسری یہ وجہ کہ وہ جان جہان تھا
ہر سایہ ہی جان جان کیطرح سایہ نہان تھا

۱۰ نائب کسی مرسل کا نہین تیری وہی سا
بیٹی تجھے دی فاطمہؑ سی خویش علیؑ سا

۱۱ سجدہ تجھے واجب ہی کہ تجسا نہین کوئی
تو رب ہی ہمارا ترا ہمتا نہین کوئی

۹ وہ نور تھا کہ وصف قدرت حق تھی
اوس نور پہ ہر دم نظر رحمت حق تھی

۱۰ جو مرتبے تیرے ہین وہ اورونکو کہان ہین
تو ختم رسل ہے وہ شفیع دو جہان ہین

۱۱ حق یہ ہی کہ باعث ہی وہ عالم کی بنا کا
کیا رتبہ ہے کیا فیض ہے محبوب خدا کا

۱۲ اوس نور کے قطرے سے ہوی پیدا
دریاے نبوت سے یہ گوہر ہوی پیدا

۱۲ اوس نور سے ہر دم تھا یہ ارشاد خدا کا
اے خلق میں تو میری ہر اوسکو نہ ہو جو محمد

۱۲ اوس نور کی قطرے سے پیمبر ہوی پیدا
دریاے نبوت سے یہ گوہر ہوی پیدا

۱۲ اوس نور سے ہر دم تھا یہ ارشاد خدا کا
اے خلق میں تو میری ہر اوسکو نہ ہو جو محمد

۱۲ اوس نور کی قطرے سے پیمبر ہوی پیدا
دریاے نبوت سے یہ گوہر ہوی پیدا

۱۲ اوس نور سے ہر دم تھا یہ ارشاد خدا کا
اے خلق میں تو میری ہر اوسکو نہ ہو جو محمد

۱۲ اوس نور کی قطرے سے پیمبر ہوی پیدا
دریاے نبوت سے یہ گوہر ہوی پیدا

۱۲ اوس نور سے ہر دم تھا یہ ارشاد خدا کا
اے خلق میں تو میری ہر اوسکو نہ ہو جو محمد

۱۲ اوس نور کی قطرے سے پیمبر ہوی پیدا
دریاے نبوت سے یہ گوہر ہوی پیدا

۱۲ اوس نور سے ہر دم تھا یہ ارشاد خدا کا
اے خلق میں تو میری ہر اوسکو نہ ہو جو محمد

۱۲ اوس نور کی قطرے سے پیمبر ہوی پیدا
دریاے نبوت سے یہ گوہر ہوی پیدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایسا کوئی محرم نہین اسرار احد کا
حال اوس سے ہی پوشیدہ ازل کا نہ ابد کا

کیا کیا کہون کیا کیا ہے عنایات محمد
ہی باعث ایجاد جہان ذات محمد

باطن مین بھی فیض اوسکا ہی ظاہر بھی وہی ہے
اول بھی سبھون سے وہی آخر بھی وہی ہے

بعون صناع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

ذریعۂ اشک ریزی مومنین و وسیلۂ استحصال حسنات بعزاداران ائمہ طاہرین اعنی

مجموعۂ

مرثیۂ میر انیس

جلد ثانی

از کلام ندرت انضمام سرآمد مرثیہ گویان نامی و ذاکران گرامی میر ببر علی صاحب متخلص بہ انیس لکھنوی

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول جہان ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کرنیکو موجود ہے فہرست مطبوعہ ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکی مطالعہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے - اس کتاب کی ضخامت پیچ کرتین صفحہ سادہ مین بعض کتب علم فقہ وغیرہ فارسی و اردو مذہب اسلامیہ کے درج کرد ہین تاکہ جس فن کی کتاب ہا درکار ہو بسہولت مل سکے اور ہمارے کارخانہ سے کتب موجودہ کا فہرست مفصل بھی طلب فرما سکتے ہین

کتب فارسی و اردو مذہب امامیہ

حیات القلوب جلد اول - یہ ایک کتاب نادر روزگار کہ سوا کتب خانہ امرا و علما کے جسکا میسر آنا دشوار تھا حالات و قصص انبیا ہین بروایات صحیحہ مذہب اثنا عشر تصنیف عالم ربانی ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلد مین ہے نمجملہ اسکے اس جلد مین احوال حضرت آدم صفی اللہ تا نبینا علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام مع قصص حضرت ذبیح و حضرت یونس و اصحاب کہف و اصحاب اخدود و حضرت خضر و جمیع انبیا و خبر پیغمبران بنی اسرائیل و بعض بادشاہان اہل زمین تا قصہ ہاروت و ماروت مشرح و مفصل ہے چھپ کر طیار ہوئی یہ کتاب ایسی نایاب زمانہ تھی کہ شائقین کو اکثر دستیاب نہ ہوتی تھی اور تلاش بسیار کرد ستیاب بھی ہوتی تو قیمت نہایت گران تھی یعنی پندرہ سو روپیہ کو ملتی تھی اسلیے اشخاص عوام کو ایسی عمدہ اور بیش بہا کتاب کو مطالعہ کا شوق ہاتھ نہ آتا تھا اب مطبع اودھ اخبار سے یہ گوہر بیبہا کو رئیسون کے مول مل سکتا ہے یعنی قیمت منتہای ارزان تصحیح کی گئی ہے جلد دوم زیر طبع ہے

حیات القلوب جلد سوم - اس جلد مین امامت کا بیان ہے احادیث صحیحہ و بعض آیات قرآنیہ سے امامت کو باب مصنف نے خوب ثابت فرمایا ہے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی امامت کو بحجج و براہین سلفی نہایت عمدہ طور سے بیان کیا ہے - اوصاف ائمہ ہر سہ جلد کے مختصر بیان نہین ہین بروقت ملاحظہ خوبی اور وقعت معلوم ہو سکتی ہے قیمت بھی ارزان ہے -

زاد المعاد مجتبی و مترجم - یہ کتاب مذہب امامیہ کی اوراد و اور وظائف مین نوادرات سے ہے پورے سال یعنی بارہ مہینو کے اعمال نہایت مبسوط اسمین موجود ہین تصحیح علمای مذہب امامیہ کا مند ہے بروخو شخط چھپی ہے حواشی جسقدر حاجی حسن علی کی کتاب پر بھی سب اسمین اور آخر مین حاشیہ پر مسائل و فتاوے جناب فقہ الفقہا مجتہد العصر و الزمان جناب میر احمد حسن صاحب امروہی کہ جو بفعل مرحوم کے تلمیذ ہین تصنیف فرما کر اضافہ کیگئی ہے اسکے ملاحظہ سے مقلدین مسائل و فتاوی جناب مجتہد ممدوح سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتے ہین مسائل نکالنے بھی نہایت توضیح سے موجود ہین اول تو یہ کتاب خود ہی مقبول اور مرغوب قلوب تھی اب اسمیں مفید حواشی کے چڑھانے سے اور بھی عمدہ بلکہ نور علی نور ہو گئی قیمت بھی بنظر نفاذ عام بہت کم رکھی گئی ہے جس کسی شخص کو اسکے ملاحظہ سے فیضیاب ہونا ہو سکتا ہے

شمار الاسلام فی احکام الصیام - یہ کتاب فیض انتساب بزبان فارسی تصنیف عالم علوم جلی و خفی حجۃ الاسلام مجتہد العصر و الزمان جناب مفتی مولوی سید محمد عباس صاحب کنتوری ہے - اس کتاب لاجواب مین روزہ داروں کے مراتب و ثواب اور روزہ کی آداب نہایت مبسوط و مفصل تحریر فرمائے ہین اور روزہ خورون کی شقاوت و خباثت کو خوبی سے بیان فرمایا ہے جسکی پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و جلالت اور روزہ داروں کی قدر و منزلت صاف صاف معلوم ہو جاتی ہے -

احادیث صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر فقرہ کا ثبوت دیا ہے اور دلائل عقلی و نقلی و نصوص قرآنی سے صوم اور صائم کی عظمت ظاہر فرمائی ہے مختصر یہ کتاب سراپا فوائد بے نظیر ہے -

Marseea Meer Anis

INSTITUTE ... IAN

بعون صناع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

ذریعۂ اشک ریزی مومنین و وسیلۂ استحصال حسنات بعزاداران ائمہ طاہرین اعنی

مجموعہ

مرثیۂ میر انیس

جلد ثانی

از کلام ندرت انضمام سرآمد مرثیہ گویان نامی و ذاکران گرامی میر ہر علی صاحب متخلص انیس لکھنوی

مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین مقبول جہان ہوا

Marṣiyah-ĕ-Mīr Anīs.

Vol. II.